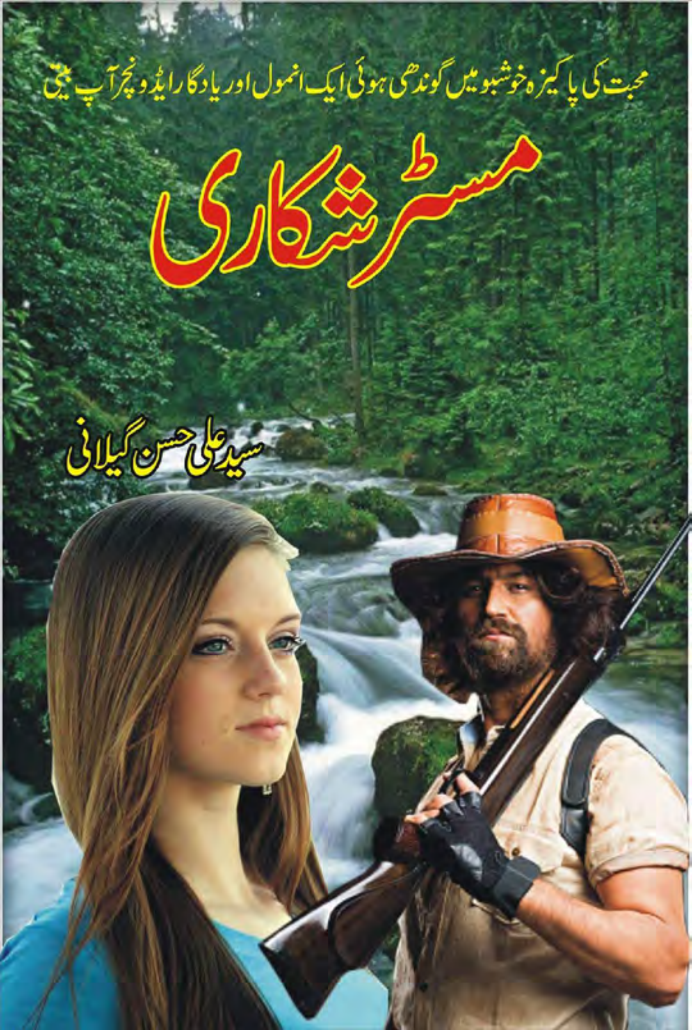
محبت کی پاکیزہ خوشبو میں گوندھی ہوئی ایک انمول اور یادگار ایڈونچر آپ بیتی
مسٹر شکاری
سید علی حسن گیلانی

مسٹر شکاری

محبت کی پاکیزہ خوشبو میں گوندھی ہوئی ایک انمول اور یادگار ایڈونچرس آپ بیتی

سید علی حسن گیلانی

علم وعرفان پبلشرز
الحمد مارکیٹ،40۔اردو بازار لاہور
فون۔37352332_37232336

انتساب

محترم قارئین! آپ کے ہاتھوں میرا نیا ناول ''مسٹر شکاری،، ہے جو کہ ایک مکمل ایڈونچر ناول ہے اور برازیل کے دریائے ایمزون اور اس کے جنگلات پر مبنی ناول ہے۔ناول کا ہیرو شہباز وہاں جا کر مشکل کا شکار ہو جاتا ہے اور پھر اس کی ملاقات مہ جبیں سے ہوتی ہے تو مسٹر شکاری شہباز جان کی زندگی میں نیا موڑ آتا ہے

اور پھر محبت کی داستان شروع ہو جاتی ہے کیونکہ دونوں منجھے ہوئے شکاری ایک دوسرے کی گہری محبت کا شکار ہو جاتے ہیں پھر جدا ہو جاتے ہیں تو شہباز عرف مسٹر شکاری کیسی کیسی مصائب اپنی محبت کے لیے برداشت کرتا ہے اس کے لیے آپ کو ناول پڑھناں پرے گا جو کہ برازیل اور روس کے علاقے سائبریا جیسے دنیا کے ٹھنڈے برفیلے علاقے پر لکھا گیا ہے۔

مجھے امید ہے کہ یہ بے پناہ تجسس اور جنگل ایڈونچر اور برف زاروں سے پر ناول آپ کو بے حد پسند آئے گا میرا یہ ناول پاکیزہ محبت کی خوشبو میں گوندھا ہوا ایک یادگار انمول ناول ہے۔ویسے تو میں عمران سیریز بھی لکھتا ہوں جو کہ ملتان کے ایک معروف ادارے سے شائع ہو رہی ہیں۔آپ کو اگر میرا یہ ناول پسند آئے تو پلیز مجھے فون کر کے اپنے خیالات سے آگاہ کریں۔اب آپ سے اجازت چاہتا ہوں۔ اللہ حافظ

آپ کی دعاؤں کا طلبگار سید علی حسن گیلانی (ملتان)

سیل نمبر: 0303-6513651

''اس کائنات میں کئی رنگ بکھرے ہوئے ہیں اور دنیا میں رنگ رنگ کے لوگ رہتے ہیں اور ہر انسان کی سوچ مختلف ہے اسی طرح کائنات میں ہر رنگ کے نظارے مختلف ہیں اور قدرت نے اس کائنات میں ہر طرح کے مقامات بنائے ہیں جن میں بعض مقامات تو بے حد گرم ہیں جہاں شدید اور آگ برساتی گرمی سے سانس لینا دوبھر ہو جائے اور بعض مقامات ایسے ہیں جہاں ہر طرف برف ہی برف اور شدید ترین ٹھنڈے علاقے ہیں جہاں سردی سے اعضاء ہی سکڑ جائیں لیکن قدرت کے کرشمے دیکھو کہ انسان اشرف المخلوقات ہر جگہ بسیرا ڈالے ہوئے ہیں۔

''دراصل انسان کو جہاں جگہ ملتی ہے وہاں انسان پڑاؤ ڈال دیتا ہے اور اس کائنات میں قدرت نے ایسے رنگ بکھیڑے ہیں کہ بعض مقامات سے گزرنے کے بعد وہاں جانے سے بھی دل ہولتا ہے اور بعض ایسے بھی مقامات ہیں جہاں انسان بار بار جانے کو پسند کرتے ہیں اور ایسے علاقے جنت نظیر کہلاتے ہیں۔

''میرا نام شہباز جان ہے اور میرا تعلق ہندوستان کے معروف شہر حیدر آباد دکن سے ہے۔ میں ایک مشہور شکاری اور معروف سیاح ہوں۔ میری عمر ستائیس سال ہے اور ابھی تک میں نے شادی

نہیں کی البتہ اعلیٰ تعلیم کے ساتھ دس بارہ زبانوں پر مجھے عبور حاصل ہے کیونکہ اپنے شکاری سفر اور مہماتی سفر میں میرا واسطہ مختلف ملکوں کے شکاریوں اور سیاحوں سے ہوا تھا جن سے میں نے ان کے ملک کی زبان سیکھ لی تھی۔

''قدرت نے مجھے بہت ہی پر کشش اور سحر انگیز اور پروقار شخصیت سے نوازا تھا۔ میرا لمبا قد کھلتا ہوا سرخ وسفید رنگ چوڑا چکلہ سینہ طاقت ور اور کسرتی جسم جس کی وجہ سے یونیورسٹی میں بے شمار لڑکیاں مجھ سے دوستی کرنے کی کوشش کرتی تھیں جن میں امیر ترین گھرانوں کی لڑکیاں بھی شامل تھیں اور بہت حسین لڑکیاں جو کسی کو لفٹ تک نہیں کراتی تھیں مگر مجھ سے دوستی کرنے کی متلاشی رہتی تھیں لیکن عورت ذات کے معاملے میں، میں کورا ہی تھا اور لڑکیوں سے دوستی کرنے سے کتراتا ہی تھا۔

''مجھے اپنی ہندوستانی زبان کے علاوہ عربی، انگلش، جاپانی، چائنی، برمن،، فارسی، فرنچن، افریقہ کے چند ملکوں کی زبان اور برازیلین زبان پر مکمل عبور حاصل ہو چکا تھا کیونکہ مجھے اٹھارہ سال کی عمر سے ہی شکار کا شدید شوق پیدا ہو چکا تھا اور چونکہ میں بہت امیر ترین گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اس لیے میرے والدین نے مجھے کبھی اپنے شوق سے نہیں روکا تھا۔

ہم پانچ بہن بھائی ہیں جن میں مجھ سے دو بڑے بھائی اور بڑی بہنیں ہیں اور میں سب سے چھوٹا ہوں۔ سترہ سال کی عمر سے مجھے شکار اور دنیا کے مختلف حصوں کی سیاحت کے شوق کا جنون سوار ہو گیا تھا اور اب ان دس گیارہ سالوں میں، میں نے دنیا کے تقریباً ہر اہم جگہوں جنگلوں اور پہاڑوں کی سیر وسیاحت کر لی تھی جن میں تاریک براعظم افریقہ کے جنگلات، بنگلہ دیش کے سندر بن کے جنگلات، برازیل کے ایمزن کے جنگلات اور روس کے یخ بستہ ٹھنڈے علاقے سائبریا کے برفانی علاقوں اور برف سے ڈھکے برفانی درندوں سے پر خطرناک اور گھنے جنگلوں کا بھی سفر کیا ہے۔

''اس سفر میں میرے پانچ خاص ساتھی بھی میرے ساتھ ہی شریک سفر رہتے تھے جن میں

ملک شام کا عزیز جس کا پورا نام عزیز الباسط ہے، جنوبی افریقہ کا رچرڈ، برازیل کا باشندہ جیکب ، برطانیہ کا سمتھ اور مصر کا صالح شامل ہیں جن کی سیاحت کے دوران مجھ سے دوستی ہوئی تھی اور میں نے ہی یہ گروپ ترتیب دیا تھا اور سب کو ایک ساتھ ملایا تھا کیونکہ یہ میرے پانچوں ساتھیوں کا علیحدہ علیحدہ گروپ تھا جو اپنے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ شکار اور سیاحت پر نکلتے تھے لیکن ہم چھ افراد کا گروپ بننے کے بعد ہم سب میں گہری دوستی ہوگئی تھی۔ مزے کی بات یہ کہ میرے پانچوں دوستوں کی شادیاں ابھی حال ہی میں ہوچکی تھیں اور صرف میں ہی کنوارہ تھا۔ میرے دوست اپنے اپنے ملکوں میں گرینڈ پارٹیاں کرتے رہتے تھے جن میں مجھے میرے دوستوں نے اپنی اپنی بیگمات سے ملوا رکھا تھا اور سب ہی ماشاءاللہ نوجوان اور بہت خوبصورت ہیں اور حیرت یہ کہ سب کو ہی شکار اور سیاحت کا بھرپور شوق تھا اور وہ سب بھی شکار اور سیاحت میں حصہ لے چکی تھیں اور خطرناک سفر بھی کر چکی تھیں۔ تمام پانچوں بھابیاں کی طرف سے مجھے شادی کرنے کا زور دیا جا رہا تھا لیکن فی الحال ایسی کوئی لڑکی نہیں آئی تھی جو میرے عورت ذات سے دور بھاگنے والے دل کو بھا سکے۔

''خیر اس دفعہ ہم سب دوستوں نے پروگرام بنایا کہ اس بار برازیل کے دریائے ایمزون کے بالائی طاس کے طویل ترین گھنے اور خطرناک جنگلوں میں سیاحت کی جائے۔ پروگرام کے مطابق ہم سب دوست جیکب کے ملک برازیل پہنچ گئے۔ اس وقت ہم سب پانچوں دوست اور ان کی بیگمات جیکب کے گھر بیٹھے ہوئے تھے جہاں ہم سب کو ایک ساتھ دیکھ کر جیکب اور اس کی بیوی روزی ہم سب کی خاطر مدارت میں لگے ہوئے تھے۔ گو کہ ہم چھ دوستوں میں تین مسلمان ہیں اور تین کرسچن ہیں لیکن ہماری دوستی ایک دوسرے کے ساتھ بہت گہری بن چکی تھی اور یہ سب شکار اور سیاحت کے شوق نے ہمیں دوست بنایا تھا اور میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ حیرت انگیز طور ہر میرے پانچوں دوستوں کی بیویاں بھی نوجوان اور بہت خوبصورت ہونے کے ساتھ مکمل طور پر شکار اور سیاحت کا شوق رکھتی تھیں اس لیے سب ہی اپنی بیگمات کے ساتھ یہاں برازیل جیکب کے

گھر آئے تھے۔

''یار شہباز! یہاں ہم کل گیارہ افراد ہیں جن میں چھ تو ہم ہیں اور بقیہ پانچ افراد ہم دوستوں کی بیگمات ہیں مگر تم ابھی تک کنوارے ہو اس لیے اب تم بھی شادی کر ہی لو۔'' سمتھ نے میری طرف دیکھتے ہوئے مجھے مشورہ دیا۔

''ہاں شہباز بھائی اب آپ ہماری بھابی لے ہی آئیں۔'' سمتھ کی بیوی ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ میرے پانچوں دوستوں کی شادیاں حال ہی میں ہوئی تھیں اس لیے ابھی بچوں والا کوئی نہیں تھا۔

''لگتا ہے جس طرح آپ سب دوست اور بھابیاں مجھے فورس کر رہی ہیں اس مہم کے دوران میری شادی کروا کر ہی چھوڑیں گی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔ ہم سب دوست ایک دوسرے کے ملک کی زبان اچھی طرح جانتے تھے اس لیے یہ سب اردو بھی جانتے تھے اس لیے مجھے اردو میں ہی کہا اور ہم ایک دوسرے کی بیویوں کو بھابی کہہ کر ہی پکارتے تھے۔ وہ ہمیں نام کے ساتھ بھائی کہتی تھیں اور یہ سب باتیں میں نے ہی ان کو سکھائی تھیں۔

''شہباز بھائی آپ کی جس طرح سحر انگیز اور پروقار شخصیت ہے ہماری ہونے والی بھابی بھی حسن اور نفاست و نزاکت میں یکتا ہونی چاہیے۔'' میرے شامی دوست عزیز کی بیوی لیلیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیلیٰ ہم مانتی ہیں کہ شہباز بھائی کی پرسنیلٹی بہت ونڈر فل ہے مگر شہباز بھائی حسن اور نفاست کے چکروں میں ہی نہ رہ جائیں اس لیے بس ان کو کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کر لینی چاہیے۔'' میرے جنوبی افریقن دوست رچرڈ کی بیوی مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب اس کی بات سن کر پھر ہنس پڑے اور میں بھی مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا۔

''لیکن مارتھا پھر بھی ہمارے شہباز بھائی کے لیے کوئی بہت ہی حسین سی لڑکی ہونی چاہیے کیونکہ ہمارے شہباز بھائی تو پرنس ہیں پرنس اور اگر کوئی عام سی لڑکی شہباز بھائی کی زندگی میں آئی

تو حورزادے کے پہلو میں لنگورنی کی مثال بن جائے گی۔'' میرے برطانوی دوست سمتھ کی بیوی ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ایک دفعہ زور سے ہنس پڑے۔

دراصل جس طرح میرے پانچوں دوستوں کی بیگمات بھی ہماری طرح تجربہ کار شکاری اور معروف سیاح تھیں اسی طرح سب ہی ہنس مکھ اور زندہ دل بھی تھیں اس لیے تو سب شغل میں لگے ہوئے تھے۔

''لیکن اب شہباز بھائی کو شادی کر ہی لینی چاہیے ورنہ کسی جنگل کے مشن میں کوئی نیگرو حسینہ ہمارے شہباز بھائی پر عاشق ہوگئی تو ہمیں کالی بھابی ہی ملے گی۔'' اس بار میرے مصری دوست صالح کی بیوی شائستہ نے شرارت سے کہا تو سب پھر زور سے ہنس پڑے اور کھانے کے دوران یہ شغل جاری رہا۔

''مجھے لگتا ہے جلدی ہی مجھے اپنی بیگم تلاش کرنی پڑے گی ورنہ میری بھابیاں خود ہی کسی نیگرو شکارن لڑکی کو میرے پلے باندھ دیں گی تاکہ ان کو ان کی من پسند بھابی مل سکے۔'' میں نے بھی شرارت کے انداز میں کہا تو میرے سب دوست اور ان کی بیگمات اونچی آواز میں ہنس پڑے۔

اسی طرح ہنستے مسکراتے ہم سب نے برازیل کے دریائے ایمزون کے بالائی طاس کے مغربی جنگلوں جو بہت ہی گھنے درندوں اور دیگر تمام خطرات سے پر خطرناک ترین جنگلوں میں سے ایک ہیں وہاں جا کر شکار اور سیاحت کا پروگرام بنایا۔

''جیکب کیا تمام سامان ہمیں یہاں بازار سے مل جائے گا۔'' صالح نے جیکب سے پوچھا۔

''ہاں یار تم اس وقت جنگل میں نہیں بلکہ مہذب دنیا اور برازیل کے دارالحکومت برازیلیا میں ہو اور یہاں دنیا کی ہر چیز مل جاتی ہے۔'' جیکب نے کہا۔ ہم سب جیکب کے ہمراہ بازار گئے ۔ یہاں میں آپ کو بتا تا چلوں کہ ہم نے بعض ایسے سفر اور مہمات بھی طے کیے تھے جس میں ہمیں خزانے بھی حاصل ہوئے تھے جسے ہم سب دوستوں نے مساوی تقسیم کیا تھا اور اس سے ہمارے پاس بے شمار دولت آ چکی تھی اور میرے سب دوستوں کی طرح جیکب بھی بہت امیر تھا اور اس کی

بیوی روزی بھی اچھے اور امیر گھرانے سے تعلق رکھتی تھی اس لیے جیکب کی کوٹھی میں اس کی تین بڑی اور شاندار طاقت ور شکاری جیپیں موجود تھیں۔

ہم کل گیارہ افراد تھے اور ایک جیپ میں چھ افراد آرام سے بیٹھ سکتے تھے اس لیے ہم بازار گئے اور جنگل میں شکار اور درندوں سے لڑنے اور جنگل میں دیگر مصائب سے نمٹنے والا تمام سامان خریدا اور اسے گھر آکر ترتیب دیا۔ اگلے دن صبح کو ہم سب دو جیپوں میں ہی ایمزون کے مغربی جنگلوں میں جانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ ایک گاڑی میں صالح اس کی بیوی شائستہ فرنٹ سیٹوں پر بیٹھ گئے اور صالح اسے ڈرائیو کرنے لگا اور پچھلی سیٹ پر رچرڈ اور اس کی بیوی مارتھا بیٹھے ہوئے تھے اور اس سے پچھلی سیٹ پر میں اکیلا ہی بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی گاڑی میں پر فرنٹ سیٹ پر جیکب اور اس کی بیوی روزی براجمان تھے اور سیکنڈ سیٹ پر عزیز اور اس کی بیوی لیلیٰ موجود تھے اور ان سے پیچھے سمتھ اور اس کی بیوی ماریا بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم سب نے سامانوں کو جیپ کے اوپر ہی باندھا ہوا تھا البتہ ہم سب نے پسٹل اور کچھ کھانے کا سامان ساتھ ہی بیگوں میں رکھا ہوا تھا۔

”لگتا ہے صالح تمہیں یہاں برازیل کے جنگلوں کا بھرپور تجربہ ہے جو تم جیکب و روزی کی گاڑی سے بھی آگے ہو جو اس ایڈونچر سفر میں ہمارے میزبان ہیں۔“ رچرڈ نے کہا۔

”ہاں رچرڈ میں پہلے بھی برازیل کے مغربی جنگلوں میں سفر کر چکا ہوں لیکن اس وقت میری آپ سب دوستوں سے دوستی نہیں ہوئی تھی اور دوستی کے بعد بھی میں کبھی اپنے گروپ کے ساتھ اور پھر دو بار ہم سب دوست بھی ایمزون کے مغربی جنگلوں میں جا چکے ہیں۔“

”مگر اس وقت ہم صرف دریائے ایمزون کے ساتھ ساتھ جنگل میں کچھ حد تک ہی اندر داخل ہوئے تھے لیکن اس بار ہم سب کا پروگرام جنگل میں کافی حد تک اندر جانے کا ہے اور ایمزون کے جنگلات کا رقبہ بے حد طویل ہے۔“ اس بار مارتھا نے کہا۔

”ہاں مارتھا بھابی تم درست کہہ رہی ہو لیکن میں بھی دو مرتبہ شکار کے لیے ایمزون کے مغربی جنگلات کا رخ کر چکی ہوں اور واقعی وہاں جنگل اتنے طویل ہیں کہ اس میں بھٹک جانے کے بعد

دن تو کیا کئی ماہ تک بھی بھٹک جانے میں لگ سکتے ہیں اور ایمزن کے جنگل سینکڑوں میل تک پھیلے ہوئے ہیں۔'' شائستہ نے کہا۔

''اور قدرت کے رنگ دیکھو کہ ان گھنے اور درندوں سے پر خطرناک جنگلات جہاں سانپوں کی کثرت بھی ہے ندی نالوں کی بہتات بھی ہے اور خطرناک دلدلیں بھی ہیں اور زہریلی خون چوس مکھیاں بھی ہیں اور خون چوسنے والے درختوں کا سلسلہ بھی ان ایمزون کے مغربی جنگلوں میں ہے لیکن پھر بھی ان طویل المیعاد جنگلوں میں انسان بھی موجود ہیں جو مہذب دنیا سے کٹے ہوئے ہیں اور قبیلوں کی صورت میں رہتے ہیں۔'' مارتھا نے کہا۔

''لیکن مارتھا بھابی یہ سب وحشی ہی کہلاتے ہیں اور مہذب دنیا سے آنے والوں کے دشمن ہیں یا دشمن سمجھتے ہیں اور آدم خور بھی ہیں اور مہذب دنیا سے کٹے ہونے کی وجہ سے جنگلی اور وحشی ہی کہلاتے ہیں۔'' اس بار میں نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیے کیونکہ یہ سب کامیاب اور تجربہ کار شکاری تھے اور یہ معلومات رکھتے تھے۔ اس طرح ہمارا یہ جیب کا سفر جاری رہا اور رات کو ہم نے ایک چھوٹے شہر میں ایک ہوٹل میں قیام کیا اور اگلے دن پھر جیپوں پر اگے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اسی طرح ہم مزید دو دن تک چھوٹے شہروں کے ہوٹلوں میں رات کو قیام کرتے ہوئے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہوئے اور راستے میں بھی دونوں اطراف گو کہ گھنا جنگل تھا لیکن ہماری منزل یہاں سے دور مغربی اندونی جنگلات تھے جہاں ہم کافی اندر کی طرف پہلے کبھی نہیں گئے تھے۔ ویسے بھی رقبے کے لحاظ سے برازیل کا رقبہ ہندوستان سے بھی تین گنا زائد ہے اور اس کے ایمزون کے جنگلات دنیا کا طویل ترین جنگل مانا جاتا ہے اور برازیل کے جنگلات کا ساٹھ فیصد رقبہ جنگلات پر ہی پھیلا ہوا ہے اور اس لحاظ سے اگر دو ہندوستان جتنا رقبہ ملا دو تو اتنا بڑا تو بس جنگل ہی جنگل ہے اس سے آپ خود برازیل کے طویل ترین اور گھنے جنگلات کی طوالت کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

''شہباز بھائی ہم اتنے دور مغربی جنگلات میں جا تو رہے ہیں لیکن ہم بے شک سب ہی مایہ

ناز شکاری اور سیاح ہیں لیکن اتنے طویل جنگلات میں بھٹک جانے کا اندیشہ ضرور ہوسکتا ہے۔'' مارتھا نے قدرے تشویش سے کہا۔

''ہاں مارتھا بھابی آپ درست کہہ رہی ہیں ہم بے شک سب شکار اور سیاحت کا تجربہ تو رکھتے ہیں لیکن ایمزون جیسے دنیا کے طویل ترین اور گھنے اور انتہائی خطرناک جنگلوں میں بہت زیادہ احتیاط کرنی پڑے گی ورنہ واقعی مشکل میں پڑ ہی سکتے ہیں۔'' اس بار صالح جو محتاط انداز میں بدستور ڈرائیونگ کر رہا تھا، نے سر پیچھے کر کے مارتھا سے کہا۔

''ہاں خطرات تو ہر جگہ ہی ہوتے ہیں اور بے شک سندر بن کے جنگلات ایمزون جنگلات سے بہت زیادہ چھوٹے ہیں لیکن دنیا کا ہر خطرہ اس جنگل میں بھی موجود ہے اور براعظم افریقہ کے کئی جنگلات تو اب بھی ایسے ہیں جہاں انسانی قدم ابھی تک نہیں پہنچے لیکن اگر شکاری تجربہ کار اور محتاط ہو تو پھر مشکلات خود ہی حل ہو جاتے ہیں۔'' شائستہ نے کہا۔

''ہاں شائستہ بھابی اس لیے تو افریقہ کو تاریک براعظم کہا جاتا ہے کیونکہ اس کے گوشے ابھی تک تاریکی اور پراسراریت میں بھی ڈوبے ہوئے ہیں لیکن بے شک اب بھی کئی گوشے افریقہ کے ایسے ضرور ہیں جہاں انسانی قدم نہیں پہنچے لیکن مہذب دنیا کے لوگوں کے قدم کیونکہ وہاں اجڈ اور وحشی قوم یعنی انسان ضرور پائے جاتے ہیں لیکن وہ سب دنیا سے کٹے ہوئے ایک مخصوص دائرے میں رہنے والے اجڈ قبائلی انسان ہی ہیں۔'' میں نے کہا۔

''خیر شہباز وہ تو یہاں برازیل کے ایمزون کے طویل جنگلات میں بھی کئی ایسے اجڈ اور آدم خور اور وحشی قبائل بے شمار پائے جاتے ہیں کیونکہ ایمزون کے اتنے طویل ترین جنگلات میں بھی شکاری و سیاح اور سروے کرنے والی ٹیمیں نہیں پہنچیں۔'' رچرڈ نے اپنی معلومات دیتے ہوئے کہا تو ہم سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

چار دن بعد ہم روڈ پال شہر میں پہنچے جہاں سے ہمارا اصل ایڈونچر سفر شروع ہونا تھا کیونکہ یہاں سے ایمزون کے مغربی اور سب سے گھنے اور خطرناک جنگلات کا آغاز ہوتا تھا جہاں طویل

دریا کے ساتھ ندی نالوں جھیلوں کا وسیع سلسلہ بھی پھیلا ہوا تھا اور ایمزون کے جنگلات کے بعض حصے ایسے تھے جہاں سانپوں کی کثرت اور بعض جگہ ہر وقت بارش بھی ہوتی رہتی تھی اور انہیں علاقوں میں چند جگہ گوشت کھانے اور خون چوسنے والے انتہائی خطرناک درختوں کا بھی سلسلہ بھی موجود تھا لیکن ہم سب چونکہ مکمل تیاری کے ساتھ یہاں آئے ہوئے تھے اس لیے ہمیں کوئی زیادہ فکر نہیں تھی ویسے بھی ہم سب مرد و خواتین مکمل طور پر تجربہ کار شکاری اور سیاح تھے۔

روڈ پال سے دریائے ایمزون کا وسیع دریائی سلسلہ اندر جنگل کے رخ بہہ رہا تھا جہاں اس کے دونوں اطراف انتہائی گھنے اور خطرناک وسیع جنگلات کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔ یہاں سے ہم نے ایک ہوٹل میں اپنی جیپیں کھڑی کر دیں۔ ہوٹل کا مالک جیکب کا اچھا دوست تھا اور اس نے ہمارے لیے ایک بڑی بحری بوٹ کا انتظام کر دیا جس میں ایک کیبن بھی تھا اور چھوٹا کمرہ اور بھی تھا جس میں سامان رکھا جا سکے اور اس بحری بوٹ میں ہم سب نے ڈیرہ ڈال دیا اور اگلے دن صبح کو ناشتہ کرنے کے بعد ہم سب بحری بوٹ میں بیٹھ کر دریا میں بوٹ کو آپریٹ کر دیا تو بوٹ آگے کی طرف روانہ ہوگئی گو کہ پانی کا رخ مخالف بہاؤ پر تھا لیکن اس بڑی بحری بوٹ کے طاقت ور انجن نے دریا کے مخالف بہاؤ کو بھی چیر کر رکھ دیا اور اپنا سفر آگے کی طرف شروع کر دیا۔ میں بہت دلچسپی سے دریا کے دونوں اطراف پھیلے ہوئے وسیع جنگلات کے سلسلے کو دیکھنے لگا۔ اچانک آسمان کو گہرے بادلوں نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

''اوہ لگتا ہے ایمزون میں شدید طوفان آنے والا ہے۔'' لیلیٰ نے شرارت سے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''لیلیٰ بھابی طوفان سمندروں میں آتے ہیں دریاوں میں بس طغیانی آتی ہے طوفان نہیں آتے۔'' جیکب نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''جی جیکب بھائی مجھے معلوم ہے میں تو بس مزاق ہی کر رہی تھی۔'' لیلیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بھابی ہنستے ہوئے ایڈونچر کو انجوائے کیا جائے تو سفر کا مزہ دوبالا ہو جاتا ہے۔''میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

ہمارا سفر تقریبا تین دن مزید ایمزون کے دریا میں رہا اور ہم یہاں بڑی بحری بوٹ میں سفر کرتے ہوئے بہت اندر تک داخل ہو چکے تھے اور اس سفر کے دوران ہم میں سے کچھ دن کو سوتے ہوئے اور کچھ رات کو سوتے ہوئے اپنا سفر جاری ہی رکھا تھا اور چوتھے روز ہم نے ایک جگہ دریا کے بڑے پاٹ کو دیکھا تو وہاں بوٹ کے انجن کو بند کر دیا اور کنارے پر اتر گئے اور اپنے ہاتھوں میں ہوشیاری سے لوڈ گنوں کو تھام لیا کیونکہ ہم اس وقت ایمزون کے انتہائی خطرناک ترین حصے پر قدم رکھ چکے تھے جہاں انتہائی گھنے جنگلات کے اندر خطرناک درندے چھپے ہو سکتے تھے اور اچانک ہم پر حملہ بول کر ہمیں شکاریوں کو ہی اپنا شکار بنا سکتے تھے۔

جیکب اور عزیز نیچے اترے اور دونوں کی بیویاں لیلیٰ اور روزی بھی نیچے اترے اور بوٹ سے بندھی بڑی رسی کو پکڑ لیا اس دوران ہم دیگر بھی ہاتھوں میں گنیں لیے بوٹ سے اتر گئے اور سب نے اپنا اپنا سفری شکاری بیگ اپنے اپنے کندھوں سے لٹکا لیے اور ہم سب نے رسی کی مدد سے بوٹ کو دریا کے کنارے سے کھینچ کر گھنے درختوں کے نیچے لے آئے جس سے ایمزون میں سفر کرنے والے کسی اور گروپ کو ہماری بوٹ آسانی سے نظر نہیں آ سکتی تھی ورنہ ہو سکتا ہے کہ کوئی چور شکاری گروپ ہماری کشتی پر ہی ہاتھ صاف کر جائے اور ہم اتنے خطرناک جنگل میں پھنس کر رہ جائیں۔

گو کہ اس میں بھی خطرہ ہی تھا کیونکہ اب ہم سب نے اپنے شوق کی تکمیل کے لیے جنگل کے اندر ہی جانا تھا اور راستہ بھٹک جانے کی صورت میں اپنے بوٹ کو نہیں پا سکتے تھے لیکن جیکب اور روزی نے انڈیکیٹر چیکر بوٹ میں خفیہ جگہ لگا دیا تھا اور گھنے جنگلات کی بھول بھلیوں میں ظاہری بات ہے راستہ بھٹک ہی جانا تھا لیکن انڈیکیر چیکر کا میٹر جیکب کے پاس تھا جس کی بدولت ہم میٹر کی مدد سے اپنی بوٹ تک دوبارہ پہنچ سکتے تھے لیکن یہ مجھے معلوم نہیں تھا کہ اس سفر میں میری زندگی

کا ایک نیا باب شروع ہوگا اور واپسی کے سفر میں، میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ شامل نہیں ہوسکوں گا اور ایک انقلاب میری زندگی میں رونما ہوگا جسے روکناں میرے بس سے باہر ہوگا۔

رچرڈ چونکہ ساؤتھ افریقہ کا باشندہ تھا اور اسے اور اس کی بیوی مارتھا کو بھی ساؤتھ افریقہ کے بڑے اور خطرناک جنگلوں کا بھرپور تجربہ تھا اس لیے رچرڈ اور اس کی بیوی مارتھا نے دو بوتلیں نکال لیں۔ ایک میں سرخ محلول تھا اور دوسرے میں سیاہ قسم کا محلول تھا۔ پہلے دونوں نے ان دونوں بوتلوں کے شربت یا محلول کو ہلا جلا کر ہم سب کو ایک ایک گھونٹ پینے کو دیا اور سرخ محلول کا ذائقہ تو نیم کڑوا تھا لیکن سیاہ بوتل کے محلول کا شربت تو اتنا زیادہ کڑوا تھا کہ اس کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے شدید کڑواہٹ سے میری آنکھوں سے آنسو نکل آئے لیکن ہم سے سے کسی نے بھی ان دنوں بوتلوں کے محلول کو تھوک کر ضائع نہیں کیا بلکہ جی کرا کے پی ہی گئے۔

''بہت خوب لگتا ہے سب کو ہی ان دونوں بدذائقہ محلول کے بارے میں اب اچھی طرح معلوم ہے۔'' جیکب نے دونوں محلول کو ہم سب کی طرح مجبوراً پیتے ہوئے کہا۔

''ظاہری بات ہے جیکب یہ ہم سب کی مجبوری بھی ہے کیونکہ ہم ایڈونچر کے لیے جن جنگلوں میں قدم رکھ چکے ہیں یہاں درندوں کی بہتات ہے اور درندے اپنی بھوک مٹانے کے لیے دیگر جانوروں کا شکار کرتے رہتے ہیں اور جنگل میں بچی کھچی ہڈیوں اور سرے ہوئے ماس کی بو رچی ہوتی ہے جس سے درندوں اور دیگر جانوروں کو تو کچھ نہیں ہوتا لیکن اس بو سے یہاں قدم رکھنے والے نئے انسانوں کو شدید بیماری لاحق ہوسکتی ہے اور یہ دونوں کڑوے مشروب پینے سے ہمارے وجود یہاں کی رچی بو سے ہمیں بیمار ہونے سے بچائے رکھیں گی اور یہاں تک کہ بظاہر ان بدضائقہ اور شدید کڑوے مشروب سے ہم یہاں زہریلے کیروں اور مکھیوں کے کاٹنے سے بھی ہم[illegible]ظ رہ سکیں گے۔'' اس بار سمتھ کی بیوی ماریا نے کہا۔

''ہاں ماریا تجربہ کار شکاریوں کو یہ سب کچھ کرنا ہی پڑتا ہے۔'' مارتھا نے کہا اور سب ساتھیوں کے یہ کڑوا مشروب پینے کے بعد خود بھی گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

اب ہم چونکہ اپنی طرف سے مکمل طور پر تیار ہو چکے تھے اس لیے ہم سب دوست اور ان کی بیگمات ایک ساتھ جنگل میں آگے بڑھنے لگے اور چونکہ ایک تو آسمان پر بادل تھے اور دوسرا جنگل بے حد گھنا تھا اس لیے یہاں تاریکی ہو رہی تھی اس لیے ہم سب نے اپنی واٹر پروف اور جدید ٹارچوں کو نکال لیا جو پٹیوں میں اڑسے ہوئے تھے اور ان کو ہم سب نے اپنے ماتھے پر باندھ لیا اور آگے بڑھنے لگے۔

رچرڈ، سمتھ اور میں تیز دھار چھڑوں سے گھنی شاخوں کو کاٹنے لگے اور گنوں کو کندھوں پر لٹکا لیا پیچھے ماریا اور مارتھا چوکنے ہو کر اپنے ہاتھوں میں گنوں کو تھاما ہوا تھا کیونکہ ہمیں جنگلات کے خطرات کا بھرپور تجربہ تھا اور اناڑی شکاری اگر زیادہ خود اعتمادی کا شکار کرے تو خود ہی درندوں کا شکار ہو جاتا ہے کیونکہ جنگل میں چھپے درندے خاص کر چیتے اور تیندوے چھپ کر اپنے شکار کا پیچھا کرتے ہیں اور پھر موقع دیکھتے ہوئے تھوڑی سی بے احتیاطی پر حملہ کر کے اپنے شکار چند سکینڈ کے اندر ہی چیر پھاڑ کر رکھ دیتے ہیں اور عام فرد تو دور کی بات شکاری بھی خود شکار ہو جاتے ہیں لیکن یہاں واقعی کسی منجھے ہوئے شکاریوں کی طرح میرے پانچوں دوستوں کی بیگمات بہت احتیاط اور ماہر شکاری کی طرح ہر طرف نظریں دوڑائے ہوئے تھیں جس سے صاف لگتا تھا کہ خواتین کے ہونے کے باوجود ہم اتنے خطرناک اور گھنے جنگل میں آسانی سے کسی مشکل کا شکار نہیں ہو سکتے۔

سہ پہر تک ہم گھنے جنگل میں اندر کی طرف کافی حد تک بڑھ آئے اور آگے ایک بڑی جھیل کا پاٹ ہمارا منہ چڑا رہا تھا جہاں جنگل کے معصوم جانور اور خطرناک درندے پانی پینے کے لیے آیا کرتے ہیں لیکن چونکہ جھیل کا پاٹ بہت وسیع تھا اس لیے ہمیں اس وقت یہاں سوائے ہرنوں اور چند جنگلی بھینسوں کے اور کوئی خطرناک جانور یعنی درندہ نظر نہ آیا لیکن اس جنگل میں دیگر جانوروں کے ساتھ درندوں کی بھی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''میرے خیال میں کچھ دیر یہاں پڑاؤ کر لیا جائے پھر اس جھیل کو پار کرنے کے بارے میں غور کیا جائے۔'' لیلیٰ نے مشورہ دیا۔

''ٹھیک ہے بھابی ہمارا کونسا یہاں کوئی ٹارگٹ یا مقصد ہے جو ہم جلد بازی کریں ہم سب اپنے دل کی تسکین کے لیے اتنے دور تک اندر اپنے دل کی تسکین اور شکار کے لیے داخل ہوئے ۔'' جیکب نے لیلیٰ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیے اور ہم جھیل کے کچھ اور قریب ہو گئے کیونکہ یہاں جنگل کے درخت کم تھے اور یہاں کسی درندے یا مگرمچھوں کے آنے سے ہم ان کا مقابلہ بہتر انداز میں اور تیزی سے کر سکتے تھے۔

''آپ سب لوگ بیٹھیں اور کھانا کھالیں ہم لوگ بعد میں کھائیں گے۔'' عزیز نے کہا تو اس کی بیوی لیلیٰ نے بھی سر ہلا دیا اور دونوں بدستور کھڑے رہے اور چوکنے ہو کر جنگل اور جھیل کی طرف دیکھنے لگے پہرے داری کرنے لگے۔

''ٹھیک ہے عزیز اگر بھابی بھی اس بات پہ تیار ہیں تو ایسا ہی کر لیتے ہیں ۔'' سمتھ نے کہا اور ہم نے نیچے پیراشوٹ کی چادر بچھا دی عزیز اور لیلیٰ کے سوا ہم بقیہ سب اپنے بیگوں سے پانی کی بوتل اور کھانے کا سامان نکالنے لگے اور کھانے میں مصروف ہو گئے اور کھانے کے بعد عزیز اور لیلیٰ کھانے کے لیے نیچے بیٹھ گئے اور سمتھ، ماریا اور میں اٹھ کر ہاتھوں میں گنوں کو تھام لیا البتہ جیکب ، روزی ، رچرڈ ، مارتھا، صالح اور شائستہ ہمارے کہنے پر چادر پر بیٹھے ہی رہے۔ جب عزیز اور لیلیٰ نے کھانا کھالیا تو اس دوران ہم نے آرام بھی کر لیا تھا اس لیے اب اٹھ کھڑے ہوئے اور جھیل کو پار کرنے کے بارے میں غور کرنے لگے۔

''میرے خیال میں اس جھیل کے اندر خونی مگرمچھ ضرور ہونگے ۔'' ماریا نے کہا۔

''ہاں ماریا تمہارا اندازہ درست بھی ہوسکتا ہے لیکن ہم سب نے بلٹ پروف لباس پاؤں سے گردن تک پہن رکھے ہیں اور اگر مگرمچھوں سے واسطہ پڑتا بھی ہے تو ان سے بلٹ پروف لباس مکمل طور پر زیب تن ہونے کی وجہ سے ہم ان کے آری نما دانتوں سے بچ سکتے ہیں اور ہماری ٹارچیں واٹر پروف ہی ہیں جو بہت پاورفل ہیں اور جھیل کے اندر ہمیں مگرمچھ نظر آسکتے ہیں ۔'' شائستہ نے کہا۔

''ہاں ہم سیلانی قسم کے شکاری ہیں جو بغیر کسی مقصد کے بس ایڈونچر کے لیے مہذب دنیا سے اتنی دوران دور دراز جنگلوں کے تاریک گوشوں میں آئے ہوئے ہیں تو ہمیں بغیر کسی جھجھک کے اس جھیل کو عبور کرنا چاہیے۔'' صالح نے کہا۔

''ہاں وہ تو ظاہری بات ہے ہم سب ایڈونچر کے لیے نکلے ہیں تو خطرات میں گھر کر ہی اس کا مقابلہ کرتے ہوئے ہی شکاریوں کو اصل شکار کا مزہ آتا ہے ورنہ پھر ایڈونچر تو نہ ہوا۔'' اس بار ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہم سب کی آنکھوں میں خوف نہیں تھا۔

اب ہم سب نے سامان سمیٹا اور بیگوں کو پھر سے اپنے کندھوں پر ڈالا اور چونکہ ہمارے بیگ سپیشل پیراشوٹ کے تھے اور پانی میں اتارنے سے بیگوں کے اندر سامان کو کچھ فرق نہیں پڑنا تھا۔ ہم سب نے اپنے ہاتھوں میں بڑے چھرے پکڑے اور گنوں کو بیگوں کے اندر ہی رکھ کر زپ چڑھا دی اور محتاط ہو کر ایک ساتھ جھیل میں اتر گئے اور چونکہ ہم سب معروف شکاری تھے اس لیے سب کو ہی تیرنے کا مکمل تجربہ تھا اور ہم ماہر تیراک کی طرح تیزی سے آگے کی طرف بڑھنے لگے اور کامیابی سے جھیل کو پار کر گئے۔ جھیل کے دوسری طرف ہمیں کسی جانور کی آواز یہاں تک کہ کسی درندے کی آواز بھی سنائی نہیں دے رہی تھی جس پر ہم سب حیران ہو گئے۔

''شکر ہے ہم کامیابی سے جھیل تو پار کر گئے ورنہ مگرمچھوں سے واسطہ پڑتا تو بہت مشکل کا شکار ہو سکتے تھے۔'' سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں لیکن یہ بس اتفاق ہے ورنہ ایمزون کے جنگلات کے ندی نالوں خاص کر دریاؤں اور جھیلوں مگرمچھ پائے جاتے ہیں جو بھوک ہونے پر بے تابی سے اپنے شکار کی تلاش میں رہتے ہیں اور پانی کے اندر سے ہی سفر کرتے ہوئے پانی پیتے جانورں اور بعض دفعہ بھوک سے بے تاب ہونے کی وجہ سے پانی پیتے درندوں کو بھی پلک جھپکتے پانی کے اندر لے جاتے ہیں اور ان کو غوطہ دے دے کر نڈھال کر کے ان کا خاتمہ کر دیتے ہیں اور پھر اپنی خوراک بنا لیتے ہیں۔ جیکب نے کہا۔ چلو اب آگے بڑھیں ہم ساری عمر یہاں ڈیرہ ڈالنے کے لیے تو نہیں آئے۔'' عزیز نے کہا تو

سب مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگے اور ہم ایک دفعہ پھر آگے بڑھنے لگے۔

’’کیا آپ سب نے ایک بات محسوس کی ہے۔‘‘ ماریا نے کہا۔

’’ہاں ماریا جھیل پار کرنے کے بعد ہمیں یہاں کسی جانور اور کسی درندے کی آواز بھی سنائی نہیں دے رہی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنگل کے اس جگہ کوئی جانور نہیں ہیں۔ روزی نے کہا۔ اگر ایسا ہے تو پھر ہم یا تو جنگل کے کسی عام اور سیف حصے پر سفر کر رہے ہیں یا پھر بہت ہی خطرناک ترین حصے میں پہنچ چکے ہیں۔‘‘ مارتھا نے اس بار ہونٹ کاٹتے ہوئے قدرے تشویش سے کہا۔

’’مارتھا ڈیئر ہم سب مایہ ناز شکاری اور سیاح ہیں ان مشکلوں سے نمٹ ہی لیں گے۔‘‘ رچرڈ نے اپنی بیوی مارتھا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

’’ارے نہیں رچرڈ ڈیئر میں خوفزدہ نہیں ہوں کیونکہ میں پہلے بھی کئی بار تاریک اور خطرناک جنگلوں میں کئی سفر کر چکی ہوں یہ تو بس میں نے سب کو احتیاط کرنے کے لیے کہا ہے۔‘‘ مارتھا نے اس بار مسکراتے ہوئے اپنے خاوند رچرڈ کی طرف دیکھ کر کہا۔

ویسے تو ہم سبھی دوست اور ان کی بیگمات ماہر شکاری اور سیاح ہونے کی بنا پر مختلف ملکوں کے خطرناک جنگلوں کا تجربہ رکھتے تھے لیکن خاص کر جیکب و روزی اور رچرڈ و مارتھا کا تجربہ دیگر دستوں سے زیادہ تھا کیونکہ جس طرح جیکب اور روزی برازیل کے مقامی تھے اور یہاں کے وسیع جنگلوں کا ان دونوں کو تجربہ تھا ایسے ہی رچرڈ اور مارتھا بھی ساؤتھ افریقہ جیسے ملک کے باسی تھے اور وہاں کے خطرناک اور گھنے جنگلات کا بھرپور تجربہ رکھتے تھے۔ گو کہ ہم سب ہنستے ہوئے اور ایک دوسرے سے مذاق کرتے ہوئے جنگل کے اس سنسان حصے میں آگے بڑھ رہے تھے لیکن پھر بھی ہم سب بہت محتاط اور چوکنے ہو کر چل رہے تھے اور تیز دھار چھڑوں سے درختوں کی گھنی شاخوں کو کاٹ کر راستہ بنا رہے تھے۔ ہم سب نے دیکھا کہ آگے قد آور گھنی جھاڑیوں کا سلسلہ پھیلا ہوا تھا جسے دیکھ کر ہم سب کے منہ سے طویل سانس خارج ہو گئے۔

’’اب کیا کریں کیا جھاڑیوں میں گھسیں یا راستہ بدلیں۔‘‘ ماریا نے سب کی طرف دیکھتے

ہوئے مشورہ لیا۔

''میرے خیال میں اگر ہم راستہ بدلتے ہیں تو مشکل میں پڑ جائیں گے معلوم نہیں یہ قدآور جھاڑیوں کا سلسلہ کہاں تک پھیلا ہوا ہو ہمیں بدستور محتاط انداز سے ان جھاڑیوں میں ہی گھسنا کیونکہ میرے اندازے کے مطابق آگے کی طرف جانے سے پھر وہی گھنے جنگلات کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔'' روزی نے کہا۔

''ٹھیک ہے بھابی یہ آپ کے ملک کے جنگلات ہیں اور آپ ہم سے بہتر جانتی ہیں چلو ایسا ہی کر لیتے ہیں ہم نے تو بس بھرپور ایڈونچر ہی کرنا ہے یہی ایڈونچر ہی سہی۔'' اس بار سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہم سب نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

اب ہم بے جھجک ان قدآور جھاڑیوں میں گھس گئے اور آگے کی طرف بڑھنے لگے اور جھاڑیوں اور شاخوں کو ہٹاتے اور بعض جگہ ان کو کاٹتے آگے بڑھتے ہی رہے اور مسلسل چلنے کے سیاح اور سیلانی شکاری ہونے کی وجہ سے ہماری ٹانگیں گویا پتھر کی ہو چکی تھیں اور ہمیں اتنی تھکاوٹ نہیں ہوئی تھی۔ یہاں لگاتار سفر کرنے کے بعد دو گھنٹے کے بعد ہم جھاڑیوں سے نکل ہی آئے اور ایک دفعہ پھر گھنے درختوں کا وسیع عریض سلسلہ پھیلا ہوا تھا۔

ہم نے جھاڑیوں سے نکلنے کے بعد کچھ دیر کے لیے آرام کیا اور پھر آگے بڑھنے کے لیے تیار ہو گئے۔ اب شام کے دھندلکے پھیلنے لگے تھے اور جنگل مزید تاریک ہو گیا تھا لیکن ہمارے پاس جدید اور پاورفل ٹارچیں تھیں اس لیے ہمیں اندھیرا ہونے یا رات ہونے کی کوئی فکر نہیں تھی۔ کچھ دیر آرام کے بعد ہم پھر سے اٹھے اور جنگل میں آگے بڑھنے لگے۔ حیرت انگیز طور پر جنگل کے اس حصے میں ابھی تک تو ہمارا کسی جانور سے سامنا نہیں ہوا تھا بلکہ کسی جانور کی آواز تک سنائی نہیں دے رہی تھی لیکن اب ہم ایمزون کے جنگلات کے انتہائی خطرناک ترین حصے میں پہنچ چکے تھے جہاں ہمیں مشکلات کا سامناں کرنا پڑا تھا۔

''شکر ہے ابھی تک تو ہم سب دوست سیف ہیں اور گاڈ کرے اسی طرح پورے سفر کے

دوران سیف ہی رہیں۔'' سمتھ نے کہا۔

''ہاں سمتھ ڈئیر ہم سب دوست بہت انجوائے تو کر رہے ہیں لیکن ہم ایمزون کے خطرناک جنگلات میں کسی آوارہ بدوحوں کی طرح ہی پھر رہے ہیں اور دعا ہے کہ ایسے ہی کامیابی سے واپس بھی اپنے اپنے گھروں کو پہنچ جائیں۔'' ماریا نے کہا تو اس کی آوارہ بدروحوں والی بات پر ہم سب زورس ہنس پڑے۔

''ماریہ معروف شکاری واقعی جنگلات میں کسی بدروحوں سے کم نہیں ہوتے۔'' لیلیٰ نے اس بار کہا تو سب پھر ہنس پڑے۔

''بھابی اب رات ہونے والی ہے اور اب ہم بدروحوں کو سونے کی تیاری بھی کرنے پڑے گی اور اب زندہ بدروحیں آرام بھی کریں گی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو پھر سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

اسی طرح ہم بے دھڑک آگے بڑھے تو ایک لخت جیکب، روزی، رچرڈ اور مارتھا رک گئے اور ان کے چہروں پر سنجیدگی چھائی ہوئی تھی۔ ہاں جیکب میں تمہارے اور مارتھا بھابی کے چہروں کو دیکھ کر سمجھ چکا ہوں کہ ہم انجانے میں جنگل کے کتنے خطرناک ترین حصے میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہم دیگر دوست چونک کر ان چاروں کی طرف دیکھنے لگے کہ اچانک مجھ سمیت باقی سبھی دوستوں نے بھی چونک کر ہونٹ بھینچ لیے کیونکہ ہمیں سانپوں کی تیز کلبلاہٹ کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ ہمارے دیکھا دیکھی کئی سانپ کلبلاتے ہوئے یہاں نمودار ہو چکے تھے اور ٹارچ کی تیز روشنی میں یہ دیکھ کر میں کانپ گیا کہ یہاں ہر طرف درختوں پر سانپ ہی سانپ پھیلے ہوئے تھے اور نیچے بھی سانپ کلبلاتے ہوئے پھر رہے تھے۔

''اگر ہم نے وہ سیاہ تریاق نہ پیا ہوتا تو یہاں ہر طرف سانپوں کے زہر کی بو پھیلی ہوئی ہے اس کی وجہ سے ہم شدید بخار میں مبتلا ہو سکتے تھے۔'' شائستہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور ان بے شمار کلبلاتے سانپوں کو دیکھ کر ہم سب میں ابتری اور قدرے بیچانی پھیل چکی تھی اور سب کے چہروں

پر تشویش دور چکی تھی۔

ہم سب نے گنوں کو مضبوطی سے تھام لیا اور اسی دوران بے شمار سانپ کلبلاتے ہوئے ہمارے قریب پہنچ گئے تو ہم نے ان پر فائر کیے جس سے کئی سانٹ جل کر مرنے لگے لیکن یہاں تو بے شمار سانپ تھے اور میں نے غور سے دیکھا تو ہر درخت پر کئی کئی سانپ لٹکے ہوئے تھے اور گو کہ ہمارے وجود بلٹ پروف لبادوں سے ڈھکے ہوئے تھے لیکن اگر کوئی سانپ درخت سے گر کر ہمارے منہ پر آ گرا تو ہمیں کاٹ سکتا تھا اور یہاں تو ہر طرف سانپ ہی سانپ بکھرے ہوئے تھے۔

''یہ اس طرح نہیں مریں گے جلدی سے بیگ سے لیس والی مشعلیں نکالو اور آگ کو پھیلانے سے یہ سانپ ہم سے دور ہو سکتے ہیں۔'' عزیز نے چیختے ہوئے کہا تو سب چونک گئے اور ہم سب نے تیزی سے کمر سے لٹکے بیگ کو آگے کیا اور کھول کر اس میں سے ہر کسی نے اپنے بیگ سے ایک مشعل نکال لی اور لائیٹر نکال کر اسے روشن کر دیا اور ایک چند ہی لمحوں میں ایک ساتھ گیارہ مشعلیں جل اٹھیں اور ان کی روشنی بہت تیز تھی اور ساتھ ہی ہمارے ماتھوں سے ارسی ہوئی ٹارچوں کی روشنی بھی بہت تیز تھی۔

میں نے دیکھا کہ واقعی ٹارچوں کی تیز آگ سے سانپوں میں کھلبلی مچ گئی تھی اور وہ ہمارے ہاتھوں میں بھڑکتی آگ کے مشعلوں کی وجہ سے ہم سے دور ہونے لگے تھے اور ہم سب ایک ساتھ ہو کر راستہ بنا کر آگے بڑھنے لگے۔ دراصل یہ وجہ تھی کہ یہاں ہر طرف کثرت سے سانپ ہونے کی وجہ سے دیگر جانور اور درندے یہاں جنگل کے اس حصے میں نہیں تھے کیونکہ یہ ایمزون کے جنگلات میں سانپوں کا علاقہ تھا جو کلبلاتے ہوئے ہر طرف پھر رہے تھے اور جنگل کے گھنے درختوں میں لٹکے ہوئے تھے۔ ہمارا ارادہ کچھ دیر پہلے یہاں سونے اور رات کو آرام کرنے کا تھا لیکن اب تو اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کیونکہ یہ تو بہت ہی خطرناک اور زہریلا علاقہ تھا۔

''ہر کوئی کوشش کرے کہ وہ کسی صورت سلپ نہ ہو کیونکہ یہاں ہر طرف نیچے سانپوں کا زہر

پھیلا ہوا ہے اور سانپوں کے زہر کی بو بھی یہاں اس ماحول میں رچی ہوئی ہے۔'' رچرڈ نے تیز لہجے میں سب سے کہا۔

''یار بھائی سانپو میرے سبھی دوست تو شادی شدہ ہیں لیکن میں تو ابھی کنوارہ ہوں مجھ بیچارے کو کیوں کاٹنے کو دوڑتے ہو۔'' گو کہ ہم سب مشکل میں تھے لیکن میں نے اونچی آواز میں کہا تو مشکل کے باوجود سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''بہت خوب شہباز تم واقعی زندہ دل شکاری ہو جو مشکل میں بھی مسکرانا جانتے ہو۔''

اب ہم مشعلوں کی آگ میں آگے بڑھنے لگے اور جو سانپ ہمارے طرف آنے کی کوشش کرتے اس کی طرف مشعل کی آگ کرتے تو سانپ پیچھے ہٹ جاتے لیکن یہاں ہزاروں کی تعداد میں سانپ تھے اور ان کے زہر سے جنگل کی زمین زہر آلود ہو چکی تھی کیونکہ سانپ زہر بھی اگلتے ہیں اس لیے یہاں ہر طرف شدید ناگوار بو اور جسم میں سوزش ہونے لگی تھی۔

یہ تو اچھا تھا کہ جنگل کے آغاز میں ہی ہم سب نے جنگل میں ہو جانے والی مہلک بیماریوں سے بچنے کے لیے مخصوص کڑوے کسیلے محلول پی لیے تھے ورنہ یہاں اس خطرناک جنگل کے زہریلے ماحول والی جگہ میں ہم پر کسی شدید بیماری کا اٹیک بھی ہو سکتا تھا۔ ہم سب آگ کی روشنی میں ایک ساتھ آگے بڑھنے لگے۔ صرف میں اکیلا تھا ورنہ میرے پانچوں دوستوں نے اپنی اپنی بیوی کا ہاتھ تھاما ہوا تھا اور ان سب کے دوسرے ہاتھوں میں مشعلیں تھیں۔

چونکہ آگ کی وجہ سے یہاں درختوں سے لپٹے اور نیچے زمین پر رینگتے سانپ اتنی ساری آگ میں رقصاں مشعلوں کی وجہ سے ہمارے قریب آنے سے کترا رہے تھے بلکہ جیسے جیسے ہم آگے بڑھ رہے تھے سانپ ہمارا راستہ چھوڑ رہے تھے۔ ہم جس جگہ سانپوں کا بہت بڑا گروہ دیکھتے جو آگ ہونے کے باوجود کثیر تعداد کے باوجود ہم پر حملہ آور ہو کر ہمیں کاٹ کر اپنے مہلک زہر سے مار سکتے تھے اس کے لیے ہم نے اپنے بیگوں سے منی بم راڈ بم بھی نکال لیے تھے جس کو موقع کی مناسبت سے ان سانپوں کے کثیر گروہ پر مار کر ان کے پرخچے اڑا رہے تھے اور ہم تھکے ہونے

کے باوجود تقریباً دو گھنٹے تک ان سانپوں کے علاقے سے ہی گزرتے رہے اس کے علاوہ ہم سب نے اپنے سر پر پیراشوٹ کی بنی مخصوص ٹوپیاں پہن لیں جس سے ہمارے سر اور گردن بھی چھپ گئے تھے۔

''اف یہاں ایمزون کے جنگل کے اس کافی سارے حصے پر سانپوں کا ہی راج ہے اور خاص مشروب پینے کے باوجود یہاں کی زہریلی آب وہوا سے ہمارے جسموں میں سوزش ہو رہی ہے اور ہمیں ان سانپوں کے علاقے سے چلتے ہوئے دو گھنٹے ہو چکے ہیں لیکن سانپوں کا علاقہ ختم ہی نہیں ہو رہا اگر ایسا رہا تو ہم کب تک اپنا دفاع کر سکیں گے۔ صالح نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ ہاں صالح بھائی اس بار ہمارا ایڈونچر ہم پر کچھ زیادہ ہی بھاری ہو رہا ہے۔'' روزی نے بھی تشویش سے کہا۔

رچرڈ اور مارتھا ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے دائیں اطراف منہ کر کے آگے بڑھ رہے تھے اور عزیز اور لیلیٰ ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ دیے بائیں طرف منہ کر کے اس اطراف کے سانپوں کی طرف مشعلوں کی آگ کی لپک پھینک کر ان کو ہراساں کر رہے تھے۔ البتہ جیکب روزی کا ہاتھ تھامے اور صالح اور لیلیٰ کا ہاتھ تھامے پیچھے کی طرف منہ کر کے یہاں سانپوں کی طرف آگ کی لپک کر کے آگے بڑھ رہے تھے اور سمتھ و ماریا ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے آگے منہ کر کے یہاں سانپوں کو اپنی طرف آنے سے روکنے کے لیے مشعل کی آگ کی لپک پھینک رہے تھے اور میں بھی ان دونوں کا ساتھ دے رہا تھا۔

اب ہم سب کے چہرے پر بے زاری اور کافی پریشانی عود آئی تھی کیونکہ ایک تو رات کافی ہو چکی تھی دوسرا سانپوں کا طویل علاقہ ہمارے لیے پریشانی کی باعث بن گیا تھا کیونکہ اب ہم سب شدید تھک چکے تھے لیکن ایمزون جنگل کے اس حصے میں سانپوں کا بھی وسیع علاقہ پھیلا ہوا تھا جہاں صرف سانپوں کا ہی راج تھا۔ اب ہم کیچڑ والے حصے میں آ گئے۔ غور کرنے پر معلوم ہوا کہ یہاں ابھی کچھ دیر پہلے بارش ہوئی تھی لیکن ہم کسی صورت میں اس خطرناک جگہ پر نہیں رک سکتے

تھے اس لیے ہمت کر کے سب آ گے بڑھتے ہی چلے گئے اور سانپوں کے علاقے میں چلتے ہوئے ہمیں مزید دو گھنٹے ہو گئے اور ظاہری بات ہے ہم سب ایسے ہی منہ اٹھا کر آ گے نہیں بڑھ رہے تھے بلکہ بہت ہی احتیاط اور سانپوں سے بچتے اور کو آ گ سے ڈراتے ہوئے آ گے بڑھ رہے تھے اس لیے اب تھکاوٹ سے ہمارا برا حال ہو گیا تھا۔

یہ دیکھ کر ہم سب کے اوسان خطا ہو گئے کہ اچانک بادلوں کے گڑ گڑانے کی تیز آواز سنائی دی تو ہم نے اپنی سپیڈ قدرے تیز کر دی لیکن جس چیز کا ڈر اور خدشہ تھا وہی ہوا اور تیز بارش شروع ہو گئی گو کہ ہم سانپوں سے لپٹے درختوں سے بچتے ہوئے آ گے بڑھ رہے تھے مبادہ کوئی سانپ اڑتا ہوا ہمارے منہ پر نہ ڈس لے لیکن تیز بارش نے ہمارا کام بہت مشکل کر دیا تھا اور دیکھتے ہی دیکھتے بارش اتنی شدید ہو گئی کہ درختوں کے پتوں کو کراس کرتے ہوئے نیچے آنی لگی جس سے بارش کے پانی سے ہماری مشعلیں بجھنے لگیں تو ہم سب بے بسی سے ایک جگہ کھڑے ہو گئے کیونکہ نیچے ویسے ہی کیچڑ ہی کیچڑ تھا جہاں سانپ کلبلا رہے تھے اور ہمارے پاؤں میں متواتر ڈس رہے تھے لیکن سپیشل بلٹ پروف لبادے مکمل طور پر اوڑھنے کی وجہ سے ہمارے پاؤں سانپ کے کٹنے سے ط ہی تھے۔

ہمیں ڈر صرف اپنے چہروں کا تھا کیونکہ درختوں کے اوپر لٹکے سانپ اچھل کر ہمارے چہروں پر ڈس سکتے تھے۔ آخر کار وہی ہوا جس کا ڈر تھا۔ بارش اتنی تیز ہو گئی کہ جنگل میں ہر طرف شدید کیچڑ ہو گیا جہاں پانی ہی پانی ہمارے پاؤں کے اوپر پنڈلیوں تک ہو گیا تھا اور سانپ اس میں تیر رہے تھے اور پانی میں تیرنے کی وجہ سے سانپوں کی مشعلوں کے آ گ کی لپک کا بھی اتنا خوف نہیں رہا تھا اور آ گے بڑھ چڑھ کر ہماری ٹانگوں میں چڑھنے اور اچھل کر کاٹنے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔ تیز آ گ کی وجہ سے مشعلیں بھی بجھنے لگے تھیں۔

''اوہو۔ یاد آیا ہم سب کے بیگوں میں چھاتے بھی ہیں جلدی کرو چھاتے نکال کر اپنے اوپر کر لو تا کہ بچی کچھی مشعلیں روشن ہی رہیں۔'' رچرڈ نے چیختے ہوئے کہا تو سب کو جیسے ہوش آ گیا اور

سب کی طرح میں نے بھی مشعل کے ڈنڈے کو اپنے منہ میں لے لیا اور جلدی سے بیگ آگے کر کے اس میں سے چھاتا نکال لیا اور اسے کھول کر ایک ہاتھ سے اوپر کر دیا اور دوسرے ہاتھ سے مشعل پکڑ کر اس کی آگ کا دائرہ چھاتے کے اندر کر دیا تا کہ اس پر بارش نہ کر سکے۔ اب ہم سب آگے بڑھنے کے بجائے ایک ساتھ رک ہی گئے کیونکہ نیچے ہر طرف کیچڑ اور پانی ہی پانی تھا اور ہمارے ایڈونچر کے شوق نے ہمیں اس بار بہت بڑی مشکل میں ڈال دیا تھا۔

میں نے دیکھا کہ اب جلتی ہوئی مشعلیں صرف میرے اور ہم سب دوستوں کے میز بانوں یعنی جیکب اور روزی کے ہاتھوں میں تھیں باقی سب کی مشعلیں بجھ چکی تھیں اور مزید جلانے کی کوشش سے بھی نہیں جل رہی تھیں غالباً ان میں کافی پانی چلا گیا تھا۔

''اوہو۔ اب ہم آگے کیسے بڑھیں کیونکہ ہم سب نے چھاتے کھولے ہوئے ہیں اور چھاتوں کے کھلے ہونے کی وجہ سے ہم اس جنگل میں درختوں کی گھنی شاخوں کو کراس کرتے ہوئے آگے نہیں بڑھ سکتے۔'' شائستہ نے اونچی آواز میں کہا۔

''ایسا کرتے ہیں ہماری مشعلیں تو ویسے ہی بجھ چکی ہیں اور مشعل کی روشنیاں نہ سہی ہمارے ماتھوں میں اڑسی تیز ٹارچوں کی روشنیاں تو ہیں ہم ان کی مدد سے آگے بڑھتے ہیں اور چھڑوں سے راستہ بناتے ہیں۔'' سمتھ نے تیز لہجے میں کہا۔

''مگر سمتھ یہاں تو ہر طرف سانپ ہی سانپ درختوں کی ٹہنیوں شاخوں تک لپٹے ہوئے ہیں بغیر آگ کے یہ اچھل کر ہمارے چہروں پر ڈس کر حملہ کر سکتے ہیں۔'' ماریا نے اپنے خاوند سمتھ کی طرف دیکھ کر تشویش سے کہا۔

''لیکن ماریا بھابی۔ اس کے سوا اب اور کوئی چارہ بھی تو نہیں ہے اور یہاں زیادہ دیر کر کھڑا ہونا ہمارے لیے خطرناک ہو سکتا ہے ہم سب مختلف گروپوں کے ساتھ سیاحت و شکار کرتے رہے ہیں اور سب ہی بہت مشکل ترین صورت حال سے بھی گزرتے رہے ہیں لیکن اس بار ہم موت کے منہ میں کھڑے ہیں اور جیسے ہی تمام مشعلیں بجھیں گی یہاں درختوں سے لٹکے سانپ اچھل اچھل کر

ہم پر حملہ کریں گے اور ہم کب تک اپنا دفاع کر سکیں گے اس لیے کسی نہ کسی طرح ہمیں آگے بڑھنا ہی ہوگا۔'' عزیز نے ماریا کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں عزیز بھائی آپ درست کہہ رہے ہیں واقعی یہاں کھڑا رہنا بھی موت کو دعوت دینا ہی ہے۔'' اس بار ماریا نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اس طرح کرتے ہیں سمتھ اور عزیز چھڑوں سے راستہ بنائیں اور جیکب ان دونوں کے ساتھ رہے اور حملہ آور سانپوں پر جلتی ہوئی مشعل کی آگ کی لپک پھینکے اور روزی بھابی کے کے پاس بھی جلتی ہوئی مشعل ہے وہ ان تینوں کے پیچھے رہے اور میری بیوی شائستہ، لیلیٰ بھابی، مارتھا بھابی اور ماریا بھابی رہیں اور روزی بھابی ان کے درمیان میں رہے اور مشعل سے ان چاروں کی بھی سانپوں سے حفاظت کے لیے مشعل سانپوں کی طرف کرے اور ان پانچوں کے پیچھے میں شہباز اور رچرڈ ہو جاتے ہیں اور شہباز کے پاس بھی جلتی ہوئی مشعل ہے وہ ہم تینوں کے ساتھ رہ کر سانپوں پر آگ کی لپک مارے۔'' صالح نے مشورہ دیا تو سب چونک کر اور تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھنے لگے۔

''بہت خوب صالح تم نے اچھا مشورہ دیا ہے۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا اور ہم سب نے صالح کے مشورے کے مطابق ایسا ہی کیا اور پھر سے جی کڑا کے سانپوں سے لت پت کیچڑ میں گھس گئے اور احتیاط سے پھر آگے بڑھنے لگے گو کہ بارش اپنے زوروں پر تھی لیکن بہت احتیاطی تدابیر اور چونکنے رہنے سے ہم یہاں سے کافی آگے بڑھ آئے اور ہمیں مسلسل سانپوں کے علاقے میں چلتے ہوئے چھ گھنٹے ہو گئے اور اس دوران بارش تھم گئی اور سانپوں نے بھی ہم پر حملہ کرنے کی کوشش کی تھی اور کیچڑ میں ڈوبے سانپ تو متواتر ہمیں کاٹنے میں لگے ہوئے تھے اور اپنا زہر ہمارے جسم میں اتارنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن پاؤں سے گردن تک سپیشل لبادوں کی وجہ سے سانپوں کا زہر ہمارے پاؤں اور پنڈلیوں کو کاٹنے پر کوئی نقصان نہ پہنچا سکے اور ہم تیز دھار اور بڑے چھڑوں سے بھی ان کا صفایا کرتے آئے اور آخر کار ہم سانپوں والے علاقے سے نکل ہی

آئے۔

ہم ایک لحاظ سے موت کے منہ سے نکلے تھے ہم مزید آدھے گھنٹے تک آگے بڑھتے رہے تاکہ سانپوں کے علاقے سے مکمل طور پر نکل سکیں اور کسی سیف جگہ پہنچ سکیں اس طرح ہم آگے بڑھے تو اچانک ہم ٹھٹھک کر رک گئے کیونکہ ہمیں آگے جا کر جہاں ہمیں ندی کا ایک بڑا پاٹ نظر آیا۔اب ہم پھر ٹھٹھک کر رک گئے کہ اب کیسے آگے بڑھا جائے۔

''ارے وہ دیکھو شاید کسی بڑے درخت کے ڈال کو کاٹ کر اس ندی کے پاٹ پر ڈالا گیا ہے۔'' ماریا نے کہا تو ہم سب نے چونک کر دیکھا جہاں واقعی ہم سے کچھ فاصلے پر واقعی کسی بڑے درخت کو کاٹ کر اسے ندی کے پاٹ کے اوپر ڈالا گیا تھا جس سے ایک راستہ بن گیا تھا۔

''اوہو۔تو اس کا مطلب ہے ہم سے پہلے بھی کوئی شکاری یہاں آ چکے ہیں اور انہوں نے ندی کو پار کرنے کے لیے یہاں راستہ بنایا ہے۔'' سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس کی بیوی نے سب سے پہلے راستہ ڈھونڈا تھا۔

''ضروری نہیں کہ یہ ندی میں راستہ کسی شکاری پارٹی نے بنایا ہو ہوسکتا ہے آگے کسی وحشیوں کا قبیلہ ہو اور انہوں نے یہ راستہ بنایا ہو۔'' عزیز نے کہا۔

''خیر جو بھی ہے ہمیں راستہ مل چکا ہے اور اب ندی میں کود کر مگرمچھوں سے مقابلہ کرنے سے بچ گئے ہیں اور مجھے ایسا بھی لگتا ہے کہ یہ راستہ سانپوں کے ختم حدود کا ایک لحاظ سے بارڈر بھی ہے اور آگے شائد سانپ نہ ہوں۔'' مارتھا نے کہا۔

''مارتھا اگر ایسا ہے تو اچھی بات ہوگی کیونکہ ہم اب سب بہت زیادہ تھک چکے ہیں ہمیں کسی سیف جگہ کیمپ لگا کر آرام بھی کرنا ہے۔'' رچرڈ نے اپنی بیوی مارتھا کی طرف دیکھ کر کہا۔

اب ہم ایک ایک کر کے آگے بڑھنے لگے چونکہ بدستور تیز رفتار ٹارچیں ہمارے ماتھے پر ارسی ہوئی تھیں اس لیے آدھی رات ہونے کے باوجود گھپ اندھیرے کے باوجود ہمارے لیے کوئی مسلہ نہیں تھا اور ٹارچوں کی تیز وچکا چوند روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔سب سے پہلے میں

اس لکڑی کے پل پر آ گیا اور اعتماد سے اسے پار کرنے لگا لیکن میری نظر نیچے ندی کے پانی میں پڑی تو میں خوف سے کانپ گیا کیونکہ نیچے ایک یا دو نہیں بلکہ درجنوں قوی ہیکل مگر مچھ اپنا بھار سا منہ پھارے مجھے دیکھ رہے تھے۔

میں دل میں اللہ پاک کا دل سے شکر ادا کرنے لگا کہ اس نے ہم شکاری دوستوں پر خصوصی کرم کیا کہ اسی جگہ پہنچایا جہاں ندی میں قریب ہی ایک پل ہمارے سامنے تھا ورنہ اتنے سارے مگر مچھوں کا مقابلہ کرتے ہوئے ہم سب بہت مشکل یا پھر موت کا شکار بھی ہو سکتے تھے۔ میرے پیچھے عزیز اور اس کی بیوی لیلیٰ ایک دوسرے کے آگے پیچھے آئے اور پھر سمتھ اور ماریا ان کے بعد صالح اور شائستہ اور ان کے بعد رچرڈ اور مارتھا اور سب سے آخر میں ہمارے میزبان دوست کی جوڑی جیکب اور روزی اس لکڑی کے پل پر آ گے بڑھے۔ ہم نے یہ سب اس لیے کیا تھا کہ ہوسکتا ہے سب کا ایک ساتھ وزن یہ لکڑی کا پل برداشت نہ کر سکے اور ہم سب دھرام سے ندی کے گہرے پانی میں ڈوبتے چلے جائیں۔ اور ہمارا یہ اندازہ درست تھا کیونکہ لکڑی کا پل واقعی ہچکولے کھا رہا تھا اور زیادہ تعداد ہونے کی بنا پر پل ٹوٹ کر ہم سب کو مگر مچھوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیتا لیکن خیر دو دو کر کے آگے بڑھنے سے پل نہیں ٹوٹا تھا۔ اب جیسے ہی آخر میں جیکب اور روزی نے پل کو پار کیا مگر مچھوں میں ابتری پھیل گئی تھی جیسے اپنے شکاروں کو اپنے ہاتھ سے نکلتا دیکھ کر ان میں بہت غصہ پایا گیا ہو۔

اچانک چار پانچ مگر مچھ ندی سے نکل کر ہماری طرف بڑھے اور چونکہ بارش کی وجہ سے کیچڑ اور کافی پھسلن ہو چکی تھی اس لیے ہم تیزی سے بھی آگے نہیں بڑھ سکتے تھے اور جس چیز کا خدشہ تھا وہی ہوا اس سے پہلے کہ ہم سنبھلتے ایک مگر مچھ تیزی سے عزیز کے پاؤں کو دبوچ چکا تھا اور دوسرے مگر مچھ نے اس کی بیوی لیلیٰ کی ٹانگ کو اپنے بھار سے منہ میں لے لیا تھا اور کوشش کرنے لگے کہ ان دونوں کو ندی کے گہرے پانی میں لے جا کر غوطے دے دے کر ان کو بے حال کر کے ان کے گوشت سے ضیافت اڑائی جا سکے۔ گو کہ ہم سب کی طرح عزیز اور لیلیٰ نے بھی بلٹ پروف سپیشل

لبادے پاؤں سے گردن تک اوڑھ رکھے تھے لیکن پھر بھی مگرمچھوں کے طاقت ور دانتوں کے شکنجے میں پھنسنے کے بعد دونوں کے منہ سے بے اختیار چیخیں نکلنے لگیں اور دونوں دھڑام سے نیچے کیچڑ میں گرے جہاں دونوں مگرمچھ ان کو ندی کی طرف گھسٹنے لگے۔

اس دوران ہم باقی سب دوست چونکہ ماہر شکاری تھے اس لیے اپنے حواس پر قابو پاتے ہوئے ہوشیار ہو گئے تھے اور جیکب اور رزی اور صالح اور شائستہ تیزی سے آگے بڑھے اور بے دریغ ان آگے بڑھنے والے مگرمچھوں پر فائر کھول دیے جس سے مگرمچھوں میں ابتری مچ گئی اور ندی سے نکل کر اور آنے والوں مگرمچھوں پر ٹارچوں کی تیز روشنی میں رچرڈ، سمتھ، مارتھا اور ماریا ان پر فائر کرنے لگے جس برستی گولیوں سے کیچڑ میں الٹ کر مگرمچھ جیسے ہی الٹے ہوئے ان کے نچلے نرم حصوں پر گولیاں پڑیں تو وہ تڑپنے لگے البتہ جو مگرمچھ نہیں الٹے تھے ان کی اوپڑی سخت کھال پر پر گولیاں برسیں تو وہ واپس ندی کی طرف بھاگے۔ میں نے عزیز اور لیلیٰ کو اپنے شکنجے میں لیے ہوئے مگرمچھوں پر فائر کیے۔

عزیز اور لیلیٰ بھی چونکہ ہماری طرح ہی تجربہ کار اور اپنے حواس پر قابو پانے والے شکاری تھے اس لیے اپنے دوسرے پاؤں سے بوٹ کی نوک سے ان کی آنکھوں میں ٹھوکر لگانے لگے۔ مگرمچھ کی آنکھ بہت نازک جگہ ہوتی ہے اور آنکھوں پر وار سے مگرمچھ اپنے شکار کو چھوڑ دیتا ہے اور یہی کچھ ہوا تھا دونوں مگرمچھوں نے اپنی آنکھوں پر ضرب لگنے سے اپنے شکاروں کو چھوڑ دیا اور جیسے ہی عزیز اور شائستہ ان کے بھار جیسے منہ کے خوفناک شکنجے سے نکلے میں نے بے دریغ ان پر فائرنگ شروع کر دی جس سے دونوں مگرمچھ گھبرا کر فوراً ندی کی طرف بڑھے اور اسی دوران دیگر مگرمچھ بھی برستی گولیوں کی وجہ سے ندی میں کودنے کے بعد واپس اوپر آنے کی ہمت نہیں کر پا رہے تھے۔

''اف ایک عذاب سے نکلے تھے کہ دوسری بڑی مصیبت میں پھنس گئے تھے اور یہ گاڈ کا خصوصی کرم ہے کہ ہمیں اس ندی میں ایک لکڑی کا پل نظر آ گیا تھا ورنہ ہم تیرنے کے پروگرام کے تحت ندی کو پار کرنے کی کوشش کرتے تو ہم سب کی یقینی موت تھی کیونکہ یہاں اس گہری ندی میں تو

مگرمچھوں کی پوری فوج آباد ہے جو اپنے شکار کو جھپٹنے کے لیے بے تاب تھی۔'' رچرڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں ڈیئر یہی تو ہم شکاریوں کی زندگی ہوتی ہے کہ وہ موت اور حیات کی لکیر پر ہی آگے بڑھتا ہے اور اناری شکاری اپنی زیادہ خود اعتمادی میں مار کھا جاتا ہے اور کامیاب اور تجربہ کار شکاری ہر پہلو پر نظر رکھتے ہوئے موت کو پھلانگ کر کامیابی سے آگے بڑھ جاتا ہے۔'' رچرڈ کی بیوی مارتھا نے اس بار مسکراتے ہوئے اپنے خاوند کی طرف دیکھ کر کہا۔

حالانکہ ہم سب ہی ابھی چند ہی لمحوں پہلے یقینی اور بھیانک موت سے بال بال بچے تھے لیکن میں نے دیکھا کہ عزیز اور اس کی بیوی لیلیٰ کے چہروں پر حیرت انگیز طور پر کوئی پریشانی یا خوف کا احساس نہیں تھا اور یہی ایک بہادر اور کامیاب شکاری کی نشانی ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی عزیز لیلیٰ نے اپنے پاؤں سے بلٹ پروف جرابیں اتار کر دیکھا تو مگرمچھوں کے خوفناک اور طاقت ور دانتوں کے دبوچنے سے سپیشل بلٹ پروف لبادوں کے باوجود ان کے پاؤں پر نشان پڑ چکے تھے اور خون بھی رسنے لگا تھا۔

جیکب نے اپنے بیگ میں سے فرسٹ ایڈ کا بیگ نکالا اور ایک لوشن نکال کر عزیز کے پاؤں کی مالش کر دی اور اس کی بیوی روزی نے لیلیٰ کی ٹانگوں پر لوشن کی مالش کر دی اور دونوں کو ایک انجکشن لگا دیا تھا جس سے دونوں کے ٹانگوں کی سوجن کم ہوگئی اور درد بھی جاتا رہا اور پھر دونوں نے سپیشل لبادوں کو اپنی ٹانگوں پر چڑھاتے ہوئے جرابیں زیب تن کر لیں اور ہم سب پھر آگے بڑھنے کے لیے تیار ہو گئے کیونکہ سانپوں کے علاقے سے نکلنے کے بعد جنگل کے اس ندی کے ساتھ والی جگہ پر بھی پراؤ کرنا مناسب نہیں تھا اس لیے ہم سب ایک دفعہ پھر آگے روانہ ہو گئے۔

''لیلیٰ اگر چلتے ہوئے ان ایزی فیل کر رہی ہو تو کیا میں تمہیں سہارا دوں۔'' شائستہ نے لیلیٰ سے پوچھا۔

''ارے نہیں شائستہ تمہارا بہت شکریہ اب میں ایزی فیل کر رہی ہوں۔'' لیلیٰ نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

''ویسے اب اصل معنوں میں معلوم ہو گا کہ اصل شکاری کون ہے کیونکہ مصائب کے وقت ہی تجربے کا معلوم ہوتا ہے۔'' ماریا نے کہا تو ہم سب کے چہروں پر اس کی بات پر مسکراہٹ رینگ گئی اور اس نے بات غلط نہیں کی تھی۔ اب ہم پھر شدید تھکے ہونے کے باوجود آگے بڑھنے لگے اور ایک دفعہ پھر وہی سلسلہ شروع ہو گیا تھا یعنی ہمیں ایمزون جنگلات کے اس حصے میں پھر سے جانوروں اور درندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی اور اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں تھا کہ یہاں سانپ بالکل نہیں ہونگے لیکن ہم ندی پار کرنے سے پہلے جنگل کے جس حصے سے گزرے تھے وہاں تو ہر طرف سانپوں کا ہی راج تھا جہاں سے ہم موت سے لڑتے ہوئے نکلے تھے۔

اچانک ہمیں ایک جگہ ہرنوں اور نیل گائے کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں جیسے وہ بہت تکلیف میں ہوں اور ان کے گلے سے پھڑکنے کی وجہ سے بہت ہی دردناک آوازیں نکل رہی ہوں اور پھر اس کے ساتھ ہی ہمیں شیروں کے غرانے کی آوازیں سنائی دیں جنہوں نے کامیابی سے اپنے شکاروں کی گردنوں کو دبوچ لیا تھا اور اب مزے سے ان کے گوشت سے ضیافت اڑا کر اپنی بھوک مٹائیں گے۔ اس کے علاوہ یہاں جنگل کے اس حصے میں چاروں طرف سے درندوں کے غرانے اور دیگر جانوروں کے بولنے اور کہیں چلانے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

ہم ڈینجر زون میں ہی تھے اور یہاں رات کی تاریکی میں ہوسکتا ہے کوئی تیندوا یا چیتا چھپ کر ہمارا پیچھا کر رہا ہو اور ہماری ذرا سی غفلت پر ہم پر حملہ آور ہونے کا پروگرام بنائے بیٹھا ہو۔ ہم سب اب بہت بڑی طرح تھک چکے تھے لیکن پھر بھی ہم میں سے چند افراد کو پہرہ تو دینا ہی تھا اس لیے ہم سب آگے بڑھے تو ہمیں ایک جگہ قدرے کھلی جگہ نظر آئی اور گھنے جنگلات میں بھی بعض جگہ ایسی آجاتی ہیں اور نیچے بے شک جھاڑیاں تھیں اور جھاڑ جھنگار تھے لیکن اسے ہم نے ٹارچوں کی تیز روشنی میں صاف کر دیا اور یہاں دو خیمے نصب کر دیے جن میں پیراشوٹ کی چادریں بچھا دیں تا کہ ان پر سویا جا سکے۔

ایک خیمہ تو ہم مردوں کے لیے تھا اور دوسرا خیمہ میرے دوستوں کی بیگمات کے لیے تھا۔ یہ شکر تھا کہ درندوں سے پر جنگل کے اس خطرناک حصے میں کسی درندوں اور دیگر جانورں سے ہمارا سامنا نہیں ہوا تھا گو کہ ہم سب ماہر شکاری ہونے کی وجہ سے چیتوں تیندوں کے پینتروں کے بارے میں جانتے تھے کہ وہ اچانک پلک جھپکتے دبوچ لینے کے ماہر ہوتے ہیں لیکن ہمارے تجربے کی تدابیر کی وجہ سے درندوں کے لیے یہ ممکن نہیں تھا ورنہ اپنی جان سے جاتے اور ہم جنگل میں چلتے ہوئے ہر لحاظ سے چونکنے اور ہوشیار ہی تھے۔

یہاں بھی مردوں نے خیمہ لگایا اور خواتین نے مستعدی سے گنیں تھامے ٹارچوں کی تیز روشنی میں پہرہ دیا۔ یہاں ہم نے پہلے نیچے چادر بچھا کر کھانا کھایہ اور بوتلوں سے پانی پیا اور سمتھ اور اس کی بیوی ماریا اور صالح اور اس کی بیوی شائستہ نے یہاں قربانی دینے کی حامی بھر لی اور ہم سب کو سونے کا کہا لیکن یہاں ہم سب نے مل کر شاخوں اور درختوں کی سوکھی ٹہنیوں کو ڈھونڈ کر ان کو دونوں خیموں کے چاروں اطراف پھیلا دیا اور ان کو آگ لگا دی تا کہ درندے اور دیگر جانور آگ کے ہوتے ہوئے ہمارے آرام کے دوران یہاں کا رخ نہ ہی کریں کیونکہ ہر جانور معصوم سے خطرناک جانور تک سب ہی آگ سے ڈرتے ہیں کیونکہ آگ ہے ہی ایسی خوفناک چیز۔

اب میں بھی رچرڈ، جیکب اور عزیز خیمے میں آ گئے اور اپنے دو ساتھیوں کی جوڑی کے پہرہ دینے کی وجہ سے بے فکر ہو کر لمبی تان کر سو گئے اور گو کہ ماہر شکاری ہوشیار نیند سونے کے عادی ہوتے ہیں لیکن میں بھی عزیز اور جیکب اور رچرڈ کی طرح بے فکر ہو کر گہری نیند سو گیا۔ صبح جب میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ برازیل کے مقامی وقت کے مطابق صبح کے گیارہ بج رہے تھے یعنی میں ساری رات میٹھی نیند کے مزے لیتا رہا تھا اب میرے ساتھ ہی اس خیمے میں عزیز، جیکب اور رچرڈ کے بجائے سمتھ اور صالح گہری نیند میں ڈوبے سو رہے تھے۔

میں نے باہر جا کر دیکھا کہ عزیز، جیکب، رچرڈ اور ان تینوں کی بیویاں لیلیٰ، روزی اور مارتھا تینوں بھابیاں بھی اپنے اپنے خاوند کے ساتھ مستعدی سے پہرہ دے رہی تھیں اور گو کہ آگ کو

بجھے کافی دیر ہو چکی تھی لیکن صبح ہونے کی وجہ سے اب آگ جلانے کی ضرورت نہیں تھی۔

''ارے یارو کیا تم سب کو پہرہ دینے کا زیادہ ہی شوق ہے اگر ایسی بات تھی تو ساری رات ہی پہرہ دیتے۔'' میں نے اپنے تینوں دوستوں اور بھابیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب نے مسکراتے ہوئے مجھے دیکھا۔

''شہباز بھائی آپ کیا آپ کی نیند پوری ہوگئی۔'' مارتھا نے مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں بھابی میں بھی آپ کی طرح شکاری ہی ہوں اور ویسے بھی شکاری کو بہت زیادہ نہیں سونا چاہیے اور پہرے داری میں مجھے بھی اٹھانہ چاہیے تھا تاکہ میں بھی اپنے حصے کا پہرہ دے سکتا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شہباز بھائی بات دراصل یہ ہے کہ ہم سب دوست ہیں اور ہم سب میں ہی شائد قربانی دینے کا جوش سوار ہے اور شائستہ اور صالح بھائی اور اسی طرح ماریا اور سمتھ بھائی ساری رات جاگتے رہے اور صبح آٹھ بجے ہمیں اٹھایا تو ہم سب اپنی نیند پوری کر چکے تھے اور ہم اب پہرہ دے رہے ہیں۔'' اس بار لیلیٰ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ اگر ایسی بات ہے تو دو بجے تک ان چاروں کو سونے دینا چاہیے تاکہ وہ بھی مکمل آرام کر لیں پھر اپنے ایڈونچر کے شوق کا اگلا قدم بڑھایا جائے لیکن آپ سب نے مجھے کیوں نہیں اٹھایا۔'' میں نے شکوے بھرے لہجے میں کہا۔

''دراصل شہباز بھائی آپ ابھی پورے شکاری نہیں ہیں اس لیے آپ کو ہم نے اٹھانہ مناسب نہیں سمجھا۔'' اس بار ماریا نے کہا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''جی شہباز بھائی میں ماریا کی بات سمجھ گئی ہوں کہ وہ کیا کہنا چاہتی ہے آپ واقعی ابھی تک مکمل شکاری نہیں بنے یہ بات واقعی درست ہے۔'' اس بار لیلیٰ نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو میں حیرت سے دیدے گھما کر اپنی تینوں بھابیوں کو دیکھنے لگا کہ آخر کیوں مجھے وہ اچھے شکاریوں کی

لسٹ میں شامل نہیں کر رہیں۔

''یار شہباز کچھ سمجھ میں آیا یا ابھی بھی کچھ نہیں سمجھے۔''اس بار صالح نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بھئی تم سب بول سکتے ہو آخر تم سب کی بیگمات نے یعنی میری بھابیوں نے مجھے اچھے شکاریوں کی لسٹ سے ہی نکال دیا ہے جیسے میں تو یہاں جنگلوں میں انڈے بیچنے آیا ہوں۔''میں نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''شہباز بھائی بات دراصل یہ ہے کہ ابھی آپ کنوارے ہیں اور آپ نے کسی ایسے شکار کو نہیں پھانسا جو زندگی بھر آپ کا ساتھ نبھا سکے اس لیے ہماری نظروں میں تو آپ اناری شکاری ہی ہوئے۔''مارتھا نے کہا تو اب میں ان سب کی بات سمجھا تو میرے چہرے پر گہری مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ارے میرے دوستو اور بھابیو فکر نہ کرو میری شادی بھی ہو ہی جائے گی۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو ان سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

شہباز بھائی ہم اب تین کپل جاگ رہے ہیں اور ہم اپنے اپنے خاوند کے ساتھ پہرہ بھی دے رہے ہیں اور گپ شپ بھی کر رہے ہیں کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے ہم تینوں الگ الگ سمتوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس طرح آپ کی پہرے کی باری ہوتی تو آپ کو اکیلا ہی بور پہرہ دینا پڑتا اس لیے ہم نے آپ کو اٹھانہ مناسب نہیں سمجھا۔''مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اب مجھے اپنے سپنوں کی رانی کو ڈھونڈنا ہی پڑے گا ورنہ آپ جیسے دوستوں کے ہوتے ہیں اب دال نہیں گلے گی۔''میں نے سر کو کھجاتے ہوئے کہا تو میرے تینوں دوست اور تینوں بھابیاں میری اس بات پر ہنس پڑے۔

اس طرح ہم دو بجے تک باتیں کرتے رہے اور سمتھ اور صالح اور ان کی بیویوں کو دو بجے تک سونے دیا تاکہ وہ کھل کر آرام کر لیں۔ پھر ایک گھنٹے بعد ہم نے کھانے پینے کے بعد ہم نے اپنا سفر پھر شروع کر دیا ہمارا مقصد یا ٹارگٹ تو کچھ نہیں تھا بس مقصد صرف ایڈونچر کا تھا اس لیے

مزید جنگل میں پھر آگے بڑھ گئے جہاں پھر گھنے درخت ہمارے سامنے تھے اور ہم چھڑے سے راستہ بنا کر آگے بڑھنے لگے تھے۔ گو کہ اب دن کے وقت اب بھی جانوروں اور درندوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن رات کی نسبت کم تھیں کیونکہ جنگل کے درندے دن کو سوتے ہیں اور رات کو شکار پر نکلتے ہیں۔

لیکن ہمیں کسی درندے یا جنگل کے مشکلات کی فکر نہیں تھی اور ہم محتاط اور چونکنے ہو کر جنگل میں مزید آگے بڑھتے رہے اور ہمیں جنگل میں مزید تین دن گزر گئے اور ان تین دن کے دوران ہمارا درندوں سے حیرت انگیز طور پر ٹکراؤ نہیں ہوا تھا مگر چوتھے روز آرام کرنے کے بعد ہم جیسے ہی جنگل کے گھنے حصے میں تھے ہمیں لگڑ بھگوں کی آوازیں آنے لگیں تو ہم سب ہوشیار ہو گئے اور ایک جگہ اکٹھے ہو کر چاروں اطرف گنیں لیے کھڑے ہو گئے اسی دوران لگڑ بھگوں کا گروہ ہمارے سامنے آ گیا جس میں درجن کے قریب لگڑ بھگے تھے جو ہمیں دیکھ کر غرائے تو ہم نے آسمان پر ایک دو فائر کیے تو لگڑ بھگے ہمارا راستہ چھوڑ کر بھاگ گئے۔

لگڑ بھگے کوئی بزدل جانور اور درندے نہیں ہوتے لیکن حیرت انگیز طور پر لگڑ بھگے انسانوں کو کچھ نہیں کہتے اور بہت کم سننے میں آیا ہے کہ کسی لگر بھگے نے انسان کا شکار کیا ہو لیکن جہاں تک لگڑ بھگے کی طاقت کی بات ہے تو قدرت نے لگڑ بھگوں کے دانت میں اتنی زیادہ پاور رکھی ہے کہ وہ بندوق کے لوہے کی گن کو بھی اپنے دانتوں سے طورنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لیے تو چیتے اور تیندوے جیسے خطرناک درندے بھی لگڑ بھگے سے ڈرتے ہیں اور بھیریے بھی ان سے پنگا نہیں لیتے اور یہاں تک کہ شیرنیاں بھی ان سے کتراتی ہیں صرف ببر شیر ایسا ہے جو لگڑ بھگے سے مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ورنہ لگڑ بھگے دیگر درندوں کا شکار ان کے منہ سے چھین کر خود کھا جاتے ہیں اور وہ کچھ نہیں کر پاتے خاص کر چیتوں اور تیندوں جیسے خطرناک درندوں کا شکار ان کے منہ سے چھین لیتے ہیں اور چیتے اور تیندوے بس دور سے دیکھتے ہی رہتے ہیں البتہ چیتا اور تیندوا ایسا جانور ہے جسے قدرت نے یہ خاصیت دی ہے کہ وہ درختوں کے اوپر بھی آسانی سے چڑھ جاتے ہیں اور

لگڑ بھگوں سے بچنے کے لیے چیتے اور تیندوے عموماً اپنا شکار کر کے درختوں کے اوپر ہی جا کر کھاتے ہیں۔

لگڑ بھگوں کے جانے کے بعد ایک دفعہ پھر ہم آگے کی طرف روانہ ہو گئے کہ کچھ دیر بعد قدرے کھلی جگہ پر تھے جہاں اونچی گھاس کا میدان تھا اور کہیں کہیں درخت بھی تھے ابھی ہم سب یہاں سے گزر رہی رہے تھے کہ اچانک زمیں دہلنے کی آواز آئی تو ہم سب کے چہروں پر پریشانی عود آئی اور ہم سمجھ چکے تھے کہ کونسی آفت ہمارے قریب آنے والی ہے۔

دراصل یہ جنگلی بھینسے تھے جن میں بھگدڑ مچ گئی تھی اور وہ بھاگے چلے آ رہے تھے اور اگر ہم نے یہاں چستی نہ دکھائی تو جنگلی بھینسوں کا قلعے نما گروہ جو بھاگ رہا تھا ہمارا کچومر نکال دیتا۔ہم سب نے تیز رفتاری میں اپنی اپنی مشعلیں نکال لیں اور ان کو تیزی سے جلایا تو مشعلوں میں آگ بھڑک اٹھی تو ہم سب نے چاروں اطراف سے مشعلوں کی آگ سے اسے ہلانے لگے اور اس کے ساتھ ہی راڈ بم نکالے اور اس سے آگے کی طرف بم فائر کرنے لگے اسی دوران جنگلی بھینسوں کا گروہ جن میں بھگدر مچی ہوئی تھی وہ ڈاکراتے ہوئے ہماری سمت ہی چلے آ رہے تھے۔

لیکن اتنی ساری آگ کی مشعلوں کی لپک اور بموں کے دھماکوں سے بھگدڑ مچنے کے باوجود ہماری سمت آنے کے بجائے ہمارے اردگرد سے بھاگتے چلے گئے جس سے اتنے سارے بھینسوں کے بھاگنے سے زمیں میں لرزش ہونے لگی تھی۔ہم نے متواتر بموں کو اپنے آگے کی طرف وقفے وقفے سے پھینکا جس سے کسی جنگلی بھینسے کو ہماری طرف آنے کی ہمت نہیں ہوئی کیونکہ بموں کے دھماکوں سے زمیں میں گڑھے پڑ رہے تھے اور دھواں اٹھ رہا تھا ویسے بھینسوں کے بھگدر سے بھی مٹی اڑنے لگی تھی اور دھول ہوگئی تھی جس سے ہم سب بھی مٹی کے گرد طوفان میں پھنس گئے۔

ہمیں ایک دوسرے کے چہرے نظر نہیں آ رہے تھے اور مٹی کے طوفان سے بھینسے بھی ہمیں نظر نہیں آ رہے تھے لیکن یہاں آگ نے ہی ہمیں فائدہ دیا اور مٹی کے طوفان کے باوجود تیز مشعلوں

کی روشنی اور آگ کی لپک نے بھینسوں کو ہماری طرف پیش قدمی سے روکا۔لیکن پھر بھی ہم بہت زیادہ مشکل میں پھنس چکے تھے کیونکہ مٹی کے طوفان سے گھبرائے ہوئے بھینسے بھگدڑ مچنے کے بعد گھبرا کر ہماری طرف رکھ کر سکتے تھے اور ہمیں کچل سکتے تھے اسی دوران ہمیں شیروں کے غرانے کی تیز آواز سنائی دی جو جنگلی بھینسوں کے قلعے نما گروہ کو بھگدڑ مچانے پر مجبور کر چکے تھے اور ان پر حملہ کرنے اور ان کا گوشت کھانے کے لیے ہلہ بول چکے تھے۔

ویسے تو جنگلات میں جنگلی بھینسوں اور شیروں کی آنکھ مچولی جاری ہی رہتی ہے اور عموماً کھلے ایریے میں جنگلی بھینسے سبقت لے جاتے ہیں اور ایک قلعے نما گروہ کی صورت میں رہتے ہیں اور بعض دفعہ تو اگر جنگلی بھینسے بپھر جائیں تو اپنے مضبوط سینگوں کی خطرناک فولادی ٹکروں سے شیروں کا بھی خاتمہ کر دیتے ہیں شیر سے ہٹ کر اگر دیگر درندوں چیتوں، تیندوں، جیگر وال، بھیریے، لگڑ بھگوں کی بات کی جائے تو یہ سب ان اڑیل اور طاقت ور بھینسوں کا شکار تو دور کی بات اتنے طاقت ور اور اڑیل جانورں کے نزدیک بھی نہیں بھٹکتے۔

جہاں تک جنگلی جانوروں کے بپھرنے کا تعلق ہے تو جنگلی بھینسے خاص کر اس وقت بپھر جاتے تھے جب شیر ان کے بچوں پر حملہ آور ہوتے تھے اور اس وقت سب جنگلی بھینسے مل کر شیروں کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کو ہی سبق سکھا دیتے تھے لیکن شیر بھی آخر شیر ہے جسے جنگل کا بادشاہ کہتے ہیں شیر عموماً بھینسوں میں بھگدڑ مچا کر ان کو تنہا کر کے پھر کسی ایک یا دو بھینسے کو گروہ سے طور کر ایک ساتھ بھینسے پر حملہ آور ہو کر اس کا خاتمہ کر کے اس کے گوشت سے بھوک مٹاتے ہیں اور جنگل میں شیروں اور جنگلی بھینسوں کی یہ آنکھ مچولی تو جاری رہتی ہی ہے۔

ایک دفعہ ساؤتھ افریقہ کے جنگلوں کا واقعہ مجھے یاد ہے اور میں نے جنگل میں ایک جھیل کے کنارے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ ایک شیر پانی پی رہا تھا اور جھیل سے اچانک برق رفتاری سے ایک مگرمچھ نکلا تھا اور شیر جیسے خطرناک اور طاقت ور جانور کو اپنے بھار جیسے منہ میں لے جا کر جھیل کے اندر لے گیا تھا اور پھر غوطے دینے لگا تھا جس پر شیر گہرے جھیل کے پانی میں غالباً بے

بس ہو گیا تھا اور کچھ دیر بعد مجھے خون ہی خون جھیل میں نظر آیا تھا گو کہ شیر بہت ہی طاقت ور اور خطرناک ترین درندہ ہے لیکن پانی کے اندر مگر مچھ جیسا خطرناک شکاری اپنے شکار کو کامیاب کر لیتا ہے۔

یہی کچھ میرے سامنے ہوا تھا اور شیر جیسے خطرناک اور طاقت ور ترین درندے کو بھی مگر مچھ نے اپنا شکار بنا لیا تھا لیکن جہاں تک خشکی کی بات ہے تو سندر بن کے جنگلوں میں ایک واقعہ میری نظروں سے گزرا تھا اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا تھا کہ ایک بنگال ٹائیگر نے خشکی پر آرام کرنے والے ایک مگر مچھ پر حملہ کر دیا تھا مگر مچھ نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ خود کو پانی میں گھسیٹ سکے لیکن ٹائیگر غالباً جانتا تھا کہ پانی کے اندر اگر مگر مچھ چلا گیا تو اس کا شکار خود اسے اپنا شکار بنا لے گا اس لیے بھوکے ٹائیگر نے اسے پانی میں نہ جانے دیا اور اس کے پیٹ کو چیر پھاڑ کر اس کا خاتمہ کر کے اس طاقتور مگر مچھ کو اپنا شکار بنایا گو کہ شیر اور مگر مچھ دونوں ہی خطرناک شکاری ہیں لیکن خشکی پر شیر اور پانی میں مگر مچھ حاوی ہوتے ہیں۔

اسی طرح سوڈان کے جنگلوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ایک اور واقعہ مجھے یاد آ گیا جس میں، میں نے دیکھا تھا کہ ایک بھینسا دریا کے کنارے پانی پی رہا تھا کہ اچانک ایک قوی ہیکل اور بھوکے مگر مچھ نے اس پر حملہ کر دیا تھا اور بھینس کے منہ کو اپنے بھار جیسے منہ میں لے لیا تھا اور اپنی طرف سے پوری کوشش کی تھی کہ اسے دریا کے اندر لے جا کر بے حال کرے لیکن ایک تو بھینسوں میں یہ خاصیت ہے کہ وہ پانی میں بھی تیر لیتے ہیں اور آسانی سے مگر مچھوں کا شکار نہیں بنتے اور پانی میں ہونے کے باوجود مگر مچھوں کو سبق سکھا دیتے ہیں لیکن یہ بھینسا تو ابھی خشکی پر تھا اور کیسے اس مگر مچھ کا شکار ہو سکتا تھا۔

گو کہ اس کا منہ مگر مچھ کے بھار جیسے منہ میں تھا لیکن اڑیل اور طاقت ور بھینسا اپنی بے پناہ طاقت کے بل بوتے پر مگر مچھ کو پانی سے نکال کر خشکی پر لے آیا اور ایک زوردار جھٹکا دیا تو مگر مچھ بھینسے کے طاقت ور جھٹکے سے اس کے منہ کو چھوڑ دیا تھا اور پھر میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا تھا کہ

بھینسے نے غصے میں زور سے مگر مچھ کو اپنے طاقت ور سینگوں سے ٹکر رسید کی تو مگر مچھ الٹ گیا تھا اور اس پر بھینسے نے بس نہیں کیا تھا اور ایک اور ٹکر مگر مچھ کو رسید کی تو مگر مچھ کے منہ سے درد بھری چیخیں نکل گئی تھیں اور وہ بڑی مشکل سے اپنی جان بچا کر دوبارہ پانی میں اتر گیا تھا جس پر بھیسنے نے دوبارہ پانی میں منہ ڈال کر پانی پیا تھا لیکن اس بار کسی مگر مچھ نے بھینسے کو اپنا شکار بنانے کی ہمت نہیں کی تھیں۔

آج اس خطرناک لمحات میں مجھے مختلف مگر خطرناک جنگلات میں دیکھے گئے مناظر یاد آ رہے تھے لیکن اس وقت ہم سب کو اپنی فکر لاحق تھی کیونکہ شیر ہماری بو پا کر بھینسوں کو چھوڑ کر ہماری طرف آ سکتے تھے اور مٹی کے طوفان کا فائدہ اٹھا کر ہم میں سے کسی کو چیر پھار سکتے تھے لیکن یہاں بھی مشعلوں کی ایک ساتھ بھڑکتی آگ اور بموں کی گونج نے شیروں کو ہماری طرف نہیں آنے دیا۔

شکر تھا کہ کچھ دیر بعد بھینسوں کا گروہ اور شیروں کا غول آگ کے گول دائرے اور بموں کے دھماکوں سے ڈر کر ہمارے اردگرد سے ہوتے ہوئے یہاں سے آگے کی طرف بڑھ گئے اور ان کے جانے کے کچھ دیر بعد مٹی کا طوفان اور زمین کی لرزش تھم گئی۔

''اف بہت ہی بڑی مشکل کا شکار ہو چکے تھے اور بال بال بچے ہیں۔'' سمتھ نے طویل سانس لے کر کہا۔

''یار سمتھ ظاہری بات ہے ہم مہذب دنیا سے بہت دور ایمزون جنگلات کے انتہائی خطرناک حصے پر سفر کر رہے ہیں لیکن یہاں ہماری بروقت ہمت اور گھبرانے کے بجائے مضبوط حکمت عملی نے ہی ہمیں بچایا ہے ورنہ اناڑی ہونے پر گھبرا کر یہاں سے بھاگنے کو ترجیح دیتے اور بھینسوں کے گروہ نے ہمیں کچل دینا تھا اور اگر بھینسوں سے بچتے تو شیر ہمیں چیر پھار دیتے۔'' رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ہم ایمزون کے طویل ترین جنگلات میں بار بار موت کے یقین بھیانک پنجوں سے پھنسنے کے بعد اپنی ہمت اور اپنے حواس پر قابو پا کر حکمت عملی کی بنا پر اب تک سب ہی سیف تھے۔

''چلو آگے بڑھو ابھی تو ایڈونچر باقی ہے۔'' اس بار جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

واقعی میرے تمام شکاری دوست اور حیرت انگیز طور پر ان کی بیگمات بھی بہت مضبوط دل کے تھے اور تجربہ کار شکاری تھے کہ بڑی مصیبت سے نکلنے کے بعد اس طرح نارمل اور مسکرانے لگتے تھے جیسے کسی خطرے میں پڑے ہی نہ ہوں اور درحقیت مجھے بھی اصل ایڈونچر بھی اسی خطرات میں پر کر آرہا تھا اور میں بھی ان خطرات سے مقابلہ کر کے انجوائے ہی کر رہا تھا۔

یہاں کسی ایک یا دو تین گروپ کا کام نہیں تھا اور ہم سب گیارہ افراد تھے اور سب ہی مصائب عقل اور بہادری سے سامناں کرنے والے افراد تھے ورنہ سچ پوچھیں ہم سب یہاں ایمزون کے ان خطرناک جنگلات میں جن مشکلات کا شکار ہو رہے تھے عام عورت کا مرد بھی شدید گھبرا کر غلطی کر کے موت کے منہ میں جا چکا ہوتا۔

اب ہم سب ایک دفعہ پھر مشعلوں کو بجھا کر پھر سے آگے کی طرف روانہ ہو گئے۔ اب بھی ہم سب خطرناک ایڈونچر کے رسیاہ اور سیلانی شکاریوں کا یہاں ان جنگلات میں کوئی مقصد یا کوئی خاص ٹارگٹ نہیں تھا بلکہ ابھی بھی مزید گھومنے اور اپنے ایڈونچر کی پیاس بجھانے کا ہی تھا۔ اس طرح مزید ہم دو دن ان جنگلوں میں مٹرگشت کرتے رہے اور ہرن، گائے وغیر کا شکار بھی کیا اور ان کو اسلامی طریقے پر ذبح کر کے کاٹ کر ان کے گوشت سے ضیافت کی پھر ہم نے واپسی کا سفر شروع کر دیا لیکن ظاہری بات ہے اس راستے سے تو واپس نہیں جا رہے تھے کیونکہ ہم ان جنگلات کے بھیدی تو نہیں تھے اور بدلے ہوئے راستے تھے لیکن تھے وہی گھنے اور درندوں سے پر خطرناک جنگلات۔

چار پانچ بار ہم نے جھیلوں اور ندی نالوں کو بھی تیر کر پار کیا اور مگرمچھوں سے بھی نبرآزما ہوئے لیکن شکر کہ ابھی تک ہم سب ط ہی تھے اور اس دوران آرام بھی کرتے رہے تھے۔

''ہاں مزہ آ گیا ہے اور ہم نے اس بار جی بھر کر شکار اور سیاحت کر کے اپنے من کی خواہش پوری کی ہے۔'' عزیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں یار لیکن اب ہمیں ان جنگلوں میں ہفتے سے اوپر ہو گیا ہے میرے خیال میں جنگلات کی مہلک بیماری سے بچنے والے سرخ اور سیاح محلول کو پھر سے پی لینا چاہیے کیونکہ آغاز میں ہم نے اسے پیا تھا اس کا اثر ہمارے جسموں میں اب تک ختم ہو چکا ہوگا۔'' صالح نے سب کو مشورہ دیا۔

''ہاں یار تم نے درست یاد دلایا ہے واقعی اس کا اب دوبارہ استمال کر لینا چاہیے۔'' جیکب نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''صالح بھائی اب تک ہم سب اس خطرناک ایڈونچر کرتے آئے ہیں اور جانوروں کے گوشت اور جنگلی پھلوں سے بھی ضیافت اڑائی ہے لیکن اب جس چیز کو پینے کا آپ نے مشورہ دیا ہے اس کا تصور کر کے ہی متلی ہو رہی ہے۔'' ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ماریا لیکن ہم سب کی مجبوری بھی ہے کیونکہ ہم شکاریوں کو سیف سفر کرنے کے لیے یہ کڑوے زہر گھونٹ بھرنے تو پڑیں گے۔'' لیلیٰ نے کہا تو ماریا نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

اب روزی اور جیکب نے وہی کڑوے زہر مشروب کی دونوں سرخ اور سیاہ بوتلیں نکال لیں اور ایک دفعہ پھر ہم نے جی کرا کے ان کے گھونٹ لیے جس سے ہم سب کے منہ بن گئے لیکن مجبوراً ان کو پینا پڑا اور پھر آگے روانہ ہو گئے۔ اب ہم ایک دفعہ پھر گھنے جنگلات میں تھے جہاں دن کے وقت بھی اندھیرا تھا اور گو کہ ہم بھٹک کر دوسرے راستے پر تھے لیکن بے پرواہ ہو کر آگے بڑھ رہے تھے۔

''رک جاؤ لگتا ہے ایک سے زیادہ چیتے یا تیندوے ہم پر نظر رکھے ہوئے ہیں جو بھوک کے بے تاب ہیں اور ہمارا شکار کرنے کے لیے پر تول رہے ہیں۔'' یک لخت شائستہ اور مارتھا نے رکتے ہوئے کہا۔ میں جانتا تھا کہ میرے دوستوں کی بیویاں بھی ماہر شکاری ہیں اور شکاریوں کی بیوی ہیں اس لیے مجھے یقین تھا کہ مارتھا اور شائستہ کی بات میں صداقت ضرور ہوگی۔

ہم سب چونک کر رک گئے اور ٹارچوں کی تیز روشنی میں گنوں کو ہاتھوں میں تھامیں گول حلقہ بنا لیا اسی دوران سمتھ اور صالحہ نے اپنے اندازے سے گھنے درختوں کے اندر ایک جگہ فائر جھونکے تو

یک لخت دو چیتے غراتے ہوئے اس جگہ سے نکلے جو کالے سیاہ تھے اور کالے چیتا بہت ہی خطرناک درندہ ہوتا ہے اور اپنے شکار کو پلک جھپکنے میں چیر پھارنے میں ماہر ہوتا ہے اور بجلی کے کوندے کی مانند اپنے شکار پر حملہ آور ہوتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم ان دونوں خطرناک اور قوی ہیکل سیاہ چیتوں جو درختوں کے اوپر سے کودے تھے ان پر فائر کرتے ایک چیتے نے غراتے ہوئے اتنی تیزی سے اور پوری قوئت سے سمتھ پر حملہ کیا اور دوسرے چیتے نے ماریا پر حملہ کیا جس سے دونوں اڑتے ہوئے زمیں پر گرے اور ان کے منہ سے تیز چیخیں نکلیں اور ان کے ہاتھوں سے رائفلیں چھوٹ گئیں اسی دوران ہم نے دیکھا کہ چار تیندوے یہاں پہنچ چکے تھے اور انہوں نے بھی ہم پر حملہ کیا لیکن یہاں حواس پر قابو رکھ کر اپنا دفاع کرنا ہوتا ہے اور ماہر شکاری اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے ایسا ہی کرتا ہے۔

اس لیے گو کہ سمتھ اور ماریا ان سیاہ چیتوں کے طاقت ور دھکوں سے نیچے گر چکے تھے اور اگر ان دونوں نے ہم سب کی طرح بلٹ پروف لبادے اور جیکٹیں نہ پہنی ہوتیں تو ان خطرناک اور قوی ہیکل سرخ انگارہ آنکھوں والے سیاہ چیتوں کے پنجوں کی ضرب سے ان کے سینے ادھڑ چکے ہوتے یہاں چیتوں نے بس نہیں کیا تھا اور بجلی کی طرح ایک سمتھ کی گردن کی طرف لپکا اور دوسرا چیتا جو اس کی بیوی ماریا کو نیچے گرا چکا تھا اس کی گردن پر اپنا بھار سا منہ دبوچنے کے لیے لپکا لیکن سمتھ اور ماریا دونوں ہی واقعی کامیاب اور تجربہ کار شکاری تھے۔

دونوں اپنے حواس پر فوراً ہی قابو پا چکے تھے اور جیسے ہی چیتے ان کی گردن پر حملہ آور ہوتے دونوں نے شدید درد کے باوجود دونوں پاؤں ملا کر ان کو پڑے دھکیلا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی مٹھی بنا کر گردن پر رکھ دیا کیونکہ باقی سب جسم میں تو بلٹ پروف لبادہ تھا اور چیتے اس جگہ کو نہیں ادھیر سکتے تھے لیکن گردن ادھرنے سے ان کا خاتمہ ضروری تھا اور درندے کی خاصیت ہی یہی ہے کہ وہ اپنے شکار کی سب سے پہلے گردن ہی دبوچتا ہے۔

اب جیسے ہی دونوں نے اپنا دفاع کرتے ہوئے انتہائی پھرتی سے اپنے حواس پر قابو پاتے

ہوئے درد کے باوجود سیاہ چیتوں کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے پڑے دھکیلا جیکب اور مارتھا کی گنوں نے شعلے اگلے اور دونوں سیاہ چیتے بڑی طرح غرانے اور چلانے لگے اور نیچے گر کر تڑپنے لگے ۔اس دوران ہم باقی سب نے یہاں آئے ہوئے چاروں تیندوں کو گولیاں مار کر بھون ڈالا۔

''سمتھ اور ماریا بھابی کیا آپ دونوں ٹھیک ہیں۔'' عزیز نے بے تابی سے ان کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں بھائی میں ٹھیک ہوں۔'' ماریا نے کھڑے ہوتے ہوئے بے تابی سے سمتھ کی طرف دیکھ کر کہا اور اسے بھی سیف دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمیان دور گیا۔

''غالباً یہ چیتے اور اب دوسرے سمت سے یہ تیندوے ہماری گھات لگائے بیٹھے تھے اور شکر یہ ہم یہاں کمزور نہیں پڑے اور بروقت ان کا خاتمہ کر دیا ورنہ پھر دردناک موت اور ان درندوں کی خوراک بننے سے بال بال بچے ہیں۔'' لیلیٰ نے ہونٹ سکورتے ہوئے کہا۔

''حیرت ہے یہ جنگل کے درندے ہم شکاری جوڑیوں پر ہی حملہ آور ہو رہے ہیں چند دن پہلے سانپوں کے علاقے سے نکلنے اور لکڑی کے پل کو پار کرنے کے بعد مگرمچھوں نے عزیز بھائی اور لیلیٰ کی جوڑی پر حملہ کیا تھا اور اب سمتھ بھائی اور ماریا ان چیتوں کے حملے سے بچے ہیں۔ مارتھا نے حیرت سے کہا۔شکر ہے ہم سب [illegible]ط ہیں اور سب ہی سیف ہیں اور یہی ہم سب کے تجربہ کار ہونے کا ثبوت ہے لیکن اب بہتر ایڈونچر ہو گیا ہے اب ہمیں اپنی بوٹ تک پہنچنے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ واپسی کا سفر کیا جا سکے۔'' میں نے کہا۔

'' ہاں شہباز ہم سب اب واپس ہی جا رہے ہیں تم فکر نہ کرو ہم تمہیں تنہا نہیں چھوڑیں گے۔'' رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ گو کہ ہم سب ابھی پھر یقینی موت سے نکلے تھے اور اپنی برق رفتاری اور اعصاب پر قابو پانے اور تجربے نے ہمیں پھر کامیاب کیا تھا اس لیے اب پھر سب میرے دوست اور بھابیوں کے چہروں پر پہلے والی مسکراہٹ تھی اور ہم پھر محتاط ہو کر واپسی کے سفر میں آگے بڑھنے لگے۔

''شہباز بھائی فکر نہ کریں ہم آپ کو کنوارہ نہیں رہنے دیں گے آپ کو سیف آپ کے ملک ہندوستان پہنچا کر آپ کی اب شادی کروا کر ہی رہیں گے۔'' مارتھا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے۔

کافی دیر چلنے کے بعد رات کو ہم نے ایک جگہ پڑاؤ ڈال دیا اور دونوں خیمے لگا دیے اور اس بار عزیز و لیلیٰ اور جیکب اور روزی نے پہرہ دیا اور حیرت انگیز طور پر ہر طرح کی طرح مجھے سونے کے لیے کہا گیا کہ میرا کوئی ساتھی نہیں ہے اور میں ابھی اکیلا ہوں اس لیے بس آرام کرو جب شادی ہو گی تو کسی اور ایڈونچر میں میری اور میری بیوی کی ڈیوٹی لگائی جائے گی۔

میرے سب دوست ایک دوسرے کے لیے قربانی دینے پر تیار رہتے تھے اور اللہ کے کرم سے مجھے پانچوں دوست اور بھابیاں بہت ہی ہنس مکھ زندہ دل اور کامیاب شکاری دوست ہی ملے تھے۔ خیر اندھے کو کیا چاہیے دو آنکھیں کے مصداق میں نے ایک دفعہ بھی پہرہ نہ دیا اور اب پھر سونے کے لیے خیمے میں جانے لگا۔

''ویسے روزی بھابی مانتا ہوں آپ اور جیکب ہمارے میزبان ہیں لیکن یہاں جنگلوں میں ہم سب کا کام ہی ایک دوسرے کا خیال کرنا ہے اس لیے آپ آرام کریں میں جیکب کے ہمراہ ڈیوٹی کر لیتا ہوں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں شہباز بھائی آپ فکر نہ کریں اور جا کر آرام کریں بس اس بار سفر سے واپسی کے بعد کسی مہ جبیں کو اپنے دل میں بسا ہی لیں اور ہماری بھابی لے آئیں یہی ہمارے لیے بہت ہو گا۔'' روزی نے اس بار اپنی مقامی یعنی برازیلی زبان کے بجائے اردو میں کہا تو جیکب کے ساتھ عزیز اور لیلیٰ بھی ہنس پڑے کیونکہ یہ بھی کافی زبانیں جانتے تھے۔

''واہ کیا بات ہے مہ جبیں بھابی واقعی جس طرح ہمارے شہباز بھائی کو قدرت نے بہت ہی سحر انگیز شخصیت دی ہے ہماری بھابی بھی بہت حسین یعنی مہ جبیں ہونی چاہیے۔'' لیلیٰ نے کہا تو سب ایک بار پھر مسکرا دیے۔ مہ جبیں کے نام پر مجھے اپنے ایک رشتے کے بارے میں یادداشت گھوم

گئے کیونکہ چھ ماہ پہلے ہندوستان کی ایک ریاست شاہ پور کے نواب کی بیٹی کا رشتہ میرے لیے میرے ماں باپ نے پسند کیا تھا اور مجھے دکھانے کے لیے لڑکی کی تصویر بھی لائے تھے اور مزے کی بات یہ کہ مہ جبیں کے ماں باپ نے بھی مجھے ایک فنکشن میں دیکھا تھا اور شاہ پور کے نواب تصدق حسین صاحب میرے ابو کے بہت اچھے اور گہرے دوست تھے اور ان کو اپنی بیٹی مہ جبیں کے لیے میں بہت پسند آیا تھا اور میں نواب تصدق حسین صاحب سے مل چکا تھا لیکن ان کی بیٹی مہ جبیں سے ملاقات نہیں ہو سکی تھی۔

مجھے مہ جبیں کی تصویر بھی دی گئی تھی جسے میں نے دیکھے بغیر ہی رد کر دیا تھا اور بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ مہ جبیں بھی شائد کوئی بہت مغرور قسم کی لڑکی ہے اور اس نے بھی مجھے دیکھے بغیر ٹھکرا دیا تھا جس سے میرے دل کو بہت ٹھیس بھی پہنچی تھی کیونکہ اب تک جس لڑکی نے مجھے دیکھا تھا ۔میری سحر انگیز شخصیت کے سامنے اپنا دل ہار بیٹھتی تھی لیکن شائد مہ جبیں یا تو سحر انگیز حسن کی مالک تھی جسے اپنے حسن پر غرور تھا یا پھر واقعی بہت سر پھری اور مغرور نواب زادی تھی۔

خیر میں نے بھی تو بغیر نواب زادی مہ جبیں کی تصویر دیکھے اسے رد کر دیا تھا پھر ہمارے والدین نے ہماری ملاقات بھی ایک ہوٹل میں کرانے کا پروگرام بنایا تھا اور ہم دونوں کو ہوٹل بلوایا گیا تھا تاکہ ہم ایک دوسرے کو دیکھ سکیں کیونکہ میرے والد صاحب اور والدہ کو مہ جبیں بہت زیادہ پسند آئی تھی اور ان کی خواہش تھی کہ شاہ پور ریاست کے نواب صاحب کی بیٹی ان کی بہو بنے اور میری بیوی بنے۔

میرے والدین اور بہن بھائیوں نے مہ جبیں کے حسن کی تعریف کے انبار لگا دیے تھے جس پر مجھے مہ جبیں کو دیکھنے کا کچھ تجسس ہوا تھا لیکن عین موقے پر میں مہ جبیں سے ملنے سے پہلے ہی نکل آیا تھا۔دراصل ایڈونچر اور سیر سیاحت وشکار کے جنون نے مجھے شادی کے چکروں میں پڑنے سے دور رکھا تھا لیکن اب چونکہ میرے پانچوں دوست شادی شدہ ہو چکے تھے اور یکے بعد دیگرے تقریباً ساتھ ساتھ ہی سب کی شادیاں ہو چکی تھیں اور مزے کی بات یہ کہ سب ہی مایا ناز

شکاری بھی تھیں اس لیے اب میرے دوست اور بھابیاں مجھے بھی شادی کرنے پر زور دے رہی تھیں۔

''کیا بات ہے شہباز بھائی آپ بہت گہری سوچ میں لگتے ہیں کیا کوئی خاص بات سوچ رہے ہیں۔'' لیلیٰ نے مسکراتے ہوئے مجھ سے پوچھا۔

''ہاں بھابی بس ماضی کی چند خاص باتیں یاد آ گئی تھیں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شہباز بھائی کیا کسی مہ جبیں کا ذکر تو نہیں یاد آ رہا۔'' لیلیٰ نے پھر پوچھا۔ اب میں نے اپنے دوستوں اور بھابیوں شاہ پور کی نواب زادی مہ جبیں کے بارے میں بتایا تو سب حیرت سے مجھے دیکھنے لگے۔

''شہباز بھائی شکار اور سیاحت تو چلتی ہی رہے گی کیونکہ ہم سب شکاری ہیں اور ہمارے خون میں شکار اور سیاحت رچ بس گیا ہے لیکن آپ نے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کے کہنے کے باوجود ایک اچھے رشتے کو ٹھکرا کر اچھا نہیں کیا خیر اب واپسی پر کسی اچھی لڑکی کو پسند کر کے شادی کر ہی لیں۔'' روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''خیر ابھی تو اسے سونے دو اس ایڈونچر سفر کے بعد شہباز کے بارے میں فیصلہ کریں گے اور اس کو کسی کے پلے باندھنے کا پلان بنائیں گے۔'' عزیز نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''ٹھیک ہے شہباز تم جاؤ اور اب آرام کرو۔'' جیکب نے کہا تو میں اپنے دوستوں کے کہنے پر مردوں والے خیمے میں آ گیا جہاں رچرڈ، صالح اور سمتھ پہلے سے ہی آرام کر رہے تھے اور دوسرے خیمے میں ان تینوں کی بیگمات مارتھا، شائستہ اور ماریا زنانہ خیمے میں لگائے گئے خیمے میں آرام کر رہی تھیں۔

میں سویا اور کچھ دیر بعد میں گہری نیند سوتا چلا گیا کیونکہ مجھے اپنے دوستوں کی پہرے داری پر مکمل بھروسہ تھا اور جنگل میں مسلسل چلنے سے تھکاوٹ کے باعث گہری نیند مجھے بہت دور لے گئی

اوراچانک ہربڑا کرمیری نینداس وقت کھل گئی جب مجھے بہت شورغل کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور جیسے دوگروپوں کے درمیان مقابلہ ہورہا ہو۔میں نے دیکھا کہ میرے تینوں دوست رچرڈ، صالح اورسمتھ جواس خیمے میں آرام کررہے تھے وہ اب خیمے میں نہیں تھے اورصرف میں ہی خیمے میں تھا۔

باہرشوروغل سے میں سمجھ گیا کہ ہمارا ٹکراؤکسی جنگلی قبیلے سے ہوگیاہے۔میں تیزی سے باہرنکل گیا۔میراانداز ہ درست تھاباہرواقعی میرے دوست ایک جنگلی قبیلے سے نبرآزما تھے۔اب میں بھی ہوشیارہوگیااورتیزی سے اپنی رائفل اٹھالی اوراپنے ساتھیوں سے ان قدآوراورتارکول کی طرح کالے سیاہ وحشیوں کا مقابلہ کرنے لگا جن کی تعداد تین سو کے لگ بھگ تھی۔ان کی طرف سے کچھ دیرتو باریک نوک والےلکڑی کے بھالوں اورنیزوں کی بارش ہونے لگی اوران کے جواب میں ہماری طرف سے بم اورگولیوں کا تبادلہ ہورہا تھاجس سے وحشیوں کا زیادہ نقصان ہورہا تھااورہم نیچے لیٹ چکے تھے تاکہ کوئی نیزہ یابھالاہمیں نہ لگ سکے۔

گوکہ نیند سے بیدار ہونے کے بعداچانک اس افتاد سے کچھ لمحے کے لیے گھبرا گیا تھالیکن اب پورے اعتماد سے اپنے ساتھیوں کا ساتھ دینے لگا تھااوریہی ایک کامیاب شکاری کی نشانی ہے کہ ہرمشکل میں فوراً تیار اوراپنے اعصاب پرقابو رکھنے والا ہو۔ہماری طرف سے بموں اور گولیوں کی بوچھار سے وحشی گرکرتڑپنے لگے تھے۔مجھے ان وحشیوں میں ایک سیاہ رنگ کی پینٹ اورسفید رنگ کی شرٹ میں ملبوس وحشی بھی نظرآرہا تھاجوچیخ چیخ کرغالباً وحشیوں کو نیچے لیٹنے اوربڑھ چڑھ کرحملے کے بجائے چھپ کرحملہ کرنے کو کہہ رہا تھا۔

ان دیگروحشیوں سے ان کا حلیہ بھی قدرے مختلف تھااورمہذب دنیا کا باسی لگتا تھا کیونکہ یہ نہ سیاہ تھا نہ گورا بلکہ سانولے رنگت کا تھااور مجھے گورے اورکالے دونوں کی کراس نسل کا لگ رہا تھااور شکل وصورت کا بھی اچھا تھااوروحشیوں کی طرح اجڈ اورکرخت نہیں تھالیکن جوبھی تھااس وقت ان وحشیوں کولیڈ کررہا تھااورگوکہ مجھے اس جدید طرزکے وحشی کی بولی سمجھ نہیں آرہی تھی جو یہ اپنے اجڈ

وحشی ساتھیوں سے کہہ رہا تھا لیکن اندازہ لگا لیا تھا کیونکہ واقعی اس کی بات پر سب وحشی اس کے چیخنے پر نیچے لیٹ چکے تھے۔ اچانک یہ دیکھ کر ہم سب حیران اور قدرے پریشان ہو گئے کہ اپنے دو درجن ساتھیوں کے مرنے کے بعد تمام وحشی نیچے لیٹ چکے تھے اور میں نے اپنا منی ٹیلی سکوپ نکال کر دیکھا تو اب ان سب کے پاس جدید رائفلیں تھیں اور بم تھے اور انہوں نے بے دریغ ہم سب پر فائر کھول دیا۔

اب گو کہ ہم نیچے لیٹے ہوئے تھے لیکن ہم سب خطرے میں تھے کیونکہ بظاہر ان اجڈ وحشیوں کو ہم معمولی لے رہے تھے لیکن یہ تو ہماری توقع کے برعکس بہت ہی خطرناک ثابت ہوئے تھے کیونکہ اگر ایک بھی بم ہمارے قریب گرتا تو ہم مارے جا سکتے تھے۔ میں نے دیکھا کہ میرے دوست اور بھابیاں گو کہ سب مایہ ناز شکاری تھے لیکن اس وقت اس نازک صورت حال میں بہت ہی پریشان ہو گئے تھے کیونکہ ہماری تعداد صرف گیارہ تھی اور وحشیوں کی تعداد ہم سے کئی گنا زیادہ تھی اور اس پینٹ اور شرٹ والے جدید طرز کے وحشی کے ساتھ بیس وحشی ایسے تھے جو نیچے لیٹے ہوئے تھے اور ان کے ہاتھوں میں جدید ہتھیار تھے اور ہم سب ان کے نشانے پر تھے کیونکہ بے شک بم ہمارے اوپر نہ بھی گرتا تو بم کے دھماکے سے ہمارے پرخچے اڑ سکتے تھے جیسے کہ ہم نے اب تک دو درجن سے زائد وحشیوں کا خاتمہ یا زخمی کر دیا تھا۔

''تم سب لوگ اپنے ہتھیار ڈال دو اور خود کو ہمارے حوالے کر دو ورنہ اس کے نتائج بہت بھیانک ہوں گے۔'' ہم سب کو اس پینٹ شرٹ والے جدید وحشی کی مقامی یعنی برازیلی زبان میں گونجدار آواز سنائی دی۔

''کون ہو تم اور کیوں ہمیں گرفتار کرنا چاہتے ہو۔'' جیکب نے بھی اپنی مقامی برازیلی زبان میں کہا جو ہم سب آسانی سے سمجھ اور بول سکتے تھے۔

''یہ بعد کی بات ہے پہلے تم ہاتھ کھڑے کر کے ہمارے قریب آ جاؤ ورنہ میرے ساتھی جو تعداد میں تم سب سے کہیں زیادہ ہیں تم سب کو بھون کر رکھ دیں گے۔'' اس پینٹ شرٹ والے

وحشی نے دوبارہ گرجدار آواز میں کہا۔ اب ہم سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور آنکھوں کے ذریعے ایک دوسرے سے مشورہ کرنے لگے۔

''میرے خیال میں ہمیں اس وحشی کی بات مان لینی چاہیے بعد میں ہم حالات پر قابو پا کر ان کی گرفت سے نکل سکتے ہیں۔'' عزیز نے کہا۔

''ہاں عزیز۔ میرے خیال میں بھی یہی بہتر ہے کیونکہ اس وقت ہم بہت مشکل صورت میں ہیں اور ہم ان کا مقابلہ کرتے بھی ہیں تو احمقانہ پن ہوگا اس لیے بہتر ہے ابھی ان کی بات مان لی جائے۔'' رچرڈ نے کہا تو ہم سب نے طویل سانس لیے اور سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ میں نے لیلیٰ اور مارتھا کی آنکھوں میں دیکھا ان کی آنکھوں میں فکر کی کوئی پرچھائی نہیں تھی پھر میں نے ماریا اور شائستہ کی آنکھوں میں دیکھا تو ان کے چہروں پر بھی پریشانی عیاں نہیں تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ بھی شکار کی دنیا میں رہ کر شدید مصائب سے گزر چکی ہیں اب میں نے روزی بھابی کی طرف دیکھا تو چونک گیا کیونکہ اس کی آنکھوں میں قدرے پریشانی عیاں تھی جیسے ان وحشیوں کی آنکھوں میں ہماری موت چھپی ہو۔

اب میں نے دیکھا کہ سوائے جیکب کے میرے دیگر دوستوں عزیز، رچرڈ، صالح اور سمتھ کی آنکھوں میں بھی خوف نہیں تھا البتہ حیرت انگیز طور پر جیکب کی آنکھوں میں اپنی بیوی روزی کی طرح تشویش کے آثار موجود تھے۔

''کیا بات ہے جیکب اور روزی بھابی آپ دونوں مجھے پریشان لگ رہے ہیں حالانکہ یہ کوئی پہلا موقع نہیں ہے ہم اس سے پہلے بھی تاریک جنگلوں میں کئی بار اجڈ وحشیوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ہیں لیکن اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر وحشیوں کو شکست دیتے رہے ہیں اور کامیابی سے زندہ طویل اور گھنے تاریک جنگلوں سے نکلتے رہے ہیں۔'' میں نے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا جو ہمارے مقامی میزبان بھی تھے۔

''ہاں شہباز بھائی آپ کی بات درست ہے بے شک ہم اب تک مختلف جنگلوں میں وحشی

قبائل کے ہاتھوں گرفتار ہوتے رہے ہیں لیکن تم خود دیکھ رہے ہو کہ یہ وحشی ان سب سے مختلف ہیں خاص کر ان سب کا لیڈر تو مجھے مہذب دنیا کا باسی لگتا ہے۔'' جیکب نے کہا۔

''اور شہباز بھائی مجھے نہیں لگتا کہ یہ وحشیوں کا لیڈر ہماری چکنی چپڑی باتوں سے احمق بن جائے اور ہم ان سے چھٹکارہ آسانی سے پا سکیں کیونکہ آپ خود دیکھ رہے ہیں کہ یہ وحشی گو ان اجڈ وحشیوں کو لیڈ کر رہا ہے لیکن اپنے لباس اور باتوں سے بہت ذہین اور مہذب دنیا سے تعلق رکھنے والا رکھ رہا ہے''۔اس بار رزی نے کہا تو میں چونک گیا کیونکہ واقعی ایسا ہی تھا۔

خیر ہم سب نے ہاتھ کھڑے کر دیے اور ایک لحاظ سے خود کو سرنڈر کر دیا۔ ہمیں ہاتھ اوپر کھڑے دیکھ کر اس لیڈر وحشی نے اپنے ساتھیوں کو ہم پر حملہ کرنے سے روک دیا۔گو کہ وحشیوں کی مخصوص زبان میں کہا جو میں سمجھ تو نہ سکا لیکن اندازہ لگا لیا کیونکہ واقعی ہمارے ہاتھ اوپر کرنے سے تمام وحشیوں نے ہم پر حملہ روک دیا اور خوشی سے چیختے چلاتے ہمارے گرد اکٹھے ہو گئے۔ان دراز قد اور خوفناک شکلوں والے کالے سیاہ وحشیوں کی خوشی ہمیں شکست ہوتے دیکھ کر دیدنی تھی۔

''تم سب نے ہمارے ساتھیوں پر حملہ کر اچھا نہیں کیا اس کا تمہیں بہت خمیازا بھگتنا پڑے گا۔''اس وحشی لیڈر نے کہا۔

''تم کون ہو اور تمہارا قبیلہ کونسا ہے اور تم کیوں ہمیں قید کرنا چاہتے ہو۔''میں نے برازیلی زبان میں اس سے پوچھا۔

''میرا نام ساڈار ہے اور میں اپنے قبیلے سارکان کا سپہ سلار ہوں اب تم اپنے بارے میں بتاؤ تم لوگ کون ہو اور یہاں ان جنگلوں میں کیا کرنے آئے ہو۔''ساڈار نامی سپہ سلار اور ہمارے مطابق جدید اور مہذب طرز کے وحشی نے کرخت لہجے میں اپنا تعارف کرایا اور پھر ہم سے پوچھا۔

''ہم سب دوست ہیں اور شکاری ہیں اور اپنی بیگمات کے ساتھ یہاں شکار اور سیر وسیاحت کے لیے آئے ہیں۔'' رچرڈ نے اس کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں کہا۔

''حیرت ہے تم چھ مرد ہو اور تم میں پانچ جوان عورتیں بھی شامل ہیں کیا تمہیں یہاں مہذب دنیا

سے اتنی دور ایمزون کے گھنے اور تاریک جنگلات میں کوئی خوف محسوس نہیں ہوا۔ یہاں ہر طرف خطرات ہی بکھرے ہوئے ہیں۔'' ساڈار نے اس بار حیرت سے ہماری طرف دیکھ کر پوچھا اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ ساڈار نے صرف ایک نظر ہی میرے دوستوں کی بیگمات کی طرف دیکھا پھر بے خشک انداز میں صرف ہم مردوں کو ہی دیکھنے لگا جیسے اسے جوان لڑکیوں سے کوئی دلچسپی نہ ہو یا پھر کسی صنف نازک سے سچی محبت کرتا ہے۔

''ہم سب دوست شکاری ہیں اور سوائے میرے باقی میرے سب دوست شادی شدہ ہیں اور میری بھابیاں بھی معروف شکاری ہیں اور ہم سب ماضی میں بے شمار دفعہ مختلف ملکوں کے خطرناک جنگلوں کا سفر کر چکے ہیں۔'' اس بار میں نے بھی ہمت کرتے ہوئے بے خوف لہجے میں کہا۔

''بہت خوب بہت باہمت خواتین ہیں جو یہاں اتنے خطرناک جنگلوں میں شکار اور سیر کی غرض سے آئی ہیں اور تم سب مجھے بہت بہادر تجربہ کار شکاری اور بہت بہادر اور جی دار انسان لگتے ہو لیکن افسوس کہ ہمارے ساتھیوں پر حملہ کر کے تم سب نے بہت غلطی کی ہے اور اس کا تم سب کو سزا ضرور ملے گی اور وہ سزا موت کی سزا ہو گی لیکن اس کا فیصلہ ہماری ملکہ تامنی کریں گی۔'' ساڈار نے ستائشی نظروں سے ہم سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور ہمیں آگے بڑھنے کو کہا۔

میں نے نوٹ کیا کہ ساڈار ہم سے چونکہ برازیل کے مہذب دنیا کی زبان میں گفتگو کر رہا تھا اس لیے اس کے وحشی ساتھی بس خاموش نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے اس زبان سے نابلد ہوں۔ اب ساڈار نے ایک دفعہ پھر اپنے وحشی ساتھیوں سے ان کی زبان میں کہا جو میرے اور میرے ساتھیوں کی سمجھ سے باہر تھی اور اس کی بات سن کر وحشی ایک دفعہ پھر ناچنے اور اچھلنے کودنے لگے اور ہمارے گرد اکٹھے ہو گئے۔

''چلو تم سب آگے بڑھو تا کہ تم سب کو ملکہ کے سامنے پیش کیا جائے۔'' ساڈار نے کرخت لہجے میں ہم سے کہا۔

ہمارے تمام ایمونیشن اور دیگر سامان کو اپنے قبضے میں لے لیا اور ہماری تلاشی لینے لگے تا کہ ہمارے پاس کچھ بھی نہ رہے۔ کچھ وحشی روزی اور لیلیٰ کی طرف بڑھے تا کہ ان کی تلاشی لے سکیں مگر ساڈار نے ان کو روک دیا۔

''میں اپنے قبیلے سارکان کا فرد اور اس کا سپہ سلار ہوں لیکن میں عورتوں کا احترام کرتا ہوں اس لیے بہتر ہے تم سب خواتین خود ہی اپنے لبادوں میں چھپے پسٹل اور چاقو چھرے وغیرہ نکال کر ہمار ے حوالے کر دو ورنہ ہم تم خواتین کی تلاشی لینے پر مجبور ہو جائیں گے۔'' ساڈار نے بدستور کرخت لہجے میں کہا تو میری پانچوں بھابیاں خاموشی سے اپنے لباسوں میں چھپے پسٹل اور چاقو اور ٹارچیں نکال کر ان وحشیوں کے حوالے کر دیں اور حیرت سے اس مہذب وحشی کو دیکھنے لگے جو ان سب وحشیوں سے بالکل مختلف تھا۔

''حیرت ہے تم باتوں سے بہت مہذب لگتے ہو لیکن پھر بھی ہمیں سخت سزا دینے کا بھی کہہ رہے ہو۔'' اس بار شائستہ نے بغیر کسی خوف کے مسکراتے ہوئے ساڈار سے پوچھا۔

''بہت خوب تم سب واقعی بہت دل گردے والے انسان ہو میں تم سب کے موت کی باتیں کر رہا ہوں لیکن تم سب بے خوف ہو۔'' اس دفعہ پہلی دفعہ ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ساڈار ہم سب مایہ ناز شکاری ہیں اور اگر ہم تمہیں بتائیں کہ ہم یہاں اتنے خطرناک جنگلوں میں صرف محض شکار اور سیر و سیاحت کی غرض سے آئے ہیں اور بار بار یقینی موت کے منہ سے نکلتے رہے ہیں تو تم حیران ہو جاؤ گے ہم موت سے کھیلنے والے شکاری ہیں۔'' اس بار ماریا نے بھی بے خوف ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب میرا دل تم سب سے دوستی کرنے کو چاہ رہا ہے کیونکہ تم سب مجھے واقعی مایہ ناز شکاری لگ رہے ہو لیکن تم سب نے ہمارے ساتھیوں پر حملہ کر اچھا نہیں کیا کاش تم سب شروع میں ہی ہتھیار ڈال کر خود کو ہمارے حوالے کر دیتے تو تم سب کے بارے میں ہماری ملکہ نرم رویہ رکھتی لیکن تم نے ہم سے الجھ کر اور ہمارے کئی ساتھیوں کو زخمی کر کے خود کو مشکل میں ڈال دیا ہے اور

موت کے قریب کرلیا ہے۔'' ساڈار نے اس بار پھر خشک لہجے میں کہا۔

''مسٹر ساڈار یا ان اجڈ وحشیوں کے جدید وحشی لیڈر ہم سب اب تک بے شمار دفعہ کئی ملکوں کے خطرناک جنگلوں میں موت سے ہی آنکھ مچولی کھیلتے چلے آ رہے ہیں۔'' اس بار روزی نے بھی بے خوف ہو کر مسکراتے ہوئے کہا تو جیکب کے چہرے پر بھی اپنی بیوی کی بات سن کر مسکراہٹ رینگ گئی اور ان دونوں کے چہروں پر بھی اب کوئی خوف نہیں تھا۔ اب ہم ساڈار کے کہنے پر آگے بڑھنے لگے اور یہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ہمیں اپنے قبیلے میں لے جا رہا تھا جہاں ہمارے بارے میں ان کی ملکہ نے فیصلہ کرنا تھا۔

ویسے عموماً اب تک میں جتنے بھی وحشی قبیلوں میں گیا تھا یا ان کے ہاتھوں پھنسا تھا ان سب پر مردوں کی حکمرانی ہوتی تھی جو اجڈ اور گرانڈیل ہوتے تھے اور اجنبی جوان عورت کو قصاب کی نظروں سے دیکھنے والے سردار ہوتے تھے لیکن یہاں معاملہ ان سب کے برعکس تھا اور یہاں ہمیں ایک مہذب قسم کا وحشی سپہ سالار ملا تھا اور ان کا لیڈر بھی کوئی مرد نہیں بلکہ کوئی عورت تھی۔ ہمیں اپنے نرغے میں لینے کے بعد سوائے ان کے لیڈر ساڈار کے بقیہ تمام وحشی خوشی سے اچھلتے کودتے جا رہے تھے کیونکہ انہوں نے ایک ساتھ گیارہ افراد کو اپنا شکار بنایا ہوا تھا جس میں پانچ نوجوان اور حسین لڑکیاں بھی تھیں جن کو سوائے ساڈار کے تمام وحشی بھوکی ہوس نظروں سے دیکھ رہے تھے ۔خیر وحشیوں کے ان نرغے میں ہمارا سفر ایک گھنٹے تک گھنے اور پرخطر جنگلوں میں جاری رہا پھر ایک جگہ ہمیں بہت کھلا میدان نظر آیا جہاں میرے اندازے کے مطابق ہزار کے قریب گھاس پھونس کی بنی ہوئی جھونپڑیاں تھیں۔ چونکہ یہ وحشی چیختے چلاتے اور شور مچاتے ہوئے آ رہے تھے اس لیے ان کے شور سے یہاں خیموں میں موجود اور اپنے دیگر کام کاج میں مصروف وحشی مرد اور عورتیں اس میدان میں اکٹھا ہونا شروع ہو گئے۔

یہاں ایک جگہ وحشیوں نے اپنے مردہ ساتھیوں کو ایک کھلی جگہ ڈال دیا تو وحشی شور مچاتے ہوئے یہاں پہنچ گئے اور میں نے دیکھا کہ وہ وحشی عورتیں جن کے خاوند یا عزیز ہمارے ہاتھوں

زخمی ہوئے تھے وہ اپنے زخمی ساتھیوں کو دیکھ کر پریشان ہو گئے تھے اور ہم پر غصے میں تھے البتہ حیرت انگیز طور پر دیگر وحشی مرد اور عورتیں اپنے زندہ ساتھیوں اور ہم قیدیوں کو دیکھ کر خوشی سے نعرے لگا رہے تھے۔

یہاں وحشی قبائل کی بستی میں ہر طرف شور و غل مچ گیا تھا ہر طرف آوازیں گونج رہی تھیں۔ ہمارے ہاتھوں تین وحشی مارے گئے تھے اور بیشتر زخمی ہی ہوئے تھے اور ان کے ساتھی ہم پر برہم تھے لیکن حیرت انگیز طور پر یہ وحشی بھی دیگر وحشیوں کی طرح شور و غل کرنے والے وحشیوں کے ساتھ مل گئے اور پھر پھر ہر طرف شور و غل کی آوازیں گونجنے لگی تھیں۔

یہ وحشی قبیلہ ایمزون کے طویل ترین جنگلوں کا ایک واقعی بڑا قبیلہ تھا۔ میں اس سے پہلے بھی چند بار اپنے ان دوستوں اور ان پانچ دوستوں کی دوستی سے پہلے بھی دیگر شکاری پارٹیوں کے ہمراہ ایمزون کے جنگلات کا سفر کر چکا تھا اور ایمزون کے طویل گھنے جنگلوں میں پہلے بھی چند وحشی قبائل سے سامنا کر چکا تھا لیکن یہ عجیب تر زکا بڑا قبیلہ پہلی بار میری نظروں کے سامنے تھا۔

''تم سب خوش قسمت ہو کہ چند دن کے لیے تمہاری زندگی بچ گئی ہے کیونکہ ہماری ملکہ قبیلے سے باہر گئی ہوئی ہیں۔'' ساڈار نے ہمیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس کی مسکراہٹ میں بھی سنگدلانہ پن تھا۔

''عجیب آدمی ہے جو کبھی دوستانہ نظروں سے ہمیں دیکھتا ہے اور کبھی انتہائی سخت ہو جاتا ہے۔'' لیلیٰ نے حیرت سے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

''لیلیٰ ہمارے ہاتھوں ان وحشیوں کے چند وحشی مارے گئے ہیں اور کافی سارے زخمی ہوئے ہیں اس لیے اس لیے یہ سب ہمیں بہت میٹھی نگاہوں سے ہی ہمیں دیکھیں گے۔'' شائستہ نے مسکراتے عربی زبان میں کہا تو ہم سب ہنس پڑے۔

''ہاں اب چند دن ان کی دوستی کی تواضح حاصل کرو پھر ان کی ملکہ عالیہ سے بھی تو ملاقات کرنی ہے جس نے ہماری شان سے دعوت کرنی ہے۔'' اس بار مارتھا نے انگلش میں شوخی سے بغیر کسی

خوف کے مسکراتے ہوئے کہا تو ہم پھر ہنس پڑے۔

''بہت خوب تم لوگ عربی، انگلش اور دیگر زبانوں سے واقف لوگ ہو اور تم سب واقعی بہت دل گردے والے شکاری ہو اور تم سب کی عورتیں بھی بہت ہمت والی ہیں۔'' ساڈار نے اس بار تحسین آمیز نگاہوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ تم عربی اور انگلش زبان سے بھی واقف ہو۔'' رچرڈ نے چونک کر اس سے پوچھا۔

''ہاں میں کئی زبانوں سے واقف ہوں ان میں عربی اور انگلش بھی شامل ہیں۔'' ساڈار نے کہا تو ہم حیرت سے اس عجیب وحشی سپہ سالار کو دیکھنے لگے۔

''خیر اب تم سب میرے ساتھ چلو جب تک ہماری ملکہ یہاں قبیلے میں نہیں آ جاتی تم سب یہاں قبیلے میں رہو گے۔'' اس بار ساڈار نے ہماری بات کا جواب دینے کے بجائے پھر سخت لہجے میں کہا اور ہمیں آگے بڑھنے کو کہا۔

چونکہ ہمارا سارا سامان اور اسلحہ اور چاقو تک ان وحشیوں کے قبضے میں پہنچ چکا تھا اس لیے ہم سب بے بس تھے اور ان کے رحم وکرم پر تھے۔ کچھ دیر چلنے کے بعد ہمیں ایک بڑے جھونپڑے میں پہنچا دیا گیا۔ یہ بڑا جھونپڑا وہی عام سا ہی تھا جیسے وحشیوں کے گھاس پھونس کے جھونپڑے ہوتے ہیں لیکن اندر سے کافی صاف ستھرا اور بڑا تھا اور خاص بات یہ کہ اس کے اندر فوم اور گدے لگے ہوئے تھے جو کہ کافی آرام دہ تھے ہمیں چھوڑ کر وحشی خیمے سے نکل گئے اور ساڈار بھی باہر نکل گیا لیکن باہر دو درجن کے قریب وحشی لکڑی کے بھاری نیزے اور بھالے لیے پہرہ دینے لگے تھے۔

''لگتا ہے ہم جیسے ان وحشیوں کے مہمان ہیں۔'' ماریا نے ساڈار اور دیگر وحشیوں کے جانے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ماریا لگتا ہے ہم مہمانوں کی بہت خدمت اور آؤ بھگت کی جائے گی۔'' لیلیٰ نے بھی ماریا

کی بات سن کر ہنستے ہوئے کہا اور ابھی تک میرے کسی دوست اور بھابیوں کے کے چہروں پر خوف کے آثار نہیں تھے جو کہ واقعی اس بات کی تصدیق کرتے تھے کہ سب ہی اس سے پہلے ایسی سخت مشکلات سے متعدد بار گزر چکے ہیں۔

''اب سوال یہ ہے کہ ہمیں کب تک ان کی قید میں رہنا ہے۔''میں نے ان سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''شہباز بھائی جب تک ان وحشیوں کی ملکہ نہیں آ جاتی مجھے نہیں لگتا کہ ہم ان وحشیوں سے چھٹکارہ حاصل کر سکیں کیونکہ ہم سب اب بالکل نہتے ہیں اور بغیر ہتھیاروں کے کب تک ان طاقت ور اور اجڈ وحشیوں سے لڑ سکیں گے اس لیے کوئی بھرپور پلان کے بعد ہی ایکشن کریں گے جیسے کہ ماضی میں پہلے کرتے آئے ہیں۔''مارتھا نے میری طرف دیکھ کر کہا۔

''اور مجھے نہیں لگتا کہ ہماری زندگیوں کو بخش دیا جائے لیکن اگر شہباز ہمت کرے کو وحشیوں کی ملکہ سے سفارش کر کے ہماری جان بخشی کروا سکتا ہے اور خود بھی بچ سکتا ہے۔''جیکب نے مسکراتے ہوئے مذاق سے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے۔

''جیکب بھائی وہ کیسے شہباز بھائی آخر کس طرح ہم سب کی ان اجڈ وحشیوں کی ملکہ سے جان بخشی کروا سکتے ہیں۔''شائستہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بھابی ظاہری بات ہے ہمارا دوست شہباز ماشااللہ بے حد دلکش شخصیت کا مالک ہے اور اگر ان کی ملکہ کو ایک نظر مسکرا کر دیکھے تو وہ اس پر فدا ہو جائے گی اور ہمارا کام آسان ہو جائے گا۔''اس بار عزیز نے مسکراتے ہوئے کہا تو پھر سب ہنس پڑے جیسے ہم سب کسی قید میں نہ ہوں بلکہ آزاد ماحول میں بیٹھے ہوں۔

وحشیوں نے حیرت سے خیمے کی چادر ہٹا کر ہمیں دیکھا اور ہمیں ہنستا دیکھ کر ان کے چہروں پر شدید حیرت ظاہر ہونے لگی پھر دوبارہ سے پردہ گرا دیا۔

''میرے دوستو اور سبھی بھابیو آپ لوگ فکر نہ کریں کیونکہ جس طرح یہ اجڈ اور وحشی قبیلہ ہے

اسی طرح ان کی ملکہ بھی بہت خونخوار اور خوفناک شکل کی سانڈھ نما عورت ہوگی جو ہمیں آزاد کرنے کے بجائے ہمارے گوشت کو بھون کر کھانے کو ترجیح دے گی۔‘‘ میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’لیکن شہباز ضروری نہیں ہے کہ ان کی ملکہ تمہاری سوچ کے مطابق والی ہو۔‘‘ رچرڈ نے کہا۔

’’کیا مطلب تم کہنا کیا چاہتے ہو۔‘‘ میں نے چونک کر اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

’’اب تمہارے سامنے ساڈار کی مثال ہے جس کو ہم ابھی تک نہیں سمجھ سکے کیونکہ مجھے تو یہ کافی پڑھا لکھا اور مہذب دنیا روشناس لگتا ہے اس کا رنگ بھی سیاہ نہیں ہے بس سانولا ہے اور صورت کا بھی اچھا ہے۔‘‘ اس بار سمتھ نے کہا۔

’’ہاں یار واقعی یہ اجڈ قبیلے کا سپہ سالار تو واقعی بہت عجیب انسان ہے اور آپ سب نے دیکھا کہ ہم مردوں کی تلاشی لینے کے بعد جیسے ہی وحشی ہوس پرست نگاہوں سے میری بیوی اور بھابیوں کی طرف بڑھے تھے اس نے اپنے ساتھیوں کو روک دیا تھا یہ بہت بڑی بات ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مہذب دنیا میں کسی اچھے ادارے میں رہ چکا ہے اس لیے عورت کا احترام اس کے دل میں موجود ہے۔‘‘ رچرڈ نے کہا۔

’’خیر اب انتظار کرو اور ملکہ کے آنے پر ہمارے لیے جو فیصلہ ہوگا اس کے بعد پروگرام بنائیں گے کہ کیا کیا جائے۔‘‘ سمتھ نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب ہم بے پرواہ ہو کر دوسری باتیں کرنے لگے۔ تقریباً ایک گھنٹے بعد ان وحشیوں نے ہمارے لیے کھانے کا انتظام کیا تو یہ دیکھ کر ہم حیران ہو گئے کہ کھانوں میں پھلوں کے ساتھ بھنا ہوا گوشت اور سبزیاں بھی تھیں اور کھانا لانے والے وحشیوں کے ساتھ ساڈار خود بھی آیا ہوا تھا۔

’’دوستو! آپ لوگ کھانا کھائیں تین چار دن تک آپ سب ہمارے مہمان ہیں پھر جیسے ہی ہماری ملکہ تامنی آئیں گی آپ سب کے بارے میں پھر حتمی فیصلہ کیا جائے گا اس وقت تک آپ سب لوگ عیش کریں۔‘‘ ساڈار نے اس بار عربی زبان میں ہم سب سے کہا تو ہم حیرت سے منہ پھاڑے اس عجیب مہذب ٹائپ وحشی کو دیکھنے لگے جو ہمارے لیے معمہ ہی بنتا جا رہا تھا۔

''مگر یہ سبزیاں یہ کون کھاتا ہے اور تم لوگ کیسے یہ سبزیوں کے سالن بنا لیتے ہو۔'' صالح نے حیرت سے اس سے پوچھا۔

''میرے دوستو! یہاں لاتے ہوئے میں تم سب سے کی باتیں سنتا رہا ہوں اور تم سب سے باتیں بھی ہوئی ہیں اور مسٹر صالح تم مصری ہو اور مصر کے اہرام اور فرعون اور ممیوں کا ذکر تو پوری دنیا میں ہوتا رہتا ہے میں خود مصریات کا شوقین ہوں اور ایک درجن سے زائد بار تمہارے ملک مصر جا چکا ہوں اور مصر میں فرعونوں کے عجائبات کی سیر کر چکا ہوں اور مصر میں پیاز کا سالن دریائے نیل کی مچھلی کا سالن تو بہت ہی لذیذ ہوتا ہے اور بہت وہاں بہت مقبول ہے اور یہ سبزیاں کھانے کا شوق مجھے مسٹر شہباز کے ملک ہندوستان میں جا کر ہوا تھا اور تمہیں وہی لذت ان کھانوں میں ملے گی۔'' ساڈار نے کہا تو ہم اسے پھر حیرت سے دیکھنے لگے جو کبھی ہم سے اس طرح بات کرتا تھا جیسے ہمارا گہرا دوست ہو اور کبھی بہت سخت ہو جاتا تھا اور ابھی تک اسے سمجھ نہیں پا رہے تھے اور اب نئی بات معلوم ہوئی کہ مصر اور میرے ملک ہندوستان و دیگر کئی ملکوں میں یہ وحشی سیر کر چکا تھا جیسے ہماری طرح سیلانی ہو۔

''مسٹر ساڈار تم اب تک کتنے ملکوں کا سفر اور سیر کر چکے ہو۔'' سمتھ نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''کافی ملکوں کا سفر کر چکا ہوں اور آپ سب کو حیران ہونگے کہ میں اور ہماری ملکہ عالیہ بھی آپ سب لوگوں کی طرح سیر و سیاحت اور خاص کر گھنے جنگلوں میں درندوں سے مدبھیڑ ہونا اور ان کا شکار کرنے کا شوق رکھتی ہیں میں اور ملکہ عالیہ تین بار بنگال کے معروف گھنے جنگلات سندر بن اور مسٹر رچرڈ کے ملک ساؤتھ افریقہ کے گھنے جنگلات کا بھی سفر کر چکے ہیں اور درندوں کا شکار کرتے ہوئے بال بال موت سے بھی کھیلتے رہے ہیں۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب مسٹر ساڈار آپ تو واقعی بہت عجیب انسان ہیں لیکن یہ ان اجڈ وحشیوں پر کیسے حکمرانی کر رہے ہیں۔'' اس بار لیلیٰ نے پوچھا۔

''محترمہ ہم یہاں کے باسی ہیں اور اسی قبیلے میں ہم نے آنکھ کھولی ہے اور مجھے اپنے قبیلے اور یہاں کی رسم ورواج سے انس ہے اور گو کہ تم لوگوں نے ہمارے قبیلے کے چند باسیوں کا خاتمہ کیا ہے لیکن پھر بھی مہذب دنیا میں رہ کر مجھے کچھ تمیز آ چکی ہے اور میں عورت ذات کا احترام کرنا سیکھ گیا ہوں اس لیے آپ سب کے ساتھ اچھا برتاؤ کر رہا ہوں۔'' ساڈار نے ہمارے قریب کسی دوست کی طرح بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھی جو اجڈ وحشی تھے ہمارے سامنے کھانا چن کر ساڈار کے اشارے پر یہاں سے جا چکے تھے۔

اب ہم سب نے کھانا شروع کر دیا اور ساڈار بھی ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا اور اس کے کھانے کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ کھانا کھانے کے آداب کو جانتا ہے اور ہم اس سپہ سلار ساڈار سے بہت متاثر ہوئے۔ میں نے عزیز اور صالح نے گوشت نہ کھایا کیونکہ ظاہری بات ہے گوشت اسلامی طریقے کے مطابق ذبح نہیں کیا گیا تھا البتہ جیکب، رچرڈ، سمتھ اور ان کی بیگمات نے بکڑی کے گوشت سے بھی خوب ہاتھ صاف کیا۔

''سوری مسٹر عزیز، مسٹر صالح آپ اور آپ کی بیگمات نے گوشت نہیں کھایا اور مسٹر شہباز نے بھی گوشت نہیں کھایا لیکن میں جانتا ہوں یہ آپ کے نزدیک حلال گوشت نہیں تھا لیکن آپ لوگ فکر نہ کریں اب جو بھی آپ لوگوں کے لیے کھانا پکے گا آپ تینوں مسلم اور تینوں کرسچن شکاری دوست اور آپ کی بیگمات اب اپنی مرضی سے یہاں بکریاں، مرغیاں، گائے وغیرہ ہیں ان کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر سکتے ہیں تا کہ ان کو کھا سکیں۔'' ساڈار نے ہمارے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے کہا کیونکہ اس نے ہمیں کھانا کھاتے ہوئے نوٹ کر لیا تھا کہ ہم لوگ کیا کیا چیزیں کھا رہے ہیں۔

''مسٹر ساڈار آپ تو کمال کے انسان ہیں آپ خود ہی ہمیں بتائیں کہ ہم آپ کو کن معنوں میں لیں کبھی آپ ہمیں اپنا سخت دشمن لگتے ہیں اور کبھی شفیق دوست لگتے ہیں۔'' اس بار روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر جیکب اور مس روزی آپ بھی برازیلین ہیں بس فرق اتنا ہے کہ آپ مہذب دنیا میں

رہتی ہیں اور میں مہذب دنیا سے سینکروں میل دور ایک وحشی قبیلے کا فرد ہوں لیکن مہذب دنیا کا سفر کر کے مجھے بھی کچھ آداب آ چکے ہیں۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سوری مسٹر ساڈار ہمارے ہاتھوں آپ کے چند ساتھی مارے گئے ہیں لیکن ہمیں معلوم نہیں تھا کہ اس اجڈ قبیلے میں آپ جیسا مہذب وحشی بھی رہتا ہے جو ہم سے زیادہ مہذب دنیا کا تجربہ رکھتا ہے اگر معلوم ہوتا تو ہم کبھی آپ کے ساتھیوں کا خاتمہ نہ کرتے کیونکہ عموماً اب تک ہم مختلف ملکوں کے گھنے طویل اور تاریک جنگلوں کے وحشی قبائل کے ہاتھوں گرفتار ہوئے ہیں وہ بہت ظالم مہذب دنیا کے لوگوں کو اپنا سخت دشمن سمجھتے ہیں اور ان کی عورتوں کو بھیریوں کی طرح رگر کر اپنی وحشیانہ ہوس پوری کرتے ہیں اور مردوں کو بے دردی سے ذبح کر دیتے ہیں لیکن آپ اپنے قبیلے کے سپہ سلار ہیں اور ان سب سے مختلف ہیں ہمارے ہاتھوں آپ کے چند ساتھی مارے گئے ہیں ہم اس پر شرمندہ ہیں اور آپ سے دوستی کرنا چاہتے ہیں۔'' جیکب نے کہا۔

''سوری شکاری دوستو اس کا فیصلہ میں نے نہیں بلکہ ہماری معزز ملکہ تامنی نے کرنا ہے اس وقت تک آپ میرے مہمان ہیں۔'' ساڈار نے خشک لہجے میں کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ہم حیرت سے اسے دیکھنے لگے جو ابھی ہم سے ہنس کر اور دوستانہ انداز میں باتیں کر رہا تھا لیکن اب ہمارے معذرت کرنے پر پھر سے اس نے اپنی آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں تھیں۔

''دوستو آپ سب نے یہاں سے بھاگنے کی کوشش نہیں کرنی کیونکہ بظاہر ہمارا قبیلہ بھی دیگر قبائل کی طرح وحشی اور قدیم طرز عمل پر چلنے والا وحشی قبیلہ ہی ہے لیکن میں نے اپنے چالیس سے زائد خاص وحشیوں کو جدید اسلحہ سکھانے کی ٹریننگ دے رکھی ہے اور مہذب دنیا کے شکاریوں سے لڑنے کا فن سکھا رکھا ہے۔ بھاگنے کی صورت میں آپ خطا اٹھائیں گے لہذا ہماری ملکہ کے آنے تک شرافت سے انتظار کریں اس لیے دیگر وحشی اور اجڈ قبیلوں کی طرح ہمیں چکما دے کر فرار ہونے کی صورت میں آپ کا سراسر نقصان ہے۔'' ساڈار نے اس بار بظاہر مسکراتے ہوئے مگر سخت وارنگ دی اور جھونپڑے سے نکل گیا۔

''حیرت ہے بہت ہی عجیب قسم کا وحشی ہے۔'' شائستہ نے شانے اچکا کر کہا۔

خیر اسی طرح ہم مزید پانچ دن یہاں اس قبیلے میں رہے اور صرف یہاں اس خیمے کے قیدی نہیں تھے بلکہ ساڈار کے خاص وحشی ساتھی ہمیں نزدیکی ندی میں بھی لے جاتے تھے جہاں ہم ایک جگہ چاردیواری بھی بنی ہوئی تھی اور نیچے ندی کا پانی بہہ رہا تھا اور کچھ فاصلے پر لوہے کے باریک جنگلے پانی کے اندر کافی گہرائی تک کھبے ہوئے تھے جو غالباً مگرمچھوں کو اس جگہ آنے سے روکنے کے لیے گاڑھے گئے تھے۔ اس چاردیواری کے اندر بھابیاں بغیر کسی ہچکچاہٹ کے نہا سکتی تھیں اور اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ساڈار اور ان کی ملکہ تامنی مہذب دنیا کے سفر اور سیاحت سے بہت کچھ سیکھ چکے تھے اپنے قدیم پرانے اصولوں پر چلنے والے قبیلے میں جدید چیزوں کی تکنیک بھی اپنا چکے تھے۔

ان پانچ دونوں میں ہمیں پھر ساڈار نظر نہ آیا مگر اس کے خاص ٹرینڈ ساتھی ہمیں آزادی دینے کے باوجود ہم سب پر کڑی نظر رکھے ہوئے تھے اور یہ ہماری زبان نہیں جانتے تھے اس لیے بس اشاروں میں ہی ان سے بات چیت ہوتی تھی اور پوچھنے پر بس اتنا معلوم ہوا کہ ان کا سپہ سالار کہیں گیا ہوا ہے۔ البتہ ہم جب چاہتے اپنی مرضی کے جانور ذبح کر کے ان کے گوشت سے ضیافت اڑا سکتے تھے اور ان پانچ دنوں میں ہم نے ایسا ہی کیا اور اس بڑے قبیلے کی سیر بھی کی لیکن سچی پوچھیں تو پہلی بار ہم اس قبیلے سے نکلنے میں ناکام رہے ورنہ اس سے پہلے آج تک تاریک جنگلوں کے کسی وحشی اور اجڈ قبیلے میں ہمارے ساتھ ایسا نہیں ہوا تھا۔

آخرکار پانچ دونوں بعد ہمیں ساڈار نظر آیا جس کے چہرے پر ایک جوش اور خوشی تھی جیسے بہت بڑا معرکہ مار کر آیا ہو۔

''ہاں دوستو امید ہے آپ سب نے ان پانچ دونوں میں خوب انجوائے کیا ہوگا اب آپ سب کی ملاقات ہماری ملکہ عالیہ سے ہوگی اور وہی آپ سب کی زندگی اور موت کا فیصلہ کریں گی۔'' ساڈار نے ہمیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے اور بھرپور انداز میں کہا اور ہم حیرت سے بدستور

اس عجیب وحشی کو دیکھنے لگے جسے ابھی تک سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔

''تو کیا تمہاری تمہاری رانی میرا مطلب ہے تمہاری ملکہ یہاں آ چکی ہے۔'' روزی نے بغیر کسی خوف کے خشک لہجے میں پوچھا۔

''ہاں میری رانی یعنی ہماری ملکہ تامنی آ چکی ہیں اور تم لوگوں کو اب زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا لیکن تم سب کے بارے میں اب فیصلہ ہونا ہے اور وہ سب ملکہ عالیہ ہی کریں گی۔'' ساڈار کے منہ سے میری رانی پھر ہماری ملکہ کا سن کر میں حیران ہو گیا کہ یہ معاملہ کچھ اور ہی ہے اور ساڈار نے بہت دل سے میری رانی کہا ہے آخر چکر کیا ہے۔

''تو تم قبیلے والوں کی ملکہ آخر اپنے قبیلے میں تشریف لے ہی آئیں ورنہ اگر کچھ دن اور ہو جاتے تو ہم موت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یہاں سے بھاگنے کو فوقیت دیتے۔'' مارتھا نے کہا۔

''ہاں میں جانتا ہوں آپ جیسے بہادر اور تجربہ کار اور بہت دل گردے والے کامیاب شکاری کسی ایک جگہ وہ بھی تاریک جنگلوں میں ٹک کر نہیں رہ سکتے لیکن تمہارا شکریہ کہ تم سب نے تعاون کیا اس لیے ہو سکتا ہے ملکہ تمہارے بارے میں کوئی نرم فیصلہ کریں۔'' ساڈار نے کہا۔

''تو پھر چلو ہم بھی تم قبیلے والوں کی ملکہ سے شرف ملاقات حاصل کر لیں۔'' ماریا نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

''بس تھوڑا صبر ہماری ملکہ تھکی ہوئی ہیں شام تک انتظار کرو پھر وہ خود ہی تم سب کو بلوالیں گی جہاں تم سب کے بارے میں فیصلہ ہونا ہے۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے دوستانہ انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے کچھ انتظار اور سہی آخر ملکہ جو ہوئیں آرام تو کرنا ہے۔'' شائستہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مس شائستہ ملکہ بہت ہی سخت جان ہے اور تم مہذب دنیا کے شکاری عورتوں سے کہیں زیادہ اس کے خون میں جذبہ طاقت اور ہنر ہے۔'' ساڈار نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

ساڈار کی بات سن کر میں سمجھ گیا تھا کہ ان کی ملکہ تامنی بہت ہی موٹی ہو گی اور خوفناک شکل کی

سانڈھ نما کالی بھجنگ ہوگی کیونکہ سوائے ساڈار کے یہ تمام قبیلہ اجڈ وحشی تھا۔خیر شام بھی ہوگئی اور ہمیں اس اجڈ اور وحشی قبیلے کی ملکہ تامنی کے سامنے پیش کرنے کا وقت آ ہی گیا اور میرے وجود میں سنسنی دوڑ گئی کیونکہ ماضی میں بھی ایک دفعہ کینیا کے گھنے اور درندوں سے پر خطرناک جنگلوں میں ایک وحشی اور انسانی گوشت کھانے والے اجڈ وحشی قبیلے کی ملکہ سے میرا سامنا ہو گیا تھا۔

وہ واقعی ہتھنی کی طرح موٹی تھی اور بے حد خوفناک شکل کی کالی سیاہ حبشن تھی اور قبیلے کی سردار تھی اور یہ واقعہ میرے شکار کے شوق کے شروع کے دونوں کا ہے اور ان دونوں میری ملاقات اپنے ان پانچوں شکاری دوستوں سے نہیں ہوئی تھی اور ایک شکاری گروپ کے ساتھ میں کینیا کے جنگلوں میں اس وحشی قبیلے میں پھنسا تھا جہاں کی سردارنی ملکہ جسے دیکھ کر ہی خوف محسوس ہونے لگا تھا، نے میرے گروپ کے تمام لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے ذبح کر دیا تھا اور اس سے پہلے کہ میری باری آتی اس قبیلے کے ایک دشمن قبیلے نے ان پر حملہ کر دیا تھا اور اسی ہر بونگ میں مجھے اپنی زندگی بچانے کا موقع مل گیا تھا اور میں صرف اکیلا ہی بچا تھا اور جنگلوں سے گرتا پڑتا شہری علاقے پہنچ ہی گیا تھا۔

وہاں سے اپنے ملک کا راستہ لیا تھا لیکن یہاں پر بس نہیں ہوا تھا اور شکار کے ایڈونچر شوق اور سیاحت نے اس کے بعد مجھے اور زیادہ پر جوش کر دیا تھا اور اس کے بعد بے شمار دفعہ مختلف شکاری پارٹیوں اور اپنے اس گروپ کے بننے کے بعد اپنے ان پانچوں نامور شکاری ساتھیوں کے ساتھ تاریک اور گھنے جنگلات کا سفر کر چکا تھا اور مجھے وہی شروع کے سفر کی موٹی اور خوفناک شکل کی حبشن سردارنی یاد آ گئی تھی کیونکہ کئی سالوں بعد ایک دفعہ پھر کسی وحشی قبیلے میں مرد کے بجائے عورت کی حکمرانی میرے سامنے آئی تھی۔

''کیا بات ہے شہباز بھائی آپ بہت گہری سوچ میں ڈوبے ہوئے ہیں۔'' ماریا نے مجھے کہا تو میں خیالوں سے نکل آیا۔

''کچھ نہیں بھابی بس ویسے ہی ماضی کے کچھ خیالات تھے اور تم ساڈار اب چلو تمہاری ملکہ نے ہمیں یاد کیا ہے، ہم بھی ان سے ملنے کو تیار ہیں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے ماریا کی طرف دیکھ کر کہا

اور پھر ساڈار کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''خدا خیر کرے ہمارا دوست شہباز بھی کسی صنف نازک سے ملنے کو بے تاب ہے''۔صالح نے کہا تو سب ہنس پڑے۔

''فکر نہ کرو وحشیوں کی ملکہ ہے اور وحشیانہ انداز میں ہم سے پیش آئے گی اور سب کی شوخیاں غائب ہوجائیں گی۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔اب ساڈار ہم سب کو لے کر آگے بڑھا اور ان دو سجے ہوئے بڑے جھونپڑیوں کے پاس لے آیا جو اس قبیلے میں آنے کے بعد شروع میں ہم نے دیکھے تھے اور سمجھ گئے تھے کہ یہ دونوں بڑے جھونپڑے خاص افراد کے ہیں اور ان میں ایک جھونپڑا تو بہت ہی شاندار تھا۔

''ملکہ تامنی آپ کے قیدی حاضر ہیں۔''ساڈار نے اونچی آواز میں برازیلین زبان میں کہا جیسے ہمیں بھی سنانا چاہتا ہو کیونکہ ہم سب ان جنگلیوں کی زبان نہیں سمجھ سکتے تھے۔ہم نے دیکھا کے اس قبیلے کے بے شمار وحشی مرد اور عورتیں جن میں بیشتر جوان لڑکیاں تھیں سب شور مچا رہے تھے اور بھنگرا ڈال رہے تھے اور موج مستی میں تھے جیسے اپنی ملکہ کی آمد پر پرجوش ہوں اور اس کا دیدار کرنا چاہتے ہوں۔

''سب خاموش ہوجاؤ ملکہ تشریف لانے والی ہیں۔''ساڈار نے ملکہ کے جھونپڑے سے نکلتے ہوئے اونچی آواز میں وحشیوں سے کہا۔

گو کہ میں ساڈار کی بات جو یہ اپنے وحشیوں سے کر رہا تھا نہیں سمجھ سکا تھا لیکن اندازہ یہی لگا کہ وہ ان کو خاموش کرنے کو کہہ رہا ہے کیونکہ واقعی اس کے اونچا بولنے پر یہاں بالکل خاموشی چھا گئی جو ابھی چند لمحوں پہلے شور شرابہ اور ہر بونگ مچی ہوئی تھی۔

''دوستو ہماری ملکہ آنے والی ہے ان سے ادب سے پیش آنا ہے ورنہ نتیجہ اچھا نہیں ہوگا۔''اس بار ساڈار نے ہماری طرف دیکھ کر کہا تو میرا دل دھڑکنے لگا اور ماضی کی سانڈھ نما وحشی سردارنی کا تصور میری نظروں کے سامنے پھر گھومنے لگا جس نے میرے تمام گروپ کا خاتمہ کر

دیا تھا اور بہت ہی خوفناک شکل کی وحشی جشن تھی۔

چونکہ ایک تو جنگل تھا اور دوسرا شام کے دھندلکے پھیل چکے تھے اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے وحشیوں کی بستی میں ہر طرف مشعلیں جل اٹھیں تھیں جس سے ماحول کچھ اور پراسرار ہو گیا تھا۔ ہم سب بے تابی سے اس وحشی قبیلے جس میں ساڈار جیسا مہذب وحشی سپہ سالار بھی موجود تھا اس قبیلے کی ملکہ کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھے اور پھر کچھ لمحوں بعد انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں اور اس جڈ قبیلے کی ملکہ اپنے شاندار جھونپڑے سے جلوہ افروز ہوئی تو قبیلے کے افراد نے اس کے سامنے سر خم کر دیا اور ان میں ساڈار بھی شامل تھا اور اس کے چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ بھی تھی۔ جیسے ہی ملکہ تامنی ہمارے سامنے آئی تو میرے تمام نظریے جو میں نے اس قبیلے کی سردارنی یا ملکہ کے بارے میں لگائے تھے یکسر غلط ثابت ہوئے اور میں حیرت سے ملکہ تامنی کو دیکھنے لگا جو ایک بالکل نوجوان اور نرم نازک اور دبلی پتلی دوشیزہ تھی گو کہ اس کا رنگ سانولا تھا لیکن جدید دنیا میں گھوم کر ملکہ تامنی کے چہرے پر مہذب دنیا کا رنگ بھی آ چکا تھا۔ یقین کریں ملکہ تامنی جہاں نرم انداز تھی وہاں اس کے چہرے پر ایک ملکوتی حسن تھا جسے دیکھ کر ہم سب دوست اور بھابیاں حیرت سے اس اجڈ وحشیوں کے قبیلے کی ملکہ کو دیکھنے لگے۔ جس نے اس وقت جدید دنیا کا ایک لباس پہنا ہوا تھا اور سفید پینٹ اور سبز شرٹ اس نے زیب تن کی ہوئی تھی۔۔ ملکہ نہ ہی صرف نوجوان اور بے حد حسین لڑکی تھی بلکہ اس کا بدن بھی ہر لحاظ سے فٹ اور جنس مخالف کو اپنی طرف راغب کر دینے والا تھا اور بے پناہ شعلہ بدن اور ہر لحاظ سے یکتا تھا۔

ملکہ کے چہرے پر ایک ملکوتی مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں جیسے دیے روشن تھے۔ البتہ ملکہ تامنی کے سر پر پتوں کا بنا ہوا ایک تاج رکھا ہوا تھا اور ملکہ تامنی کوئی اپسرا دکھائی دے رہی تھی اور میں اس کے حسن اور دلکش شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا حالانکہ مہذب دنیا میں بے شمار حسین لڑکیاں میں نے دیکھی تھیں لیکن اجڈ قبیلے کی اس نوجوان ملکہ کے حسن اور مسکراہٹ نے مجھے بھی متاثر کیا۔

''بہت خوب ملکہ تامنی تم تو میری سوچ کے برعکس واقعی حسن کی ملکہ نکلی۔''میں نے برازیلین زبان میں اس کی طرف دیکھ کر کہا۔ ملکہ جو بغور مسکراتے ہوئے اور خوش دلی سے میرے دوستوں اور بھابیوں کو دیکھ رہی تھی اور جیسے ہی اس کی نظر آخر میں میرے چہرے پر ٹکی تو حیرت سے اور انتہائی پسندیدہ نظروں سے مجھے دیکھنے لگی۔ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ دراصل قدرت نے مجھے بہت ہی خوبرو اور دلکش شخصیت سے نوازا ہے اور ہر نوجوان لڑکی مجھے دیکھ کر مجھ سے دوستی کرنے کی خواہش کرنے کی کوشش کرتی لیکن تھی اور یہی حال ملکہ ہونے کے باوجود تامنی پر بھی ہوا تھا اور وہ میری پرسنیلٹی اور پرکشش شخصیت سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی۔

''بہت خوب اجنبی تم مجھے مشرقی لگتے ہو لیکن ہمارے ملک برازیل کی زبان پر کوبھی جانتے ہو اور میری تعریف کرنے پر تمہارا بہت شکریہ۔'' ملکہ تامنی نے دلکش انداز میں اب صرف مجھے ہی دیکھتے ہوئے کہا۔ میں نے نظریں گھما کر اپنے دوستوں اور بھابیوں کو دیکھا تو وہ مسکراتی ہوئی نظروں سے مجھے دیکھا جیسے ان کو یقین تھا کہ ان وحشیوں کی حسین ملکہ تامنی ضرور میری شخصیت سے متاثر ہوگی۔ اچانک میری نظر ساڈار پر بھی پڑی تو میں یہ دیکھ کر چونک گیا کہ ملکہ تامنی کو میری طرف متوجہ ہوتے دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے رنگ تھے جیسے اسے اس بات کی امید بھی تھی اور حیرت بھی تھی۔

''ہم معزز ملکہ کے مہمان ہیں اور آپ سے مل کر بہت خوشی محسوس کر رہے ہیں۔'' اس بار شائستہ نے مسکراتے ہوئے برازیلین زبان میں کہا۔

''یاد رہے کہ تم سب ہمارے مہمان بنے ہوئے ہو لیکن حقیقت میں تم سب ہمارے قیدی ہو اور میرے قبیلے کے باسیوں کے قاتل ہو اور ہم تم سب کے بارے میں خود فیصلہ کریں گے کہ تم سب کے ساتھ کیا سلوق کیا جائے۔'' اس بار ملکہ تامنی نے خشک انداز میں کہا تو ہم حیرت سے اس وحشی قبیلے کی حسین ملکہ کو دیکھنے لگے جس نے اچانک گرگٹ کی طرح رنگ بدلا تھا اور یہی صورت ہم ساڈار کی شخصیت میں بھی دیکھ چکے تھے جو کبھی دوستانہ انداز میں بات کرتا تھا اور کبھی سخت

ہو جاتا تھا اور تامنی نے کے انداز میں بھی وہی رویہ تھا۔

''نوجوان تم کون ہو اور کیا نام ہے تمہارا اور کس ملک سے تمہارا تعلق ہے۔'' ملکہ تامنی نے بارعب لہجے میں مگر اس بار حیرت انگیز طور پر مسکراتے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔

''میرا نام شہباز ہے اور میرا تعلق مشرق کے ملک ہندوستان سے ہے اور یہ سب میرے دوست اور ان کی بیگمات ہیں۔'' میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے تمام دوستوں او بھابیوں کا تعارف کروایا۔

''بہت خوب تو اس کا مطلب ہے کہ مسٹر شہباز تم ابھی کنوارے ہو۔'' میری باتیں سننے کے بعد ملکہ تامنی نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے حسین چہرے پر خوشی کے رنگ آ گئے جیسے میرے بارے میں غیر شادی شدہ کا سن کر اسے بہت خوشی ہوئی ہو۔ اب میں نے ساڈار کی طرف کن اکھیوں سے دیکھا تو حیران ہو گیا کیونکہ بدستور میری طرف متوجہ ہونے اور دلچسپی لینے پر ساڈار کے چہرے پر ایک رنگ آ رہا تھا اور جا رہا تھا جیسے اسے اپنی ملکہ سے اس چیز کی توقع نہیں تھی کہ وہ کسی اجنبی قیدی سے اس طرح کچھ زیادہ ہی دلچسپی لے گی۔

''شہباز تم اور تمہارے دوست ہمارے قیدی ہو لیکن ہم تم سب کے بارے میں نرم صورت حال دیکھیں گے فی الحال ابھی تم سب واپس جاؤ اور ایک دو دن میں تم سب کے بارے میں فیصلہ ہو گا۔'' ملکہ تامنی نے اس بار پھر خشک لہجے میں اور بارعب لہجے میں کہا۔ ہم سب نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا تو ملکہ تامنی پھر سے ایک ادا کے ساتھ اپنے جھونپڑے میں واپس چلی گئی اور اس کے اندر جانے کے بعد وحشی مرد اور عورتیں بھی یہاں سے آہستہ آہستہ جانے لگے اور کچھ ہی دیر میں مجمع خالی ہو گیا اور اب صرف ساڈار اور ہم پر نظر رکھنے والے ساڈار کے خاص وحشی ہی یہاں موجود تھے۔

''چلو دوستو ملکہ تامنی نے تم سب سے بات چیت کر لی ہے اور ان کے حتمی فیصلہ آنے تک تم سب ہمارے مہمان ہی ہو اور تم سب کے بارے میں ملکہ عالیہ جو فیصلہ کریں گی ہم سب ان کے

کیے گئے فیصلے کے تحت تم سب کے ساتھ سلوک کریں گے۔'' ساڈار نے ملکہ تامنی کے جانے کے بعد مسکراتے ہوئے ہمیں دیکھ کر کہا اور غور سے مجھے دیکھنے لگا۔

''پہلی دفعہ اسے احساس ہوا کہ میری مردانہ وجاہت اور سحر انگیز شخصیت بہت زیادہ ہے۔ مسٹر شہباز ہماری ملکہ تم سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہوئی ہیں معلوم نہیں تم نے ان پر کیا جادو پھونک دیا ہے۔'' ساڈار نے مجھے دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں کوئی جادوگر نہیں ہو جو تمہاری ملکہ پر جادو کروں میں تو ایک شکاری ہوں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب ساڈار ہمیں اپنے اسی جھونپڑے میں لے آیا جہاں گزشتہ پانچ دن سے ہم اس میں رہ رہے تھے۔

''شہباز یہ ان اجڈ وحشیوں کی ملکہ تو ہمارے خیال کے مخالف ہوگئی۔'' رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب تم نے ملکہ کے بارے میں کیا سوچا تھا۔'' سمتھ نے حیرت سے کہا۔

''یار میرے خیال میں کوئی سخت اور کرخت شکل کی بھینس نما حبشن ہوگی جسے دیکھ کر ہی خوف محسوس ہونے لگے گا لیکن یہ تو حسن کا شاہکار نمونہ نکلی اور سیاہ بھی نہیں بس سانولی ہے اور شعلہ بدن حسینہ نکلی۔'' رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں نے بھی ایک خاص بات نوٹ کی ہے۔'' ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وہ کیا ماریا بھابی۔'' صالح نے چونک کر پوچھا۔

''میں نے نوٹ کیا ہے کہ یہ وحشیوں کی ملکہ جو نوجوان اور بے حد حسین بھی ہے شہباز بھائی پر گہری دلچسپی لے رہی تھی کیونکہ ہمارے شہباز بھائی کی پرسنیلٹی ہی اتنی شاندار ہے کہ کوئی جوان عورت ان سے مہذوز ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔'' ماریا نے مسکراتے ہوئے کہا تو میرے سمیت سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اور میں نے یہ بھی نوٹ کیا ہے کہ اس بڑے اور اجڈ وحشی قبیلے کا جدید سپہ سلار ساڈار کی آنکھوں میں اپنی ملکہ کے لیے دلچسپی کے آثار نظر آتے ہیں۔'' شائستہ نے کہا تو میں نے چونک کر اسے دیکھا کیونکہ یہی بات تو میں نے بھی نوٹ کی تھی۔

''اس طرح تو شہباز بھائی اس قبیلے کے سپہ سلار کے حریف بن جائیں گے۔'' روزی نے کہا۔

''خیر ابھی تو یہ سب ہمارے اندازے ہیں لیکن اگر واقعی یہ سب ہمارے اندازے کے مطابق بات ٹھیک ہوئی تو ہم سب شدید خطرے میں پھنس چکے ہیں۔'' جیکب نے اس بار تشویش سے کہا تو سب نے چونک کر اسے دیکھا۔

''جیکب بھائی وہ کیسے۔'' لیلیٰ نے بدستور چونکتے ہوئے پوچھا۔

''یہاں ملکہ تامنی آل ان آل ہے اور اگر وہ شہباز میں دلچسپی لے رہی ہے تو ہوسکتا ہے ہمیں چھوڑ دے لیکن شہباز کو اپنے لیے مخصوص کر لے گی اور ہماری واپسی کے سفر میں شہباز ہمارے ساتھ نہیں ہوگا اور میں نے بھی یہ نوٹ کیا ہے کہ ساڈار اپنی ملکہ کو پسند کرتا ہے اس طرح ہمارا دوست شہباز ساڈار کی نظروں میں کانٹا بن جائے گا اور اسے نقصان بھی پہنچا سکتا ہے۔'' جیکب نے بدستور تشویش سے کہا تو سب خاموش ہو گئے۔

''واقعی اگر ان کے اندازے کے مطابق یہ سب ایسا ہی ہے تو شہباز کی زندگی دونوں اطراف سے خطرے میں پھنس چکی ہے۔'' اس بار سمتھ نے بھی تشویش سے کہا۔

''خیر ہم نے بھی ہاتھوں میں مہندی نہیں لگا رکھی اگر کوئی مشکل پیش آئی تو ہم وحشیوں کے ہاتھوں سے ان کے ہتھیار چھین کر ان پر پل پڑیں گے اور شہباز بھائی پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔'' اس بار مارتھا نے کہا تو رچرڈ نے بھی جوش میں اپنی بیوی کی بات پر زور سے ہاں کہا۔

''مگر میرے دوستو اور بھابیو، آپ سب میرے لیے اتنے پریشان کیوں ہیں میں کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہوں اور ویسے بھی یہ سب آپ سب کے اندازے ہیں ہم سب اس سے پہلے بھی مختلف ملکوں کے جنگلوں میں وحشی قبائل کے ہاتھوں گرفتار ہوتے رہے ہیں اور کامیابی سے وہاں سے

نکلتے رہے ہیں اور گو کہ اس قبیلے کا سپہ سالار اور ملکہ جدید امتزاج کے ہیں لیکن ان وحشیوں کا اپنا رہنے سہنے کا انداز ہے بس ہمیں یہ اپنے وحشی ساتھیوں کی موت کا بدلہ لیں گے اس کے لیے ہمیں تیار رہنا پڑے گا۔'' میں نے سب کے چہروں پر پریشانی دیکھی تو ان کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''ہاں میرے خیال ہمیں اب پریشان ہونے کے بجائے اس موضوع کو یہیں ختم کر دینا چاہیے ورنہ مزید مشکل کا شکار ہو جائیں گے۔'' اس بار جیکب نے خود ہی سب کو تسلی دی تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم یہاں وحشیوں سے کس طرح چھٹکارا حاصل کریں کیونکہ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ اس وحشی قبیلے کا سپہ سالار اور ان کی ملکہ جدید دنیا کا سفر کرتے رہے ہیں اور جدید دنیا کے طور طریقے اور جدید ہتھیار چلانا بھی جانتے ہیں انہیں ہم بے وقوف بنانہ اور کوئی چکمہ تو نہیں دے سکتے پھر کس طرح یہاں سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکے۔'' عزیز نے کہا۔

''اس کے بارے میں بھی دیکھ لیں گے فی الحال تو مجھے بھوک لگی ہے اس کی فکر کرو۔'' لیلیٰ نے اپنے خاوند عزیز کی طرف دیکھ کر کہا تو ہم سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اب اس سے پہلے کہ مزید باتیں کرتے ساڈارا اپنے ساتھیوں کے ساتھ ہمارے جھونپڑے میں داخل ہوا اور اس کے ساتھیوں کے ہاتھوں میں کھانے کے تشت تھے اور پہلی دفعہ ان کے ساتھ نوجوان وحشی لڑکیاں بھی تھیں اور تین وحشی مرد اور تین ہی نوجوان لڑکیاں تھیں جن کے ہاتھوں میں کھانے کے برتن اور تشت وغیرہ تھے حالانکہ اس سے پہلے صرف مرد ہی ہمارے سامنے کھانا دینے آتے تھے۔

جھونپڑے میں بیٹریاں جل رہی تھیں اور یہ انتظام بھی شروع سے ہی ساڈار نے ہمارے جھونپڑے میں کیا ہوا تھا ورنہ ان وحشیوں کی جھونپڑیوں میں مشعلیں یا دیے ہی جلتے تھے۔ میں نے نوٹ کیا کہ قبیلے کی تینوں لڑکیاں صرف جوان ہی نہیں بلکہ کافی خوبصورت بھی تھیں اور تینوں نے مسکرا کر مجھے ہی دیکھا تو میں حیرت سے منہ پھاڑے ان کو دیکھنے لگا اور میں نے ساڈار کی طرف دیکھا جو غور سے میری طرف دیکھ رہا تھا جیسے مجھے کھنگالنے آیا ہو کہ میں عیش پرست اور ہوس

پرست ہوں یا نہیں۔

میری بدحواسی دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔تینوں لڑکیاں میری مردانہ وجاہت سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہوگئی تھیں اور میرے قریب ہی بیٹھ گئیں اور مسکراتے ہوئے مجھے دیکھنے لگیں تو میرا چہرہ نروس ہوگیا۔

''مسٹر ساڈار کیا بات ہے آپ آج یہاں ہمارے لیے حسین میزبان لائے ہیں۔'' جیکب نے مسکراتے ہوئے حیرت سے پوچھا۔

''مسٹر جیکب آپ اور بقیہ چار دوست تو شادی شدہ ہیں لیکن مسٹر شہباز غیر شادی شدہ اور میں نے سوچا کہ آج رات ان کو آپ سے علیحدہ سونے کا اور سکون والی نیند سونے کا موقع دیا جائے اس لیے اپنے قبیلے کی تین حسین ترین ناریوں کو مسٹر شہباز کی خدمت کے لیے بلایا گیا ہے۔'' ساڈار نے میری طرف دیکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

میرا سانس ہی اٹک گیا کیونکہ میں شروع سے ہی اس معاملے سے دور بھاگنے والا تھا ورنہ قدرت نے مجھے جس طرح کی پرکشش شخصیت دی تھی میں اگر چاہوں تو حسین ترین لڑکیاں میرے اردگرد ہوتیں لیکن میں شروع سے ہی ان معاملات سے دور بھاگنے والا تھا اور ساڈار کی بات سن کر میں گھبرا گیا۔اگر میں عیاش پرست ہوتا تو اب تک بے شمار حسن کا شکار کر چکا ہوتا لیکن سوائے درندوں اور جانوروں کے شکار اور سیر وسیاحت کے کسی اور چیز کا شوق نہیں تھا اور ایک لحاظ سے یہ اچھی بات بھی تھی اور مجھے اس چیز پر فخر بھی تھا کہ میں کبھی غلط کاریوں میں نہیں پڑا لیکن اب میں ایک امتحان میں پڑ گیا تھا۔نن نہیں مسٹر ساڈار آپ کا بہت شکریہ میں یہاں اپنے دوستوں کے ساتھ اسی جھونپڑے میں ہی ٹھیک ہوں مجھے کسی ایسی خدمت کی ضرورت نہیں ہے۔میں نے تیزی سے کہا تو میرے دوست اور بھابیاں میرے چہرے پر ہوائیاں دیکھ کر مسکرانے لگے کیونکہ وہ سب میری فطرت سے واقف تھے۔

''ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی مسٹر شہباز میں تو میزبانی کا حق ادا کر رہا تھا۔'' ساڈار نے

کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو میں نے سکھ کا سانس لیا۔

''مسٹر ساڈار ہم شکاری آپ قبیلے والوں کے مہمان نہیں بلکہ مجرم اور قیدی ہیں۔،، میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو ساڈار خاموش رہا پھر ساڈار نے ان تینوں لڑکیوں سے کچھ کہا جو میں نہ سمجھ سکا لیکن ساڈار کی بات سن کر تینوں لڑکیوں کے چہروں پر مایوسی چھا گئی اور حیرت سے مجھے دیکھنے لگیں لیکن خاموشی سے اٹھیں اور جھونپڑے سے نکل گئیں۔

اب ہم نے کھانا شروع کر دیا اور ساڈار بھی ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا۔ چونکہ ساڈار کے کہنے پر میں عزیز اور صالح اور شائستہ بھابی اور لیلیٰ بھابی نے اپنے لیے خود تکبیر پڑھ کر یہاں ایک بکری کو ذبح کیا تھا اور اسی کا گوشت اپنی نگرانی میں پکواتے تھے اور کھا رہے تھے البتہ جیکب، سمتھ ، رچرڈ، روزی، مارتھا اور ماریا بھی ہمارے ساتھ گوشت کھانے میں شیئر ہو جاتے تھے اور ویسے بھی ہم سب گہرے دوست تھے اور وہ جانتے تھے کہ گوشت کھانے کا ہمارا طریقہ مختلف ہے اور حلال کر کے کھاتے ہیں۔

ساڈار کھانے کے دوران مجھے اور میری عادتوں کو نوٹ کرتا رہا پھر کھانے کے بعد چلا گیا۔ دو دن مزید ہمیں ساڈار اور ملکہ تامنی نظر نہیں آئے۔ تیسرے دن ہمیں ساڈار نظر آیا۔ مسٹر ساڈار ہم نے بہت دن یہاں آپ کے قبیلے میں رہ لیا ہے اب ہمارے بارے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے ہم پہلے ہی آپ سے معذرت کر چکے ہیں آپ کی ملکہ آخر کیا چاہتی ہیں۔ ماریا نے اسے دیکھتے ہی کہا۔ آپ سب کے بارے میں آج فیصلہ ہو ہی جائے گا کہ آپ کی غلطی کو معاف کیا جائے کا سزا دی جائے لیکن فی الحال صرف مسٹر شہباز کو ہی ملکہ عالیہ نے بلوایا ہے۔ ساڈار نے خشک لہجے میں کہا اور میں نے محسوس کیا کہ اس کی آنکھوں میں ویرانی تھی اور مجھے اس کا چہرہ بجھا بجھا لگا جیسے اسے کسی چیز کا بہت صدمہ ہوا ہو۔

''یہ کیا بات ہوئی تمہاری ملکہ نے صرف مجھے ہی کیوں بلایا ہے یہ سب بھی تو میرے دوست ہیں پھر سپیشل تو پر میرے لیے ہی یہ حکم کی صادر کیا گیا ہے۔'' میں نے حیرت سے چونکتے ہوئے

کہا۔

''اس کا تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا ہم نے تو صرف حکم کی تعمیل کرنی ہوتی ہے۔'' ساڈار نے میری طرف بدستور خشک نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن آخر وجہ کیا ہے کیا تم کچھ نہیں جانتے مسٹر سالار۔'' میں نے پھر جرح کی۔

''تمہیں پھانسی پر لٹکانا ہے یا پھولوں کے گجرے پہنانے ہیں مجھے کیا معلوم یہ تو ملکہ عالیہ ہی تمہیں بتائیں گی انہوں نے تمہیں طلب کیا ہے۔'' اس بار ساڈار نے بگڑتے ہوئے غصے سے کہا تو ہم سب چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

''مجھ میں سرخاب کے پر نہیں لگے جو تمہاری ملکہ مجھے پھولوں کے گجرے پہنائے گی ہاں اگر مجھے پھانسی پر لٹکانا ہے تو مجھے منظور ہے لیکن شرط یہ ہوگی کہ میرے ساتھیوں کو زندسلامت واپس جانے دیا جائے۔'' میں نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''یہ کیا احمقانہ بات کر رہے ہیں شہباز بھائی کیا ہم اتنے بے غیرت ہیں آپ کو یہاں مشکل میں چھوڑ کر اپنی زندگی بچائیں پلیز ایسی باتیں مت کریں۔'' روزی نے مجھے دیکھ کر فوراً کہا۔

''یار شہباز ہم تمہارے ساتھ کوئی کرائے کے شکاری گروپ کے ممبر نہیں ہیں اگر اب ایسی فضول بات کی تو ہم تم سے ناراض ہو جائیں گے کیا تمہاری نظر میں ہم تمہیں ایسے لگتے ہیں۔'' روزی بھابی کے خاوند جیکب نے بھی میری بات سن کر منہ بناتے ہوئے کہا تو میرے سب دوست میری اس بات پر مجھ سے ناراض ہونے لگے۔

''دوستو میری نظر میں آپ سب قربانی دینے والے دوست ہو لیکن آپ سب کی زندگی مجھے پیاری ہے۔'' میں نے کہا۔

''یہ آپ لوگ کیا جرح کرنے لگے ہیں مجھے معلوم نہیں ہے کہ ملکہ نے مسٹر شہباز کو کس لیے بلایا ہے اس لیے مسٹر شہباز تم میرے ساتھ چلو اور ملکہ کی بات سن لو۔'' اس بار ساڈار نے ہمیں آپس میں الجھا ہوا دیکھا تو قدرے نرم لہجے میں کہا لیکن اس کی باتوں میں اس بار بھی کوئی دوستی کے آثار

یا گرم جوشی نہیں تھی۔

''ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلنے کو تیار ہوں لیکن میرے دوستوں کو کوئی آنچ نہ آئے۔''میں نے مضبوط ارادے سے کہا۔

''مسٹر شہباز تمہیں خود ہی معلوم ہے کہ تم سب ہمارے مہمان نہیں بلکہ قیدی اور مجرم ہو لیکن پھر بھی ہم نے تم سب کو مہمان سے بڑھ کر عزت دی ہے تو پھر اچانک تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو ہاں یہ اور بات ہے کہ ابھی بھی تم سب کے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں ہوا وہ ملکہ عالیہ خود کریں گی لیکن مجھے امید ہے کہ تمہارے ساتھیوں کے بارے میں ملکہ اچھا ہی فیصلہ کریں گی۔'' ساڈار نے اس بار طویل سانس لیتے ہوئے کہا جیسے کسی وجہ سے بہت غمزدہ ہو۔

''کیا مطلب اگر ہمارے بارے میں اچھا فیصلہ کریں گی تو ہمارے دوست شہباز کے بارے میں تم نے کچھ نہیں کہا اس کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا حالانکہ قصور وار تو ہم سب ہی ہیں۔'' صالح نے حیرت سے کہا۔

''تم لوگ عجیب شکاری ہو بہت سوال کرتے ہو کیوں ملکہ سے ملنے سے اتنا گھبرا رہے ہو۔'' ساڈار نے بے زاری سے کہا۔

''ٹھیک ہے میں تیار ہوں چلو کہاں ہے تمہاری ملکہ۔''میں نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''آپ سب لوگ یہاں آرام کریں آپ سب کے بارے میں جو فیصلہ ہوگا اس کے بارے میں آپ کو بس جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔'' ساڈار نے میرے ساتھ آگے بڑھتے ہوئے میرے ساتھوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

میں نے نوٹ کیا کہ ساڈار جیسا جدید وحشی اپنے قبیلے کے دیگر اجڈ وحشیوں کی طرح ہوس پرست نہیں تھا اور میری تمام بھابیوں کو ایک بار دیکھنے کے بعد پھر ان کی طرف متوجہ ہی نہیں ہوا تھا جس سے اس کے کردار کی پختگی کا معلوم ہوتا تھا حالانکہ ہم سب تجربہ کار شکاری ہونے کے باوجود نہتے تھے اور ان وحشیوں کے رحم و کرم پر تھے اور ساڈار چاہتا تو میری پانچوں بھابیاں جو نوجوان

اور بہت حسین بھی تھیں ان سے زبردستی کرسکتا تھا لیکن معلوم نہیں یہ کس مٹی کا بنا ہوا تھا جیسے اسے صنف نازک کی جوانی اوران کے حُسن سے کوئی غرض ہی نہ ہواور یہ ایک لحاظ سے اچھی بات بھی تھی جس کی وجہ سے مجھے ساڈار اچھا لگنے لگا تھا جو دیگر وحشیوں کی نسبت اچھی شکل وصورت کا تھا اور مہذب دنیا کے رنگ نے اس کو جدید طرز دے دیا تھا اور اپنے بالوں میں کنگھا تک کرتا تھا۔ گوکہ اس قبیلے کی چند نوجوان لڑکیوں کے چہروں میں دلکشی ضرور تھی لیکن وحشیانہ پن بھی ضرور تھا لیکن ملکہ تامنی کو بھی میں نے بنا سنورا ہوا پایا تھا۔ میں ساڈار کے پیچھے چلتے رہا تھا اور کچھ دیر بعد ملکہ تامنی کے بڑے اور شاندار جھونپڑے کے پاس پہنچ گیا۔

’’ملکہ آپ کے حکم پر مسٹر شہباز کو لایا جاچکا ہے اس کے بارے میں اب کیا حکم ہے۔‘‘ ساڈار نے اونچی آواز میں کہا۔

’’مسٹر شہباز کو اندر بھیج دیا جائے ہم خود اس سے بات کریں گے۔‘‘ مجھے اس شاندار جھونپڑے کے اندر سے ملکہ تامنی کی کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

’’چلو شہباز جاؤ اندر تمہیں ملکہ عالیہ نے طلب کرلیا ہے۔‘‘ ساڈار نے خشک لہجے میں کہا اور میں نے واضح نوٹ کیا کہ اس کے لہجے میں ایک دکھ تھا جیسے مجھے یہ بات کہتے ہوئے اسے مشکل ہورہی ہو۔

’’کیا مطلب تم بھی میرے ساتھ چلو تم باہر کیوں کھڑے ہو۔‘‘ میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

’’نہیں تمہیں طلب کیا گیا ہے اب چلو اور زیادہ نخرے مت کرو۔‘‘ ساڈار نے بدستور خشک اور سخت لہجے میں کہا اور دوبارہ پیچھے کی طرف مڑ کر جانے لگا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا کہ اچانک اسے کیا ہوگیا ہے۔ خیر میں نے حیرت سے کندھے اچکائے اور شاندار جھونپڑے کے دروازے پر پردے کو سرکایا اور اندر داخل ہوگیا جہاں دو مشعلیں جل رہی تھیں اور اس کی پراسرار روشنی میں ملکہ تامنی سولہ سنگھار کیے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے سنگھار کو دیکھ کر میں یک ٹک اس کی

طرف دیکھنے لگا کیونکہ ملکہ تامنی اس وقت واقعی کوئی اپسرا لگ رہی تھی اور خوبصورت تو پہلے ہی تھی اوراس وقت بہت زیادہ حسین لگ رہی تھی اور میں عورت ذات سے دلچسپی نہ رکھنے والا شخص بھی اس کی خوبصورتی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

''جی ملکہ تامنی آپ نے مجھے بلوایا تھا بتائیں آپ نے مجھے کیوں طلب کیا ہے۔،، میں نے احترام سے لیکن قدرے خشک لہجے میں کہا۔

''مسٹر سالار آپ شادہ شدہ ہیں۔'' ملکہ تامنی نے میری طرف دیکھ کر ایک دل آویز انداز سے مسکراتے ہوئے کہا اور ملکہ تامنی کا بدن ویسے ہی بہت شعلہ بدن تھا اور اس وقت تو پورے سنگھار کے ساتھ پورے جوبن پر تھی اور مجھ جیسے عورت ذات سے لاتعلقی رکھنے والے شخص کی نگاہیں بھی اس کے حسین چہرے اور خوبصورت وجود پر پھسل رہی تھیں۔ میں آغاز میں ہی اس کے اس سوال پر حیران ہو گیا۔

''نہیں ملکہ میں غیر شادی شدہ ہوں لیکن یہ بات آپ کس لیے پوچھ رہی ہیں۔'' میں نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''مسٹر شہباز کیا تم اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔'' ملکہ نے کہا۔

''کیا مطلب ملکہ تم کہنا کیا چاہتی ہو۔'' میں آپ سے اب تم پر آ گیا تھا اور میں نے بے خوف ہو کر کہا۔

''بہت خوب مجھے یعنی سارکان قبیلے کی ملکہ تامنی کو تمہارے اس تکلفانہ انداز سے کوئی غصہ نہیں آیا بلکہ اچھا لگا ہے مسٹر شہباز قدرت نے تمہیں بہت ہی خوبرو اور انتہائی دلکش شخصیت سے نوازا ہے اور جنس مخالف تمہیں دیکھ کر تم سے دوستی کرنے کی تمنا کرتی ہو گی کیا تمہیں اس کا اندازہ نہیں ہے۔'' ملکہ تامنی نے بدستور دلکش انداز میں اور ادا سے مسکراتے ہوئے کہا تو میرا دماغ بھک سے اڑ گیا کیونکہ یہ وحشیوں کی حسین ملکہ مجھ ناچیز کو چاہنے لگی تھی اور یہ ایک لحاظ سے اچھا بھی تھا اور بہت خطرناک بھی تھا۔

''ہاں یہ اللہ رب العزت کا بہت شکر ہے کہ اس نے مجھے بہت اچھی شکل وصورت سے نوازا ہے لیکن تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے۔'' میں نے بدستور سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

''بہت ہی سنگدل انسان ہو اچھا خیر یہ بتاؤ تمہیں اور تمہارے تمام شادہ شدہ شکاری دوستوں اوران کی شکاری بیگمات کو یہاں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی۔'' ملکہ نے مسکراتے ہوئے نیا سوال کیا۔

''نہیں ملکہ تمہارے سپہ سلار ساڈار بھی مجھے تمہاری طرح جدید دور کا وحشی ملا ہے اور وہ بھی تمہاری طرح اچھا انسا ہے اور بہت ہی زندہ دل ہے کیا تم بھی ساڈار کی طرح کئی ملکوں کا سفر کر چکی ہو۔'' میں نے اس بار سوال کیا۔

''ہاں میں اور ساڈار مل کر تو ایک ساتھ کئی سفر کیے ہیں اور مجھے اپنے سپہ سلار اور ساتھی پر بہت فخر ہے کہ مجھے ساڈار جیسا مخلص دوست نما سپہ سالا ر ملا ہے۔'' ملکہ نے کہا۔

''کیا تم شادہ شدہ ہو۔'' میں نے پھر کہا تو ملکہ تامنی چونک کر مجھے دیکھنے لگی اور کسی مہذب دنیا کی شرمیلی لڑکی کی طرح اس کے چہرے پر شرم کی سرخی بھی آئی جسے دیکھ کر میں واقعی حیران ہو گیا۔

''نہیں میں غیر شادی شدہ ہوں اور ابھی تک کسی مرد ذات نے مجھے نہیں چھوا۔'' ملکہ تامنی نے فخر سے کہا تو میں اس کے شرمیلے انداز اور فخر والے لہجے پر بھی حیران رہ گیا کیونکہ بے شک مہذب دنیا کے سفر نے اجڈ وحشی قبیلے کی ملکہ کو عورت ذات کی روائتی شرم بھی دی تھی لیکن مشرق جیسی کنواری لڑکی والا شرم وحیا بہرحال نہیں تھا کیونکہ جو شرم اور حیا کے رنگ مشرقی لڑکیوں میں ہوتا ہے وہ مغربی لڑکیوں میں نہیں ہوتا۔

''خیر ملکہ اب میں اور میرے ساتھی یہاں سے جانا چاہتے ہیں بے شک انجانے میں ہم نے تمہارے قبیلے کے چند اجڈ وحشیوں کا خاتمہ کیا تھا لیکن کئی بار ہم معذرت کر چکے ہیں ہم سے غلطی ہوئی تھی اور تم اور ساڈار مہذب دنیا کے رنگ میں ڈھلے ہوئے ہو مجھے یقین ہے کہ آپ ہمیں معاف کر دیں گے۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو اس کے حسین چہرے پر پھر گہری

مسکراہٹ رینگ گئی جیسے کسی چیز کو فتح کر لیا ہو یا فتح کرنے کے چکروں میں ہے۔

''ہاں مسٹر شہباز میں ملکہ تامنی سارکان قبیلے کی ملکہ تم اور تمہارے ساتھیوں کو معاف کرتی ہوں لیکن اس کے لیے تمہیں ایک قربانی دینے پڑے گی لیکن یقین کرو یہ قربانی نہیں ہوگی بلکہ تمہارے لیے اعزاز ہوگا۔'' ملکہ تامنی نے میری طرف غور سے دیکھتے ہوئے بڑے شاہانہ انداز سے کہا۔

ملکہ تامنی آپ کا بہت بہت شکریہ کہ آپ نے ہم سب کو معاف کر دیا ہم آپ کے احسان کو کبھی نہیں بھولیں گے ہم نے بہت دن یہاں رہ لیا ہے اب ہمیں واپسی جانے دیا جائے۔'' میں نے اس کی بات سن کر پر جوش لہجے کہا اور چہرے پر مسکراہٹ سجالی اور میری دلکش مسکراہٹ پر ملکہ تامنی اپنی حسین آنکھوں سے غور سے مجھے دیکھا اور پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی تو میں بھی ہنس پرا۔

''مسٹر سالار تم بے شک کسرتی بدن کے بھرپور دراز قد نکھرتے رنگت کے سحر انگیز شخصیت کے نوجوان ہو لیکن بہت بھولے ہو۔'' ملکہ تامنی نے بھرپور دلکش انداز سے کہا۔

''کیا مطلب ملکہ آپ کیا کہہ رہی ہیں میں کچھ سمجھا نہیں۔'' میں نے اس بار حیرت سے کہا۔

''میں نے یہ کہا ہے کہ تمہارے ساتھیوں کو میں زندہ سلامت چھوڑ دوں گی لیکن اگر تم اپنے ساتھیوں کے لیے مخلص ہو اور ان کی زندگی چاہتے ہو تو میں وعدہ کرتی ہوں کہ ان کو واقعی ابھی زندہ سلامت چھوڑنے کا حکم دے دوں گی او[illegible]ط مقام تک بھی پہنچا دیا جائے گا لیکن تمہیں یہاں میرے ساتھ اس قبیلے میں رہنا پڑے گا اور تم یہاں قیدی نہیں ہوگے بلکہ میرے سرتاج بنو گے۔'' ملکہ تامنی نے شاہانہ انداز میں کہا جیسے مجھ پر احسان کر رہی ہو لیکن اس کی بات سن کر میں لرز گیا اور اس کی بات کا مفہوم سمجھ گیا تھا۔

''یہ کیا بات ہوئی میں یہاں کیوں رہوں میں یہاں اجڈ قبیلے میں نہیں رہ سکتا اور میں کیسے تمہارا سرتاج بن سکتا ہوں تم خود ملکہ ہو۔'' میں نے گھبرا کر کہا۔

''بدھو میں تم سے شادی کرنا چاہتی ہوں اور مکمل چاند رات کو تم سے شادی کروں گی کیا یہ تمہارے لیے خوش نصیبی نہیں کہ میں نے تمہیں اپنے لیے پسند کر لیا ہے۔'' ملکہ نے سیدھے لفظوں

میں کہا تو میں گھبرا گیا اور میرے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگیں لیکن میں نے خود کو مضبوط کر لیا۔

''ملکہ میں تم سے سیدھی بات کروں گا اور سچی بات تو یہ ہے کہ تم ماشاءاللہ واقعی بے حد حسین ہو اور نوجوان ہو اور ملکہ ہو لیکن مجھے تم سے شادی کرنے کا شوق نہیں ہے لیکن اگر تم میرے ساتھیوں کی زندگی اسی صورت میں بخش رہی ہو تو میں اپنے ساتھیوں کے لیے سب کچھ کرنے کو تیار ہوں۔'' میں نے سر اٹھا کر خشک لہجے میں کہا تو ملکہ تامنی میری بات سن کر خوش ہوگئی۔

''یقین کرو شہباز تمہیں مجھ سے شادی کر کے خوشی ہوگی اور مایوسی نہیں ہوگی اور ہم مہذب دنیا کا سفر بھی کرتے رہیں گے اور تم اپنے ساتھیوں سے بھی ملتے رہے گے اور اپنے ملک بھی جا سکتے ہو مجھے تم پر اعتبار ہے تم میرے ساتھ خوش رہو گے۔'' ملکہ تامنی نے بھرپور انداز میں کہا۔

''لیکن ملکہ تامنی مانتا ہوں تم یہاں کی ملکہ ہو لیکن یہ مہذب دنیا نہیں بلکہ تم اجڈ اور وحشی قبیلے کی ملکہ ہو جو مہذب دنیا کے کوسوں دور تاریک جنگلات میں ہے کیا تمہارے قبیلے والے اور خاص کر ساڈار اس بات کو قبول کر لے گا کہ ایک اجنبی اور ان کے ساتھیوں کے قاتلوں کے ایک ساتھی یعنی مجھ سے شادی کر لو۔'' میں نے کہا۔

دراصل مجھے وحشیوں کی اس حسین اور نوجوان ملکہ سے شادی کی کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن میں یہ بھی جانتا تھا کہ بے شک ملکہ تامنی اور ساڈار پر مہذب دنیا کا رنگ چڑھا ہوا تھا جس سے یہ اب تک ہمارے ساتھ اچھا سلوک کر رہے تھے لیکن یہ اجڈ اور تاریک جنگلیوں کے باسی تھے اور میرے انکار پر ملکہ برہم بھی ہو سکتی تھی اس لیے میں خود غرضی میں اپنے ساتھیوں کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتا تھا کیونکہ میری قربانی سے میرے ساتھیوں کو زندہ چھوڑا جانے کا ملکہ تامنی پورا وعدہ لے چکی تھی۔

''نہیں تمہیں اس چیز کی فکر نہیں ہونے چاہیے یہ میرا کام ہے میں یہاں کی ملکہ ہوں''۔ ملکہ تامنی نے سخت لہجے میں کہا جیسے کسی نے اس کی اس خواہش پر انکار کیا تو اسے کٹوا ڈالے گی۔

''ٹھیک ہے میں یہاں تمہارا قیدی رہوں گا تم میرے ساتھیوں کو آج ہی چھوڑنے کا وعدہ کرو

میں یہاں اکیلا رہوں گا تمہیں آج اور ابھی ان کو چھوڑ نہ ہوگا۔‘‘ میں نے پختہ ارادے سے کہا۔

’’ٹھیک ہے اگر تم نہیں چاہتے کہ تمہاری اور میری شادی میں تمہارے ساتھی بھی شرکت کریں تو میں آج ہی ان کو آزاد ہونے کا حکم دے دیتی ہوں اور میرے بندے تمہارے ساتھیوں ط مقام تک چھوڑ آئیں گے لیکن میرا یہی مشورہ ہے کہ اپنے ساتھیوں کو یہاں رہنے دو کیونکہ ایک ہفتے بعد پورے چاند کی رات ہے جس میں قبیلے کے صدیوں پرانے رواج کے مطابق ہم شادی کر لیں گے۔‘‘ ملکہ تامنی نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔

’’لیکن ملکہ تامنی میں مسلمان ہوں اور میں کس طرح ایک اجڈ اور تمہارے قدیم طریقوں سے تم سے شادی کر سکتا ہوں وہ ہمارے نزدیک درست نہیں ہوتا۔ میں نے بدستور خشک لہجے میں کہا۔اس لیے تو میں تمہیں کہہ رہی ہوں کہ اپنے ساتھیوں کو یہاں رکھو یا پھر اپنے دو دوستوں عزیز اور صالح اور ان کی بیگمات کو یہاں رہنے دو اور باقی تمہارے تین دوستوں اور ان کی بیویاں بھی یہاں رہتے ہیں تو اچھی بات ہے لیکن تمہارے کہنے پر ان کو ابھی اور اسی وقت میں آزاد او ط مقام پہنچانے کا انتظام کر دیتی ہوں۔‘‘ ملکہ تامنی نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

’’نہیں ملکہ تمہیں میرے سب ساتھیوں کو ہی ابھی آزاد کرنا ہوگا لیکن اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ تم میرے ساتھیوں ط مقام تک پہنچا دوگی۔‘‘ میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا کیونکہ میرے اقرار پر اس کا حسین چہرہ خوشی سے چمک اٹھا تھا۔

’’مسٹر شہباز میں تم سے شادی کروں گی اور میں کسی عیش پرست ملکہ کی طرح تم جیسے پرکشش جوان سے اپنے من کی پیاس بجھانے کے لیے یہاں نہیں بلوایا اور واقعی آج تک میں کسی مرد کے آنگن میں نہیں گئی کیونکہ میں ملکہ ہونے کے باوجود عیش پرست اور ہوس پرست نہیں ہوں اس بات کا اندازہ تمہیں مجھ سے شادی کے بعد ہو جائے گا۔ مجھے یقین ہے کہ تمہیں مجھ سے شادی کرنے کے بعد کوئی پچھتاوا نہیں ہوگا۔فکر مت کرو تمہارے ساتھیوں کچھ نہیں ہوگا اور ویسے بھی میں تمہیں کہہ چکی ہوں کہ ہم شادی کے بعد مستقل یہاں نہیں رہیں گے ہم مہذب دنیا میں بھی جاتے

رہیں گے جہاں تم اپنے ساتھیوں اور دوستوں سے مل سکو گے اور میں اجڈ وحشیوں کی ملکہ ضرور ہوں لیکن تم خود دیکھ لو میں اور ساڈار وحشی ہونے کے باوجود وحشی نہیں ہیں۔'' ملکہ تامنی نے کہا۔

''تو ایک ہفتے بعد چاندرات ہے اور تم مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہو ٹھیک ہے میں راضی ہوں لیکن آج ہی میرے ساتھیوں کو چھوڑ دیا جائے لیکن ایک بات بتاؤ مجھے معلوم ہے تم اپنے اجڈ اور قدیم رواج پر چلنے والے سیدھے سادھے وحشیوں کو سنبھال لو گی لیکن ساڈار بھی تمہارے اس فیصلے سے خوش ہوگا۔'' میں نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا تو تامنی کچھ لمحے کے لیے خاموش ہوگئی اور اس کا چہرہ بھی اسی دوران کچھ لمحے کے لیے اداس ہوگیا جیسے وہ کچھ غلط اور ملکہ ہونے اور آل ان آل ہونے کے ناطے اپنے دل کے فیصلے جذبات کو ترجیح دے رہی ہے۔

''میں ساڈار کو سمجھا دوں گی وہ میرا سپہ سالار ہی نہیں بلکہ میرا دوست بھی ہے اور میرے ہر سفر کا ساتھی بھی ہے۔'' تامنی نے طویل سانس لے کر کہا جیسے اپنے فیصلے یعنی میرے اقرار کے بعد مجھ سے شادی کرنے اور اپنے جذباتی فیصلے پر خوش بھی ہے اور کچھ اداس بھی ہے۔

''ٹھیک ہے میں تیار ہوں اب مجھے اجازت دو میں اپنے ساتھیوں کے پاس جانا چاہتا ہوں تا کہ ان کو طریقے سے یہاں سے روانہ کرنے اور ان کو الوداع کر سکوں۔'' میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے مسٹر شہباز تم جا سکتے ہو اپنے ساتھیوں کے پاس اور میں ان کی روانگی او[illegible]ط جگہ چھورنے کا انتظام کرتی ہوں۔'' ملکہ تامنی نے کہا۔

''میں اور میرے دوست اور بھابیاں سب ہی تجربہ کار شکاری ہیں بس تم ہمارا سامان ہمارے حوالے کر دو جو ہم سے یہاں آنے سے پہلے شروع میں لیا گیا تھا وہ خود ہی اپنی حفاظت کر لیں گے۔'' میں نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''میں بھی تو شکاری ہوں اور لیکن تم نے میرے دل کو شکار کر لیا ہے۔'' ملکہ تامنی نے اس بار پھر دلربا انداز میں کہا تو اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ٹھیک ہے میں جا رہا ہوں۔'' میں نے مختصر کہا اور اس کے شاندار جھونپڑے سے باہر نکل گیا

اور باہر ہی نکلا تو یہاں پہرے پر وحشیوں اور جوان لڑکیاں جو ملکہ تامنی کی خدمت پر معمور تھے مجھے حیرت سے دیکھا لیکن خاموش رہے۔ میں اب دوباہ اپنے ساتھیوں کی طرف جانے لگا تو مجھے پھر ساڈار نظر آیا جو مجھے دیکھ کر میری طرف بڑھا۔

''مسٹر شہباز ملکہ نے تمہیں کس لیے بلوایا تھا۔'' ساڈار میرے قریب پہنچ کر مجھ سے پوچھا۔

''ساڈار تم درست کہہ رہے تھے تمہاری حسین ملکہ مجھے واقعی پھانسی پر لٹکانے کے لیے تیار بیٹھی ہے لیکن میرے دوستوں کو چھوڑنے کا حکم بھی ہوا ہے۔'' میں نے خشک لہجے میں کہا۔

''کیا مطلب میں سمجھا نہیں کیونکہ پہلی دفعہ میں نے ملکہ کی آنکھوں میں تمہارے لیے پسندیدگی کے آثار دیکھے تھے اور یہ تم کیا بات کر رہے ہو۔'' ساڈار نے حیرت سے کہا۔

''ابھی کچھ دیر بعد تمہیں اپنی ملکہ کے فیصلے کا علم ہو جائے گا بلکہ تمہیں سب سے پہلے معلوم ہو گا فی الحال مجھے اپنے ساتھیوں کے پاس جانے دو۔'' میں نے بدستور خشک اور سخت لہجے میں کہا اور اپنے ساتھیوں والے خیمے کی طرف بڑھا تو ساڈار نے مجھے چونک کر دیکھا۔

''تو ملکہ تامنی تم سے شادی کرنا چاہتی ہے۔'' ساڈار نے طویل سانس لے کر کہا اور مجھے ایسا لگا جیسے ایسا کہتے ہوئے اس کے لہجے میں بے حد دکھ ہو۔

''ہاں مسٹر ساڈار تمہارا اندازہ واقعی درست ہے اور اپنے دوستوں کے لیے مجھے ہر چیز قبول ہے۔'' میں نے حیرت سے اس کے دکھ زدہ چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گیا اور کچھ آگے جا کر پیچھے مڑ کر دیکھا تو ساڈار مجھے صدمے کی حالت میں خاموش کھڑا دیکھ رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں میرے لیے نفرت بھی شامل تھی۔

اب میں اسے چھوڑ کر اپنے ساتھیوں کے خیمے کی طرف بڑھا جہاں خیمے کے اندر میرے دوست اور بھابیاں باتیں کر رہے تھے اور ان کا موضوع میں ہی تھا کہ ملکہ نے مجھے کس لیے بلایا ہے اور مجھے دیکھ کر سب نے چونک کر مجھے دیکھا۔

''دوستو مبارک ہو ملکہ تامنی جو بے حد حسین اور میرے بھابیوں کی طرح شکاری بھی ہے اس

نے سب کو معاف کر دیا ہے اور اب سب آزاد ہیں۔‘‘میں نے زبردستی چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا حالانکہ ملکہ تامنی سے شادی کا فیصلہ لے کر میں خوش نہیں تھا لیکن اپنے ساتھیوں کے سامنے اس کا اظہار نہیں کیا۔

’’بہت خوب شہباز ہمیں یقین تھا کہ میرا دوست شہباز کسی حسینہ کے پاس جائے اور وہ اس کی بات نہ مانے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔‘‘ رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔

’’خیر اب آپ سب تیاری کریں اور یہاں سے آپ سب کو روانہ ہونا ہے۔‘‘میں نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں کہا تو یہ سب میرا بدلا ہوا روپ دیکھ کر حیران ہو گئے۔

’’کیا مطلب شہباز بھائی کیا آپ ہمارے ساتھ واپس نہیں جائیں گے جو اس طرح غیروں والا رویہ اپنائے بات کر رہے ہیں۔‘‘ماریا نے کہا اور اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی۔

’’نہیں مجھے کچھ کام ہیں اور وہ نمٹا کر میں یہاں سے جاؤں گا۔‘‘میں نے بدستور خشک لہجے میں کہا تو میرے دوستوں اور بھابیوں کی سب شوخیاں سنجیدگی میں بدل گئیں۔

’’شہباز یار کیا تم ہمارے ساتھ پہیلیاں بجھوا رہے ہو آخر کیا بات ہے تم کھل کر بات کیوں نہیں کر رہے۔‘‘سمتھ نے کہا۔

’’میں سمجھ گئی شہباز بھائی ہمارے لیے قربانی دے رہے ہیں اور میرے خیال میں ملکہ تامنی جس کی آنکھوں میں، میں نے واضح شہباز بھائی کے لیے پسندیدگی دیکھی تھی۔‘‘ مارتھا نے کہا تو سب چونک کر مجھے دیکھنے لگے۔

’’شہباز کیا یہ سچ ہے۔‘‘ صالح نے غور سے میری طرف دیکھ کر کہا۔

’’ہاں دوستو ایسا ہی ہے لیکن فکر نہ کرو مجھے ملکہ تامنی پسند آئی ہے اور اس سے شادی کرنے میں کیا حرج ہے۔‘‘میں نے اس بار زبردستی مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ میرے ساتھی فوراً ہی میری قربانی اور ایثار جو میں ان کے لیے دے رہا تھا اسے سمجھ گئے تھے۔

’’شہباز بھائی ہمیں معلوم ہے کہ ملکہ تامنی وحشی قبائل کی ملکہ ہونے کے باوجود مہذب دنیا سے

بھی تعلق رکھے ہوئے ہے اور بے شک بہت حسین ہے لیکن میں جانتی ہوں کہ آپ کی نظروں میں ملکہ تامنی کے لیے کوئی پسندیدگی نہیں ہے۔'' لیلیٰ نے کہا۔

''یار شہباز کیا ہم اتنے بے غیرت ہو چکے ہیں کہ تمھاری قربانی کے لیے یہاں ان جنگلوں میں آئے ہیں اب یہ ناٹک بند کرو اگر تمہیں ملکہ تامنی نے چھٹکارا پانا ہے تو ہم اپنی جان پر کھیل جائیں گے اور ان وحشیوں سے ٹکر لے کر یہاں سے نکل جائیں گے بلکہ اب بہت دن ہو چکے ہیں اب ساڈارا اور تامنی کے قبیلے سے ہمیں اب نکل جانا چاہیے۔'' جیکب نے کہا۔

''شہباز بھائی یاد رہے کہ آپ سب ہمارے یعنی میرے اور جیکب کے مہمان ہیں اور ہمارے ملک کے جنگلوں میں ہیں اور آپ کی جگہ ہم دونوں میاں بیوی ان وحشیوں سے لڑیں گے آپ کو اس قبیلے کی حدود سے نکال کر ہی دم لیں گے۔'' روزی نے بھی جوش بھرے لہجے میں کہا۔

''روزی بھابی آپ اور جیکب بے شک برازیلی ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ایمزون کے جنگلوں کے مالک ہیں یہاں ہم سب ایک ہی مشکل کا شکار ہیں اس لیے ہم سب ہی ان وحشیوں سے حتمی فائیٹ کریں گے اور یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے۔'' اس بار عزیز نے کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ آپ سب ایک دوسرے کے لیے قربانی دینے کے لیے تیار رہتے ہو اور اب تک آپ سب نے تاریک جنگلوں میں میرے لیے بہت قربانی دی ہے لیکن پلیز اب کسی نے کوئی بات نہیں کرنی یہ میرا حتمی فیصلہ ہے کہ آپ سب نے یہاں سے ابھی اور اسی وقت جانا ہے میں کوئی خون خرابا پسند نہیں کرتا۔'' میں نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا تو سب حیرت سے میری طرف دیکھنے لگے۔

''نہیں شہباز بھائی پھر ہم بھی کہیں نہیں جائیں گے اگر جائیں گے تو آپ سمیت سب ہی یہاں سے جائیں گے۔'' مارتھا نے بھی خشک لہجے میں کہا۔

''آپ لوگ کیوں نہیں سمجھتے یہ وحشی قبیلہ دیگر وحشی قبائل کی طرح اجڈ نہیں ہے جن کو ہم چکمہ

دے کر نکل سکیں یہاں ساڈارا اور ملکہ تامنی جیسے زیرک مہذب وحشی آباد ہیں جو کسی صورت میں ہمیں یہاں سے نہیں نکلنے دیں گے کیونکہ ایک تو ہم ان کے قیدی ہیں اور ان کے ساتھیوں کو مارنے کے بعد ان کے مجرم بھی ہیں لہٰذا بہتری اسی میں ہے کہ تامنی اگر مجھ سے شادی کرنے کے لیے آپ سب کو معاف کر رہی ہے تو آپ سب کو میری خاطر جانا ہی پڑے گا۔'' میں نے ان کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''یعنی ہم سب بے غیرت بن کر تمہیں یہاں ان وحشیوں کے رحم وکرم پر چھوڑ دیں۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں شہباز بھائی ہم آپ کو چھوڑ کر ہرگز نہیں سے نہیں جائیں گے۔'' شائستہ نے بھی خشک لہجے میں کہا۔

''معلوم نہیں آپ سب لوگ کس مٹی کے بنے ہوئے ہیں آپ سمجھتے کیوں نہیں ہیں ہم نہتے ہیں اور اگر ان وحشیوں کے نیزے انیاں بھالے چھین بھی لیں تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ان کی تعداد بہت زیادہ ہے اور جہاں تک اسلحے کی بات ہے اگر ہم اپنا اسلحہ اور دیگر سامان ہتھیا بھی لیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوگا کیونکہ ان وحشیوں کو ساڈارا اور تامنی نے جدید اسلحہ چلانہ سکھا دیا ہے۔ ان کے پاس جدید اسلحہ بھی ہے اور ہم کم تعداد میں ہونے کی بنا پر بے شک ان کے درجنوں ساتھیوں کو مار دیں لیکن ہم بھی پھنس سکتے ہیں اور مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں اور میں آپ میں سے کسی کو ایسی صورت حال میں نہیں دیکھنا چاہتا۔، میں نے ان کو بدستور سمجھاتے ہوئے کہا۔ پھر تم کیوں ہمارے لیے قربانی دے رہے ہو ہم بھی یہاں تمہارے ساتھ رہتے ہیں۔'' سمتھ نے کہا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ تم سب شادی شدہ ہو اور صرف میں ہی کنوارہ ہوں اور تامنی نے مجھے پسند کیا ہے اور شرط رکھی ہے کہ وہ میرے ساتھیوں یعنی آپ سب کو چھوڑ دے گی اور محفوظ مقام تک اس کے ساتھی آپ کو چھوڑ آئیں گے اس لیے میں اتنا خودغرض نہیں ہوں کہ آپ سب کو مشکل میں ڈالوں اور یہاں سے نکلنے کے لیے آپ سب کا سہارا لوں اس لیے میرا حتمی فیصلہ ہے کہ آپ سب

کو یہاں سے جانا ہوگا۔''اس بار میں نے قدرے سخت اور الجھے ہوئے لہجے میں قدرے بگڑتے ہوئے کہا تو سب میرا منہ دیکھنے لگے۔

''نہیں شہباز بھائی ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔'' روزی نے سخت لہجے میں کہا۔

''نہیں بھابی یہ میرا اپنا فیصلہ ہے اور پلیز اب کوئی بحث نہیں کرے گا میں کوئی یہاں مارا نہیں جاؤں گا اور آپ سب کو آزاد کرنے کے بعد مجھے پھانسی پر نہیں چڑھایا جائے گا اس لیے بس اب سب خاموش ہوجائیں میری آپ سب سے ملاقات بعد میں ہونی ہی ہے کیونکہ تامنی نے مجھے کہا ہے کہ وہ مجھے کچھ دنوں بعد تاریک جنگلوں سے نکال کر مہذب دنیا لے جائے گی۔''میں نے بدستور سخت لہجے میں حتمی فیصلہ سنایا تو سب میرے چہرے کو دیکھنے لگے جس میں چٹانوں کی سختی اور پختہ ارادہ تھا اس لیے سب خاموش ہو گئے مگر مجھے پریشانی سے دیکھنے لگے۔

کچھ دیر ہم سب گفتگو کرتے رہے اور میرے دوست اور بھابیاں ہرگز اس بات پر تیار نہیں ہورہے تھے کہ وہ مجھے ان وحشیوں کے رحم وکرم پر چھوڑ کر بے غیرتوں کی طرح یہاں سے چلے جائیں لیکن میری ضد اور ہٹ دھرمی اور سخت رویے کے سامنے ان کو بامشکل رضامند ہونا پڑا۔

''مسٹر شہباز تم اور تمہارے ساتھیوں کو ملکہ عالیہ یاد کر رہی ہیں۔'' کچھ دیر بعد ساڈار ہمارے خیمے کے باہر آکر مجھے آواز دی اور ہمیں ایسا لگا جیسے بہت دور سے بول رہا اور اس کی آواز بہت رنجیدہ تھی۔ہم سب باہر نکل آئے اور اسے دیکھنے لگے جس کا چہرہ واقعی بہت اداس تھا لیکن اس نے اپنے چہرے کو سخت کیا ہوا تھا جیسے اپنے غم کو چھپا نہ چھپا تا ہو۔

''کیا بات ہے ساڈار اب تمہاری ملکہ نے میرے ساتھیوں کو کیوں بلایا ہے۔''میں نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ملکہ عالیہ نے تمہیں اپنے لیے پسند کرلیا ہے اور وہ تم سے شادی کرنا چاہتی ہیں اور اپنی شرط کے مطابق تمہارے ساتھیوں کو تمہارے کہنے کے مطابق آزاد کیا جارہا ہے اور تمہارا سامان تمہارے ساتھیوں کو مل جائے گا۔'' ساڈار نے بدستور خشک لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے میرے ساتھی جانے کے لیے تیار ہیں چلو ان کو اپنے قبیلے کی آخری سرحد تک چھوڑ آؤ باقی ان کا سامان اور اسلحہ ان کو دے دو یہ خود ہی کامیابی سے آگے بڑھ جائیں گے کیونکہ ہم سب کامیاب شکاری ہیں۔''میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''واقعی مسٹر شہباز میں جان گیا کہ تم کامیاب شکاری ہو اور ہر حسین چیز کو شکار کرنے کا فن جانتے ہو۔''ساڈار نے مسکراتے ہوئے طنزنیہ انداز میں مجھ سے کہا۔

''مسٹر سالار میں صرف جانوروں اور درندوں کا شکاری ہوں اگر میں حسین چہروں کا شکاری ہوتا تو میرا دل کمزور ہوتا ہوا اور جنگل میں درندوں کا شکاری نہ بن سکتا اور جہاں تک تمہاری ملکہ اور میری شادی کی بات ہے یہ اس کا اپنا فیصلہ ہے میرا نہیں ہے۔''میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''خیر چلو اور تم سب کا سامان میرے بندے لے کر آ رہے ہیں اور تم اپنے ساتھیوں سے مل لو کیونکہ تم نے تو اب یہاں رہنا ہے۔''ساڈار نے کہا اور ہمیں آگے بڑھنے کا کہا اور خود بھی ملکہ تامنی کے بڑے اور شاندار جھونپڑے کی طرف بڑھ گیا تو ہم بھی اس کے پیچھے جانے لگے۔

خیر مختصر یہ کہ ملکہ تامنی نے اپنے وعدے کے مطابق میرے ساتھیوں اور بھابیوں کو چھوڑ دیا اور وعدہ کیا کہ آگے جا کر جب اس کے گائیڈ ساتھی تمہارے ساتھیوں کو اسلحہ اور دیگر سامان دے دیں گے ۔میرے ساتھیوں اور بھابیوں نے غمگین نظروں سے مجھے دیکھا اور میرے سب دوست مجھے دل کی گہرائیوں سے گلے ملے اور بیس کے قریب وحشیوں جن کے ہاتھوں میں جدید اسلحہ تھا کے ساتھ آگے روانہ ہو گئے اور کچھ دیر میں ہی جنگلوں کی وسعتوں میں غائب ہو گئے۔

''مسٹر شہباز یقین کرو تمہیں اپنے فیصلے سے کوئی مایوسی نہیں ہوگی اور ہم دونوں خوش رہیں گے اور قدرت نے تمہیں ایسی سحر انگیز اور باوقار شخصیت سے نوازا ہے کہ بس دل کرتا ہے تمہیں دیکھتی رہوں۔''ملکہ تامنی نے میرے ساتھیوں کے چلے جانے کے بعد مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا۔میں نے خاموش نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

''مجھے آرام کرنا ہے میں اپنے جھونپڑے جا رہا ہوں۔''میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ٹھیک ہے تم جا سکتے ہو کچھ دنوں بعد مکمل چاند کی رات ہے اور چودہویں کے چاند کی رات ہم دونوں شادی کے بندھن میں بندھ جائیں گے لیکن شہباز اب یہ شادی صرف یہاں قبیلے کے قدیم رسم و رواج کے مطابق ہی ہو سکتی ہے کیونکہ تمہارے تمام دوستوں سمیت تمہارے مسلم دوست بھی یہاں سے جا چکے ہیں۔'' ملکہ تامنی نے کہا۔ میں نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا اور خاموشی سے اسی جھونپڑے کی طرف بڑھا جہاں ہمارا ٹھکانہ کچھ دنوں سے اس قبیلے میں تھا لیکن اب میں صرف اکیلا ہی تھا۔ میں جھونپڑے میں آ کر لیٹ گیا اور اپنے بارے میں سوچنے لگا کہ کیا واقعی میں اس اجڈ جنگلیوں کی جدید طرز کی وحشی ملکہ سے خوش رہ سکوں گا۔

اپنے بارے میں غور کرتے ہوئے نیند نے مجھے آ دبوچا اور میں نیند کی وادی میں چلا گیا۔ معلوم نہیں کس وقت میری آنکھ کھلی اور میں نے باہر جا کر دیکھا تو شام کا وقت تھا اور میں کئی گھنٹے یہاں سوتا رہا تھا اور کسی نے مجھے جگانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ میں باہر نکلا تو وحشی قبیلے میں مشعلوں کا انتظام کر رہے تھے اور سوائے ساڈار اور ملکہ تامنی کے باقی کوئی بھی میری بات نہیں سمجھ سکتا تھا اور نہ ہی میں ان کی بات سمجھ سکتا تھا ویسے دیکھا جائے تو قبیلے کے وحشی اپنی دنیا میں مست ہو چکے تھے اور بھول چکے تھے کہ ہم ان کے ساتھیوں کے قاتل ہیں اور مجھ سے بے پرواہ ہی تھے۔

میں نے دیکھا کہ ساڈار یہاں میری طرف آ رہا تھا اور مجھے بیدار دیکھ کر اس کی نظریں مجھ پر تھیں تو میں بھی اسے دیکھنے لگا۔،،

''ملکہ نے تمہیں یاد کیا ہے۔'' ساڈار نے میرے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

''وہ کس لیے؟'' میں نے چونک کر پوچھا۔

''ملکہ تمہارے ساتھ ڈنر کرنا چاہتی ہیں۔'' ساڈار نے اس بار برازیلی زبان کے بجائے انگلش میں کہا تو ڈنر کے لفظ پر میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''بہت خوب مسٹر ساڈار تم تو مہذب دنیا کے سب طور طریقوں اور جانتے ہو۔'' میں نے کہا اور

اس کے ساتھ چل پڑا۔ میں نے دیکھا کہ جب سے ملکہ تامنی مجھ پر جان فدا ہوئی تھی ساڈار اب بجھا بجھا رہنے لگا تھا جیسے اسے اس بات سے بہت دکھ ہوا ہو۔ٹھیک ہے چلو میں نے طویل سانس لے کر کہا اور اس کے ساتھ چل پڑا۔،،

ساڈار مجھے ملکہ تامنی کے شاندار اور سجے سجائے جھونپڑے کے ساتھ چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔کیا مطلب ساڈار تم ہمارے ساتھ ڈنر نہیں کرو گے۔میں نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا تو اس نے ٹھٹھک کر مجھے دیکھا لیکن پھر خاموشی سے نفی میں سر جھکایا اور آگے بڑھ گیا اور مجھے ایسے لگا جیسے اس جیسے قوی ہیکل مرد کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے ہوں اور اس نے خود پر ضبط کیا ہوا ور اس کے آگے بڑھ جانے پر میں نے حیرت سے کندھے ہلائے اور ملکہ تامنی کو آواز دی۔

’’آجاؤ شہباز میں تمہارا ہی انتظار کر رہی ہوں۔‘‘اندر سے ملکہ تامنی کی آواز سنائی دی تو میں نے پردے کو سرکایا اور اندر داخل ہو گیا۔اندر جا کر میں ٹھٹھک گیا کیونکہ ملکہ تامنی جدید میک اپ کیے بیٹھی تھی اور کسی مشرقی لڑکی کے لباس میں بیٹھی ہوئی تھی جہاں اس نے ساڑھی پہنی ہوئی تھی جو گلابی رنگ کی تھی اور سر پر کلپ لگائے ہوئے تھے اور چہرے پر دلکش میک تھا جس سے ایک نظر تو میں ملکہ تامنی کو دیکھتا ہی رہ گیا لیکن پھر خود پر کنٹرول کیا اور بیٹھ گیا۔

’’ملکہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ تم آج بہت حسین لگ رہی ہو۔‘‘میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’شہباز تم اپنے ساتھیوں سے الگ ہو چکے ہو کیا تمہیں اکیلے میں کوئی خوف محسوس نہیں ہو رہا کیونکہ تم جدید اور مہذب دنیا سے بہت دور ایمزون کے گھنے اور تاریک جنگلوں میں ہو۔ملکہ تامنی نے دلکش انداز میں مجھے دیکھتے ہوئے پوچھا۔نہیں میں بالکل خوفزدہ یا پریشان نہیں ہوں کیونکہ میں ایک شکاری ہوں اور شکاریوں کو ہر قسم کے حالات سے سامنا کرنا پڑتا ہے۔‘‘میں نے اعتماد سے کہا۔

’’تم واقعی شکاری ہو جس نے میرے دل کا شکار کر لیا ہے حالانکہ اس سے پہلے آج تک

میرے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔'' ملکہ تامنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ خیر کچھ دیر میں اور ملکہ تامنی گفتگو کرتے رہے اور میں نے ملکہ تامنی کے ساتھ ہی کھانا کھایا اور پھر اس کے جھونپڑے سے نکل آیا۔ اس طرح مجھے مزید چند دن اس قبیلے میں گزر گئے جہاں مجھے سوائے مٹرگشت اور کھانے پینے اور سونے کے اور کوئی کام نہیں تھا اور ملکہ تامنی بھی کبھی دوپہر کو اور کبھی رات کو میرے ساتھ کھانا کھاتی تھی اور میں نے محسوس کیا کہ ساڈار مجھ سے کھچا کھچا سا رہنے لگا ہے۔

ایک دن صبح اٹھنے کے بعد میں ساڈار کے ساتھ قبیلے کے ساتھ والی جھیل میں نہانے گیا جہاں اکثر نہانے کے لیے آیا کرتے تھے۔ آج میرا دل بہت اداس تھا۔

''شہباز دو دن بعد مکمل چاند کی رات ہے اور چاند کی چودھویں کو ملکہ تامنی تم سے شادی کر لیں گی کیا تم اس کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو۔'' ساڈار نے خشک نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ساڈار میں سچ بولوں گا اور سچی بات تو یہ ہے کہ میں دل سے بالکل بھی تمہاری ملکہ سے شادی کرنے کو تیار نہیں ہوں۔ بے شک تمہاری تامنی میرا مطلب ہے تمہاری ملکہ عالیہ نوجوان اور بے حد حسین ہے لیکن میں یہ شادی کرنے پر بس مجبور ہوں۔'' میں نے بھی خشک لہجے میں کہا تو میں نے دیکھا کہ میری بات سے ساڈار کے چہرے پر ایک جوش بھرا رنگ آیا لیکن پھر مٹ گیا اور اس نے ایک طویل سانس لیا۔

''مسٹر شہباز تم پریشان نہ ہو ملکہ تامنی بہت ہی نرم دل والی اور پھولوں کی شہزادی ہے تمہیں اس سے شادی کرنے پر ملال نہیں ہوگا اور ملکہ نے تمہیں خود بتایا ہے کہ وہ تمہاری خاطر تمہارے ملک بھی جاتی رہے گی۔'' ساڈار نے پھر ایک ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا جیسے بہت مشکل سے یہ بات کہہ رہا ہو۔

''ٹھیک ہے تمہاری بات درست ہے واقعی ملکہ تامنی بہت حسین اور اچھے دل کی مالک ہے خیر وہ بعد کی بات ہے تم مجھے آج کوئی صاف کپڑا یا چادر لا دو۔'' میں نے اس سے کہا۔

کیا بات ہے آج تم نے نماز اور عبادت کرنی ہے۔ساڈار نے کہا تو میں چونک گیا۔

''حیرت ہے مسٹر ساڈار تم مکمل طور پر جدید اور مہذب دنیا کے باسی لگتے ہو جو ہر طرح کی معلومات بھی رکھتا ہے اور مسلمانوں کی نماز وغیرہ کے بارے میں جانتے ہو بہت خوب اور واقعی آج میرا دل اللہ کی بارگاہ میں جھکنے اور عبادت کرنے کو کر رہا ہے۔''میں نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں تمہیں صاف کپڑا مل جائے گا اور تمہیں قبلہ رخ بھی بتا دیتا ہوں تم اپنے دل کو اپنے رب کے ذکر سے سکون دے سکتے ہو۔'' ساڈار نے کہا تو میں پھر اس باخبر اور ہر معلومات سے واقف کار وحشی کو دیکھنے لگا۔

ساڈار نے مجھے کپڑا دیا اور میں جھیل کے کنارے ہی ایک جگہ نفلیں پڑھنے لگا تو میرے دل کا بوجھ کم ہونے لگا کیونکہ واقعی اللہ پاک کے ذکر میں سکون ہی سکون ہے۔ چند نفلیں پڑھنے کے بعد میں نے استغفار پڑھا اور درود پاک کا ورد کرنے لگا اور پھر دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے۔

''اے رب کائنات اے زمین وآسمان کے مالک اور دنیا کی نظام سنبھالنے والے پیارے اللہ میں بے نمازی ضرور ہوں لیکن پھر بھی جب بھی میں تیرے دربار میں آ کر آپ سے فریاد کرتے ہیں آپ مجھ گنہگار کی دعاؤں کو قبول کرتے ہیں۔آج میں بہت ہی عجیب امتحان میں پھنس چکا ہوں اور ایک غیر مسلم لڑکی جو ایک اجڈ قبیلے کی ملکہ ہے مجھ سے شادی کرنا چاہتی ہے لیکن میں دل سے اس شادی کے لیے تیار نہیں ہوں۔

اے رب کائنات میں نہیں جانتا کہ میرے حق میں کونسی لڑکی بہتر ہے جو میری شریک حیات بن سکے۔ میرے اللہ بے شک میں گنہگار بندہ ضرور ہوں لیکن یہ تیرا احسان عظیم ہے کہ میں آج تک کسی غیر عورت کو اپنے استعمال میں نہیں لایا اور غلط کاریوں میں نہیں گیا۔اے میرے معبود میرے گھر والے اور دوست میری شادی کے خواہش مند ہیں جس سے میرا بہتر جوڑ ہے تو مجھے وہی عطا فرما۔اے رب کائنات مجھے معاف فرما اور میری دل کی نیک تمناؤں کو قبول فرما۔'' میں نے

دل کی گہرایوں سے ہاتھ اٹھا کر دعا کرتے ہوئے کہا تو معلوم نہیں کیوں میرے دل کو سکون مل گیا اور ایسا لگا جو میں چاہتا ہوں اور جو میرے حق میں بہتر ہوگا اللہ رب العزت نے میری دعاؤں کو قبول کر لیا ہے۔'' میں دعا مانگنے کے بعد ایک دفعہ پھر جھیل میں اتر گیا اور ایک دفعہ پھر نہانے کے بعد واپس آ گیا اور ساڈار کے ساتھ پھر قبیلے کی طرف چل پڑا۔

''شہباز تم بہت ہی عظیم انسان ہو میں نے نوٹ کر لیا ہے کہ تم ہوس پرست نہیں ہو اگر تم ہوس پرست ہوتے تو میں کبھی بھی ملکہ تامنی کی تم سے شادی نہیں ہونے دیتا لیکن ملکہ تامنی کی خوش نصیبی ہے کہ اسے تم جیسا خاوند ملے گا۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا لیکن یہ کہتے ہوئے ایک دفعہ پھر اس کا چہرہ اداس ہو گیا جیسے دل پر جبر کر کے یہ بات کہہ رہا ہوں۔

''ساڈار میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے اور میں جب بھی اپنے رب سے فریاد کرتا ہوں تو یقین کرو قربان جاؤں اس پاک ذات پر وہ میری دعاؤں کو ضرور سنتا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جو میرے حق میں بہتر ہوگا وہ میرا رب میرے لیے ضرور کرے گا۔'' اس بار میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ساڈار نے خاموشی سے سر ہلا دیا کیونکہ اپنے دوستوں کے جانے کے بعد اب ساڈار ہی میرا ایک لحاظ سے دوست بنا ہوا تھا۔ لیکن بعض دفعہ میں ساڈار کی آنکھوں میں اپنے لیے واضع نفرت دیکھتا تھا اور کبھی اس کے انداز میں دوستی کی اپنایت ہوتی تھی لیکن جو بھی تھا جیسے جیسے دن گزرتے جا رہے تھے اور مکمل چاند کی رات قریب آ رہی تھی ملکہ تامنی کی خوشی اور ساڈار کی بے چینی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ میں ساڈار کے ساتھ ایک دفعہ پھر سارکان قبیلے پہنچ چکا تھا جہاں نہانے سے میرا گورا اور چورہ چکلہ سینا واضع تھا اور اتفاق سے میں نے آج پینٹ کے اوپر شرٹ نہیں پہنی تھی کیونکہ شرٹ خراب تھی۔ میں نے غور کیا کہ قبیلے کی وہی چند خاص نوجوان لڑکیاں اس وقت ایک جگہ اکٹھی کھڑی تھیں اور باتیں کر رہی تھیں معلوم نہیں ان کا موضوع کیا تھا لیکن میرے خیال میں ان کا موضع میں ہی تھا۔

دراصل میرے علاوہ میرے تمام ساتھیوں کو چھوڑ دیا گیا تھا اور مجھے ہی یہاں رکھا گیا تھا کسی

قیدی کی حیثیت سے نہیں بلکہ خاص مہمان کی حیثیت سے کیونکہ یہ وحشی دیکھ رہے تھے کہ ان کی ملکہ مجھ پر کچھ ضرورت سے زیادہ ہی مہربان ہے اور جب بھی مجھ سے ملاقات ہوتی ہے تو ملکہ مسکراتی ہوئی دلکش نظروں سے اور اداؤں سے میرا استقبال کرتی ہے اور اکٹھے کھانا کھاتے ہیں جس سے اجڈ ہونے کے باوجود وحشی سب سمجھ گئے تھے کہ ان کی ملکہ نے مجھے اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے اور باقی میرے ساتھیوں کو معاف کرنے کے بعد یہاں سے آزاد کر دیا ہے۔

میرے گیلے بدن اور کسرتی گورے اور چوڑے چکلے سینے کو دیکھ کر وحشی نوجوان اور مخصوص حسین لڑکیوں کا ٹولہ مجھے یک ٹک دیکھنے لگا اور ان کی نظروں میں میرے لیے پسندیدگی کے آثار تھے اور مسکراتی ہوئی مجھے دیکھنے لگیں تو میں قدرے گھبرا گیا تیزی سے آگے بڑھ گیا اور ساڈار کی طرف دیکھا تو میرے گھبرا جانے پر اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔ میں اپنے خیمے کی طرف بڑھ گیا۔

اسی طرح دن گزرے اور اب چودہویں کے چاند کو صرف ایک دن باقی تھا اور اگلی رات چودہویں کی رات تھی یعنی مکمل چاند کی رات تھی اور میری گھبراہٹ میں کچھ اضافہ ہو چکا تھا کیونکہ میں دلی طور پر ملکہ تامنی سے شادی کرنے پر راضی نہیں تھا کیونکہ ویسے بھی میں ایک مسلمان تھا اور ظاہری بات ہے یہاں جس طرح کی شادی ہونی تھی وہ اسلامی طور پر تو نکاح نہیں ہونا تھا اور ویسے بھی ملکہ تامنی مسلمان نہیں تھی لیکن حیرت انگیز طور پر کچھ گھبراہٹ ہونے کے ساتھ میرے دل کو حیرت انگیز طور پر ایک سکون بھی تھا معلوم نہیں کیوں۔

لیکن جو بھی تھا یہ سکون کچھ کٹھن حاصل کرنے کے بعد میری زندگی کا ہمیشہ کے لیے حصہ بننے والا تھا جی ہاں۔ آپ حیران ہونگے کہ میں کس سکون کی بات کر رہا ہوں اس کا آپ کو کچھ دیر بعد معلوم ہو ہی جائے گا۔ آج رات قبیلے میں جشن برپا تھا اور مجھے ساڈار سے پوچھنے پر معلوم ہوا کہ آج قبیلے کے افراد نے چند مہذب دنیا کے لوگوں کو پکڑا ہے اور ان میں سے چند کا تعلق مشرقی ممالک سے بھی ہے خاص کر وہ مشرق کے حسن کا جھومر ایک نوجوان اور بے پناہ حسین دوشیزہ

شکاری لڑکی بھی گرفتار ہوئی ہے جس کے ہاتھوں رائفل سے چار وحشی مرد زخمی ہوئے ہیں اور ہوسکتا ہے وہ تمہارے ملک ہندوستان کے باسی ہیں اور انہوں نے یہاں ہمارے قبیلے آ کر مردوں نے چند قبیلے کی وحشی لڑکیوں کو گرفتار کیا تھا اور قبیلے کی مردوں کو بھی زخمی کیا ہے۔

دراصل قبیلے کے بیشتر افراد جو جنگل میں جانورں کا شکار کرنے گئے تھے اپنے قبیلے کے گروہ کے ساتھ مل کر اس شکاری پارٹی کو گرفتار کرلیا ہے اور ملکہ تامنی بہت غصے میں ہیں اور ان سب کی موت کا حکم صادر کردیا ہے۔ساڈار نے کہا تو میں مشرقی لوگوں کا سن کر چونک گیا اور حیران ہوگیا کہ آخر کونسی شکاری پارٹی گرفتار ہوئی ہے جس میں بقول اس کے کوئی ہندوستانی لڑکی جو حسن وخوبصورتی میں یکتا ہے اور شکاریوں کے ساتھ ہے اور اپنے کام اور فن سے ماہر شکاری ہی لگتی ہے اور اب گرفتار ہوچکی ہے اور ملکہ سب قیدیوں کے ساتھ اس کا بھی خاتمہ کرنا چاہتی ہے۔

’’حیرت ہے یہاں گرفتار قیدیوں کی موت کا تماشہ ہوگا اور تمہاری ملکہ سنگدلی سے ان کی موت کا حکم صادر کرے گی اور وحشی اس بات پر خوش ہورہے ہیں۔‘‘میں نے حیرت سے کہا۔

’’مسٹر شہباز تم بھول چکے ہو کہ یہ وحشیوں کا قبیلہ ہے اور تم مہذب دنیا سے دور تاریک جنگلوں میں ہو جہاں کا اپنا قانون ہوتا ہے۔‘‘ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے لیکن میں بھی اس تقریب میں شامل ہونگا اور دیکھنا چاہتا ہوں کہ وہ بدقسمت کون ہیں اور ملکہ کیسے ان کو سزا دیتی ہے۔‘‘میں نے کہا۔

’’ٹھیک ہے تمہاری مرضی تم ویسے بھی ملکہ عالیہ کے منظور نظر ہو میں تمہیں کیسے روک سکتا ہوں۔‘‘ساڈار نے کہا تو یہ بات کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر اس کا چہرہ اداس ہوگیا جیسے اسے یہ بات کہ کر تکلیف پہنچی ہو۔میں خاموشی سے اسے دیکھا اور آگے بڑھا تو ساڈار بھی اس بار خاموشی سے میرے ساتھ چلنے لگا۔میں جیسے ہی لوگوں کے پنڈال میں پہنچا جہاں ایک کھلی جگہ قبیلے کے وحشی جمع تھے اور ساڈار کے کہنے پر اسے جھک کر احترام کرتے ہوئے جگہ بنانے لگے تو یہ دیکھ کر میں چونک گیا کہ یہاں نو افراد جن میں پانچ خواتین اور چار مرد تھے ایک لکڑیوں کے بڑے اور مضبوط

ڈنڈوں جوز میں میں گاڑھے ہوئے تھے ان کے ساتھ سختی کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔

ان میں ایک لڑکی بہت ہمت والی لگتی تھی اور بندھی ہونے کے باوجود اونچی زبان میں ملکہ تامنی سے الجھ رہی تھی ۔ یہ ایک نوجوان لڑکی تھی اور میرے اندازے کے مطابق بیس سے اکیس سال کی ہوگی اس کے چہرے پر ایک نوابوں والا جلال تھا۔ میں بس کیا بتاؤں میں حیرت سے اور یک ٹک اس مہ جبیں کو دیکھنے لگا کیونکہ یقیناً اسی مشرقی لڑکی کے بارے میں ساڈار نے تعریف کی تھی ۔لڑکی جو بول رہی تھی مجھے سمجھ تو آ رہا تھا لیکن میں حسن اور رعنائی کی پرواہ نہ کرنے والا شہباز حیرت سے قدرت کے اس شہکار کو دیکھنے بے اختیار ہو کر دیکھنے لگا۔

یقین کریں مجھے ایسا لگا جیسے چاند آسمان سے اتر کر زمیں پر آ چکا ہو یہ کوئی اپسرا تھی یا کوحور پڑی۔ میں اس شکاری مہ جبیں صنف نازک کی خوبصورتی ونزاکت اور بے داغ پاگل کر دینے والے یکتا حسن کی جتنی تعریف کروں کم ہے۔ یہ لڑکی مشرقی تھی اور میرے ملک ہندوستان کی یا بنگلہ دیش یا پاکستانی لگ رہی تھی اور مشرقی رنگت کے لحاظ سے اس کا نکھرتا ہوا گورا چٹا اور گلابی رنگ تھا ،دراز قد، چورے چکلے بھرے بھرے کولہے، پتلی اور نازک لچکیلی کمر،صراحی دار گردن، لمبے ریشمی بال، پنکھریوں جیسے نازک حسین ہونٹ ، چہرے پر ایک جلال تھا لیکن معصومیت بھی تھی اوراس کے ابرو تھے یا ایوان حسن کی محرابیں، کیونکہ اس کی آنکھیں غزالی اور جھیل جیسی تھیں جس میں ڈوب جانے کو دل کرتا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں شیرنی جیسی چمک بھی تھی اور واقعی مجھے کوئی نواب زادی لگ رہی تھی ،قدرت نے جیسے فرصت کے لمحات میں اس کے ایک ایک سانچے کو بنایا تھا بس اسے دیکھنے کے بعد نظریں ہٹانہ مشکل اور میں بس یک ٹک اس کے ہوشربا حسین اور ملکوتی چہرے کو دیکھے جارہا تھا۔

یہاں چار قیدی لڑکیاں جن میں مجھے ایک مشرقی اور تین مغربی لڑکیاں لگ رہی تھیں اور ایک مشرقی مرد اور تین مغربی مرد لگ رہے تھے جو سب شکاری پارٹی کا گروپ ہی تھا اور سب شکاری گروپ کی لڑکیاں بھی بہت خوبصورت تھیں اور یہاں سنگھار اور اپنے دلنشیں انداز سے جلوہ افروز

ملکہ تامنی بھی ایک ادا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جس نے ان قیدی شکاری پارٹی کے بارے میں فیصلہ کرنا تھا اور اسے روکنے والا کوئی نہیں تھا لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ یہاں سب قیدی حسین شکاری لڑکیاں اور ملکہ تامنی سب مل کر بھی اس شیرنی کی طرح گرجنے اور بولنے والی شکاری مہ جبیں کے حسن کے آگے کچھ بھی نہیں تھیں اور اس کے یکتا اور بے مثال حسن کے سامنے سب کا حسن ماند پڑ گیا تھا۔

''کیا بات ہے شہباز میں نے اب تک محسوس کیا ہے کہ تم حسن پرست نہیں ہو اور کسی بھی حسین ترین لڑکی کو دیکھ کر تم اس سے متاثر نہیں ہوتے لیکن آج اس قیدی مگر نڈر مشرقی لڑکی کے مثالی اور یکتا حسن کو دیکھ کر تم کھو سے گئے ہو۔'' ساڈار جو غور سے میری طرف دیکھ رہا تھا مجھے اس حسین شکاری لڑکی کے حسن کے سحر میں کھویا دیکھ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکراتے ہوئے اور آنکھوں کے اشارے سے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ارے نہیں ایسی بات نہیں ہے بس میں اس قیدی لڑکی کی بہادری سے متاثر ہوا ہوں جو قیدی ہونے کے باوجود تمہاری ملکہ سے کسی شیرنی کی طرح جرح کر رہی ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اب اس کے بے داغ اور مثالی حسن کی دیوی کے ہوشربا سحر سے زبردستی نکل کر اس کی باتوں کو غور سے سننے لگا۔

''مجھے معلوم ہے تم اس وحشیوں کی ملکہ ہو اور تم بے شک بہت حسین اور نوجوان ہو اور میرا اندازہ ہے کہ تم مہذب دنیا سے روشناس ہو ہم یہاں شکار اور سیر وسیاحت کے لیے آئے تھے اب تمہارے اجڈ اور گنوار وحشی مرد اور خواتین ہمارے راستے میں رکاوٹ بن جائیں اور ہمیں زبردستی گرفتار کرنے کی کوشش کریں تو ہمارا حق کیوں نہیں بنتا کہ ہم ان کا مقابلہ کریں اور یہ حیرت انگیز بات ہے کہ تمہارے قبیلے کی وحشی مرد اور خواتین تعداد میں ہم سے بہت زیادہ تھے اور جدید اسلحہ چلانا جانتے تھے اور انہوں نے ہم پر فائر کیے تھے جس کے جواب میں ہم نے بھی حملہ کر کے ان کو زخمی کیا تھا اس لیے ہمارا کوئی قصور نہیں ہے لہٰذا میرا یہی مطالبہ ہے کہ ہمیں آزاد کر دیا جائے۔'' اس

حسین ترین مشرقی لڑکی نے بے خوف آواز میں جی داری سے ملکہ سے کہا۔

ان کی گفتگو جاری تھی اور گو کہ ملکہ تامنی بھی ایک ادا کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی لیکن مجھے ایسا لگا کہ یہ مشرقی حسن کا شہکار نمونہ شکاری لڑکی بھی مجھے اپنے انداز سے کوئی اونچے خاندانی لگ رہی تھی اور میں بس یک ٹک اس کے ہوشربا حسن کو پھر سے دیکھنے لگا۔ گو کہ میں نے اب تک بے شمار حسین ترین اور ملکوتی حسن کی مالک لڑکیاں دیکھی تھیں لیکن یہ شکاری لڑکی تو ان سب میں الگ ہی تھی اور گو کہ اس کی آواز میں ایک کھنک سحر اور لوچ تھا جیسے دور کسی مندر میں حسین گھنٹیاں بج رہی ہوں لیکن پھر بھی اس کے انداز میں ایک جلال بھی تھا۔

''لڑکی تم بہت زیادہ بول رہی ہو اور مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ تم واقعی بہت دل گردے والی اور ہمت والی لڑکی ہو کیونکہ تمہارے باقی ساتھیوں کے چہرے پر پریشانی عیاں ہے لیکن اس کا فیصلہ میں نے یہاں ساکار قبیلے کی ملکہ تامنی نے کرنا ہے تم نے نہیں کرنا اس لیے اب خاموش ہو جاؤ۔'' ملکہ تامنی نے بارعب آواز میں اسے ڈانٹتے ہوئے کہا اور پھر اس کی نظر مجھ پر پڑی تو اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی میرے استقبال کو کھڑی ہو گئی۔

میں نے اس شکاری مگر قیدی لڑکی اور اس کے ساتھیوں کو دیکھا تو ان کے چہروں پر حیرت تھی کیونکہ یہاں اس وحشی قبیلے میں ان کو حیرت انگیز چیزیں ہیں دیکھنے کو مل رہی تھیں جہاں ایک پڑھی لکھی اور جدید انداز کی ملکہ ان کو دیکھنے کو ملی تھی اور اب میں ایک مشرقی اور مہذب دنیا کا باسی ان کے سامنے تھا۔ میں ایک ادا کے ساتھ آگے بڑھا اور ملکہ کے ساتھ نیچے چیتے کی کھال سے بنے نرم قالین پر بیٹھ گیا اور پھر سے قیدیوں کو دیکھنے لگا لیکن میری نظریں صرف اسی شکاری حسینہ کا ہی طواف کر رہیں تھیں جو میری طرح مشرقی تھی۔

میں نے غور کیا کہ اب یہ شکاری لڑکی بھی غور سے میری طرف دیکھ رہی تھی اور میرے پرکشش چہرے مردانہ وجاہت اور پروقار شخصیت سے بہت متاثر ہوئی ہے لیکن پھر اس نے اپنی پلکوں کو جھکا لیا جیسے اسے مجھ سے شرم آ گئی ہو لیکن میری نظریں اس کے ہوشربا حسین چہرے پر ہی مرکوز

تھیں جسے ملکہ تامنی نے بھی محسوس کر لیا تھا۔

''کیا بات ہے مسٹر شہباز تمہاری نظریں اور سوچ کسی اور جگہ ہی پہنچ چکی ہیں۔'' ملکہ تامنی نے کہا تو میں چونک گیا کیونکہ ایسا کرنے سے میں خود کو کمزور اور ایک لحاظ سے خطرے میں پڑ سکتا تھا اور ویسے میں خود بھی حیران ہو گیا اور سنبھل گیا کیونکہ میں حسن پرست اور ہوس پرست نہیں تھا لیکن یقین کریں اس معصوم چہرے والی شکاری اور حسن کی دیوی کو دیکھنے کے بعد میرے دل و دماغ میں ایک ہلچل مچ چکی تھی جسے روکناں میرے بس سے باہر ہو چکا تھا اور یہ زندگی میں پہلی بار ہوا تھا لیکن پھر بھی میں محتاط ہو کر بیٹھ گیا۔

''ارے نہیں ملکہ میں تو بس اس لیے چونک گیا تھا کہ مجھے یہ شکاری لڑکی اپنے ملک کی لگتی ہے۔'' میں نے دلکش انداز میں کہا اور ملکہ تامنی کی طرف دیکھ کر مسکرایا تو اس کے حسین چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اب میں محتاط نظروں سے ان قیدی شکاری ٹولے کو دیکھنے لگا۔ ملکہ تم نے ہمارے بارے میں کیا فیصلہ کیا ہے۔ اس بار حسن و رعنائی کی شکاری لڑکی نے پھر بے خوف انداز سے پوچھا اس کی سریلی اور دلکش انداز میں ایک رعوب تھا۔

''شہباز میں مہذب دنیا میں رہ کر مہذب دنیا کے اصول سیکھ چکی ہوں اور میں مصر کی عالم اسلام کی معروف جامع الزہر یونیورسٹی میں بھی کچھ ماہ تعلیم لیتی رہی ہوں اور میں دنیا کی معروف آکسفورڈ یونیورسٹی سے بھی تعلیم لے چکی ہوں اب حکمران ہونے کے باوجود میرا دل نہیں چاہتا کہ کسی مہذب شکاری گروپ کا خاتمہ کروں اور اگر میں چاہوں تو مجھے یہاں روکنے والا کوئی نہیں ہوگا لیکن آج میں یہ فیصلہ اپنے ہونے والے شوہر یعنی آپ کو دیتی ہوں آپ جو فیصلہ کریں گے ویسا ہی ان قیدیوں کے لیے کیا جائے گا لیکن اس سرپھری لڑکی کو سزا میں اپنی مرضی سے دوں گی اور اس کا فیصلہ میں صرف خود ہی کروں گی۔'' ملکہ تامنی نے مسکراتے ہوئے ہندوستانی زبان میں کہا۔

پہلے تو میں ساڈارا اور ملکہ تامنی کے بارے میں نئے انکشاف پر حیران ہو گیا کہ آخر یہ دونوں کیسے تاریک دنیا کے جنگلوں کے وحشی ہیں جو اتنا زیادہ پڑھ چکے ہیں اور پر پھر بھی مہذب دنیا سے

دور اپنے ان تاریک جنگلوں میں رہنے کو ترجیح دے رہے ہیں اور پھر چونک گیا کیونکہ اسی مشرقی حسین شکاری لڑکی پر تو میرا دل پہلی بار لرزا تھا اور ملکہ تامنی اسی پر ہی اپنی مرضی تھوپنے پر تیار ہے لیکن ابھی مجھے محتاط رہنا تھا۔

''ملکہ مجھے تم پر اعتبار ہے تم کوئی سنگدلانہ فیصلہ نہیں کرو گی تم خود ہی ان قیدی شکاری گروپ کے بارے میں فیصلہ کرو۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ملکہ تامنی بہت ذہین تھی اور ایک ہی نظر میں اس نے محسوس کر لیا تھا کہ میرا دل باغی ہو چکا ہے اور ملکہ تامنی کے حسن کے جال سے نکل کر اسی قیدی شکاری حسینہ کے پاس منتقل ہو چکا ہے۔

''اس لڑکی کے ہاتھوں میرے تین چار ساتھی زخمی ہوئے ہیں اور اور مجھے یہ کچھ زیادہ ہی گستاخ لگتی ہے لہٰذا سب کو چھوڑ دیا جائے البتہ اس گستاخ شکاری لڑکی کو کل چاندرات کو پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔'' ملکہ نے اس بار اپنے لہجے میں سختی پیدا کرتے ہوئے انگلش میں کہا۔

اب میں نے دیکھا کہ یہ حسن و رعنائی کا شہکار نمونہ شکاری لڑکی اور اس کے ساتھی حیرت سے ملکہ کو دیکھنے لگے جو انگلش آسانی سے ان کے ساتھ بول رہی تھی اور اس کے فیصلے پر ان کو خوشی بھی تھی اور افسوس بھی تھا کیونکہ ان کی ایک ساتھی ان سے جدا ہو رہی تھی جو بیچاری ان ہی کے دفاع کے لیے بول رہی تھی۔ میں نے ملکہ تامنی کا فیصلہ سن کر پہلے گھبرائی ہوئی نظروں سے اسے دیکھا پھر بدستور گھبرائی ہوئی نظروں سے اسی حسن میں یکتا شکاری حسینہ کو دیکھنے لگا تو ہماری آنکھیں پھر چار ہوئی تو اس کے ہوشربا حسن کو دیکھ کر میرے دل میں پھر ہلچل مچ گئی۔

اس نے بھی مجھے ایک نظر دیکھا اور معلوم نہیں کیسے میری گھبراہٹ کو محسوس کر لیا کیونکہ اس کے چہرے پر ایک ملکوتی مسکراہٹ رینگ گئی جس سے اس کے ہوشربا اور یکتا مثالی حسن میں اور اضافہ ہو گیا لیکن پھر اس نے اپنی نظریں ملکہ تامنی کی طرف مرکوز کر لیں۔

''نہیں ہم اپنی ساتھی کو نہیں چھوڑ سکتے اگر اسے مارنا ہے تو ہمیں بھی موت دو ملکہ ورنہ ہماری ساتھی لڑکی کو بھی آزاد کرو۔'' اس بار پہلی بار دوسری مشرقی لڑکی نے کہا اور مشرقی مرد نے بھی اس کی

تائید کی۔

''ہاں ہم سب ایک ساتھ آئے تھے اور ایک ساتھ واپس جائیں گے۔''ایک گوری اور مغربی لڑکی نے کہا جو اس شکاری حسینہ کے ساتھی تھے۔

''ہاں ملکہ تم ہماری ساتھی کے ساتھ ایسا ظلم نہیں کر سکتی۔''ایک اور گورے اور مغربی مرد نے کہا جو اسی شکاری پارٹی ممبر تھا۔

''نہیں میرے دوستو آپ سب میرے پختہ ارادے اور عظم کو جانتے ہیں میں اپنی خاطر آپ سب کی زندگی خطرے میں نہیں ڈال سکتی بس میرا فیصلہ ہے کہ آپ سب کو یہاں سے جانا ہوگا۔''اس بے پناہ خوبرو شکاری حسینہ نے گویا فیصلہ سناتے ہوئے پختہ ارادے سے کہا تو اس کے تمام ساتھی چاروں لڑکیاں اور چاروں مرد حیرت اور پریشانی سے دیکھنے لگے اور کچھ بولنے لگے مگر اس شکاری حسینہ نے ہاتھ کھڑا کر کے اپنے چہرے کو سخت کر لیا تو اس کے ساتھی بیچارگی سے اور پڑیشان نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔

''ٹھک ہے ملکہ مجھے تمہارا فیصلہ منظور ہے مجھے تو قیدی بنا سکتی ہو مگر میرے ساتھیوں کو تمہیں آزاد کرنا ہوگا۔''اس نے بھرپور رعب دار لہجے میں کہا اور میں غور سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ یہی کچھ میں نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیا تھا اور ان کی زندگی کے لیے اپنے چہرے کو پتھر بنا دیا تھا اور آج یہی کچھ میں اس پاگل کر دینے والی ہوشربا خوبصورت شکاری حسینہ کے چہرے پر دیکھ رہا تھا جس نے ایک ہی نظر میں میرے دل کا شکار تو کر ہی لیا تھا اور اب اپنی باتوں سے بھی مجھے کافی متاثر کیا تھا۔

میں نے نوٹ کیا کہ ملکہ تامنی پھر غور سے مجھے اور اس شکاری حسینہ کو دیکھ رہی تھی اور کافی حد تک سمجھ گئی تھی کہ معاملہ خطرناک ہے اور میرے دل کی طرح میرا فیصلہ بھی کسی بھی وقت باغی ہو سکتا ہے۔اس لیے ملکہ تامنی نے بہت سخت فیصلہ لیا۔

''اس گستاخ لڑکی کو قیدیوں والے جھونپڑے میں ڈال دو اور اسے کل شام تک بھوکا رکھو کل

اسے مگرمچھوں کے بھٹ میں ڈالا جائے گا اور مسٹر شہباز کے ایما پر اس کے بقیہ ساتھیوں کو چھوڑ دیا جائے۔'' ملکہ تامنی نے اپنا فیصلہ پہلے انگلش میں مجھے اور ان قیدیوں کو سنانے کے لیے سنایا پھر قبیلے کے افراد کو ان کی زبان میں اپنا فیصلہ سنانے لگی تو مجھے اب کسی حد تک اس قبیلے کی زبان سمجھ آنے لگی تھی۔

معلوم نہیں ساڈار اور ملکہ تامنی نے کیا گل یہاں کھلائے تھے کہ ان کے فیصلے پر ہی یہ وحشی قبیلہ عمل کرتا تھا حالانکہ اس شکاری پارٹی کے ہاتھوں ان کے ساتھی زخمی ہوئے تھے لیکن سوائے اس شکاری حسینہ کے اس کے سب شکاری ساتھیوں کو آزاد کر دیا گیا اور سب ہی اس شکاری حسینہ کے ساتھی شکاری دوست غمگین اور نم آنکھوں سے اپنی بے پناہ حسین اور شیرنی جیسی ساتھی لڑکی کو دیکھنے لگے اور یہی جذباتی حالت یہاں سے رخصت ہوتے ہوئے میرے ساتھیوں نے مجھے ایسی غمگین نگاہوں سے دیکھا تھا۔

پھر تیس کے قریب وحشی ان سب کو جنگل سے دور اور اس کی حدود سے باہر چھوڑنے اسی وقت روانہ ہو گئے البتہ اس شکاری لڑکی کو یہاں قیدی بنا دیا گیا اور اسے کسی قیدیوں والے مخصوص جھونپڑے میں لے جایا گیا۔ ویسے تو میں بھی یہاں قیدی ہی تھا لیکن ایک آزاد اور معزز قیدی لیکن میری دل کی دھڑکن میرے سکون میں ہلچل مچا دینے والی شکاری حسینہ کو اصل قیدی کی حیثیت حاصل تھی۔

''شہباز کیا آپ کو میرا فیصلہ پسند آیا۔'' ملکہ تامنی نے قیدوں کے چلے جانے کے بعد مجھے اپنے خاص جھونپرے میں لے جانے کے بعد دلکش انداز سے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں ملکہ تم واقعی بہت نرم دل ہو اور مجھے تمہاری اور ساڈار کی سمجھ نہیں آ رہی تم اتنے پڑھے لکھے اور کئی زبانوں سے آشنا ہو اور مہذب دنیا سے روشناس ہو پھر کیوں اس اجڈ قبیلے میں رہ رہے ہو۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا اور اس شکاری حسینہ کے بارے میں کچھ بھی نہ کہا اور نہ ملکہ تامنی چونک سکتی تھی۔

''کیونکہ یہاں کی آب وہوا میں ایک سکون ہے یہاں منافقت نہیں ہے اور یہاں حکمرانی بھی ہے پھر کیوں مستقل مہذب دنیا رہنے کو ترجیح دیا جائے جب کہ یہاں ہر طرح سے امن بھی ہے۔'' ملکہ تامنی نے کہا تو میں نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا لیکن میرا دل ابھی تک اس مشرقی شکاری حسینہ کی طرف ہی مائل تھا جو ان کی خاص دشمن قرار دی جا چکی تھی۔

دراصل ملکہ تامنی سمجھ چکی تھی کہ یہ لڑکی میرے دل کے نہاں خانوں میں بس چکی ہے کیونکہ ملکہ تامنی بے شک لاکھ حسین تھی لیکن اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس شکاری لڑکی کے بے داغ اور چمکتے دمکتے حسن کے سحر کے آگے اس کا حسن ماند پڑ گیا تھا اس لیے وہ شکاری حسینہ اس کی سب سے بڑی حریف اور ایک لحاظ سے دشمن بن چکی تھی اس لیے تو مجھے اس کے سب ساتھیوں کو آزاد کر دیا گیا تھا اور صرف اسے محض زیادہ بولنے اور اپنا اور اپنے ساتھیوں کے دفاع کرنے پر مجرم قرار دیا گیا تھا لیکن حقیقت میں سمجھ چکا تھا کہ ملکہ تامنی سمجھ چکی تھی کہ میرا دل باغی ہو کر اس شکاری حسینہ کا ہو چکا ہے اور چونکہ ملکہ تامنی خود مجھے چاہتی تھی اس لیے اس بیچاری کو عتاب کا نشانہ بنایا گیا تھا۔

''ملکہ۔ ایمزون کے ان طویل ترین جنگلوں میں نزدیک کوئی اور قبیلہ نہیں ہے۔'' میں نے اپنی ہندوستانی زبان میں ہی پوچھا کیونکہ ساڈارا اور ملکہ تامنی حیرت انگیز طور پر میری زبان جانتے تھے اور میری زبان میں بھی مجھ سے گفتگو آسانی سے کرتے رہتے تھے۔

''کیا مطلب ساڈارا یہ آپ کس لیے پوچھ رہے ہیں۔'' ملکہ تامنی نے حیرت سے پوچھا۔

''وہ اس لیے کہ عموماً میں نے جنگلی قبائل میں دیکھا ہے کہ اکثر اوقات اپنی طاقت قائم کرنے کے لیے اور دوسرے قبیلے کی بستیوں کی حسین لڑکیوں کو اغوا کر کے ان سے اپنا پہلو گرم کرنا اور شکست تسلیم کرنے والے وحشیوں کو اپنا مطیع اور غلام بنا لیتے ہیں یہ عموماً دیکھا گیا ہے۔'' میں نے اپنی شکاری زندگی کے سابقہ تجربات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں شہباز یہ آپ نے اچھی بات پوچھی ہے واقعی تاریک جنگلوں میں ایسا بھی ہوتا ہے اس لیے تو اسے اجڈ اور تاریک اور وحشی پن کہا جاتا ہے لیکن ایک تو میرے قبیلے کے نزدیک ستر کلومیٹر

تک چاروں اطراف سے کوئی قبیلہ نہیں ہے اور ستر کلو میٹر بہت فاصلہ ہے ویسے اس کے باوجود مجھ پر عاشق اور ہمارے قبیلے کی حسین لڑکیوں کو قید کرنے اور ہمارے مردوں کو غلام بنانے کے لیے تین چار بار دور جنگلوں کے قبیلوں کے سردار یہاں کا رخ کر چکے ہیں لیکن آپ نے دیکھا ہے کہ میں اور میرا ساڈار میرا مطلب ہے میرا سپہ سلار ساڈار اپنے بے شمار ساتھیوں کو جدید اسلحہ اور دیگر جدید نئے انداز کی تکنیک سکھا چکے ہیں اس لیے وحشی قبیلے تو دور کی بات مہذب دنیا کے کامیاب شکاری بھی ہمارے آگے نہیں ٹک سکتے۔'' ملکہ تامنی نے فخریا انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں کا رخ نہ کرتا تو پھر ملکہ تم کیا کرتی کیا تم ساڈار سے شادی کرتی۔'' میں نے جی کرا کے نیا سوال کیا تو ملکہ تامنی نے چونک کر مجھے دیکھا۔

''ہاں ساڈار نہ ہی میرے قبیلے کا سپہ سالار ہے بلکہ ہم بہت اچھے دوست بھی ہیں اور ہوسکتا ہے شاید میں اسی سے شادی کرتی لیکن فکر نہ کرو میرا دامن پاک ہے اور ملکہ اور حکمران ہونے کے باوجود میں آج تک کسی مرد کے پہلو کو گرم نہیں کیا اور نہ میں عیش پرست ہوں بس شہباز قدرت نے آپ کو ایسی دلکش اور سحر انگیز شخصیت سے نوازا ہے کہ میں دل کے ہاتھوں مجبور ہوگئی ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ کو مجھ سے شادی کرنے کا ملال نہیں ہوگا میں آپ کو کسی مشرقی عورت کی طرح سچی ثابت ہونگی۔'' ملکہ تامنی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب تو ملکہ تم مشرقی خواتین کے بارے میں بھی جانتی ہو۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اب میں ملکہ کو آپ کے بجائے تم اور وہ مجھے تم کے بجائے آپ کہنے لگی تھی اور اب ہندوستانی زبان میں ہی مجھ سے بولنے لگی تھی۔

''ہاں شہباز میں ہندستان، پاکستان، بنگلہ دیش ان تینوں ساؤتھ ایشین ملکوں کا سفر کر چکی ہوں اور ان کے رسم و رواج اور اپنے مرد کے لیے مشرقی عورت کی قربانیوں کو دیکھ چکی ہوں۔'' ملکہ تامنی نے مسکراتے ہوئے مشرقی خواتین کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب تمہاری عمر کیا ہے جو تم اتنا مشاہدہ کر چکی ہوں۔'' میں نے اس کی دل سے تعریف

کرتے ہوئے کہا۔

''میری عمر ابھی بائیس سال کی ہے لیکن میں نے اور ساڈار نے اکٹھے بہت سفر کیے ہیں کیونکہ ہم دونوں بہت گہرے دوست بھی ہیں۔'' ملکہ تامنی نے خوش لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو ملکہ مجھے معاف ہی رکھو اور اپنے گہرے دوست ساڈار سے ہی شادی کرو کیونکہ زندگی میں پہلی بار کسی ہوشربا حسن کی مالک صنف نازک نے میرے سنگدل دل کے تاروں کو چھیڑ دیا ہے اور وہ شکاری حسینہ کے سوا کوئی نہیں ہے جو تمہاری قیدی ہے۔'' میں نے اپنے دل میں یہ بات کہی۔

''کل ہماری شادی کی رات ہے اور معاف کرنا ایک گستاخ قیدی کی موت کی بھی رات ہے جو ایک ساتھ ہی انجام پائیں گے۔'' ملکہ تامنی نے اس بار خشک لہجے میں کہا تو میں لرز اٹھا کیونکہ زندگی میں پہلی بار کسی لڑکی نے میرے خشک مزاج دل کو دستک دی تھی وہی لڑکی کل میری نظروں کے سامنے ماری جائے گی یہ سوچ کر میں نے اپنے ہونٹ سختی سے بھینچ لیے لیکن خاموش ہی رہا۔ ملکہ تامنی نے میرے چہرے کو غور سے دیکھا۔

''مجھے معلوم ہے شہباز آپ کو میرا یہ اقدام پسند نہیں ہے لیکن اس گستاخ لڑکی کی سزا بھی ضروری ہے۔'' ملکہ تامنی نے کہا۔

''لیکن ملکہ اس لڑکی نے تو میرے نزدیک ایسی کوئی بھیانک غلطی اور گستاخی نہیں کی بس اپنے اور اپنے ساتھیوں کی زندگی کی سفارش کر رہی تھی اور یہ ان کا حق بھی بنتا ہے اور یہی کچھ میں نے اپنے ساتھیوں کے لیے ہی تو کیا ہے۔'' میں نے اس بار خشک لہجے میں کہا تو ملکہ چونک کر مجھے دیکھنے لگی۔

''نہیں شہباز میں نے صرف آپ کو خوش کرنے کے لیے آپ کے سب دوستوں اور اور ان کی بیگمات کو آزاد کیا اور اب نئے قیدیوں جنہوں نے ہمارے کافی سارے ساتھیوں کو زخمی کیا ہے سب کو آزاد کر دیا ہے لیکن اس لڑکی کو سزا ضرور ملے گی یہ میرا حتمی فیصلہ ہے۔'' ملکہ تامنی نے بھی خشک لہجے میں کہا تو میں خاموش ہو گیا۔

''ٹھیک ہے جیسے ملکہ تمہاری مرضی میں تو ویسے ہی بات کر رہا تھا۔''اس بار میں نے مسکراتے ہوئے کہا کہیں ملکہ تامنی اس معصوم صورت والی اور میرے دل میں لرزہ براندام کرنے والی بے پناہ حسین شکاری لڑکی کو اپنا رقیب سمجھ کر جذبات میں ابھی اور اسی وقت سر قلم نہ کروا دے۔

''تم اس قیدی لڑکی کا ذکر مت کرو اب کوئی اور بات کرو۔''ملکہ تامنی نے کہا۔

''ارے بھولی اور حسین ملکہ تم بھی عجیب لڑکی ہو میرا مطلب ہے عجیب ملکہ ہو میں تو ایسے ہی بس اصول کی بات کر رہا تھا لیکن تم یہاں اس قبیلے کی حکمراں ہو تم جو فیصلہ کرو گی وہ بہتر ہی ہوگا۔''اس بار میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو ملکہ تامنی کا حسین چہرہ کھل اٹھا۔

''بہت خوب۔''ملکہ نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔اب ہم دیگر باتیں کرنے لگے اور ملکہ مجھے بتانے لگی کہ کل چودھویں کی رات قبیلے میں بہت ہلہ گلا ہوگا اور ہماری شادی کا بھرپور انتظام کیا جائے گا۔

''لیکن ملکہ کیا تمہارا قبیلہ دل سے مجھے قبول کرلے گا اور اصل بات تو یہ ہے کہ میں پوری زندگی یہاں نہیں رہ سکتا۔''میں نے کہا۔

''فکر نہ کرو تم اپنے ملک جاؤ گے اور ہم آتے جاتے رہیں گے اور میرے قبیلے والے میری تم سے شادی پر کوئی اعتراض نہیں کریں گے اور ان سب کو معلوم ہو ہی چکا ہے۔''ملکہ تامنی نے مجھے سمجھاتے ہوئے کہا۔

پھر ملکہ تامنی نے میری پسند کے بنوائے گئے کھانے منگوائے کیونکہ حیرت انگیز طور پر ملکہ تامنی نے قبیلے کی چند خاص عورتوں کو مختلف قسم کے پکوان پکانے کی بھی ٹریننگ دے رکھی تھی۔کھانا کھانے کے بعد میں ملکہ تامنی سے اجازت لے کر اپنے جھونپڑے کی طرف بڑھ گیا اور اندر جا کر لیٹ گیا۔میری نظروں کے سامنے بار بار اس مشرقی حسن کے شاہکار شکاری حسینہ کا دلربا چہرہ میری نظروں میں گھومنے لگا۔میں حسن پرست تو نہیں تھا لیکن بس کیوں اس شیرنی کی طرح بہادر مشرقی شکاری حسینہ نے میرے دل کا سکون غارت کر دیا تھا اور اب میں بہت پریشان تھا کہ زندگی میں

پہلی بار مجھے کوئی لڑکی اپنے لیے پسند آئی جسے میں اپنی زندگی کا شریک سفر بنا سکوں وہ صرف ایک رات اور ایک دن کی ہی مہمان ہے اور کل شام کو اسے مار دیا جائے گا۔

لیکن میں یہاں کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا کیونکہ بے شک اب تک ساڈار اور خاص کر ملکہ تامنی مجھ سے محبت اور پیار سے پیش آ رہی تھی لیکن یہاں ملکہ کا باغی ہونے پر مجھے موت کی سزا بھی سنائی دی جا سکتی تھی کیونکہ آخر یہ یہ مہذب دنیا کے باسی نہیں بلکہ تاریک جنگلوں کے باسی تھے جہاں کوئی قانون نہیں ہوتا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کا اصول چلتا ہے۔

بقیہ پہر اور رات کو بھی مجھے نیند نہ آئی یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ میں باہر نکلا تو میری آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں۔ ساڈار مجھ سے ملنے آیا اس کا چہرہ بجھا ہوا تھا کیونکہ آج میری شادی تھی اور میں سمجھ چکا تھا کہ ساڈار کو میری ملکہ تامنی سے شادی پر کوئی خوشی نہیں ہے لیکن ساڈار کے ستے ہوئے چہرے سے زیادہ میرا چہرہ ویران تھا اور آنکھیں سرخ تھیں جسے دیکھ کر ساڈار چونک گیا۔

''مسٹر شہباز مجھے لگتا ہے تم ساری رات کسی پریشانی کی وجہ سے سو نہیں سکے آخر بات کیا ہے۔'' ساڈار نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

''معلوم نہیں ساڈار بس اس بات پر غمگین ہو کہ انسان جس چیز کو چاہتا ہے وہ اسے پا کر بھی حاصل نہیں ہوتی اور جسے نہیں چاہتا وہ اسے ملنے کے لیے بے بات ہوتی ہے۔'' میں نے الجھے ہوئے لہجے میں اپنے دل کی بات کو طریقے سے کہا۔

''اوہ! تو تم اسی مشرقی شکاری حسینہ کو اپنے دل میں جگہ دے چکے ہو جو کہ غلط ہے تم ملکہ عالیہ کے منظور نظر ہو اب اس لڑکی کو بھول جاؤ ورنہ ملکہ کے عتاب کا شکار بن جاؤ گے کیونکہ وہ تم سے پیار کرنے لگی ہیں اب اگر تم نے کوئی غلطی کی تو آسمان سے زمیں پر آ گرو گے۔'' ساڈار نے چونکتے ہوئے کہا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا جس نے ایک ہی نظر میں میری کیفیت کو بھانپ لیا تھا۔

''مان گیا کہ مہذب دنیا سے دور ایمزون کے طویل ترین گھنے جنگلات کے اس قبیلے کی ملکہ اور اس کا سپہ سلار بہت ہی تیز دماغ کے ہیں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو ساڈار بھی مسکرانے لگا

لیکن اس کے چہرہ کچھ سوچ کر پھر اداس ہو گیا۔

''مسٹر ساڈار قدرت نے تمہیں بہت ہی سحر انگیز اور پر کشش مردانہ وجاہت سے نوازا ہے اور تمہاری یہ پر وقار مردانہ وجاہت میری دنیا تو اندھیری کر گئی ہے۔'' ساڈار نے غمگین انداز میں کہا۔

''کیا مطلب تم کہنا کیا چاہتے ہو۔'' میں نے حیرت سے کہا حالانکہ میں جان چکا تھا کہ ساڈار مجھ سے کیا کہنا چاہتا ہے اور یہ کہنا چاہتا ہے کہ میری پر کشش مردانہ وجاہت نے اس کی ملکہ تامنی کو اس سے دور کر دیا ہے لیکن میں انجان ہی بنا رہا۔

''کچھ نہیں تم چلو جھیل میں نہالو آج تمہارے لیے بہت سپیشل رات ہے۔'' ساڈار نے زبرستی اپنے چہرے پر مسکراہٹ لاتے ہوئے کہا۔

مگر میں اس کی بات پر خاموش رہا اور اس کے ساتھ جھیل کی طرف بڑھ گیا اور پانی میں ڈوب کر نہانے لگا اور میں آپ کو یہ بیان کر چکا ہوں کہ اس جھیل میں ایک طرف بڑا پردہ بھی لگا ہوا تھا جہاں کا منظر نظر نہیں آتا تھا اور وہاں خواتین نہانے آیا کرتی تھی اور میرے دوستوں کی بیویوں کو نہانے اور فریش ہونے کے لیے یہاں لایا جاتا تھا میں نہانے کے بعد اسی پردے کو دیکھ رہا تھا جہاں اندر جانے والیاں نظر نہیں آتی تھیں اور پھر اچانک جیسے میری دل کی دھڑکن بند ہونے لگی کیونکہ ایک دفعہ پھر چاندز میں پر اتر چکا تھا اور کائنات کے رنگ بکھر چکے تھے۔

میں نے دیکھا کہ قبیلے کی تین لڑکیوں کے ساتھ میرے دل کا چین لوٹنے والی اور بے پناہ مثالی حسن اور معصومیت کا پیکر شکاری حسینہ اس طرف سے نکل رہی تھی اس نے سیاہ رنگ کی پینٹ اور بلیو کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی اور شرٹ پینٹ کے اوپر تھی اور سب کے خاص بات کہ اس نے سکارف پہن رکھا تھا سر مکمل طور پر اور سینے تک سکارف کا کپڑا ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن چونکہ نہا کر آئی ہوئی تھی اس لیے اس کا چہرے کا ہوشربا حسن کچھ اور ہی نکھر گیا تھا اور میں یک ٹک اسے دیکھنے لگا اور ہماری آنکھیں چار ہوئیں تو اس نے بھی ٹھٹھک کر مجھے دیکھا اور میرے چوڑے چکلے سینے اور

گیلے بالوں اور مردانہ وجاہت کو دیکھ کر اس پر بھی گویا سحر ہو گیا تھا جیسا کہ مجھے دیکھ کر عموماً ہر لڑکی کو ہو جاتا تھا کیونکہ اللہ رب العزت نے مجھے بے پناہ پرکشش مردانہ وجاہت سے نوازا تھا۔

کچھ دیر ہم ایک دوسرے کو دیکھتے رہے پھر میں نے دیکھا کہ میرے دل کا سکون چھین لینے والی اس حسینہ کے چہرے پر پھر سے شرم وحیا کی سرخ امڈ آئی اور اس نے اپنی غزالی اور جھیل جیسی آنکھوں کی پلکوں کو گرا دیا اور اس پر شرم مانع ہو چکی تھی اور یہی شرم تو مشرقی لڑکیوں کا شیوہ ہے اور مشرق کے ماتھے کا جھومر ہے۔ میں نے ایک ادا سے مسکراتے ہوئے اس قدرت کے بنائے ہوئے اس مثالی شہکار کو دیکھا تو میرا دل پھر لرزنے لگا۔

''مسٹر شہباز میں یہاں اس قیدی لڑکی کو لایا تھا تاکہ یہ بھی نہا لے لیکن معذرت کے ساتھ کہ یہ اس لڑکی کا آخری دن ہو گا کیونکہ یہ ہماری ملکہ کی نظر میں دشمن ہے تو ہماری بھی دشمن ہے۔'' ساڈار نے غور سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''چلو مجھے اپنی ملکہ کے پاس لے چلو اور آج تم بھی ہمارے ساتھ ناشتہ کرو۔'' میں نے اس شکاری حسینہ جس نے میرے دل کا شکار کر لیا تھا بہت مشکل سے اس کی طرف سے نظریں ہٹاتے ہوئے کہا۔

''نہیں آج ملکہ عالیہ ناشتہ اور نہ ہی ڈنر تمہارے ساتھ کر سکیں گی کیونکہ ہمیں ایک خاص کام کے لیے کسی اور جگہ جانا ہے اور میں اور ہمارے بارہ خاص ٹرینڈ ساتھی بھی ہمارے ساتھ ہونگے البتہ شام تک واپسی ہو جائے گی۔'' ساڈار نے کہا تو میں حیران ہو گیا۔

''یہ کیا آج تمہاری ملکہ کی شادی ہے اور وہ کہیں سفر پر جا رہی ہے مگر کہاں۔'' میں نے چونک کر حیرت سے پوچھا۔

''مسٹر شہباز آپ شکاری لوگ جس طرح سخت جان ہیں اسی طرح ہم جنگلوں کے باسی بھی تم لوگوں سے کہیں زیادہ سخت جان ہوتے ہیں اس لیے اس کی فکر نہ کرو کچھ ضروری کا ہیں مگر تم فکر نہ کر و تمہارے کھانے پینے کا بہتر انتظام ہو جائے گا۔'' ساڈار نے کہا۔

''مگر تمہارے اور ملکہ کے جانے کے بعد تمہارے قبیلے کے اجڈ اور گنوار اور ہوس پرست وحشی میرا خاتمہ ہی نہ کردیں۔'' میں نے قدرے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''نہیں شہباز تمہیں یاد ہوگا کہ ملکہ کو جب میں لینے گیا تھا ان دونوں بھی تو تم یہاں سب موجود تھے اس وقت بھی تو ہمارے قبیلے کے باسیوں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا۔'' ساڈار نے کہا۔

''لیکن اس وقت اور بات تھی اب بات اور ہے کیونکہ ہوسکتا ہے کچھ وحشی ایسے ہوں جو تمہاری ملکہ کی میرے ساتھ شادی سے دل سے راضی نہ ہوں اور موقع دیکھ کر مجھے مار دیں۔'' میں نے تشویش سے کہا۔

''نہیں شہباز اگر ایسی بات ہے میں اس معاملے میں تمہارا سب سے بڑا حریف ہوں لیکن اگر میں نے تمہیں چھوڑ دیا ہے تو یہ وحشی تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔'' ساڈار نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب میں کچھ سمجھا نہیں۔'' میں نے انجان کن کر کہا۔

''کچھ نہیں بس ویسے ہی تم سے مذاق کر رہا تھا۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا اور میرے ساتھ چلنے لگا۔

میں نے دیکھا کہ میرے دل کی دھڑکن مشرق کا مثالی حسن اور میرے دل کا شکار کرنے والی شکاری حسینہ وحشی لڑکیوں کے ساتھ واپس جا چکی تھی۔ میں بھی ساڈار کے ساتھ واپس قبیلے کی طرف لوٹا۔ کچھ دیر بعد میں اپنے جھونپڑے جہاں میں رہائش رکھے ہوئے تھا پہنچ گیا تو میں چونک گیا کیونکہ آج ملکہ تامنی ایک نئے انداز لیے ہوئے ایک دلربا انداز کے ساتھ میرے استقبال کے لیے موجود تھی۔ اس وقت ملکہ تامنی نے جدید دنیا کا لباس پہنا ہوا تھا اور سفید رنگ کی پینٹ اور گلابی رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کا پرکشش اور سمارٹ جسم بہت پرکشش تھا۔

ملکہ تامنی نے اپنے بال کھولے ہوئے تھے اور چہرے پر ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا جس سے ملکہ تامنی بہت حسین لگ رہی تھی۔ مجھے ملکہ تامنی پر ترس بھی آیا کہ یہ یہاں کی ملکہ اور حکمران ہونے

کے باوجود والہانہ انداز سے اور پر جوش انداز سے میرا استقبال کرتی ہے اور مسکراتے ہوئے عزت اور احترام دیتی ہے شائد میں اس سانولی سنولی دوشیزہ سے شادی کرنے پر تیار ہو جاتا لیکن اس مشرقی شکاری حسینہ نے میرے دل کو اب باغی کر دیا تھا اور گو کہ ملکہ تامنی بھی بے حد حسین سانوی دوشیزہ تھی لیکن شکاری حسینہ تو میرا چین لوٹ چکی تھی۔

''شہباز میں کچھ کام کے سلسلے میں قبیلے سے باہر جا رہی ہوں لیکن زیادہ دور نہیں شام سے پہلے ہی ہم لوٹ آئیں گے آپ ناشتہ کریں اور گھومیں پھریں یا آرام کریں اب شام کو ملاقات ہو گی اور آج رات ہمارے ملن کی رات ہے۔'' ملکہ تامنی نے دلکش انداز میں ایک دلربا انداز سے کہا۔ میں نے فوراً ساڈار کی طرف دیکھا تو ملکہ کی باتیں سن کر اس کا چہرہ گویا ویران ہو گیا تھا اور غمگین ہو گیا تھا اور مجھے اس زندہ دل اور نیک دل و دماغ کے جدید وحشی قبیلے کے سپہ سلار پر ترس آنے لگا

۔

''ٹھیک ہے ملکہ آپ جا سکتی ہیں اور اپنا کام خوش اسلوبی سے سرانجام دیں اب شام کو ملاقات ہو گی۔'' میں نے اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجاتے ہوئے کہا تو ملکہ نے دلکش انداز سے مجھے دیکھا لیکن یہاں میں آفرین کہوں کا ملکہ تامنی کو کہ یہاں کی ملکہ ہونے اور مجھے چاہنے کے باوجود اس نے ایک دفعہ بھی مجھے چھو کر نہیں دیکھا تھا جس سے اس کی مضبوط کرداری کا معلوم ہوتا تھا

۔''

ابھی کھانے کو کچھ دیر تھی اس لیے میں جھونپڑے میں آ گیا اور کپڑے تبدیل کر لیے اور باہر آیا تو ساڈار اور ملکہ تامنی یہاں سے جا چکے تھے۔ کچھ دیر بعد میرے لیے ایک وحشی مرد اور دو لڑکیاں جو میری خدمت پر ساڈار اور ملکہ تامنی نے مامور کر رکھے تھے انہوں نے میرے لیے کھانے کا انتظام کر دیا تو میں کھانا کھانے لگا اور آپ کو بتا چکا ہوں کہ یہاں میں غور کرنے کے بعد ان وحشیوں کی زبان بھی کسی حد تک سمجھنے اور ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں بولنے بھی لگ گیا تھا۔

میں نے ملکہ تامنی اور ساڈار کے بارے میں ان سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ ملکہ تامنی اور

ساڈار چند ساتھیوں کے ساتھ کسی کام پر روانہ ہو چکے ہیں اور قبیلے سے جا چکے ہیں تو میرا دل لرزنے لگا اور اس من موہنی صورت والی مشرقی شکاری حسینہ سے ملنے کو مچلنے لگا۔

''وہ قیدی لڑکی کہاں ہے۔'' میں نے پوچھا۔

''اسے دوبارہ قید کر دیا گیا ہے۔'' ان میں سے ایک مرد نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

''اس نے کھانا کھالیا ہے۔'' میں نے ٹوٹے پھوٹے لفظوں میں پوچھا۔

''نہیں ملکہ نے اسے بھوکا رہنے کا ہمیں حکم صادر کیا ہے۔'' ان میں سے ایک لڑکی نے کہا۔

''کیا میں اس قیدی لڑکی سے مل سکتا ہوں۔'' میں نے دبے لفظوں میں پوچھا۔

''ملکہ نے تو اس بارے میں ہمیں کوئی حکم نہیں دیا لیکن سپہ سلار ساڈار نے ہمیں حکم دیا تھا کہ تم پر کوئی سختی نہ برتی جائے لیکن صرف کچھ دیر کے لیے تمہیں اس قیدی لڑکی سے ملوایا جا سکتا ہے زیادہ دیر نہیں۔'' اسی وحشی نوجوان مرد نے بدستور خشک لہجے میں کہا جیسے ان کو شائستہ زبان سے گفتگو کرنا نہ آتا ہو یا ان کا طور طریقہ ہی ایسا ہو۔

''ٹھیک ہے میں اس قیدی لڑکی سے ملنا چاہتا ہوں مجھے اس قیدی جھونپڑے لے چلو۔'' میں نے اپنی خوشی کو دباتے ہوئے اٹھتے ہوئے کہا تو اس وحشی مرد اور دونوں لڑکیوں نے مجھے حیرت سے دیکھا۔

''ٹھیک ہے محترم ساڈار کے کہنے پر تمہیں تھوری دیر کے لیے اس قیدی لڑکی سے ملوا دیتے ہیں۔'' اس بار ایک وحشی لڑکی نے کہا۔

''چلو آگے میرے ساتھ آگے بڑھو۔'' اس بار وحشی نوجوان نے کہا اور آگے بڑھنے لگا اور لڑکیاں میرا بچا کھچا کھانا واپسی اٹھانے لگیں۔

میں اس وحشی نوجوان کے ساتھ آگے بڑھنے لگا جہاں وحشی قبیلے کے افراد مجھے حیرت سے یکھ رہے تھے اور کچھ دیر بعد مجھے ایک ایسے جھونپڑے کے قریب لایا گیا جہاں ساتھ کچھ فاصلے پر کوئی جھونپڑا نہیں تھا اور یہاں وحشیوں کا سخت پہرہ تھا جو نیزے اور بھالوں کے ساتھ جدید ہتھیار بھی

لیے پھر رہے تھے اور بہت محتاط پہرا تھا۔ مجھے اس چھوٹے اور تنگ سے جھونپڑے میں اندر داخل ہونے کو کہا گیا تو میں بے دھڑک اندر داخل ہو گیا جہاں میرے دل کے نہاں خانے کے تاروں کو چھیڑنے والی دلربا شکاری حسینہ نیچے بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی اور مجھے اچانک اپنے ساتھ دیکھ کر چونک گئی اور اپنی غزالی اور جھیل جیسی حسین ترین آنکھوں سے مجھے حیرت سے دیکھا اور اٹھنے لگی۔

''بیٹھی رہو مجھے تم سے کچھ سوال کرنے ہیں۔'' میں نے اپنے چہرے پر دلکش مسکراہٹ لاتے ہوئے انگلش میں کہا۔ ''پوچھو آزاد قیدی آپ مجھ قیدی سے کیا سوال کرنے آئے ہیں۔'' اس نے اپنے بھی مسکراتے ہوئے پوچھا۔،،

''کیا مطب یہ تمہارا مجھے آزاد قیدی کہنے سے کیا مراد ہے۔'' میں نے بدستور حیرت سے پوچھا۔

''مجھے معلوم ہے آپ بھی کوئی شکاری ہیں اور ان وحشیوں کے چنگل میں پھنس چکے ہیں اور پھر یہاں کی حسین اور نوجوان ملکہ نے آپ کو اپنے لیے چن لیا ہو گا اور آپ کے ساتھیوں کو چھوڑ دیا گیا ہو گا کیا ایسا ہی ہے نہ۔'' اس دلربا حسینہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں اس کے درست اندازے پر حیران ہو گیا۔

''تمہارا تعلق کس ملک سے ہے اتنا تو مجھے معلوم ہے تم مشرقی ہو اور تمہیں شکار کا شوق بھی ہے اور واقعی بہت بہادر شکاری لڑکی ہو کہ موت کا حکم صادر ہونے کے باوجود تمہارے چہرے پر خوف غالب نہیں ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے دلکش اور ملکوتی چہرے پر بھی ہوشربا مسکراہٹ رینگ گئی جس میں مشرق کی شرم بھی تھی اور حسن کا سحر بھی تھا۔

''زندگی اور موت صرف میرے اللہ کے اختیار میں ہے اور پہلے بھی شکاری زندگی میں مجھے میرے اللہ نے بال بال یقینی موت سے بچایا ہے تو اگر اللہ پاک کو میری زندگی عزیز ہے تو وہ مجھے یہاں سے بچالیں گے کیونکہ وہی ہر چیز پر قادر ہیں۔'' اس نے کہا تو میں یک ٹک اس کے الفاظ کو

سننے لگا جسے اللہ رب العزت کی پاک ذات پر مکمل بھروسہ تھا اور سب سے بڑی خوشی مجھے اس بات کی ہوئی تھی کہ یہ ایک اللہ پاک پر مکمل بھروسہ کرنے والی مسلمان لڑکی تھی۔

''مسٹر شہباز بس چلو اتنا ہی مجھے حکم دیا گیا تھا کہ کچھ لمحات کے لیے تمہیں اس قیدی لڑکی سے ملنے دیا جائے ورنہ ملکہ کے کسی قیدی کو کسی سے ملنے نہیں دیا جاتا تم شام کو ملکہ عالیہ اور ساڈار محترم کے آنے کے بعد اگر اس لڑکی سے کوئی سوال جواب کرنا ہے تو کر لینا فی الحال واپس چلو۔'' اسی وحشی نے خشک انداز اور قدرے سختی سے کہا جو میری خدمت پر مامور تھا تو میں نے ایک طویل سانس لیا۔

''تم نہیں مرو گی زندہ رہو گی یہ میرا وعدہ ہے۔ بس اتنا بتا دو کیا تم کہ مشرق کے کس ملک سے ہو۔'' میں نے طویل سانس لیتے ہوئے پوچھا۔

''میں ہندستانی ہوں اور آپ کس ملک سے ہیں اور یہاں کیسے قید ہوئے کیا اس بارے میں نہیں بتائیں گے۔'' اس نے مسکراتے ہوئے کہا اور مجھ سے پوچھا۔

''میں بھی ہندوستانی ہوں اور حیدر آباد دکن سے میر تعلق ہے اب انشااللہ پھر بعد میں باتیں ہونگی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور باہر نکل گیا اور میرے انشااللہ کہنے پر اس نے مجھے چونک کر دیکھا اور اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوگئی جیسے اسے میرے مسلمان ہونے پر خوشی ہوئی ہو۔ میں نہ چاہتے ہوئے بھی لیکن طویل سانس لے کر اس وحشی کے ساتھ واپس اپنے جھونپڑے آ گیا۔

''اوہو میں نے اس شکاری حسینہ کا نام بھی نہیں پوچھا۔'' میں نے خود سے کہا۔ ویسے مجھے اس بات کی بے حد خوشی تھی کہ اس سحر انگیز حسن کی مالک شکاری لڑکی کا تعلق ہندوستان سے ہے اور وہ میری طرح مسلمان ہے اور اللہ کی ذات پر مکمل یقین اور بھروسہ رکھتی ہے اس کی مجھے بے حد خوشی تھی اور میں نے سوچ لیا تھا کہ میں ملکہ تامنی کے ہاتھوں اسے ہرگز نہیں مرنے دوں گا۔ لیکن ابھی ہر طرف سخت پہرہ تھا اور میں اس کی مدد نہیں کر سکتا تھا۔ چونکہ ساری رات میں اسی کے خیال میں

اسی اپنے ہی ہم وطن شکاری حسینہ کے خیالوں میں مگن رہا تھا اس لیے سو نہیں سکا تھا اس لیے اب گو کہ میرے دل پر ایک زلزہ آیا ہوا تھا اور مجھے ایسا محسوس ہوا تھا کہ اس نے بھی مجھے پسند کی نظروں سے دیکھا ہے مجھے چین نہیں آ رہا تھا کہ دوبارہ بھاگ کر اس کے پاس پہنچ جاؤں لیکن میں تھکا ہوا تھا اس لیے جھونپڑے میں آ کر سونے کے لیے لیٹ گیا۔ آپ سوچ رہے ہونگے کہ میں اپنی پوری آپ بیتی میں آپ کو عورت ذات سے بے زار شخص نظر آ رہا تھا اور اب ایک لڑکی کو دیکھ کر اسی کے ہی خیال میں اسی کی ہی تعریف میں لگا ایک عاشق مزاج لگتا ہوں لیکن کیا کروں یقین کریں یہ شکاری حسینہ نہ ہی بہادر تھی نہ ہی معصوم شکل کی تھی بلکہ ہوشربا اور پاگل کر دینے والے بے پناہ حسن کی مالک تھی اور ایسا مثالی حسن میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھا تھا۔ کچھ دیر بعد میں گہری نیند سوتا چلا گیا۔ چونکہ ساری رات بے چینی سے رات کٹی تھی اس لیے اب کافی دیر تک سوتا رہا تھا اور جب میری آنکھ کھلی تو سہ پہر کا وقت بھی گزرنے والا تھا۔ میں جھیل کی طرف بڑھ گیا اور اس وقت میرے ساتھ وہی میرے کھانے پینے والا نگران وحشی تھا جس سے میں ٹوٹی پھوٹی زبان میں بول لیتا تھا اور میرے پوچھنے پر بتایا گیا کہ قیدی لڑکی کو کل سے بھوکا رکھا گیا ہے اور آج شام بھوک کی حالت میں ہی اسے قربان کر دیا جائے گا اور یہ سب محترم ساڈار اور ملکہ عالیہ کی وجہ سے آسان موت ہوگی ورنہ میرا دادا مجھے بتاتا ہے کہ پہلے قیدیوں کو بہت بھیانک موت سے دوچار کیا جاتا تھا اور ان کو تین دن بھوکا پیاسا رکھنے کے بعد امبھا دیوتا کی بھینٹ چڑھایا جاتا تھا۔

''امبھا دیوتا یہ کونسا دیوتا ہے اور میں نے اتنے دنوں میں یہاں اب تک کسی امبھا دیوتا کا نام نہیں سنا۔'' میں نے حیرت سے اس سے پوچھا۔

''امبھا دیوتا یہاں سے کچھ فاصلے پر ایک کنویں میں رہتے ہیں اور سو سال سے اوپر ہو گئے ہیں وہ زندہ ہیں اور قیدیوں کی بھینٹ بھرپور طریقے سے قبول کرتے ہیں لیکن جب سے محترم ساڈار اور ملکہ عالیہ نے قبیلے کی حکمرانی سنبھالی ہے امبھا دیوتا کو صرف مردہ لوگوں کی بھینٹ دی جاتی ہے۔'' وحشی نوجوان گونبو نے مجھے معلومات دیتے ہوئے کہا جس کا نام گونبو تھا۔

''آخر یہ امبھا دیوتا ہے کون۔''میں نے حیرت سے پوچھا۔

''وہ بہت بڑی جسامت کے ہیں اور سیاہ رنگ اور بڑے منہ والے ہیں۔'' گونبو نے کہا تو میں چونک گیا۔

''کہیں تم مگر مچھ کا ذکر تو نہیں کر رہے جو جوہروں، جھیلوں، ندیوں، دریاؤں میں پائے جاتے ہیں۔''میں نے بدستور چونک کر پوچھا۔

''ہاں تم ان کو مگر مچھ ہی کہہ سکتے ہو لیکن وہ ہمارے امبھا دیوتا ہے۔''اس نے کہا۔

''اوہو تو اس شکاری لڑکی کو بھی مار کر امبھا دیوتا کی نذر کیا جائے گا۔''میں نے پوچھا۔

''ہاں میرے خیال میں ایسا ہی ہونا چاہیے۔''وحشی نوجوان گونبو نے سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے یہ اس کے لیے عام سی بات ہو۔

''یہ امبھا دیوتا آخر کہاں سے آتا ہے اور اب اسے کافی دنوں بعد بھینٹ ملتی ہوگی پھر اور کہاں سے کھاتا پیتا ہوگا۔''میں نے پوچھا۔

''اس کنویں سے ایک بھٹ اندر سے کسی جوہر میں جا گرتا ہے اور جوہر آگے جا کر کسی اور جھیل سے مل جاتی ہے یہی میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے اور امبھا دیوتا بھٹ سے باہر جوہر یا پھر جوہر سے آگے جھیل میں گھس کر اپنے کھانے پینے کا انتظام کرتا ہوگا۔'' گونبو نے کہا اور یہ وحشی نوجوان اب دیگر وحشی قبائل کی طرح سیدھے اور موٹے دماغ کا نہیں تھا ساڈار اور ملکہ تامنی نے اپنے قبیلے کے خاص افراد کو جدید دنیا کی کئی باتوں سے روشنا کرا دیا تھا اور گونبو بھی غالباً ان میں سے ایک تھا۔

اس لیے تو شکاری حسینہ جس کا میں ابھی تک نام بھی نہیں جان سکا تھا اس سے میری ملاقات چند ہی لمحوں کے لیے کرائی تھی اور واپس لے گیا تھا لیکن اب گونبو کی بات سن کر اس مسلمان اور میرے ملک کی ہی شکاری لڑکی کی جان بچانے کے لیے مجھے ایک ترکیب ذہن میں آ گئی جس میں بہت خطرہ تو تھا لیکن بھیانک موت بھی ہو سکتی تھی لیکن ساڈار اور ملکہ تامنی جیسے جدید اور ذہین وحشی

حکمرانوں سے چھٹکارا پانے اور شکاری حسینہ کو چھڑوانے کا اس سے بہتر طریقہ اور کوئی نہیں تھا۔

میں نے اپنے پلان کو مکمل طور پر ترتیب دے دیا اور پھر اس دوران جھیل بھی آ گئی جہاں میں آپ کو پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ان وحشیوں نے کچھ ایسا انتظام کیا ہوا تھا کہ یہاں مگر مچھ نہیں تھے ۔میں بے خوف ہو کر جھیل کے گہرے پانی میں ڈوب گیا اور کافی دیر نہانے کے بعد باہر نکل آیا۔ میں پینٹ کے ساتھ ہی نہاتا تھا۔ باہر نکل کر گونبو کے ساتھ پھر بستی روانہ ہو گیا اور اپنے خیمے میں جا کر نیا لباس پہنا اور اپنے پلان کے مطابق چلنے کے لیے پوری تیاری کس لی۔

یہاں میں آپ کو بتا تا چلوں کہ میں نے ساڈار سے دوستی کرنے کے بعد اس سے طریقے سے دو تیز رفتار ٹارچیں لے لی تھیں جو کہ میرے سامان میں تھیں اور ان دونوں منی ٹارچوں کو میں نے اپنی پینٹ کی جیب میں رکھ لیا اور ایک تیز دھار خنجر بھی جو میرے سامان جو میرے ساتھیوں کے جانے کے بعد مجھے دے دیا گیا تھا اس میں سے حاصل کر لیا تھا البتہ اسلحہ وغیرہ رائفل پسٹل انہوں نے مجھے ابھی نہیں دیے تھے لیکن میں نے اپنی ترکیب کے مطابق دو ٹارچیں اور ایک تیز دھار خنجر ضرور پینٹ کی جیبوں میں رکھ دیے تھے۔

گونبو اور اس کے ساتھ دو نوجوان لڑکیاں جو میری خدمت گار تھیں میرے لیے کھانا لے آئیں تو میں بے فکر ہو کر کھانا کھانے لگا اسی دوران کچھ دیر تک شام بھی ہونے لگی۔ میں بستی میں ٹہلنے کی غرض سے باہر نکلا تو معلوم ہوا کہ ساڈار اور ملکہ تامنی آ چکے تھے اور ان کے ساتھیوں کے پاس بے شمار پھول اور شادی کے سجانے کا بے شمار سامان تھا۔

کچھ ہی دیر میں تامنی کے جھونپڑے کو پھولوں کے گجروں سے سجا دیا گیا اور قبیلے کے ساتھ والے جھونپڑوں بستی کو سجایا جانے لگا اور آج کچھ زیادہ ہی روشنی کا انتظام کیا گیا۔ ابھی میں یہ سب رونق اور سجاوٹ دیکھ ہی رہا تھا کہ میں یہ دیکھ کر دم بخود رہ گیا اور حیرت سے میرا منہ کھل گیا۔ میں نے دیکھا کہ ملکہ تامنی اپنے شاندار جھونپڑے سے پردہ ہٹا کر نکل رہی تھی اور اس نے اس وقت ہندوستانی دلہنوں کا ہی لباس پہن رکھا تھا اور اس کے سر پر چادر تھی اور نیچے لہنگا تھا۔ اس کے چہرے

پر اس وقت بے حد حسین میک بھی تھا جس سے ملکہ تامنی واقعی بے حد حسین لگ رہی تھی ۔ میں اس کو مشرقی لباس میں دیکھ کر حیران ہو گیا۔

’’ شہباز یہ سب کچھ میں آپ کی خوشی کے لیے کر رہی ہوں تا کہ آپ مجھ سے راضی ہو سکیں۔‘‘ ملکہ تامنی نے کہا۔ ایک دفعہ تو میرے دل میں آیا کہ اپنے ملک کی شکاری حسینہ کو بھول جاؤں اور ملکہ تامنی کو اپنا لوں لیکن اس شکاری حسینہ کا ہوشربا مثالی حسن اور معصوم چہرہ مگر شیرنیوں جیسی ہمت والی اور میرے دل کو باغی کرنے والی لڑکی کا خیال آ گیا تو میں نے یہاں سے فرار کے منصوبے کو ہی ترجیح دی۔

’’سوری ملکہ تامنی اب میں اس نازک موقع پر کیا کر سکتا ہوں کہ میری زندگی میں شکاری حسینہ آ چکی ہے جس نے میرے دل کو زندگی میں پہلی بار باغی کر دیا ہے اب میں تم سے نہیں بلکہ کسی اور سے شادی کروں گا جو میرے دل کا شکار کر چکی ہے۔‘‘ میں نے دل میں کہا لیکن مسکراتے ہوئے ملکہ تامنی کی بہت تعریف کی تو ملکہ تامنی کا حسین چہرہ خوشی سے دمکنے لگا۔

کچھ دیر بعد چند بوڑھے وحشی یہاں آئے جو یہاں ہمارا قدیم طریقے کے مطابق شادی کرانے کی رسم کرنے کے لیے آئے تھے۔ اسی دوران میں نے دیکھا کہ میری دل کی دھڑکن شکاری حسینہ کو یہاں لایا گیا جس کے چہرے پر بھوک اور پیاس اور موت کی خبر ہونے کے باوجود کوئی خوف نہیں تھا اور نہ کوئی نقاہت تھی جس سے میں سمجھ گیا کہ یہ بہت ہی مضبوط اعصاب کی اور میری طرح تجربہ کار شکاری لڑکی ہے۔

میں نے ساڈار کی طرف دیکھا کہ اس کا چہرہ فق ہو چکا تھا اور اس کی آنکھوں میں غم کی پرچھائیں تھی اور بنی سنوری اور دلہن بنی ملکہ تامنی کے پرکشش اور حسین چہرے کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی تھی کیونکہ وہ اپنی چاہت ملکہ تامنی کی مجھ سے شادی پر دل سے راضی نہیں تھا جیسے وہ اس شادی کے لیے تیار نہیں ہے لیکن کسی مجبوری کے تحت خاموش ہے اور ایک لحاظ سے اپنی محبت کی قربانی دے رہا تھا کیونکہ ملکہ تامنی اس کی چاہت اور محبت تھی لیکن ملکہ تامنی کی خوشی کے

آ گے اپنی خوشی اور محبت کو اس نے قربان کرنے کا فیصلہ کیا ہوا تھا۔

''فکر نہ کرو ساڈار تمہاری ملکہ تامنی میری نہیں بلکہ تمہاری ہی ہے۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر دل میں کہا۔ مجھے اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر ساڈار نے خود کو مضبوط کر لیا اور اپنے چہرے پر سختی لے آیا جیسے اسے کسی چیز کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو۔

''ملکہ اس قیدی لڑکی کی موت تم کس طرح کرو گی۔'' میں نے سنگدلانہ انداز اپناتے ہوئے پوچھا تو بنی سنوری ملکہ تامنی نے چونک کر مجھے دیکھا۔

''بس اس کی گردن میں چاقو گھونپا جائے گا اور پھر اسے مگر مچھ کے بھٹ میں ڈال دیا جائے گا۔'' دلہن بنی ملکہ تامنی نے مسکرانے کے بجائے چہرے کو سخت کرتے ہوئے سنگدلانہ انداز میں کہا۔

''اچھی بات ہے اگر تم اسے واقعی مارنا چاہتی ہو تو اس کا حق میں تمہیں دے چکا ہوں لیکن پھر بھی میری ایک خواہش ہے کہ اس کی موت میرے طریقے سے ہو۔'' میں نے کہا۔ چونکہ ہماری باتیں ہندوستانی زبان میں ہی ہو رہی تھیں اس لیے ساڈار اور شکاری حسینہ ہی سمجھ سکتے تھے اور میری بات سن کر شکاری حسینہ کے چہرے پر حیرت تھی اور مجھے ایسی نظروں سے یکھ رہی تھی جیسے مجھ سے ایسی بات کی توقع نہ کر پا رہی ہو اور اسے امید تھی کہ میں بقول اس کے آزاد قیدی اسے یہاں سے آزادی دلانے کی کوئی ترکیب کرے گا لیکن یہاں تو میں اسے مارنے کے درپے ہو رہا تھا۔

''ٹھیک ہے شہباز جیسے آپ مرضی میں نے اس گستاخ لڑکی کو مارنا ہی ہے تو پھر اپنے ہونے والے شوہر کی مرضی کے ساتھ ہی سہی۔'' ملکہ تامنی نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے میری خواہش ہے کہ اس گستاخ لڑکی کو ابھی اور اسی وقت مگر مچھ والے بھٹ میں ڈال دیا جائے اور مار کر نہیں بلکہ زندہ حالت میں۔'' میں نے اپنا مشورہ صادر کیا تو شکاری حسینہ کے ساتھ ساڈار نے بھی چونک کر مجھے حیرت سے دیکھا کیونکہ میں نے اس شکاری لڑکی کو آسان موت مرنے کے بجائے بھیانک موت دینے کی بات کر رہا تھا جس پر ملکہ تامنی بھی حیرت سے مجھے دیکھنے لگی۔

''ٹھیک ہے شہباز جیسے آپ کی خواہش ایسا ہی ہوگا ورنہ میں تو اس گستاخ لڑکی کو بس آسان موت ہی دینے لگی تھی۔'' ملکہ تامنی نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

''لیکن میری یہ بھی خواہش ہے کہ اس لڑکی کے ہاتھ پاؤں کھول دیے جائیں اور اس کو ایک نیزہ اور بڑا چھرا بھی دے دیا جائے تاکہ یہ اپنی طرف سے مگرمچھ کا دفاع کر سکے لیکن یہ دبلی پتلی لڑکی مگرمچھ سے کیا لڑے گی چند ہی لمحوں میں اس کی بھیانک موت اور مگرمچھ کی خوراک بننا اس کا مقدر ہوگا۔'' میں نے سنگدلانہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو اس بار ملکہ تامنی چونک کر اور شکی نظروں سے مجھے دیکھنے لگی اور ساڈار کی آنکھوں میں بھی حیرت تھی۔ شکاری حسینہ کی غزالی آنکھوں میں شدید حیرت کی الجھن تھی۔

''شہباز اگر آپ کہتے ہیں تو ایسا ہی کر لیتے ہیں اور اس قیدی لڑکی کی موت مگرمچھ سے اپنا دفاع کرتے ہوئے اس کا شکار ہونا لکھا ہے۔'' ملکہ تامنی نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔ اور میں نے واضح نوٹ کیا کہ اس کی آنکھوں میں بے چینی ہے جیسے کسی انجانی سازش کو بھانپ چکی ہو۔

''بہت مہربانی ملکہ۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے شہباز جیسی آپ کی مرضی۔'' ملکہ تامنی کے منہ سے کھوئی کھوئی آواز نکلی جیسے میں اپنی باتوں سے اس سے دور ہوتا جا رہا ہوں لیکن پھر بھی اس نے میری مرضی کو ہی ترجیح دی۔

''ٹھیک ہے اس قیدی کو ابھی مگرمچھ کے بھٹ میں ڈالا جائے اور اسے ایک خنجر اور بڑا تیز دھار چھرا دے دیا جائے۔'' میں نے کہا تو ملکہ تامنی نے طویل سانس لیا۔

''چلیں شہباز مگرمچھ کا بھٹ جو کہ اصل میں ہمارے بزرگوں کے قدیم دیوتا کہلاتا ہے ایک کنویں میں رہتا ہے جو مگرمچھ ہے اور میں اور ساڈار تو اسے مگرمچھ ہی مانتے ہیں لیکن ہمارا قبیلہ اسے ابھی بھی دیوتا ہی کہتا ہے اور ہم اپنے قدیم روایت کی وجہ سے بس خاموش ہی ہیں۔'' اس بار ساڈار نے مجھے معلومات دیتے ہوئے کہا جو میں پہلے سے ہی گونبو سے سن چکا تھا۔ اب ملکہ تامنی دلہن کے لباس کے باوجود آگے بڑھنے لگی اور قبیلے کے چند خاص لوگ جو ملکہ تامنی اور ساڈار کے

خاص ساتھی تھے ساتھ چل پڑے۔تیز مشعلوں کی روشنی میں ہم بستی کی حدود سے نکلے اور ایک دفعہ پھر گھنے جنگلوں میں گھس گئے اور میں کافی دونوں بعد گھنے جنگلوں میں پہنچا تھا کیونکہ اس شکاری حسینہ کی بات میرے متعلق درست تھی کہ میں آزاد قیدی ہوں اور ایسا ہی تھا کیونکہ اب آزاد ہونے کے باوجود بستی کی حدود سے باہر گھنے جنگلوں میں مجھے جانے کی اجازت نہیں تھی۔

ویسے بھی اکیلے ایمزون کے طویل ترین گھنے جنگلوں میں بھٹکنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اس طرح خود کو درندوں کی خوراک بنانے کے ہی مترادف تھا۔خیر مشعلوں کی تیز روشنی میں ہم سب گھنے جنگل میں آگے بڑھتے رہے۔شکاری حسینہ بھی قیدی کی حیثیت سے ہمارے ساتھ تھی اور اس وقت ملکہ تامنی نے اس کے ہاتھ پاؤں کھلوا دیے تھے۔گھنے جنگلوں میں تقریباً ایک گھنٹہ آگے بڑھنے کے بعد مجھے ایک چھوٹی پہاڑی نظر آئی جو گھنے درختوں سے پر تھی اور ہم سب اسی پر چڑھنے لگے یہاں مجھے دور سے درندوں اور دیگر جانوروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی لیکن پھر بھی ابھی یہ سارکان قبیلے کی حدود ہی تھی۔کچھ دیر بعد پہاڑی پر چڑھنے کے بعد مجھے ایک گہرا کنواں نظر آیا جو مشعل کی تیز روشنی میں بھی مجھے اس کا نیچے کا حصہ نظر نہیں آرہا تھا۔اس کنویں کے ہر اطراف سے تین فٹ کی دیوار بنائی گئی تھی تاکہ کوئی اس میں گر نہ سکے البتہ جس کو یہ وحشی گرانا چاہتے تھے اسے اٹھا کر نیچے پھینک دیتے تھے۔

''چلو ساڈار اس قیدی لڑکی کے ہاتھ پاؤں تو بندھے نہیں ہیں اسے ایک خنجر اور بڑا چھرا دے دو اور اٹھا کر نیچے پھینک دو تاکہ یہ قیدی گستاخ لڑکی اپنی موت آپ ہی مر جائے۔'' ملکہ تامنی نے بارعب لہجے میں ساڈار کو کہا۔

''جو حکم ملکہ عالیہ کا۔'' ساڈار نے کہا اور ایک وحشی سے خنجر اور ایک دوسرے وحشی سے بڑا تیز دھار چھرا دے دیا اور پھر اس شکاری حسینہ کو اٹھانے لگا۔

''ٹھہرو میں خود ہی اس میں کود دوں گی تمہیں مجھے اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔'' شکاری حسینہ نے بے خوف آواز میں کہا لیکن پھر بھی میں نے محسوس کر لیا تھا کہ اس بھیانک موت کا تصور کر کے

اس کے چہرے پر پسینہ نمودار ہو چکا تھا لیکن یہاں اس نے ان وحشیوں سے زندگی کی بھیک نہیں مانگی تھی۔ البتہ اپنے ہی وطن کے باسی یعنی مجھ جیسے خوبرو شکل وصورت کے مگر سنگدل نوجوان مرد کو دیکھ کر اسے جیسے ٹھیس پہنچی ہو کہ اس کی مدد کرنے کے بجائے بھیانک ترین موت کے حوالے کر رہا ہے۔ لیکن شکاری حسینہ یہ نہیں جانتی تھی کہ میرے پلان کے مطابق ہم دونوں کے ان وحشیوں سے جان چھڑانے کا یہی بس ایک ہی طریقہ بچا تھا جس میں سراسر خطرہ اور موت ہی تھی لیکن ہمت کرنے سے زندگی اور آزادی اسی صورت میں ہی مل سکتی تھی۔

''نہیں تمہیں اٹھا کر پھینکا جائے گا تم کوئی نواب زادی نہیں ہو جو تمہیں عزت سے تمہاری بات کو منوایا جائے۔'' میں نے اپنے دل کی دھڑکن اور اس مثالی حسن کی مالک شکاری حسینہ کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''میں حقیقت میں نواب زادی ہوں مسٹر شہباز اور تم جیسا سنگدل اور شاطر انسان میں نے آج تک نہیں دیکھا جس کا چہرہ تو واقعی بہت پر کشش اور سحر انگیز ہے لیکن عمل انتہائی بدنما اور وحشیوں سے زیادہ خراب ہے اور معلوم نہیں تم کیسے مسلمان ہو جو سب کچھ جاننے کے باوجود ایک مظلوم لڑکی کو بھیانک موت سے دوچار کر رہے ہو۔'' شکاری حسینہ نے اس بار میری آنکھوں میں دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

''اے گستاخ لڑکی تم میرے شہباز کو سنگدل اور برا بھلا کہہ رہی ہو حالانکہ اسی کی وجہ سے تمہارے دیگر شکاری ساتھیوں کو آزادی ملی ہے لیکن تم واقعی گستاخ ہو جو میرے شہباز پر الزام لگا رہی ہو اور اس کی تمہیں واقعی درست سزا مل رہی ہے۔'' ملکہ تامنی نے میری طرف داری کرتے ہوئے سخت لہجے میں اسے کہا۔

''ہونہہ! شہباز میری طرح ہندوستان کا باسی اور میری ہی طرح ہندوستانی مسلمان ضرور ہے لیکن ایسا بے اصول اور بے رحم انسان کوئی نہیں ہے۔'' شکاری حسینہ نے بھی بے خوف لہجے میں بے خوفی سے ملکہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کسی شیرنی کی طرح غراتے ہوئے کہا۔

''اب تو میں خود ہی تمہیں اٹھا کر اس میں پھینکوں گا۔''میں نے کہا اور یہی میرے پلان کا حصہ تھا کہ میں خود ہی اس شکاری حسینہ کو مگر مچھ کے بھٹ یا کنویں میں پھینکوں گا اور ڈگمگا کر خود بھی اس کے ساتھ کنویں میں گروں گا اور پھر بھٹ کے راستے سے ہم دونوں تیز ٹارچوں اور تیز دھار خنجروں اور چھڑوں سے مگر مچھ اور دیگر مصائب کا سامنہ کرتے ہوئے جھیل سے نکلتے ہوئے جنگل میں جا کر ایمزون کے جنگلوں سے کسی طرح نکلنے کی کوشش کریں گے۔میرے فیصلے پر ملکہ تامنی نے چونک کر مجھے دیکھا اور اس کی آنکھوں میں اس وقت مجھے شدید الجھن کے آثار دیکھے جیسے مجھ پر کوئی شق ہو گیا ہو لیکن خاموش کھڑی رہی۔ساڈار بھی ہماری باتوں کے دوران خاموش ہی کھڑا تھا۔میں غصے میں بربڑاتے ہوئے آگے بڑھا اور شکاری حسینہ کے نرم و نازک اور دبلے پتلے بدن کو اپنے توانہ اور مضبوط ہاتھوں میں اٹھا لیا تو یہ مچلنے لگی اور خود کو میرے مضبوط شکنجے سے نکلنے کی کوشش کرنے لگی مگر یہ بپھری ہوئی شیرنی میرے مضبوط شکنے سے نہ نکل سکی۔

''خدا کے لیے میرے پلان کو سمجھو میں جیسے ہی تمہیں کنویں میں گرانے لگوں گا تم نے مجھے زور دار جھٹکا دینا ہے اور مجھے بھی کنویں میں گرانے کی کوشش کرنی ہے اور باقی کوشش میں خود ہی کروں گا اور اکٹھے ہی نیچے گریں گے آگے کا کام میرا ہو گا۔''میں نے اس کے قریب پہنچ کر خالص پنجابی زبان میں اس سے بالکل آہستہ سے کہا تو اس نے مجھے چونک کر دیکھا لیکن صرف ایک نظر اور پھر شور مچانے لگی اور میرے ہاتھوں سے مچلنے لگی اور مجھے مکے مارنے لگی مگر میں ہنستا ہوا کنویں کی منڈھیر پر پہنچا اور اسے نیچے گرانے لگا۔میں نے ایک نظر ملکہ تامنی کو دیکھا تو چونک گیا اس کی آنکھوں میں میں وہی شدید حیرت تھی جیسے میری سازش کو اس نے بھانپ لیا ہو کیونکہ اتنا تو مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میں نے جو باتیں اس شکاری حسینہ سے کی ہیں وہ اس کی آواز اسے سنائی نہیں دی ہو گی اور میں یہ بھی سمجھ گیا تھا کہ اس شکاری حسینہ نے اب میرے تمام پلان کو سمجھ لیا ہے اور ساڈار اور ملکہ تامنی کو دکھانے کے لیے مجھے مارنے اور کنویں میں نہ گرنے کی اداکاری کامیابی سے کر رہی ہے۔

میں نے دیگر وحشیوں کو دیکھا تو وہ ایسے بے پرواہ تھے جیسے ان کو کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہو اور اپنے من مندر کی دیوی اس شکاری حسینہ کو اٹھائے ہوئے میں کنویں کی منڈھیر پر پہنچ کر ساڈار کی طرف دیکھا تو یہاں بھی چونک گیا تھا کیونکہ میں نے اس کی آنکھوں میں خوشی کی لہریں پھوٹتی دیکھی تھیں جیسے ملکہ تامنی کے ساتھ اس نے بھی میرے پلان کے سازش کی چوری کو پکڑ لیا ہو۔

اب میں نے اپنی اداکاری کرتے ہوئے شکاری حسینہ کے کندھے پر بظاہر تیز لیکن ہلکا ہاتھ مارا اور اسے کنویں میں گرانے لگا تو اسی وقت میرے پلان کے مطابق اس شکاری حسینہ نے اپنے پاؤں میری گردن میں ہائل کر دیے جس سے میرے منہ سے زوردار چیخ نکلی لیکن یہ چیخ بھی اسی پلان کے مطابق بس اداکاری ہی تھی اور میں نے بظاہر اپنے آپ کو اس حسینہ کے پاؤں کے شکنجے سے نکلنے کی کوشش کی لیکن ایک جھٹکے سے میں اور شکاری حسینہ دونوں ہی چیختے ہوئے نیچے گہرے کنویں میں گرنے لگے جہاں انتہائی گھٹاٹوٹ اور موت کی تاریکی تھی۔

مجھے اوپر سے شوروغل کی تیز آوازیں سنائی دیں لیکن مزید گہرائی میں جانے کے بعد اوپر کے شوروغل کی آوازیں بھی دب گئیں تھیں۔ کچھ دیر بعد ہم دونوں غراپ سے کنویں کے گہرے پانی میں ڈوبتے چلے گئے جہاں مکمل تاریکی تھی۔ میں ماہر تیراک تھا اور یہ شکاری حسینہ بھی میری طرح ماہر تیراک ہی تھی اس لیے ہم دونوں پانی میں ڈوبنے کے باوجود تیرتے ہوئے پانی سے سر باہر نکال لیا جہاں ہر طرف تاریکی تھی۔

''شہباز کیا آپ ٹھیک ہیں۔'' مجھے اپنے نزدیک سے ہی شکاری حسینہ کی آواز سنائی دی۔

''ہاں میں ٹھیک ہوں تم ٹھیک ہو نہ۔'' میں نے بے تابی سے پوچھا۔

''ہاں آپ میری فکر نہ کریں میں اپنی پانچ سالہ شکاری زندگی میں بڑے بڑے مشکلات کا سامنا کیا ہے اور بعض دفعہ تو یقینی موت سے بھی بچتی رہی ہوں۔'' مجھے اس کی بھرپور آواز سنائی دی۔

اب میں نے سر اوپر کر کے دیکھا تو مجھے کافی اوپر مشعلوں کی پراسرار روشنیاں نظر آئی اور اوپر

سے ہمیں مشعلوں کی روشنی میں نیچے دیکھنے کی کوشش کی جارہی تھی لیکن اتنے اوپر سے مشعلوں کی روشنی بس ٹمٹماتے دیے کی طرح ہی نظر آ رہی تھی اور مجھے یقین تھا کہ ہم ان کو نظر نہیں آ سکتے تھے۔

''چلو میرے ساتھ آگے بڑھو اور اب ہم نے یہاں سے باہر نکلنا ہے۔'' میں نے کہا اور اندھیرے میں تیرتے ہوئے آگے بڑھنے لگا اور میں نے نوٹ کیا کہ کنواں اوپر سے بے شک تنگ تھا لیکن نیچے سے اس کا پاٹ بہت ہی چوڑا تھا اس لیے جیسے ہی ہم دونوں پانی میں تیرتے ہوئے ایک طرف ہوئے ہمیں مشعلوں کی تیز روشنی نظر آنا بند ہو گئی جیسے اوپر پتھروں کی دیواروں نے روشنی کا راستہ روک دیا ہو۔

اب میں نے اپنے پینٹ کی جیب سے دو منی اور واٹر پروف ٹارچیں نکال لیں جو خوش قسمتی سے میری جیب میں ہی تھیں ورنہ مجھے خدشہ تھا کہ پانی میں گرنے کے بعد کہیں جیب سے نکل نہ گئی ہوں۔ میں نے ایک ٹارچ جلائی اور دیکھا کہ میرے دل کی دھڑکن بن جانے والی شکاری حسینہ بھی میرے ساتھ ہی تھی اور بڑے اعتماد سے تیراکی کر رہی تھی حالانکہ یہ کھڑا پانی تھا اور چلتے پانی میں ڈوبنے کا اندیشہ کم ہوتا ہے اور کھڑے پانی میں ڈوبنے کا بہت خطرہ ہوتا ہے لیکن یہ میری طرح بہت ہی ماہر تیراک تھی جس سے اس کے تجربہ کار اور کامیاب شکاری ہونے کا پتہ چلتا تھا۔

''مسٹر شکاری آپ نے میری خاطر بہت بڑا خطرہ مول لیا ہے اور آپ نے ملکہ تامنی کو ٹھکرا کر مجھے بچانے اور میرے ساتھ خطرہ مول لینے کی قربانی کی ہے اس سے میں آپ کی بہت مشکور تو ہوں لیکن آپ نے اپنی زندگی کو اب داؤ پر لگا دیا ہے۔'' اس نے میرے ساتھ تیرتے ہوئے کہا۔

''شکاری کی زندگی ہمیشہ داؤ پر ہی لگی ہوتی ہے اور موت کی آنکھ مچولی سے ہی کھیلنا پڑتا ہے میری بھولی سی نواب زادی۔'' میں نے کہا۔

''کیا مطلب یہ آپ نے مجھے نواب زادی کیوں کہا۔'' اس نے چونک کر مگر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''تم نے خود ہی تو کہا تھا کہ میں نواب زادی ہوں لیکن تم حقیقت میں کسی نواب زادی سے کم

نہیں ہو تمہارے ملکوتی اور سحر انگیز مثالی حسن نے ہی مجھے ملکہ تامنی کا باغی بنایا ہے۔'' میں نے پر جوش لہجے میں کہا اور اسے دوسری ٹارچ دے دی جسے اس نے پکڑ کر اوپن کر دیا تھا۔

دو پاور فل واٹر پروف ٹارچوں کی روشنی سے ہمیں کچھ فاصلے پر ایک دہانہ نظر آیا جو آگے کی طرف بڑھ رہا تھا اور آگے کی طرف جا رہا تا اور غالباً یہی مگر مچھ کا بھٹ تھا جو آگے جا کر کسی جوہر میں جاتا تھا اور پھر آگے کسی جھیل سے ملتا تھا۔

اب ہم نے ٹارچ کی تیز روشنی میں دیکھا کہ دہانہ کافی طویل تھا اور کافی تنگ دہانہ تھا جس میں ہم بیٹھ کر ہی آگے بڑھ سکتے تھے۔ اب ایسی صورت میں آگے بڑھناں موت کو دعوت دینے کے ہی مترادف تھا کیونکہ ہم بیٹھے ہونے کی صورت میں اگر مچھ سے ٹکراؤ ہوتا ہے تو اس سے مقابلہ نہیں کر سکتے تھے لیکن آگے جانے کے سوا اور کوئی راستہ ہی نہیں تھا اس لیے بیٹھنے کے انداز میں آگے بڑھنے لگے اور ہم دونوں نے آیت الکرسی کا ورد شروع کر دیا جس کا مشورہ مجھے اس نے ہی دیا تھا۔ ہم جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے دہانے کا پاٹ چوڑا ہوتا جا رہا تھا جو کہ ہمارے لیے اچھی بات تھی۔

''دعا کرو کہ ہمارا ٹکراؤ مگر مچھ سے نہ ہو اور میرے خیال میں مگر مچھ یہاں سے دور ابھی جوہر میں یا پھر جھیل میں گیا ہوگا تا کہ اپنی بھوک مٹا سکے کیونکہ ملکہ تامنی اور ساڈار جیسے جدید وحشی حکمرانوں نے اپنے بیچارے دیوتا کے کھانے پینے کا بہت کم ہی انتظام کر دیا ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو یہ کھلکھلا کر ہنس پڑی اور مجھا ایسا لگا جیسے جلترنگ بج اٹھے ہوں۔

''شکاری حسینہ تم ہنستے ہوئے بہت اچھی لگتی ہو۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اور مسٹر شکاری آپ کو بھی اللہ پاک نے ایسی دلکش شخصیت سے نوازا ہے کہ کوئی بھی جوان لڑکی آپ سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی اور یہ حقیقت ہے اور سچی بات ہے کہ میں پہلی بار کسی مرد سے متاثر ہوئی ہوں جو خوبرو ہونے کے ساتھ بہادر، ذہین اور بے خوب بھی ہے۔'' اس نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا تو دہانے میں اس کی مترنم ہنسی گونج اٹھی لیکن پھر اس کے بعد یہ بعد کہتے

ہی اس کا چہرہ گلنار کی طرح شرم سے سرخ ہو گیا اور اس کے حسین ترین چہرے پر شرم کی سرخ دیکھ کر میرے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

اب ہم دونوں مسلسل چلتے رہے اور تقریباً دس منٹ بعد اس دہانے سے نکلے تو دہانے کے آخر میں ہمیں ایک قوی ہیکل مگر مچھ مردہ نظر آیا تو ہمارے چہروں پر قدرے اطمیان دور گیا کہ یہ مگر مچھ ہمیں مردہ ملا ہے ورنہ اس سے مقابلے سے ہم خطرے سے پر سکتے تھے۔ہم تیزی سے ایک جوہر میں ڈوب گئے اور تیرتے ہوئے آگے بڑھنے لگے یہاں ہم نے اپنے سانس متواتر روکے ہوئے تھے اور ہمیں سانس روکنے کی اچھی پریکٹس تھی۔

ہم دونوں تیزی سے جوہر کے پانی میں تیرتے رہے اور کچھ دیر بعد ہمیں پانی کا رنگ مٹیالے سے نیلا ہوتا نظر آیا تو ہم سمجھ گئے کہ ہم کسی جھیل کے پانی میں داخل ہو چکے ہیں تو ہم تیزی سے اوپر کی طرف لپکے کیونکہ اب ہمارے سینے پھٹنے کے قریب تھے اور کچھ ہی دیر بعد ہم نے دیکھا کہ واقعی ہم ایک جھیل کے اندر تھے۔ہم دونوں کے سینے دھوکنی کی مانند چلنے لگے تھے۔

ہم کچھ دیر گہرے گہرے سانس لیے اور پھر تیزی سے جھیل سے باہر نکلے کیونکہ یہاں اگر مچھ آگئے تو ہم پھر سے مشکل میں پر سکتے۔لیکن یہ ہماری خوش قسمتی کہ ابھی تک سوائے اس مردہ مگر مچھ کے کسی اور مگر مچھ سے ٹکراؤ نہیں ہوا تھا۔ہم تیزی سے جھیل سے نکل گئے اور ٹارچوں کی تیز روشنی میں دیکھا کہ آسمان پر ستارے ہیں کیونکہ جھیل کے قریب کوئی درخت نہیں تھے البتہ جھیل سے کچھ فاصلے پر چاروں اطراف گھنا جنگل تھا اور اس میں سے ہمیں درندوں اور دیگر جانوروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی اور ہم دونوں خطرے میں تھے۔اب میں نے اپنی دل کی دھڑکن کی طرف ہاتھ بڑیا تو اس نے تھورا جھجھکنے کے بعد خاموشی سے اپنا نرم و نازک اور حنائی ہاتھ میرے مضبوط ہاتھوں میں دے دیا اور اس کے چہرے پر پھر سے شرم وحیا کی سرخیاں دور گئیں اور یہی شرم وحیا تو مشرقی عورت کا زیور ہے جس پر مشرق کو ناز ہے۔ہم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھنے لگے اور جھیل سے نکل کر گھنے جنگل میں دوبارہ نکل گئے۔

''شہباز ابھی رات کا وقت ہے اور آپ بھی شکاری ہیں اور بہتر جانتے ہیں کہ رات کے وقت جنگل جاگتا ہے یعنی جنگل کے درندے جاگتے ہیں اور صبح کو جنگل سوتا ہے اس لیے بہتر ہے ہمیں ان ٹارچوں کی روشنی میں کسی ط درخت پر پناہ لے لینی چاہیے صبح کو یہاں سے نکلنے کا طریقہ سوچیں گے۔'' اس نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا اور ہم دونوں نے غور کیا کہ ہم جس درخت کے نیچے کھڑے تھے وہ کافی اونچا تھا۔

ہم دونوں باہمی اتفاق کے ساتھ اس درخت کے اوپر چڑھ گئے اور ٹارچ کی روشنی میں دیکھا کہ درخت میں کوئی سانپ وغیرہ نہیں تھا اور ہم دو ڈالوں پر خود کو اپنی ٹانگیں اس میں پھنسا دیں اور میں قدرے ط تھا کیونکہ پیچھے درخت کی ڈال سے ٹیک لگا چکا تھا اور اس شکاری حسینہ نے بھی جو واقعی کامیاب شکاری حسینہ تھی اور ہم دونوں درخت میں قابو ہو کر بیٹھ چکے تھے۔

لیکن ہم یہاں سو نہیں سکتے تھے کیونکہ نیند آنے کی صورت میں دھڑام سے نیچے گر سکتے تھے اس لیے ایک دوسرے سے اب باتیں کر کے رات بتانے کا ہی ارادہ تھا۔ میں نے اب غور سے اسے دیکھا جو بڑی اور مضبوط ٹہنی پر ٹانگیں پھنسا کر بیٹھی تھی اور درخت کی مضبوط شاخوں کو تھاما ہوا تھا البتہ وہ میری طرح ٹیک نہیں لگا سکتی تھی لیکن ط بیٹھی تھی۔

میں نے غور سے اس کے چہرے کو دیکھا اور چونکہ یہاں چاند کی روشنی اس کے اور میرے چہرے پر پڑ رہی تھی کیونکہ آج تو ویسے بھی چودہویں کا چاند تھا اور مکمل چاند تھا اور کی تیز روشنی جنگل کے درختوں کے اوپر پھیلی ہوئی تھی۔ مجھے غور سے اپنی طرف دیکھتا دیکھ کر اس کے چہرے پر پھر شرم کی سرخیاں دوڑ گئیں۔

''میری طرف دیکھو اور مجھ سے بات کرو میں نے تمہارے لیے اتنا بڑا خطرہ مول لیا ہے کیا میرا اتنا بھی حق نہیں ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے اپنی غزالی اور جھیل جیسی آنکھوں کی حسین پلکیں اٹھائیں اور میری طرف دیکھنے لگی۔

''تمہارا نام کیا ہے یہ تو اب تک میں نے پوچھا ہی نہیں۔'' میں نے بدستور مسکراتے ہوئے

کہا۔

''مسٹر شکاری یعنی مسٹر شہباز میرا نام مہ جبیں ہے۔''اس نے کہا تو میں چونک گیا اور مجھے شاہ پور کی نواب زادی مہ جبیں کا نام فوراً ذہن میں آ گیا۔

''کیا تم واقعی کسی ریاست کی نواب زادی ہو اور ہندوستان کی کس ریاست سے تمہارا تعلق ہے۔''میں نے اس بار چونکتے ہوئے پوچھا۔

''میرا تعلق شاہ پور ریاست سے ہے جہاں میں نواب تصدق حسین صاحب کے دو بیٹوں اور تین بیٹیوں میں سب سے چھوٹی بیٹی ہوں۔''اس نے کہا تو میں حیرت سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگا۔

''مہ جبیں تمہیں یاد ہوگا کہ حیدر آباد دکن کے ایک شہباز نامی شخص سے تمہاری شادی کی بات ہوئی تھی اور پھر ایک کلب میں بھی شہباز سے ملوانے کی کوشش کی گئی تھی لیکن تم اور شہباز دونوں ہی کنی کترا گئے تھے۔''میں نے کہا تو اس بار شکاری حسینہ جسے اب میں اس کے اصل نام یعنی مہ جبیں کے نام سے ہی پکاڑوں گا نے حیرت سے اور چونک کر مجھے دیکھا۔

''تو کیا وہ شہباز آپ تھے۔''مہ جبیں نے حیرت سے مجھے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''جی ہاں مس مہ جبیں ہم دونوں کے والدین ہمیں ایک دوسرے سے ملوانے اور شادی کرنے پر زور دے رہے تھے لیکن ہم دونوں سیلانی، سیاح اور شکار کے جنونی ہونے کی بنا پر ایک دوسرے کو ریجکٹ کر چکے ہیں۔''میں نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو مہ جبیں کے حسین چہرے پر حیرت کے ساتھ خوشی کی چمک بھی نمودار ہوگئی۔

''ویری سوری مہ جبیں میرے والدین اور بہن بھائی تمہارے حسن اور نفاست کی تعریف کرتے تھکتے نہیں تھے اور تم سے شادی کرنے پر مجھے زور دیتے رہے لیکن میں نکما تم سے مل ہی نہ سکا۔''میں نے مسکراتے ہوئے معذرت کرتے ہوئے کہا۔''مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ مہ جبیں مجھے اپنے ملک میں شہر کے معروف کلب میں تو نہ مل سکی لیکن ایمزون کے طویل جنگلات میں

ہم ایک دوسرے سے مل ہی گئے‘‘ میں نے دل کی گہرائیوں سے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’شہباز میرے ساتھ بھی ایسا ہے بس شکار کے جنون نے مجھے شادی سے دور رکھنے کو کہا لیکن میرے والدین نے مجھے سختی سے کہا ہے کہ اس بار شکار کا شوق پورا کر دو پھر واپسی پر میری شادی وہ کر دیں گے چاہے وہ میری مرضی کی ہو یا پھر ان کی اپنی مرضی کی لیکن وہ میری شادی کر کے اس فریضے سے سبکدوش ہونا چاہتے ہیں کیونکہ بے شک میرے والد شاہ پور کے نواب ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ اب ریاستوں میں نوابی، راجداری یا حکمرانی برائے نام ہی ہے لیکن پھر بھی نوابوں کو دولت کی فروانی اور بہت سے مراعات ضرور ہیں اور میرا گھرانہ نواب اور دولت سے کھیلنے کے باوجود نماز کا پابند ضرور ہے اور میرے والد محترم اور والدہ اور بہن بھائی سب پکے نمازی ہیں اور اللہ کے نام پر بھی ہماری فیملی غریبوں پر کافی خرچہ کرتی ہے اس لیے نوابی اور پیسے کی فروانی ہونے کے باوجود ہمارے گھرانے میں شرافت پائی جاتی ہے۔ اس لیے میرے والد اور والدہ میرے شوق کو دیکھتے ہوئے ابھی تک تو خاموش تھے لیکن اب واپسی پر میری کہیں شادی ضرور کرتے اور مجھے کیا معلوم کہ میں مسٹر شکاری کو ریجکٹ کر چکی ہوں اس پر میں بھی آپ سے معذرت چاہتی ہوں۔‘‘ مہ جبیں نے شرمیلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

’’مہ جبیں میری شکاری حسینہ قدرت نے ہمیں اسی طرح ہی ان تا یک اور ایمزون کے گھنے جنگلوں میں ہی ملانہ تھا اب انشااللہ واپسی جا کر میں سب سے پہلے تمہارا ہاتھ تمہارے والدین سے مانگ لوں گا کیونکہ تمہارے اور میرے والد محترم اور گہرے دوست ہیں اور اسی لیے تمہاری والدہ محترمہ اور میری والدہ محترمہ کی بھی گہری دوستی ہے۔‘‘ میں نے اس کے حنائی ہاتھوں اپنے مضبوط ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔ گھنے درختوں کے نیچے ہر طرف تاریکی تھی لیکن درندوں اور دیگر جانوروں کی آوازیں جنگل میں گونج رہی تھیں اور اوپر آسمان صاف اور روشن تھا اور پورا چاند اپنی آب وتاب کے ساتھ روشن تھا اور کرنیں بکھیر رہا تھا اور اسی رات کو ملکہ تامنی مجھ سے شادی کے خواب سجائے ہوئے تھی لیکن اس مہ جبیں جو صرف نام کی ہی نہیں بلکہ حقیقت میں یہ نواب

زادی مہ جبیں اور حسن میں یکتا تھی اور ہم رات مہذب دنیا سے دور خطرناک گھنے جنگلوں بے فکر ہو کر ایک دوسرے کے چہروں کو مسکراتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

''ویسے مسٹر شکاری آپ نے مجھے بچانے کے لیے بہت ہی خطرناک کھیل کھیلا ہے جس میں میرے ساتھ آپ کی اپنی بھی جان جاسکتی تھی اس کے لیے میں دل کی گہرائیوں سے آپ کی مشکور ہوں اور میں سمجھ گئی تھی کہ وحشیوں کی حسین رانی ملکہ تامنی مہذب دنیا کے سفر کر کے جدید بن چکی ہے اور اچھے دل کی مالک ہے لیکن آپ کی سحر انگیز اور پروقار دلکش شخصیت کے سامنے ہتھیار ڈالتے ہوئے آپ کو چاہنے لگی تھی اور مجھے دیکھنے کے بعد میں نے نوٹ کیا کہ آپ کی آنکھوں میں میرے لیے دلچسپی تھی جسے ملکہ تامنی نے محسوس کر لیا تھا اور اس نے مجھے اپنی رقیب سمجھ لیا تھا اور مجھے مارنے پر آمادہ ہو چکی تھی ورنہ شاید آپ کے کہنے پر مجھے بھی میرے ساتھیوں کی طرح چھوڑ دیا جاتا لیکن میں اس کی نظر میں خطرہ بن چکی تھی۔'' مہ جبیں نے کہا اور محبت کی بات کرتے ہوئے ایک دفعہ پھر اس کے ہوشربا حسین چہرے پر شرم کی سرخیاں دور گئیں۔

''مہ جبیں تم آسمان پر دمکنے والے چودھویں کے چاند کی طرح حسین ہو تم ہوشربا حسن و نزاکت کی مالک ہو لیکن تم شیرنی کا دل رکھتی ہو اور بہت بہادر لڑکی ہو اور میری طرح شکاری بھی ہو ہماری جوڑی خوب جچے گی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو مہ جبیں نے پھر شرم سے مسکرائی اور اس کے منہ سے آمین نکلا تو میرے وجود میں سیروں خون بڑھ گیا۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اس سفر میں مجھے میرے دل کی دھڑکن مل جائے گی اور میرے دوستوں کو جب معلوم ہوگا کہ ان کی بھابی یعنی میری بیوی بھی شکاری ہے تو ان کو بہت خوشی ہوگی۔'' میں نے کہا۔

''مسٹر شکاری میرا مطلب ہے شہباز آپ کو قدرت نے بہت ہی سحر انگیز شخصیت سے نوازا ہے اور مجھے بھی آپ سے شادی ہونے پر فخر اور خوشی ہوگی۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا اور یہ بات کہتے ہوئے شرم سے اپنی پلکیں جھکا دیں اور اس کا بات بات پر شرمانا لجانا مجھے بہت اچھا لگ رہا تھا اور مجھے خوشی ہو رہی تھی۔

''مہ جبیں تم مجھے مسٹر شکاری بھی کہہ سکتی ہو کیونکہ تمہارا یہ لقب مجھے پسند آیا ہے اور پسند کرو تو مجھے اپنے بارے میں بتاؤ تمہیں کب سے شکار کا شوق پیدا ہوا اور کہاں کہاں سفر کیا ہے۔'' میں نے پوچھا۔

''شہباز میں نے ویسے تو بارہ سال کی عمر سے ہی مجھے شکار کا جنون سوار ہوا تھا اور والد صاحب اور ان کے چند دوستوں کے ساتھ اپنے ملک کے جنگلوں اور سندر بن کے جنگلوں میں جا چکی ہوں اور جنون بڑھتا گیا تو والد صاحب کے کچھ جاننے والے شکاری دوست جو اپنی بیگمات کے ساتھ افریقہ کے جنگلوں میں جاتے رہتے تھے ان کے ساتھ افریقہ کے تاریک جنگلوں کا سفر کیا اور پھر ان سفر میں میں مجھے چند شکاری نوجوان لڑکیاں ملیں جن میں ایک تو پاکستانی جوڑی ہے اور بقیہ تین گورے ہیں جن میں سے ایک کا تعلق امریکہ سے ہے اور ایک کا تعلق یورپ کے ملک جرمنی سے ہے اور ایک آسٹریلیا کی ایک شکاری لڑکی سے میری دوستی ہوگئی جو میری طرح جوان ہیں اور شکار وسیاحت کی جنونی ہیں اور خاص کر گھنے جنگلات میں درندوں کا دیگر خطرات کا سامنا کرنے کی شوقین ہیں۔ البتہ پہلی بار ملکہ تامنی اور ساڈار جیسے جدید وحشیوں کے چنگل میں پھنسنے کے بعد ان کو چکمہ دینا مشکل تھا اور پھنس گئے تھے اور آپ کو یہ بھی بتا دوں کہ میری سب شکاری دوست اب شادی شدہ ہیں اور اپنے خاوندوں کے ساتھ شکار پر آتی ہیں اور انہوں نے اپنے لیے شکاری خاوند ہی پسند کیے ہیں تا کہ ان کے شکار کے جنون کو گھن نہ لگے۔ یعنی شادی کے بعد بھی شکاری خاوند ان کو خطرناک شکار پر جانے سے منع نہ کر سکے اور ایسا ہی تھا اس بار ایمزون کے جنگلات کا سفر ہم نے کیا اور باقی حالات آپ کے سامنے ہیں لیکن ان پانچ سالوں میں بے شمار دفعہ مشکلات اور یقینی موت سے میں اور میرے ساتھی پھنستے رہے ہیں لیکن یہی چیز تو شکاری کو تجربہ دیتا ہے اور یہ بات تو آپ خود بھی جانتے ہیں اور اس کے مہ جبیں اپنی ایڈونچر زندگی کے مزید خطرناک واقعات بیان کرنے لگی کہ کیسی کیسی شدید مشکلات اور یقینی موت سے بال بال بچتے رہے ہیں۔'' مہ جبیں نے اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''واہ کیا عجیب اتفاق ہے میرے دوست بھی شکاری ہیں اور ان کی بیگمات یعنی میری بھابیاں بھی شکاری ہیں یہ تو بہت ہی زبردست اور دلچسپ اتفاق ہوا۔'' میں نے اس کی بات سننے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ اپنے بارے میں بتائیں۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں نے دیکھا کہ اس کی جھیل جیسی انتہائی دلکش غزالی آنکھوں میں میرے لیے محبت کے دیے پھوٹ رہے تھے کیونکہ میں نے اس کے لیے بہت بڑا خطرہ مول لیا تھا۔

اب میں اسے اپنے بارے میں بتانے لگا کہ میں نے کیا کیا سفر کیے ہیں اور شکاری زندگی کے دوران کیسے کیسے مشکلوں سے ہمیں گزرنہ پڑا ہے۔

''واہ مسٹر شکاری یہ بھی عجیب اتفاق ہے کہ آپ کے شکاری دوست ہیں اور ان کی بیگمات بھی شکاری ہیں اور ہم دونوں ہی اپنے اپنے شکاری دوستوں کے ہمراہ ملکہ تامنی اور ساڈار کے قبیلے کا رخ کیا ہے۔ مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں مہ جبیں اور یہ بھی اتفاق ہے کہ ہم دونوں ہی اپنے اپنے شکاری دوستوں کے گروپ میں کنوارے تھے اور تمہارے مل جانے کے بعد میرا اور تمہارا خلا پر ہو جائے گا۔'' میں نے اس خطرناک جنگل میں خطرناک ماحول کے باوجود مسکراتے ہوئے رومانس بھرے لہجے میں کہا تو میرے اس انداز پر مہ جبیں کے حسین چہرے پر ایک دفعہ پھر شرم وحیا کی سرخیاں دوڑ گئیں اور اس نے شرماتے ہوئے اپنی آنکھیں جھکا لیں۔

''کیا بات ہے کیا تم میری کسی بات پر ناراض ہو گئی ہو۔'' میں نے چونک کر پوچھا۔

''ارے نہیں شہباز میں اپنے محسن سے کیسے ناراض ہو سکتی ہوں۔'' مہ جبیں نے اپنی آنکھیں چار کرتے ہوئے کہا۔

''اے اللہ اے رب العزت آپ رحیم ہیں کریم ہیں یہ دنیا کی بادشاہی آپ کے ہاتھ میں ہے آپ ہر چیز پر قادر ہیں اے رب کائنات تو میری مہ جبیں کو ہمیشہ خوش رکھنا۔'' میں نے اس کا

ہاتھ چھوڑتے ہوئے دعا کے انداز میں دعا مانگی تو مہ جبیں نے چونک کر مجھے دیکھا۔

''شہباز اللہ کی پاک ذات بہت رحیم ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری مشکلات دور کر دے گا اور ہم اپنے ملک پہنچ جائیں گے اور میری بھی اللہ پاک سے یہی دعا ہے کہ میرا محسن میرے دل میں بس جانے والا میرا مسٹر شکاری ہمیشہ خوش رہے۔'' مہ جبیں نے دلکش انداز میں دعائیہ انداز میں دعا کرتے ہوئے کہا۔

''ہم انشاللہ کے خاص کرم سے اور اس کے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے دونوں ایک ساتھ ہمیشہ اکٹھے مل کر زندگی کے شریک سفر بن کر ایک دوسرے کے ساتھ خوش رہیں گے۔''میں نے پھر دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے سر جھکاتے ہوئے شرم سے آمین کہا۔ اسی دوران ہماری بات چیت کے دوران صبح ہوگئی اور مجھے مہ جبیں کے ساتھ باتوں سے رات کٹنے کا پتہ ہی نہ چلا تھا۔

''میں چونکہ مضبوط شاخ پر بیٹھے پیچھے درخت سے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس لیے صبح ہونے پر مجھے بہت شرمندگی ہوئی کہ مہ جبیں بغیر کسی سہارے اور ٹیک لگائے شاخ پر بیٹھی رہی تھی۔

''اوہ سوری مہ جبیں مجھے یاد ہی نہیں رہا کہ میں نے تو پیچھے ٹیک لگایا ہوا ہے اور تمہاری کمر تو تھک کر تختہ بن چکی ہوگی۔''میں نے شرمندگی سے کہا۔

''نہیں میرے مسٹر شکاری آپ کونسا کسی نرم گدے کو ٹیک لگائے بیٹھے ہیں اور شکاریوں کو ایسے تجربات سے عموماً گزرنا پڑتا ہے پھر کسی چیز کی معذرت۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں اس نرم ونازک لیکن مضبوط ارادے والی شکاری حسینہ کو حیرت اور فخر سے دیکھنے لگا۔

''یہ میری خوش نصیبی ہوگی کہ مجھے تم جیسی بیوی ملے گی۔''میں نے اس کے خوش نما سر کو خود ہی اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر اپنی گود پر رکھتے ہوئے کہا تو مہ جبیں پہلے تو تھوڑا ہچکچائی لیکن پھر میرے اسرار پر خاموشی سے اپنا سر میری گود میں رکھ دیا کیونکہ واقعی مہ جبیں بہت تھک چکی تھی۔

''میری بھی خوش نصیبی ہوگی کہ میں آپ جیسے نیک دل مسٹر شکاری کی دلہن بنوں گی۔مہ جبیں

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

آدھے گھنٹے تک مہ جبیں اپنی آنکھیں بند کر کے میری گود میں اپنا خوشنما سر رکھے رہی پھر سر اٹھالیا اور اس دوران ہم خاموش ہی رہے لیکن مہ جبیں کا حسین سر اپنی گود میں رکھے دیکھ کر میں خود کو دنیا کا خوش نصیب انسان سمجھنے لگا اور میرا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا تھا۔

''شہباز ہم دونوں ملکہ تامنی اور ساڈار کو چکمہ دے کر نکل تو آئے ہیں لیکن مجھے نہیں لگتا کہ وہ ہماری چال کو سمجھ نہ سکیں ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ملکہ تامنی کے بندے ساڈار سمیت ہماری تلاش میں نکل چکے ہونگے اور ان کو یقین ہوگا کہ ہم جیسے مایہ ناز اور تجربہ کار شکاریوں نے ان کو بے وقوف بنایا ہے اس لیے ہماری زندگی خطرے میں ہے۔'' مہ جبیں نے اس بار میری گود سے سر اٹھانے کے بعد قدرے تشویش سے کہا۔

''ہاں مہ جبیں میرا بھی یہی اندازہ ہے کیونکہ میں نے ملکہ تامنی کی آنکھوں میں اپنے لیے واضح شک کی پرچھائیاں دیکھی تھیں اور ملکہ تامنی اور ساڈار جیسے ذہین جدید وحشی لوگ سمجھ جائیں گے کہ تمہارے ساتھ میرا بھی مگرمچھ کے بھٹ میں گرنا کوئی اتفاق نہیں بلکہ یہ ہم دونوں کی چال بلکہ میری چال ہے۔'' میں نے بھی ہونٹ بھینچے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''اگر ایسا ہے تو ہمیں خطرات کو مول لیتے ہوئے ان دو تین خنجروں اور ایک چاقو اور دو ٹارچوں کی مدد سے ہی ایمزون کے جنگلات میں آگے بڑھنا ہوگا ہوسکتا ہے ایمزون دریا کے ساحل پر ہمیں کوئی مدد مل جائے اور ہم یہاں ان خطرناک تاریک جنگلوں سے نکلنے میں کامیاب ہوجائیں۔'' مہ جبیں نے آئیڈیا پیش کیا۔

''لیکن مہ جبیں میری شکاری حسینہ ہم دونوں کو اپنے دوستوں کے بغیر کچھ اندازہ نہیں ہے کہ ایمزون کے ان جنگلات میں دریا کتنی دور ہے کیونکہ یہ کوئی عام جنگلات نہیں بلکہ ایمزون کے بالائی طاس کے دنیا کے طویل ترین جنگلوں میں ہم مشکل کا شکار ہیں۔'' میں نے تشویش سے کہا۔

''لیکن شہباز۔ ہم مایہ ناز شکاری ہیں اور ہمیں یہ خطرہ تو مول لینا ہی ہوگا۔'' مہ جبیں نے ایک

ادا کے ساتھ مسکراتے ہوئے کہا تو میرے چہرے پر بھی تشویش ہونے کے باوجود مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ٹھیک ہے مہ جبیں اگر تم میرے ساتھ اس سفر میں شریک ہو تو مجھے کسی قسم کا کوئی اندیشہ نہیں ہے اور اب صبح ہو چکی ہے اور ہمیں چاقو اور خنجر کی مدد سے محتاط ہو کر اپنا سفر شروع کر دینا چاہیے۔'' میں نے کہا تو مہ جبیں نے بھی سر ہلا دیا اور ہم تھکے ہونے کے باجود درخت سے اتر گئے صبح ہونے پر اب بھی درندوں اور دیگر جانورں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں لیکن رات کی نسبت بہت کم کیونکہ رات کو جنگل جاگ جاتا ہے۔

ہم دونوں اب محتاط ہو کر آگے بڑھنے لگے اور جیسے جیسے ہم آگے بڑھ رہے تھے جنگل گھنا ہوتا جا رہا تھا۔ یہاں میں نے مہ جبیں سے بڑا تیز دھار چاقو لے لیا جو میں نے اپنے خطرناک مگر بھرپور پلان کے مطابق ملکہ تامنی اور ساڈار سے لے لیا تھا۔ میں چاقو سے درختوں کی گھنی شاخوں کاٹنے لگا اور دختوں کے گھنے پن کی وجہ سے یہاں سورج کی روشنی بھی نہیں آ رہی تھی اور اندھیرا تھا اور ہمیں ایک دفعہ پھر ٹارچیں جلانی پڑی تھیں۔

ہم دونوں چونکہ تجربہ کار شکاری تھے اور بالکل محتاط انداز میں اپنا سفر جاری کیے ہوئے تھے اور گھنا جنگل ہونے کے باوجود کافی حد تک آگے بڑھ آئے تھے اور ہم شدید تھکاوٹ کے باوجود مسلسل تین گھنٹے تک تیز رفتاری سے بڑھتے چلے آئے تھے کہ ہمیں درختوں سے دریا کے پانی کا شور سنائی دیا تو ہم دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی جیسے ہم نے معرکہ فتح کر لیا ہو۔ ہم دونوں نے اپنی رفتار تیز کر لی تا کہ جلدی سے دریا تک پہنچ سکیں۔

''مہ جبیں سوری تم بہت تھک چکی ہو گی لیکن مجبوری ہے ہم بہت خطرے میں ہیں ایک تو مجھے بھی یقین ہے کہ ملکہ تامنی کے بندے ہماری تلاش میں نکل چکے ہونگے کیونکہ میں نے بھی ملکہ تامنی اور ساڈار جیسے ذہین افراد کی آنکھوں میں واضع شک کی پرچھائیاں دیکھ لی تھیں جیسے وہ میری منصوبے کی سازش کو پکڑ چکے ہیں اور دوسرا بڑا خطرہ یہ ہے کہ ہمارے پاس دو منی خنجر اور بڑا

خنجر اور بڑا چاقو ہی ہے اور اس کی مدد سے ہم درندوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔'' ابھی میں نے اپنی بات مکمل ہی کی تھی کہ مجھے کسی درندے کی تیز غراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

ہم دونوں جیسے ہی تھوڑا آگے بڑھے ہمیں ایک تیندوا نظر آیا جو اپنی سرخ انگارہ آنکھوں سے ہمیں دیکھ رہا تھا اور اس نے ایک خرگوش کا شکار کیا ہوا تھا اور اسے چیر پھاڑ کر کھانے میں مصروف تھا اور وہ گھنی جھاڑیوں میں تھا لیکن ہم دونوں نے اس کی سرخ انگارہ آنکھیں دیکھ لی تھیں۔

''شہباز ہوشیار ہم خطرے میں پڑ ہی چکے ہیں۔'' مہ جبیں نے مجھے ہوشیار کیا۔

''ہاں مہ جبیں میں نے بھی اس تیندوے کو دیکھ لیا ہے اور گو کہ وہ اپنا پیٹ ایک خرگوش کے پیٹ سے بھرنے کی کوشش کر رہا ہے لیکن یہ ہمیں بڑے اور دو شکاروں کو ہرگز نہیں چھوڑے گا بس یہ دعا کرو کہ اس کا کوئی اور ساتھی یا کوئی او درندہ یہاں نہ پہنچ جائے ورنہ شدید مشکل میں پر سکتے ہیں۔'' میں نے تیز لہجے میں کہا۔ یہ شکر تھا کہ ہم اس وقت جنگل کے گھنے حصے میں قدرے کھلے حصے میں تھے اور ہمیں تیندوا اور اس کا کیا ہوا شکار نظر آ گئے تھے اور غرانے کی آواز پر چونک گئے تھے ورنہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ چیتے اور تیندوے بہت چالاک اور مکار درندے ہوتے ہیں اور جنگل کے گھنے حصوں میں چھپتے ہوئے اپنے شکار پر چھپ کر اچانک وار کر کے سب سے پہلے اس کی گردن دبوچ کر اسے بے بس کر کے اپنا شکار کامیابی سے کر لیتے ہیں۔

لیکن چونکہ اس وقت ایک خرگوش اس تیندوے کے ہاتھوں شکار ہو چکا تھا اس لیے اس کے منہ سے غراہٹیں نکل رہی تھیں لیکن اب ہم پر نظر پرتے ہی اس کے منہ سے غراہٹیں تیز ہو گئیں۔ میرے ہاتھ میں بڑا اور تیز دھار چاقو تھا اور دوسرے ہاتھ میں ٹارچ تھی اور مہ جبیں کے بھی دائیں ہاتھ میں بڑا خنجر اور دوسرے ہاتھ میں ٹارچ تھی ہم دونوں نے ٹارچوں کو اپنے منہ میں دبا لیا اور میں نے مہ جبیں کو چھوٹا خنجر بھی دے دیا اور خود بھی تیزی سے دوسرا چھوٹا خنجر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

اسی دوران سرخ انگارہ آنکھوں والا تیندوا اپنے مردہ شکار یعنی خرگوش کو چھوڑ کر ہماری طرف

پہنچ چکا تھا اور پھر تیندوے نے اچھل کر مجھ پر چھلانگ لگائی اور سیدھا میری گردن پر لپکا۔ میں تیزی سے نیچے ہوا تیندوا غراتے ہوئے میرے اوپر سے آگے جا گرا لیکن بجلی کی رفتار سے پھر میری طرف لپکا۔ یہاں میں نے بڑا چاقو آگے کرتے ہوئے پھر انتہائی پھرتی سے نیچے لیٹ گیا اور میرا بڑا اور تیز پھل کا چاقو اس کے پیٹ کو چیرتا چلا گیا جس سے تیندوے کے منہ سے غراہٹیں اور دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔

عموماً سننے میں آتا ہے کہ زخمی ہونے کے بعد درندہ اور زخمی ہو جاتا ہے اور یہ بات غلط نہیں بلکہ حقیقت ہے واقعی زخمی ہونے کے بعد درندہ بھاگنے کے بجائے مزید غصے میں آ کر اپنے شکار پر وار کرتا ہے اور یہی کچھ اس تیندوے نے کیا تھا اور گو کہ اس کے پیٹ سے خون بہہ رہا تھا لیکن تیندوے نے اتنی تیزی سے اچھل کر مجھ پر وار کیا کہ میں سنبھل نہ سکا اور اس کے پاؤں کے دھکے سے میں نیچے جا گرا۔ یہاں میں آپ کو بتا دوں کہ چونکہ میرا بیگ مجھے مل چکا تھا اور میں نے اپنے منصوبے پر عمل تو کیا تھا اور طریقے سے مہ جبیں کے ساتھ مگر مچھ والے کنویں میں چھلانگ لگائی تھی وہاں میں نے بلٹ پروف جیکٹ جو میرے بیگ میں تھی وہ میں نے پہن لی تھی اور اس تیندوے کے خونی پنجے کی ٹکر میرے سینے پر پڑی اور میں بلٹ پروف جیکٹ کی وجہ سے بچ گیا ورنہ جس بھرپور طریقے سے تیندوے نے مجھ پر اتنی تیزی سے وار کیا تھا میرا سینہ ادھڑ چکا ہوتا۔

لیکن پھر بھی میں دھڑام سے نیچے گرا تو تیندوا بجلی کی طرح میری گردن پر لپکا اور شکاری زندگی میں پہلی بار میں نیچے گرنے سے اس تیندوے کا شکار ہو جاتا لیکن مجھے تیندوے کی پھر بھرپور چیخ سنائی دی دراصل جیسے ہی میں نیچے گرا تھا مہ جبیں نے تیزی سے اچھل کر تیندوے کی گردن پر وار کیا تھا اور تیز دھار خنجر سے اس کی شہ رگ پر حملہ کیا تھا اور تیندوا چیختے ہوئے مجھے چھوڑ کر مہ جبیں کے سینے پر ٹکر رسید کی اور شدید زخمی ہونے کے باوجود اس نے ہم پر حملہ بند نہیں کیا تھا مگر غالباً میری طرح مہ جبیں نے بھی اپنے کپڑوں کے نیچے بلٹ پروف لباس پہن رکھا تھا اس لیے بس دھکے سے نیچے ہی گری تھی لیکن میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ مہ جبیں کمال پھرتی سے ہائی جمپ لگا کر اچھلی

اور اس سے پہلے کہ زخمی تیندوا اس کی گردن پر وار کرتا مہ جبیں کے دونوں بوٹوں کی ٹھوکر سے تیندوا الٹ کر دور جا گرا۔

اسی دوران میں بھی فوراً سنبھل گیا تھا اور خود کو کوسنے لگا کہ میں کیسا تجربے کار شکاری ہوں کہ آسانی سے ایک تیندوے کا شکار ہو رہا تھا۔ اب ہم دونوں تیزی سے کھڑے ہوئے اور ایک دوسرے کی کمر کے ساتھ کمر ملا کر کھڑے ہو گئے میرے ہاتھ میں سے چاقو تو جھٹکے سے نیچے گرنے سے گر چکا تھا لیکن چھوٹا خنجر ہاتھ میں ضرور موجود تھا۔

''شہباز آپ یہ چھوٹا خنجر بھی لے لیں۔'' مہ جبیں نے اس تیندوے کی طرف دیکھتے ہوئے چھوٹا خنجر میرے ہاتھ میں تھما دیا۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ میں اپنا چاقو اٹھا سکوں کیونکہ ایک نظر ہی تیندوے سے نظر ہٹنے کی دیر ہونی تھی اور تیندوے نے مجھ پر حملہ کر دینا تھا اور میں اناڑی شکاری کی طرح ایسا نہیں کر سکتا تھا اور ان دو چھوٹے خنجروں سے ہی بھرپور طریقے سے کام چلا سکتا تھا۔

تیندوا ایک دفعہ پھر اچھلا اور ہم دونوں پر غراتے ہوئے چھلانگ لگائی اور یہ چھلانگ ایسے نہیں ہوتی آنکھ جھپکنے سے پہلے درندہ اپنے شکار کو پھانس لیتا ہے اور یہی کچھ تیندوے نے کیا تھا اور دو دو زخم کھانے کے باوجود اس کے جذبے میں کمی نہیں آئی تھی۔ تیندوا بجلی کی تیزی سے ہم پر کودا تھا لیکن ہم دونوں بھی تجربہ کار شکاری تھے اس بار مہ جبیں بجلی کی تیزی سے اوپر کی طرف چھلانگ لگائی اور تیندوے سے بھی اوپر ہو چکی تھی اور میں بجلی کی رفتار سے نیچے لیٹ چکا تھا اور پھر میں نے نیچے سے دونوں چھوٹے خنجروں کی ضربیں پوری قوت سے اس کے پیٹ میں ماری تھیں اور پھرتیلی مہ جبیں نے جو کمال پھرتی سے تیندوے سے بھی اوپر اچھلی تھی اس نے اپنے ہاتھ نیچے کرتے ہوئے تیندوے کی گردن پر بڑے خنجر کا وار اتنی تیزی سے کیا اور ہاتھ چھوڑ دیا کہ بڑا خنجر اس کی گردن میں کھب گیا اور دوسرے ہاتھ میں چھوٹا خنجر اس کی ایک آنکھ میں وار کر کے چھوڑ دیا تھا۔

تیندوا چیختے ہوئے نیچے گرا اور ایک ساتھ چار کاری وار لگنے سے اب اس کا خون اس کی گردن

آنکھوں سے اور پیٹ سے نکلنے لگا تو تیندوا اتنی تیزی سے گرجنے لگا کہ ہمارے کان کے پردے پھٹنے لگے۔اب تیندوے پر نقاہت طاری ہو چکی تھی اور اس نے دیکھ لیا تھا کہ اس کے شکار عام انسان نہیں ہیں بلکہ بہت ہی کامیاب شکاری ہیں اس لیے تیزی سے جنگل کے گھنے ایریے میں گھستا چلا گیا کیونکہ تیزی سے خون بہنے سے درد اور تکلیف سے اس کی حالت خراب ہو چکی تھی۔

''خس کم جہاں پاک۔'' مہ جبیں نے اپنے دونوں خالی ہاتھ جھاڑتے ہوئے کہا۔

''مہ جبیں تم تو خالی ہاتھ ہو چکی ہو لیکن مہ جبیں ایک تو میری جان بچانے کا شکریہ دوسرا میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا ہوں کہ تم واقعی شیرنی ہو شیرنی تم نے جس تیزی اور بہادری سے اس تیندوے کا مقابلہ کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم تجربہ کار شکاری ہی نہیں بلکہ اپنے اعصاب پر قابو پانے والی بہت بہادر دل گردے والی شکاری حسین ہو۔'' میں نے بے اختیار اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''میرے مسٹر شکاری۔تیندوا ہمارے لیے خطرناک ثابت ہو رہا تھا اس لیے اپنے دونوں ہتھیاروں کی قربانی دینی پڑی ورنہ چھوٹے موٹے گھاؤ سے یہ طاقت ور تیندوا ہمارا پیچھا چھوڑنے والا نہیں تھا۔'' مہ جبیں نے میری تعریف سن کر اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو اور میں حیرت اور فخر سے اس مثالی اور ہوشربا حسن کی مالک شکاری حسینہ کو دیکھنے لگا جس کو میں ایک دفعہ بغیر دیکھے رد کر چکا تھا لیکن ایمزون کے ان تاریک اور خطرناک گھنے جنگلوں میں یہی میری رفیق اور مددگار ساتھی ثابت ہو رہی تھی اور واقعی بہت ہی بہادر شکاری لڑکی تھی۔

''مہ جبیں اگر ہم دونوں کا سامنا یہاں ایمزون کے گھنے اور طویل ترین جنگلوں میں نہ ہوتا اور تم واپسی ملک جا کر کسی اور سے شادی کر لیتی اور کسی اور کی امانت بن جاتی تو مجھے شدید دکھ ہوتا میرا اللہ کتنا بڑا مہربان ہے کہ ہم دونوں نے ایک دوسرے کو رد کیا تھا اور اس پاک ذات نے ہم دونوں کو پھر ہمیں ملا دیا ہے تاکہ ہم ایک دوسرے کو سمجھ سکیں مہ جبیں میرے دل کا شکار کرنے والی شکاری حسینہ مجھے تم سے شادی کرنے سے صرف خوشی نہیں ہو گی بلکہ فخر بھی محسوس ہو گا کہ ہر لحاظ سے

انمول لڑکی میری دلہن بنی ہے اور میری زندگی کی شریک سفر بنی ہے۔'' میں نے جذبات میں تیزی سے کہا تو ایک دفعہ پھر مہ جبیں کے گورے اور گلابی حسین گالوں پر شرم وحیا کی سرخیاں دوڑ گئیں۔

''شہباز میرے مسٹر شکاری میں آپ کی ہوں اور مجھے بھی فخر ہوگا کہ میں کسی عام سے مرد کی دلہن نہیں بنی بلکہ شہباز جیسے عظیم اور بہادر انسان سے شادی کی ہے کیونکہ شہباز جس طرح آپ نے صرف میری خاطر ملکہ تامنی جیسی حسین اور جدید وحشی دوشیزہ کو ٹھکرایا سب سے بڑھ کر خود بھی میری خاطر کنویں میں کود ے جو کہ سراسر موت اور خطرناک لمحہ تھا لیکن آپ واقعی بہادر انسان ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ پاک نے آپ کو بہت ہی پروقار اور وجیہ شکل وصورت سے نوازا ہے اور آپ کا دل بھی بہت بڑا ہے۔'' مہ جبیں نے اپنی پلکوں کو جھکائے ہوئے میری تعریف کی تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ اور میرا دل بھی خوش ہوگیا۔

''ملکہ تامنی بلکہ ہر لڑکی کی طرح تمہیں میرے پرکشش چہرے اور مردانہ وجاہت نے ہی متاثر کیا ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں واقعی اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے میں آپ کی پرکشش مردانہ شخصیت سے بھی متاثر ضرور ہوئی ہوں لیکن اس کے ساتھ آپ کی بہادری اور اعلیٰ ظرفی نے بھی میرے دل میں آپ کی قدر بڑھائی ہے۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی پلکیں جھکا دیں۔اب میں آگے بڑھا اور مسکراتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے ایک چاہت سے اپنی مہ جبیں کے حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا تو مہ جبیں نے چونک کر اپنی حسین پلکیں اٹھا کر مجھے حیرت اور شرم سے دیکھا۔

''مہ جبیں اب میں اللہ رب العزت سے یہی دعا کروں گا کہ اے اللہ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک وسیلے کے صدقے میری مہ جبیں سے ہی میری شادی کرانا اب تمہارے بغیر میں ادھورا ہوں۔ میں نے دل سے کہا۔،،

''شہباز میں انشا اللہ آپ کی ہوں اور آپ میرے ہیں اور اللہ رب العزت کے خصوصی کرم

سے انشا اللہ ہم ایک دوسرے کے ہی رہیں گے۔'' مہ جبیں کے حسین پھولوں جیسے منہ سے آ واز نکلی تو میں نے بھی دل کی گہرائیوں سے آمین کہا۔

''چلیں شہباز ہم ابھی خطرے سے نہیں نکلے اور ایمزون کے گھنے اور خطرناک جنگلات میں ہی ہیں۔'' اس بار مہ جبیں نے سنجیدگی سے کہا تو میں نے سر ہلا دیا۔

ہم کچھ دیر اور گھنے جنگل میں اور آگے بڑھے تو ہمیں طویل ترین اور بڑا دریائے ایمزن تیزی سے بہتا ہوا نظر آنے لگا۔ ہمارا یہ ارادہ تھا کہ اگر کسی شکاری پارٹی کی لانچ یا بوٹ آئی ہے تو ہم ان کی مدد حاصل کرتے ہوئے برازیل کے شہر پہنچ کر وہاں سے برازیل کے دارالحکومت برازیلیا پہنچ کر اپنے ملک کا رخ کریں لیکن یہاں دریا کا پاٹ دور تک ہمارا منہ چڑا رہا تھا۔

ہم چل چل کر بھی مسلسل تھک چکے تھے اور دوسرا رات بھر جاگنے کی بھی تھکاوٹ تھی اس لیے ابھی فی الحال مزید چلنے کی ہمت نہیں تھی اس لیے دونوں دریا کے کنارے بیٹھ گئے۔

''شہباز اس طرح کرتے ہیں آپ سو جائیں اور کچھ گھنٹے بعد میں آپ کو اٹھا دوں گی اور میں سو جاؤں گی اور ایک فرد پہرہ دے۔ اس طرح ہم دونوں آرام کر سکتے ہیں بعد میں دریا کے کنارے آگے بڑھنے سے ہوسکتا ہے ہمارا کسی شکاری پارٹی سے ٹکراؤ ہو جائے تو ہم ان کی مدد حاصل کرتے ہوئے برازیل کے کسی شہر جانے کی کوشش کریں گے۔'' مہ جبیں نے مجھے مشورہ دیا تو مجھے اس کا مشورہ پسند آیا۔

''بہت خوب میرے ہونے والی دلہن تو بہت ذہین ہے جیسے آپ کا حکم۔'' میں نے شوخی سے مسکراتے ہوئے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا تو مہ جبیں ہنس پڑی۔

''مہ جبیں پہلے تم سو جاؤ کیونکہ لیڈیز فرسٹ ہوتا ہے میں پہرہ دیتا ہوں بعد میں تم پہرہ دینا اور میں آرام کروں گا البتہ خطرے کی صورت میں پہرہ دینے والا دوسرے کو فوراً اٹھا سکتا ہے۔'' میں نے کہا۔

''چلیں جیسے آپ کی مرضی۔'' مہ جبیں نے کہا اور ساحل سے کچھ فاصلے پر مہ جبیں نیچے لیٹ گئی

اور کچھ دیر بعد شدید تھکاوٹ کی وجہ سے گہری نیند میں ڈوب گئی۔

میں غور سے مہ جبیں کے حسین چہرے کو دیکھنے لگا اور چونکہ پہرے داری پر تھا اس لیے ماہر شکاری کی طرح ہر طرف نظریں بھی دوڑا رہا تھا۔ میں مہ جبیں جیسی بے پناہ حسین دوشیزہ اور شکاری لڑکی کے اعتماد پر بھی حیران تھا کہ اس نے مجھ پر اعتماد کیا ہے اس لیے تو میرے ہوتے ہوئے بے فکر ہو کر اس خطرناک جگہ پر سوگئی تھی حالانکہ یہ جگہ کسی بھی طور پر سیف نہیں تھی لیکن اور کوئی درندہ یہاں آ سکتا تھا لیکن ماہر شکاری محتاط ہونے کے باوجود ہمت والا دل بھی رکھتے ہیں اور یہی سب خوبیاں مجھے مہ جبیں میں نظر آئی تھیں جس نے ہر لحاظ سے اپنے ہوشربا حسین مکھڑے کے علاوہ بھی اپنی بہادری اور ہمت سے میرے عورت ذات سے دلچسپی نہ لینے والے خشک دل کو شکار کر لیا تھا اور ہر لحاظ سے اپنا بنالیا تھا۔

آپ کو یہ بتانا بھول گیا کہ میری واٹر پروف واچ جو ابھی تک میرے ہاتھ میں بندھی ہوئی تھی اور اس میں ٹائم دیکھتے ہوئے میں مہ جبیں کی رکھوالی کرتا رہا اور دوپہر تک مہ جبیں سوتی رہی اور اب میرا تھکاوت اور نیند سے بڑا حال تھا اور اس سے پہلے کہ میں مہ جبیں کو اٹھاتا اس کی ہوشیار آنکھ خود ہی کھل گئی اور میں بھی نیند میں ہونے کے باوجود چونک گیا۔

مہ جبیں تیزی سے اٹھ کر اپنے دونوں منی خنجر اٹھا لیے اور میں نے بھی بڑا چاقو اٹھالیا اور دونوں کھڑے ہو کر ہوشیاری سے اور چونکنے ہو کر جنگل میں دیکھنے لگے جہاں سے شور وغل کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اور اس سے پہلے کہ ہم جنگل میں گھس کر خود کو چھپاتے اچانک یہاں بے شمار وحشیوں کا غول نمودار ہوا اور ہمیں دیکھ کر شور کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر ہم دونوں کے منہ سے طویل سانس نکل گئے کہ یہ ملکہ تامنی کے ہی بندے تھے اور پھر ہمیں ساڈار نظر آیا اور اس کے ساتھ اس کا ہاتھ پکڑے ملکہ تامنی نظر آئی اور ملکہ تامنی کا سانولا مگر حسین چہرہ ہمیں دیکھ کر غصے کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

''لے چلو ان دونوں باغی اور غدار قیدیوں کو۔'' ملکہ تامنی نے غصے سے گرجتے ہوئے اپنے

ساتھیوں سے کہا اور اس بار مجھے چونکہ ان وحشیوں کی زبان سمجھ آ رہی تھی میں نے مہ جبیں کو بھی ملکہ تامنی کا حکم سنا دیا۔ ہمارے منہ سے دوبارہ طویل سانس نکل گئے اور وہی ہوا جس کا خدشہ ہم دونوں کو تھا اور اس بار مسکراتے ہوئے میرا استقبال کرنے کے بجائے ملکہ تامنی غصے سے آگ بگولہ آنکھوں سے مجھے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہی تھی البتہ حیرت انگیز طور پر ساڈار کا چہرہ نارمل تھا جس میں ہمارے لیے نہ کسی غصے کا اظہار تھا نہ کسی ہمدردی کا احساس تھا۔

''پکڑ لو ان دونوں کو اور لے چلو۔'' ملکہ تامنی نے بدستور غصے کی شدت سے کہا اور غصے سے جیسے کا سانولا مگر حسین چہرہ لال ہو چکا تھا اسی طرح اس کی آنکھیں بھی سرخ ہو چکی تھیں اور ملکہ تامنی وہ تامنی لگتی ہی نہیں تھی جو مجھے دیکھ کر خوشدلی سے کھڑی ہو جاتی تھی اور مجھ پر نچھاور ہو جاتی تھی ۔لیکن میں نے بھی تو اس بیچاری کے ساتھ دھوکا کیا تھا۔ میں اور مہ جبیں نے خاموشی سے خود کو ان کے حوالے کر دیا کیونکہ ان سے مقابلہ کرنا بھی بے وقوفی تھا کیونکہ ان کی تعداد کافی ساری تھی اور ان کے خوف سے دریائے ایمزن میں بغیر سوچے سمجھے جمپ لگا دینا بھی بے وقوفی تھی۔

دراصل میں نے دیکھ لیا تھا کہ ساڈار اور ملکہ تامنی وحشی قبیلے کے افراد ضرور ہیں لیکن مہذب دنیا اور جامع الزہر یونیورسٹی سے بھی تعلیم لے چکے تھے اور نرم دل بھی تھے اور میں اب طریقے سے ان کو قائل کرنا چاہتا تھا۔ اب ہم ایک دفعہ پھر ان کے ساتھ چل پڑے۔ میں نے دیکھا کہ ملکہ تامنی ساڈار کا ہاتھ تھامے ہوئے تھی اور دونوں آگے بڑھ رہے تھے اور ہم دونوں قیدیوں کی حیثیت سے ان کے پیچھے تھے۔

تقریباً تین گھنٹوں کے بعد ہم دوبارہ قبیلہ ساکار پہنچ گئے جہاں کل تک میں یہاں آزادی سے پھر رہا تھا لیکن آج قیدی کی حیثیت سے تھا۔ ہم دونوں کو اسی جھونپڑے میں ڈال دیا گیا جہاں پہلے مہ جبیں قید تھی اور یہ تنگ اور ہر سامان سے عاری جھونپڑا تھا۔

''شہباز اب آپ کیا کریں گے سوری میری وجہ سے آپ بھی مشکل کا شکار ہو چکے ہیں۔'' مہ جبیں نے مجھے دیکھ کر معذرت کے ساتھ کہا۔

''مہ جبیں اگر ارادے پختہ ہوں اور اللہ کی پاک ذات پر بھروسہ ہو تو ہر مشکل سے انسان نکل جاتا ہے فکر نہ کرو مجھے یقین ہے کہ ہم یہاں سے کامیابی سے نکل جائیں گے اور میں نے تم سے پیار کیا ہے اور تم سے زندگی بھر کا ساتھ مانگا ہے میر بھولی نواب زادی میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں اس لیے آئندہ ایسی باتیں مت کرنا۔'' میں نے سنجیدہ انداز میں اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ٹھیک ہے میرے مسٹر شکاری اگر آپ کو اللہ کی عظیم ذات پر اتنا بھروسہ ہے تو آپ بھی مجھے اب پیچھے نہیں پائیں گے اب میرا جینا مرنا صرف آپ کے لیے ہے کیونکہ ویسے بھی ہمارے والدین کی بھی شدید خواہش ہے کہ ہم دونوں ایک ہو جائیں۔'' اس بار مہ جبیں نے بھی پختہ ارادے سے کہا تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''مہ جبیں اب مجھے نیند آئی ہے اس لیے معذرت پھر تو زندگی بھر کا گپ شپ لگانا ہے۔'' میں نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے آپ سو جائیں میں تو اپنی نیند کافی حد تک پوری کر لی ہے اور آپ کی نگرانی میں بہت دیر تک سوتی رہی ہوں۔'' مہ جبیں نے کہا۔

''مجھے ایسے نیند نہیں آتی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو پھر کیسے آپ کو نیند آتی ہے''۔ مہ جبیں نے حیرت سے پوچھا۔

''اگر اجازت دو تو میں تمہاری گود میں سر رکھ کر سونا چاہتا ہوں کیونکہ بقول تمہارے تم اپنی نیند پوری کر چکی ہو۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے حسین اور پھولوں جیسے چہروں پر بھی شرم وحیا کی سرخ آ گئی۔

''ٹھیک ہے اگر اس طرح آپ کو نیند آ جائے گی تو آپ کو اجازت ہے۔'' مہ جبیں نے اپنی پلکیں جھکاتے ہوئے شرم سے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب میں نے اپنا سر مہ جبیں کی گود میں رکھ دیا اور اپنی آنکھیں بند کر دیں۔ مہ جبیں میرے بالوں میں اپنی نازک اور دبلی پتلی لامبی حسین انگلیاں پھیرنے لگی اور اس کے چہرے پر شرمیلی سی محبت بھری مسکراہٹ بھی تھی۔ میں بھی بے

پرواہ ہو گیا اور شدید تھکاوٹ کے بعث گہری نیند سوتا چلا گیا۔

معلوم نہیں کب مجھے شور وغل کی آوازیں آنے لگیں۔ میں نے آنکھیں کھول دیں اور یکھا کہ وحشی آئے ہوئے تھے اور مجھے اور مہ جبیں کو جھونپڑے سے باہر نکلنے کا اشارہ کر رہے تھے۔ میں نے گھڑی میں وقت دیکھا اس وقت مقامی یعنی برازیلی ٹائم کے مطابق رات کے آٹھ بج چکے تھے۔ آفرین ہے مہ جبیں پر اس نے میرا سر اپنی گود سے نہیں ہٹایا تھا حالانکہ گہری نیند میں اگر میرا سر ہٹاتی بھی تو شائد مجھے معلوم نہ ہوتا اور اس سے میرے دل میں اپنی شکاری حسینہ کی محبت اور بڑھ گئی اور اس سے مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مہ جبیں بھی مجھ سے دل سے پیار کرنے لگی ہے جس کی وجہ سے میرا دل خوشی سے جھوم گیا تھا۔ ہم دونوں جھونپڑے سے باہر نکل گئے۔

وحشی ہمیں نیزے اور بھالے لیے آگے بڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد ہم دونوں کو اسی جگہ لے جایا گیا جہاں دو دن پہلے مہ جبیں اور ان کے ساتھیوں کو لکڑی کے تختوں سے باندھا گیا تھا اور یہاں مجھے اور مہ جبیں کو ایک ایک تختے پر سختی سے باندھ دیا گیا اور اتنے سارے وحشیوں کے ہوتے ہوئے ہم خاموشی سے خود کو ان کے حوالے کر چکے تھے۔ میں نے دیکھا کہ ان بدبختوں نے مجھے اور مہ جبیں کو سختی سے باندھا ہوا تھا اور ہم خود کو کسی بھی صورت میں چھڑوا نہیں سکتے تھے۔

اب میں نے یکھا کہ ملکہ تامنی اور ساڈار یہاں آ رہے تھے۔ ملکہ تامنی کی آنکھوں میں بدستور غصہ اور میرے لیے شدید نفرت تھی۔

''شہباز تم خود کو بہت بڑا شکاری سمجھتے ہو لیکن تم بھول چکے ہو یہ میرا علاقہ اور میں، ساڈار اور میرے ساتھی یہاں ان جنگلوں کے بھیدی ہیں تم جو فاصلہ ایک دن میں طے کرو گے وہ ہم چند گھنٹوں میں کر لیں گے اور یہاں خفیہ اور شارٹ راستوں کو بھی جانتے ہیں تم واقعی بے غیرت انسان ہو۔'' ملکہ تامنی نے نفرت بھرے انداز میں میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ملکہ تامنی بے شک تم نے مجھے عزت دی ہے اور شرط کے مطابق میرے ساتھیوں کو بھی چھوڑ دیا تھا لیکن سچی بات یہ ہے کہ میں تم سے محبت نہیں کرتا اور اگر بعد میں اپنے ملک پہنچ کر میں تم سے

غداری کرتا تو تمہیں کتنا دکھ ہوتا اس لیے یہ تمہارے لیے بہتر ہوا ہے کہ میں نے تم سے شادی کرنے سے پہلے یہاں سے بھاگا ہوں اور تم سے کوئی دھوکہ نہیں کیا''۔ میں نے بے خوف لہجے میں کہا۔

''شہباز میں نے تمہاری محبت میں کیا کچھ نہیں کیا اور تم کیا سمجھتے ہو کہ میں اور ساڈار تمہارے یہاں سے بھاگنے کی سازشوں کو نہیں سمجھ سکیں گے ہم وحشی قبیلے کے ضرور مگر تم جان چکے ہو کہ ہم پڑھے لکھے اور جدید دنیا کے ہر فن سے واقفیت رکھنے والے ہیں بتاؤ کیوں مجھے دھوکہ دیا۔'' ملکہ تامنی نے غصے اور نفرت بھری نگاہوں سے مجھ سے پوچھا۔

''ملکہ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ایک لحاظ سے میں نے تمہارے ساتھ اچھا کیا ہے اگر میں بز دل اور دھوکے باز ہوتا تو تم سے شادی کر لیتا اور تم نے کہا تھا کہ تم مجھے میرے ملک بھی لے جاؤ گی اور وہاں جا کر اگر میں تم سے دھوکہ کرتا تو پھر تم مجھے دھوکے باز اور دغا باز کہنے کا حق دیتی اور جہاں تک مہ جبیں کا تعلق ہے یہ میرے ملک کی ہی باسی ہے اور تمہیں کس طرح یقین دلاؤں کہ ہمارے والدین ہم دونوں کی شادی کروانہ چاہے تھے لیکن بس ہم دونوں سیلانی اور شکاری جنون پن میں ایک دوسرے سے نہیں مل سکے تھے لیکن میں نے اپنی مہ جبیں کو جیون ساتھی چن لیا ہے اور اگر تم واقعی خود کو اصول پسند کہتی ہو تو ہمیں چھوڑ دو کیونکہ ہم نے تم سے کوئی دھوکہ نہیں کیا ہے۔'' میں نے بھی غصے سے خشک لہجے میں کہا تو ملکہ تامنی نے مجھے غور سے دیکھا اور کچھ لمحے کے لیے خاموش ہوگئی۔

اس سے پہلے کہ ملکہ تامنی کچھ بولتی اچانک تیز ہوا شروع ہوگئی اور جنگل کے درختوں کے پتے تیزی سے ادھر ادھر لہرانے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہوا بہت تیز ہوگئی اور اسی وقت شور برپا ہو گیا کیونکہ مشعلوں کی تیز آگ کی لپک ہوا کے زور پر اڑتی ہوئی سرکنڈوں کے جھونپڑوں کو لگ چکی تھی اور جھونپڑے جلنے سے وحشیوں میں ہر بونگ مچ گئی تھی۔ اس کے ساتھ ہی آسمان پر تیز بارش ہونے لگی اور تیز ہوا بھی ساتھ چل رہی تھی بارش نہ یہ کام کیا کہ جھونپڑوں میں لگی آگ ان سے بجھنے لگی مگر پھر بھی وحشیوں میں شور برپا ہو چکا تھا۔

تیز ہوا سے مٹی اڑنے لگی تھی اور ویسے بھی آسمان پر گہرے کالے بادلوں نے بسیرا کر لیا تھا جس کی وجہ سے ہر طرف اندھیرا چھا گیا تھا۔ مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن میں اس اچانک تیز آندھی اور بارش سے قدرے ہراساں بھی تھا اور ایک لحاظ سے ہمارے لیے اچھا بھی تھا کہ وحشی اور ان کی ملکہ تامنی اور ساڈار ہمیں چھوڑ کر اپنی مشکل کو حل کرنے میں لگ گئے تھے ۔تاریکی کی وجہ سے مجھے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

اچانک مجھے ایسا لگا جیسے کسی نے میرے گرد بندھی ہوئی رسیوں کو کسی تیز دھار چھرے سے کاٹ دیا ہے اور چھرا ابھی میرے ساتھ ہی پھینک دیا ہے۔ بقیہ کام میں نے کیا اور جھٹکا دے کر خود کو رسیوں سے چھڑوا لیا۔ میرے پاؤں بھی بندھے ہوئے تھے۔ مجھے یوں محسوس ہوا جس میرے محسن نے میری رسیوں کو کاٹا ہے اس نے چھرا ابھی میرے ساتھ ہی پھینک دیا ہے۔ میں نے تیزی سے نیچے ہاتھ مار کر چھرا اٹھالیا اور اس تیز دھار چھرے سے اپنے پاؤں کے گرد بندھی رسیوں کو بھی کاٹ دیا۔ اب بارش تیز شروع ہو چکی تھی ۔چونکہ مہ جبیں میرے ساتھ والے لکڑی کے بڑے ڈنڈے سے بندھی ہوئی تھی۔

اب اتنی بھی تاریکی نہیں تھی کہ مجھے مہ جبیں نظر نہ آئے لیکن میرے برعکس مہ جبیں ابھی تک لکڑی کے کھونٹے سے بندھی ہوئی تھی۔ میں تیزی اسے آگے بڑھا اور تیز دھار چھرے سے اس کے گرد بندھی رسیوں کو کاٹ دیا اور اس کے پاؤں کے گرد بندھی رسیوں کو بھی کاٹ دیا تو مہ جبیں بھی آزاد ہوگئی۔

''ارے شہباز یہ آپ کیسے آزاد ہوگئے اور یہ چھرا کہاں سے حاصل کیا۔'' مہ جبیں نے حیرت سے اونچی آواز میں کہا کیونکہ یہاں ہر طرف وحشیوں کا شور و ہنگامہ مچا ہوا تھا۔

''بھاگو مہ جبیں یہ بات کی بات ہے کہ ہم کیسے آزاد ہوئے لیکن اس اچانک تیز بارش اور آندھی نے ہمارا کام آسان کر دیا ہے۔'' میں نے تیز لہجے میں کہا اور مہ جبیں کا ہاتھ تھامے رکھا۔ ابھی ہم تھوڑا آگے ہی بڑھے ہونگے کہ مجھے نیچے کیچڑ میں ایک اور بڑا چھرا نظر آیا جو ہر بونگ

مچنے سے کسی وحشی کا گر گیا تھا۔ میں نے اسے اٹھا لیا اور مہ جبیں کو دے دیا۔ اب ہم دونوں کا ایک ایک ہاتھ ایک دوسرے کے ہاتھوں میں تھا اور دوسرے ہاتھوں میں بڑے اور تیز دھار چھڑے تھے جس کا ہونا ہمارے لیے مفید تھا۔ ہم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے تیزی سے بھاگتے ہوئے بستی سے نکل آئے اور پھر گھنے جنگل میں داخل ہو گئے۔

یہاں آپ کو بتا تا چلوں کہ دونوں تیز رفتار ٹارچیں ابھی تک ہمارے پاس تھیں اور ان کو ملکہ تامنی اور ساڈار نے ہم سے نہیں چھینا تھا البتہ خنجر وغیرہ ہم سے چھین لے گئے تھے۔ مہ جبیں کے کہنے پر میں بھی رک گیا اور ہم نے اپنی اپنی ٹارچ نکال لی اور اسے منہ میں دبا لیا اور پھر ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ٹارچ کی تیز روشنی میں آگے بڑھنے لگے۔ ہمیں کوئی اندازہ نہیں تھا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں لیکن جو بھی تھا اب ہم ملکہ تامنی کے دشمن بن چکے تھے اور اب غصے میں آگ بگولہ ملکہ تامنی مہ جبیں کے ساتھ مجھے بھی زندہ نہیں چھوڑے گی کیونکہ اسے دھوکا دے کر میں بھی ملکہ تامنی کا دشمن بن گیا تھا۔

''ہمیں تاریک جنگل میں درندوں کی آوازیں آ رہی تھیں لیکن ہم دونوں کو اندازہ تھا کہ درندے یہاں نہیں ہیں بلکہ یہاں سے کافی دور ہیں۔ شہباز گو کہ ہم بارش اور کیچڑ ہونے کے باوجود تیزی سے ملکہ تامنی کے قبیلے اور بستی سے دور ہوتے جا رہے ہیں لیکن میرے خیال میں ملکہ تامنی کے جنگلوں کا ایریا بہت طویل ہے اس لیے تو اتنے بڑے اور گھنے جنگل میں ہونے کے باوجود وہ آسانی سے ہمارے پاس پہنچ گئے تھے اور اب بھی مجھے نہیں لگتا کہ ہم ان سے دور بھاگ سکیں۔

''مہ جبیں نے تیزی سے میرے ساتھ ساتھ ہی جنگل میں آگے بڑھتے ہوئے اور ہم نے بدستور ایک دوسرے کا ہاتھ تھاما ہوا تھا کہ مبادہ تیز رفتاری میں ایک دوسرے سے الگ ہو کر بھٹک نہ جائیں۔ ہاں مہ جبیں لگتا تو مجھے بھی ایسا ہے ہے لیکن ہمیں اپنی طرف سے تو کوشش کرنی چاہیے کہ ان کے ہتھے نہ لگیں اور کسی طرح یہاں سے بھاگ نکلیں ہو سکتا ہے دریائے ایمزن کے

کنارے کنارے چلتے ہوئے ہمیں کوئی شکاری پارٹی ساحل کے قریب یا دریا میں چلتی ہوئی نظر آئے ہم ان کی مدد حاصل کرتے ہوئے یہاں سے نکل جائیں۔ میں نے بھی تیز لہجے میں کہا۔

''ہم دونوں تقریباً تین گھنٹے تک گھنے اور تاریک جنگلوں میں بارش کے باوجود بڑھتے ہی رہے اور یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ ہمارا کسی درندے یا کسی اور خطرے سے سامناں نہیں پڑا تھا ۔اب ہمیں دریا کا شور سنائی دینے لگا تھا تو ہم سمجھ گئے تھے کہ ہم ایمزون کے دریا کے قریب آ چکے ہیں۔ ہم دونوں تھورا اور آگے بڑھے تو جنگل سے نکل آئے اور ہمیں دریائے ایمزن کا بہتا ہوا تیز رفتار پانی نظر آیا جہاں دریا کے تیز رفتار بہاؤ کے آگے پھر جنگل کا طویل سلسلہ تھا۔

''معلوم نہیں شہباز ہمیں کوئی بوٹ یا لانچ ملتی ہے یا نہیں ورنہ پیدل تو ہم برازیل کے کسی شہر میں نہیں پہنچ سکتے۔'' مہ جبیں نے اب رکتے ہوئے کہا۔ چونکہ ہم گھنے جنگلوں سے گزرتے ہوئے یہاں پہنچے تھے اس لیے ہم اتنا زیادہ بارش کے پانی میں نہیں بھیگ سکے تھے اور اب بارش رک چکی تھی لیکن ساحل پر بارش کی وجہ سے پھسلن بن چکی تھی۔ مہ جبیں کیا تم تیرناں جانتی ہو۔ میں نے اب رکتے ہوئے پوچھا اور مہ جبیں بھی رک چکی تھی اور ہم دونوں نے ایک دوسرے کا ہاتھ چھوڑ دیا۔

ہم نے دیکھا کہ اب تیز ہوا اور بارش رک چکی تھی اور آسمان ایک دفعہ پھر صاف تھا اور آج رات پندھویں کا چاند تھا اس لیے آج رات بھی چاند کی تیز روشنی پھیلی ہوئی تھی۔

''ہاں شہباز میں بہت اچھی پیراک ہوں اور تیز ترین دریا میں بھی کامیابی سے تیر لیتی ہوں اور آپ بھی یقینا بہت اچھے پیراک ہونگے ہونگے کہیں آپ کا ارادہ دریا کو پار کر کے دوسری طرف جانے کا تو نہیں ہے۔'' مہ جبیں نے پوچھا تو میں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اب لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے ہم دونوں نیچے بیٹھ گئے جہاں ایک بڑا پتھر پڑا تھا کیونکہ ساحل کے قریب چھوٹے بڑے پتھر بکھرے پڑے تھے۔ ہم دونوں دس منٹ بیٹھ کر اپنا سانس بحال کرتے رہے پھر اٹھ کھڑے ہوئے اور دریا کو پار کرنے کا ارادہ کرنے ہی لگے تھے کہ ہم

دونوں کو دریا میں ایک بڑا سا منہ نظر آیا جو چھپا ہوا تھا اور انتظار میں تھا کہ ہم دریا میں کودیں۔ ہم دونوں کے منہ سے طویل سانس خارج ہو گئے اور شکر ہے کہ ہم دونوں ابھی دریا میں نہیں کودے تھے۔

''اوہ! اس کا مطلب ہے کہ دریا کے اندر مگرمچھ بھی ہیں اور ہمیں اپنا شکار بنانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں اس لیے شہباز میں اور آپ اسے کراس نہیں کر سکتے ورنہ خود کو بھیانک موت کے حوالے کرنا ہی ہے۔'' مہ جبیں نے ہونٹ سکیرتے ہوئے تشویش سے کہا۔

''میرے خیال میں ہمیں کل کی طرح کسی درخت کے اوپر چڑھ کر رات گزانی ہوگی پھر آگے کل صبح آگے بڑھنے کا سوچتے ہیں۔'' میں نے کہا۔

''شہباز اس طرح ہم کھل کر آرام نہیں کر پائیں گے اس سے تو بہتر ہے کہ ہم دونوں صبح کی طرح پہرہ داری کرتے ہوئے آرام کرتے ہیں اور آپ پہلے سو جائیں میں پانچ گھنٹے بعد آپ کو اٹھا دوں گی اور خطرے کی صورت میں اسی وقت ہی اٹھانہ پڑے گا۔'' مہ جبیں نے کہا تو مجھے اس کا مشورہ پسند آیا۔

''ٹھیک ہے مہ جبیں پہلے تم سو جاؤ کیونکہ میں تو پھر بھی کافی دیر تمہاری گود میں سر رکھے سوتا رہا تھا تم پہلے آرام کرلو۔'' اس بار میں نے مسکراتے ہوئے مہ جبیں کی غزالی اور جھیل جیسی حسین آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی۔'' مہ جبیں نے کہا۔

اب میں اس بڑے پتھر کے اوپر ہی بیٹھ گیا جس کا پاٹ کافی چوڑا تھا ایک بندہ اس میں بیٹھ اور دوسرا لیٹ بھی سکتا تھا۔ اب مہ جبیں سونے لگی تو میں نے اس کا سر اپنی گود میں رکھ دیا کیونکہ پتھر پر سر رکھنے سے سکون کی نیند نہیں آسکتی تھی۔ مہ جبیں نے خاموشی سے شرماتے ہوئے میری گود میں سر رکھ دیا اور آنکھیں بند کر لیں۔

''مجھے ابھی نیند نہیں آرہی تھی اس لیے میں چونکنے ہو کر پہرہ دیتا رہا۔ مہ جبیں کا حسین چہرہ

میری نظروں کے سامنے تھا جو میری گود میں سر رکھے مجھ پر مکمل اعتبار کرتے ہوئے گہری نیند میں ڈوبتی چلی گئی تھی۔ میں یہاں اردگرد دیکھتا اور پھر مسکراتے ہوئے مہ جبیں کے حسین ترین مکھڑے کو دیکھنے لگتا جسے قدرت نے واقعی مثالی حسن دیا تھا اور یہ بھی شکر ہے کہ اس دوران کوئی خطرہ ہماری طرف نہ بڑھا اور مجھ پر اعتماد کیے ہوئے مہ جبیں میری گود میں سوئی رہی۔

''گھڑی کے مطابق چھ گھنٹے تک تو میں جاگا رہا پھر نینداور تھکاوٹ سے اب مجھ سے نہیں جاگا جاتا تھا اس لیے میں نے آہستگی مہ جبیں کو جگا دیا۔ چونکہ مہ جبیں ایک کامیاب شکاری تھی اس لیے چھ گھنٹے کی نیند نے اسے کافی حد تک چاق وچوبند کر دیا تھا اور اب مہ جبیں بیٹھ گئی اور میں مسکراتے ہوئے اس سے پوچھے بغیر اس کی گود میں سر رکھ دیا تو اس نے کچھ نہ کہا اور اس کے چہرے پر شرمیلی سی مگر محبت بھری مسکراہٹ ضرور رینگ گئی تھی۔ میرے مسٹر شکاری قدرت نے ہم دونوں کو ایک دوسرے کے لیے بنایا ہے آپ بے فکر ہو کر سو جائیں۔'' مہ جبیں نے شرمیلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''مجھے بھی اپنی شکاری حسینہ پر مکمل اعتماد ہے۔'' میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا اور آنکھیں بند کر لیں اور کچھ ہی دیر بعد میں شدید تھکاوٹ اور سخت نیند کے باعث مہ جبیں کی گود میں سر رکھے گہری نیند میں ڈوبتا چلا گیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو اس وقت سورج نکل آیا تھا اور میرا سر بدستور مہ جبیں کی گود میں تھا۔

مہ جبیں کا حسین چہرہ میری طرف تھا اور مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی تو میں بھی مسکراتے ہوئے اٹھ کر بڑے پتھر پر بیٹھ گیا۔

''وہ شکاری جو جان جوکھوں پر ڈالتے ہیں ان کی زندگی بھی کتنی عجیب ہوتی ہے اب ہمیں ہی دیکھ لو کیسے کیسے حالات سے سامنا ہونے کے بعد خطرات کے باوجود یہاں مزے کی نیند سوتے رہے ہیں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ نے نیند پوری کر لی۔'' مہ جبیں نے پوچھا۔ ہاں مہ جبیں میرے دل کا شکار کرنے والی

شکاری حسینہ میں نے نیند پوری کر لی اور تمہارا بہت شکریہ کہ تم اتنی دیر میرے سر کو اپنی گود میں سنبھالے رکھا ہے۔'' میں نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میں آپ کے پر کشش اور بھرپور مردانہ وجاہت کے خوبرو چہرے کو دیکھتی رہی تھی اور اللہ پاک سے اپنی اور آپ کی سلامتی کی دعائیں مانگتی رہی تھی کہ ٹائم گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا ویسے بھی میرے مسٹر شکاری اب تو آپ نے اور میں نے انشاللہ ساری زندگی ایک دوسرے کا سہارا ہی بننا ہے۔'' مہ جبیں نے شرمیلے انداز میں کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔،،

''انشاللہ مہ جبیں اب ہم دونوں نے واقعی پوری زندگی ایک دوسرے کو سہارا دینا ہے اور انشاللہ پوری زندگی ایک دوسرے کے ساتھ شریک سفر ہی رہنا ہے۔'' میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''شہباز اب کیا کریں کیا آگے کی طرف بڑھا جائے یا دریا پار کیا جائے لیکن یہاں سے دریا کراس کر کے جنگل کے اگلے حصے میں جانا خطرناک ہوگا کیونکہ اس حصے میں مگرمچھ کافی تعداد میں دریا کے گہرے پانیوں میں چھپے ہوئے ہیں اور ہم مل کر ایک مگرمچھ کا تو مقابلہ کر سکتے ہیں لیکن کافی سارے مگرمچھوں کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔'' مہ جبیں نے اس بار تشویش سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔،، ہاں تم درست کہتی ہو۔ میں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔،،

''میرے خیال میں اب دریا کے کنارے کو چھوڑ کر جنگل کے اندر گھستے ہیں ہوسکتا ہے کوئی ایسا درخت مل جائے جس کے کھانے سے کچھ افاقہ ہوجائے۔'' مہ جبیں نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا۔ ہم دونوں کو بھوک بھی زوروں کی لگی تھی۔،،

میں ایسی باہمت اور بہادر لڑکی کو حیرت سے دیکھنے لگا جو بظاہر دبلی پتلی تھی لیکن کمال کا حوصلہ اور ہمت رکھتی تھی اور آج بغیر کچھ کھائے اسے تیسرا دن تھا لیکن اس کی ہمت میں کمی نہیں آئی تھی اور بدستور میرا ساتھ دے رہی تھی۔

''مہ جبیں قدرت نے تمہیں واقعی بہت خوبیوں سے نوازا ہے اور آفرین ہے تم پر کہ تین دن

سے بھوکی ہو لیکن پھر بھی ہمت اور لگن تم میں اب بھی موجود ہے خیر تمہارا مشورہ ٹھیک ہے کیونکہ اب بھوک سے میری حالت خراب ہونا شروع ہو چکی ہے اس لیے جنگل میں گھستے ہیں شائد کوئی پھل دار درخت مل جائے یا پھر کوئی حلال جانور مل جائے جس کا شکار کر کے ہم بھوک مٹا سکیں۔'' میں نے کہا اور مہ جبیں نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔،،

اب ہم دونوں ایک دفعہ پھر جنگل کے گھنے ایرے میں داخل ہو گئے جہاں کچھ آگے بڑھنے کے بعد ہمیں ایک بار پھر ٹارچیں جلانہ پڑیں کیونکہ درختوں کی گھنے ہونے کی وجہ سے سورج کی روشنی نہیں آ رہی تھی۔ اچانک ہماری شکاری آنکھ جاگ اٹھی کیونکہ ہمیں یہاں ایک خرگوش نظر آیا جو ہم سے کچھ فاصلے پر نیچے گھاس کھا رہا تھا۔ مہ جبیں نے مجھے رکنے کا اشارہ کیا اور پھر پوری قوئت سے اپنا تیز دھار چھڑا خرگوش کی طرف پھینکا تو ٹھیک خرگوش کے پیٹ میں گھس گیا اور خرگوش نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ مجھے اس کے بے داغ نشانے پر مکمل اعتماد تھا اس لیے اب میں تیزی سے آگے بڑھا اور تڑپتے ہوئے خرگوش کے قریب جا کر اس کے پیٹ سے چھڑا نکال کر اس کے مرنے سے پہلے ہی تیزی سے تکبیر پڑھ کر اس کی گردن میں چھڑی پھیر کر اسے ذبح کر دیا۔

''شکر ہے یہ حلال شکار آسانی سے ہمارے ہاتھ لگ گیا۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب ہم دونوں نے یہاں چند خشک جھاڑیاں ڈھونڈ لیں جو جنگل سے باہر سورج کی روشنی میں خشک ہو چکے تھے اور کر دریا کے کنارے کے قریب آ گئے جہاں بے شمار پتھر بھی پڑے ہوئے تھے اور کافی سارے پتھر خشک بھی تھے جن پر دریا کا پانی نہیں آ رہا تھا۔

اب میں نے ان دو ایسے پتھر ڈھونڈ لیے جن سے آگ جلائی جا سکتی تھی اور مجھے ان کو جلانے کا خوب تجربا تھا اور میں نے ان پتھروں کو مخصوص انداز میں رگڑ کر آگ جلائی اور خشک لکڑیوں کو آگ لگا ہی دی۔ لکڑیاں جلی تو ہم اپنے کارنامے پر خوش ہو گئے اور چھڑوں سے ہم دونوں نے مگر مچھ کی کھال اتاری اور گوشت کو چار ٹکروں میں کاٹ کر آگ میں بھوننے لگے اور کچھ دیر بعد خرگوش کا گوشت کھانے کے قابل ہو گیا تھا۔ اب دو ٹکڑے میں نے اٹھا لیے اور اپنے حصے کے دو حصے مہ

جبیں نے اٹھا لیے اور ہم دونوں مزے سے خرگوش کے گوشت سے ضیافت اڑانے لگے۔
خرگوش کے گوشت کھانے سے ہمارے جسم میں کافی حد تک طاقت آ گئی۔اب پانی کی پیاس لگی تھی وہ بھی دور ہوگئی کیونکہ ہم ابھی تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ہمیں ایک ایسا پتھر نظر آیا جو اندر سے کٹا ہوا تھا اور پیالہ نما بنا ہوا تھا جس میں غالباً بارش کا پانی اکٹھا تھا جو رات کو برسا تھا۔ہم دونوں نے پانی پیا لیکن اسے سٹاک نہ کر سکے کیونکہ ہمارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی۔
''شکر ہے شہباز قدرت ہم پر مہربان ہے کہ ہم نے اپنی بھوک اور پیاس مٹا لی ہے۔'' مہ جبیں نے خرگوش کے گوشت کھانے اور پانی پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔
اب ہم نے اپنے چھڑوں کو پانی میں دھویا اور پھر ایک نئے جذبے کے تحت آگے بڑھنے لگے ۔دعا کریں ہمیں کسی سر پھری شکاری پارٹی کی بوٹ یا لانچ وغیرہ نظر آ جائے ورنہ برازیل قریب ترین شہر بھی یہاں سے سینکڑوں میل دور ہے اور ہم دریائے ایمزن میں لانچ یا بوٹ کے سفر کے بغیر کسی صورت میں مہذب دنیا نہیں پہنچ سکیں گے۔
''مہ جبیں ایسا کرتے ہیں یہاں ان جنگلوں میں ہی زندگی گزار لیتے ہیں اور ہمارے بچے بڑے ہو کر یہاں ٹارزن کی طرح درختوں میں اونچی چھلانگیں لگایا کریں گے جن کو دیکھ کر ہم خوش ہو جایا کریں گے۔'' پیٹ بھرنے کے بعد میں نے شوخی سے مسکراتے ہوئے مذاق کیا۔
''منہ دھو کر رکھیں یہاں ہم نے درندوں اور دیگر جانورں سے نکاح نہیں پڑھوانا اور نہ جنگل کی حکمرانی کرنی ہے لہٰذا آگے بڑھیں اور دعا کریں ہماری طرح کوئی سر پھری شکاری پارٹی ہمیں نظر آ جائے جن کی مدد سے ہم آگے جا سکیں۔'' مہ جبیں نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا تو میں بھی ہنس پڑا۔
اب ہم دونوں ایک دفعہ پھر ایک آس کے ساتھ آگے بڑھنے لگے کہیں بیٹھ کر تھوڑا آرام کرتے پھر آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ سہ پہر کا وقت بھی گزر گیا اور سورج مغرب کی طرف گامزن ہو گیا تھا۔چونکہ ہم دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے اور ایک دوسرے کو اپنی اپنی شکاری زندگی کے مشکل واقعات بتانے لگے تھے کہ پہلے کن کن مشکلات

سے دو چار ہوئے ہیں۔مہ جبیں کے کہنے پر ہم دونوں نے اندازے سے ظہر اور پھر عصر کی نماز بھی پڑھی تھی اور پہلے میں نے اور پھر مہ جبیں نے تا کہ ایک فرد پہرے پر رہے اور پھر آگے کی طرف پیش قدمی جاری رکھی تو اسی طرح شام ہوگئی تھی۔

''یا اللہ ہماری مدد فرما۔'' میں نے ہاتھ اوپر اٹھاتے ہوئے دعائیہ انداز میں کہا تو مہ جبیں نے بھی اپنے ہاتھ اٹھا دیے اور اللہ سے دعا کرنے لگے کہ وہ ہماری مدد فرمائیں۔گو کہ میں اور مہ جبیں کی آپ بیتی کے مطابق مہ جبیں بھی اس سے پہلے ہم دونوں ہی مختلف ملکوں کے خطرناک جنگلات میں مشکلات سے دو چار ہوتے رہے تھے اور بعض دفعہ اپنے شکاری پارٹی و ساتھیوں سے بھی الگ ہوتے رہے تھے لیکن اس بار ہم تھے ہی بس دو افراد کیونکہ ہم دونوں کے شکاری ساتھی گروپ ہم سے بہت پہلے ان جنگلوں سے روانہ ہو چکے تھے۔

''شہباز اس طرح تو ہم برازیل کے کسی قریبی شہر یا بستی نہیں پہنچ سکتے اس کے لیے ہمیں دریا میں کسی تیز رفتار بوٹ یا تیز رفتار لانچ کی لازمی ضرورت ہے۔'' مہ جبیں نے شام ہونے پر ہونٹ بھینچ کر کہا اور پھر اللہ سے دعا کرنے لگی۔تم دونوں بہت ہی باہمت اور اپنے رب پر یقین رکھنے والے بہت بہادر شکاری ہو لیکن سوری کہ تم ہمارے بغیر ان جنگلوں سے نہیں نکل سکتے۔ابھی ہم دونوں نے دعا مانگی ہی تھی کہ ہمیں ساڈار مسکراتے ہوئے ہماری طرف بڑھتا نظر آیا ہو جنگل سے نکل رہا تھا اور ہمیں دعا کرتے دیکھ چکا تھا۔اس کو دیکھ کر ہم دونوں کے منہ سے طویل سانس نکل گئے کیونکہ اتنا آگے بڑھ آنے کے باوجود ہم ملکہ تامنی اور ساڈار کی نظروں سے چھپ نہیں سکے تھے معلوم نہیں کیسے انہوں نے ہمیں ڈھوڈ لیا تھا۔میں نے اور مہ جبیں نے اپنا اپنا چھرُ مضبوطی سے تھام لیا کیونکہ ہم نے دیکھ لیا تھا کہ ساڈار کے ساتھ پانچ وحشی اور بھی تھے اور ان کی تعداد چھ تھی لیکن میں نے اور مہ جبیں نے اب مارو یا مر جاؤ کے مصداق ان سے مقابلہ کرنے کا ارادہ کر لیا تھا کیونکہ اب قید ہونا بھیانک موت کو دعوت دینا تھا کیونکہ ویسے بھی ان کی تعداد صرف چھ تھی اور ہمت اور بہادری دکھانے سے ہم ان کا مقابلہ کر سکتے تھے۔

''شہباز ان کی تعداد صرف چھ ہے اور ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور آپ نے میری فکر نہیں کرنی میں تیکوانڈو، مارشل آرٹ کی کامیاب فائیٹر ہوں اور کمانڈو ایکشن بھی سیکھا ہوا ہے اور مجھے یقین ہے کہ آپ بھی مارشل آرٹ کے ماہر ہیں ہم ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔'' مہ جبیں نے مجھے دیکھ کر کہا اور اس کے چہرے پر اب کوئی خوف نہیں تھا۔ میں اس کے نئے روپ اور مارشل آرٹ کا ماہر سن کر حیران نہیں ہوا تھا کیونکہ مجھے یقین تھا کہ مہ جبیں ان سب خوبیوں سے واقفیت رکھتی ہوگی اور جہاں تک میری بات تھی میں بھی مارشل آرٹ میں مکمل عبور رکھتا تھا۔

''ارے ارے حوصلہ رکھو مسٹر شہباز اور مس مہ جبیں اگر مجھے آپ دونوں سے دشمنی رکھنی ہوتی تو دور سے ہی آپ دونوں پر فائر کھول کر آپ دونوں کا خاتمہ کر چکا ہوتا کیونکہ ہمارے پاس پسٹل بھی ہیں۔'' ساڈار نے اپنی پینٹ کی جیب سے پسٹل نکالتے ہوئے کہا اور اس کے پانچوں ساتھیوں نے بسٹل نکال لیے تھے جواب تک انہوں نے چھپائے ہوئے تھے تو ہمارے منہ سے طویل سانس خارج ہو گئے کیونکہ اب ان کے ہاتھوں میں پسٹل ہونے پر ان کا مقابلہ کرنا بے وقوفی ہی تھا۔

''مسٹر ساڈار تم ہم سے کیا چاہتے ہو۔'' میں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

''آپ جیسے بے خوف اور نڈر شکاریوں سے دوستی۔'' ساڈار نے اس بار پسٹل دوبارہ اپنی پینٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا اور اپنے وحشی ساتھیوں کو اشارہ کیا تو انہوں نے بھی اپنے پسٹل کا رخ نیچے کر لیا۔ میں اور مہ جبیں حیرت سے اس نئی صورت حال کو دیکھنے لگے۔

''یقین کرو اس میں میری کوئی سازش نہیں ہے تم میری مدد کے بغیر یہاں ان جنگلوں سے نہیں نکل سکتے میں واقعی اس بار ایک دوست کی حیثیت سے یہاں آیا ہوں میرا یقین کرو اور ان چھڑوں کو بے شک اپنے پاس رکھو لیکن ان کا استمال ہم پر نہ کرو۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا تو مہ جبیں اور میں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

''مہ جبیں اب ان پر اعتبار کر لینا چاہیے ویسے بھی اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔'' میں

نے کہا تو مہ جبیں نے بھی چھڑے کا رخ نیچے کی طرف کر دیا اور میں نے بھی ایسا کیا۔

''بہت خوب آپ دونوں نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔'' ساڈار نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا اور ہمارے قریب پہنچ گیا اور مسکراتے ہوئے میری طرف ہاتھ بڑھایا تو میں نے بھی مسکراتے ہوئے گرم جوشی سے اس سے ہاتھ ملا دیا۔

''مسٹر شہباز اگر مجھے تم سے دشمنی رکھنی ہوتی تو میں کل رات آندھی اور بارش ہونے پر کبھی بھی تمہارے گرد رسیوں کو نہ کاٹتا۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا تو اب میں چونک کر اسے دیکھنے لگا
۔

''اچھا تو وہ تم میرے ہمدرد تھے میں ابھی تک حیران تھا کہ میری رسیاں کس نے کاٹی تھیں پھر تو تمہارا شکریہ لیکن میں اور مہ جبیں تو تمہاری ملکہ تامنی کے دشمن بن چکے ہیں پھر یہ سب عنایت کیسی۔'' میں نے اب ہاتھ ملانے کے بعد حیرت سے پوچھا۔

''مسٹر شہباز میری تامنی دل کی بہت اچھی ہے اور بہت عظیم سوچ کی مالک ہے اور پاک دامن ہے بس زندگی میں پہلی بار تم جیسے پرکشش اور سحر انگیز شخصیت کے حامل شکاری نے اس کے دل کا شکار کر لیا تھا اور وہ بے اختیار ہو کر مجبور ہو گئی تھی لیکن تمہارا شکریہ کہ تم نے اپنی ہم وطن مس مہ جبیں کے لیے میری مہ جبیں حسینہ میری محبت تامنی سے شادی نہیں کی اور میں تمہارا شکریہ کیوں نہ کروں۔'' ساڈار نے اس بار مکمل طور پر ایک دوست کی طرح مسکراتے ہوئے کہا تو میں اور مہ جبیں اس جدید اور مہذب دنیا کا سفر کرنے والے بہادر اور اعلیٰ ظرف جدید وحشی کو دیکھنے لگے۔

''ساڈار تم اور تمہاری تامنی کے جذبات کے بارے میں، میں پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ تم اپنی ملکہ تامنی کو چاہتے ہو لیکن پھر تم کیوں ملکہ تامنی کے فیصلے پر مجھے نہیں روکا اور میرے دشمن کیوں نہیں بنے اور مجھے مارنے کی کوشش بھی نہیں کی لیکن دل میں روتے رہے اور اپنی تامنی کو میرے حوالے ہونے کی رات کا انتظار کرتے رہے آخر کیوں۔'' میں نے بدستور دوستانہ انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

آج سولہویں کا چاند تھا اس لیے رات ہونے کے باوجود چاند کی روشنی اچھی تھی۔ میرے خیال میں بیٹھ کر تسلی سے باتیں کی جائیں پھر تم دونوں کو سامان اور بندوبست کے ساتھ رخصت بھی تو کرنا ہے۔ ساڈار نے کہا اور اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر کچھ کہا جس کو میں نہ سمجھ سکا کیونکہ ابھی میں مکمل طور پر تو ان کی زبان نہیں جان پایا تھا۔ وحشیوں نے ہمیں دیکھا اور مسکرانے لگے جیسے میرے اور مہ جبیں کے فیصلے نے ان کو بھی خوش کر دیا ہو۔ ان وحشیوں نے موٹے صاف کپڑے اور پلالی لے رکھی تھی جو اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے تھے انہوں نے دریا سے کچھ فاصلے پر اور جنگل کے قریب پلالیاں اور اس کے اوپر موٹی چادر بچھا دی اور پھر مشعلوں کو جلایا جو ان کے پاس تھیں اور جنگل میں کہیں غائب ہو گئے۔

''بیٹھو دوستو آپ لوگوں سے گپ شپ ہو جائے۔'' ساڈار نے کہا اور پہلے خود کپڑے پر بیٹھ گیا تو میں اور مہ جبیں نے بھی اس کی تقلید کی۔ نیچے نرم گھاس کی پلالی کی وجہ سے جگہ نرم تھی۔

''اب بتاؤ ساڈار تم نے مجھے کیوں نہیں نقصان پہنچایا اور ملکہ تامنی کو چاہنے اور اس سے محبت کرنے کے باوجود آسانی سے اپنی محبت کو میرے سپرد کر رہے تھے اگر مہ جبیں میری زندگی میں نہ آتی تو ملکہ تامنی میری ہو چکی ہوتی اور تم اس سے جدا ہو چکے ہوتے۔'' میں نے ساڈار جیسے نوجوان اور قوی ہیکل اور سانولے مگر اچھی شکل وصورت اور اچھے دل والے مرد کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ساڈار تمہیں بتاؤں کہ کل رات کافی دیر تک میری تامنی میرے سینے پر سر رکھ کر مجھ سے معافی مانگتی رہی ہے اور روتی رہی ہے کہ اس نے مجھے یعنی اپنے اصل پیار کو چھوڑ کر ایک اجنبی شکاری کی محبت میں مجبور ہو کر مجھے رد کیا تھا اور آنسو بہاتی رہی ہے دراصل تمہاری شخصیت تمہارا خوبرو چہرہ تمہاری مردانہ وجاہت اتنی سحر انگیز ہے کہ تامنی مجبور ہو گئی کہ پانچ شکاری کپل میں تم اکیلے کنوارے اور پرکشش وجاہت کے مالک تھے اور میری تامنی نے تمہارے اندر شرافت بھی نوٹ کر لی تھی اس لیے مجبور ہو گئی تھی۔ مسٹر ساڈار میری تامنی پاکدامن ہے اس لیے تو وہ حکمران ہونے اور بہت حسین اور نوجوان ہونے کے باوجود تم سے زبردستی نہیں کی اور باقاعدہ شادی کر رہی

تھی اور میرا دل واقعی خون کے آنسو رو رہا تھا کیونکہ میں اپنی تامنی کو دل کی گہرائیوں سے محبت کرتا ہوں اور میری تامنی کی خوشی ہی میری خوشی ہے۔ اور جب میں نے مس مہ جبیں کے شکاری گروپ کو دیکھا اور مس مہ جبیں کے ہوشربا اور مثالی حسن کو دیکھا اور یہ بھی نوٹ کر لیا کہ یہ شہباز کی طرح مشرقی ملک سے ہے تو مس مہ جبیں کے پاگل کر دینے والے اور معصوم مثالی حسین چہرے کو دیکھا اور اس کی بہادری کو دیکھا تو میں سمجھ گیا تھا کہ اب مسٹر شہباز میری تامنی سے باغی ہو جائیں گے۔ اس لیے میں نے ہی جھیل جہاں آپ نہانے گئے تھے وہاں بھی آپ دونوں کا دیدار کروایا تاکہ محبت کی چنگاری اور پچھلی اور مختصر ملاقات بھی میں نے ہی کروائی تھی اور مجھے یقین تھا کہ آپ دونوں کی محبت طوفان بن جائے گی اور میرا راستہ آسان ہو جائے گا اور سب کچھ میری توقع کے عین مطابق ہوا اور میرے خاص بندے نے مسٹر شہباز آپ کو مگر مچھ والے کنویں کے بارے میں بتایا تھا اور مجھے یقین تھا کہ مسٹر شہباز یہ سب سازش رچائیں گے اور مس مہ جبیں کو بچا کر خود بھی ان کے ساتھ کنویں میں جائیں گے۔ میں نے طریقے سے پہلے ہی اس مگر مچھ کو مروا دیا تھا تاکہ آپ بغیر کسی نقصان کے جھیل سے نکل آئیں لیکن اپنی تامنی کو ٹھنڈا کرنے کے لیے آپ لوگوں کو گرفتار کروایا تھا کیونکہ ملکہ میری تامنی کو مسٹر شہباز آپ پر بہت غصہ تھا اور اب بھی ہے لیکن میں اپنی بھولی بھالی اور نیک دل تامنی کو سمجھا دوں گا اور اس لیے آپ دونوں کی مدد کرنے اپنے خاص ساتھیوں کے ساتھ آیا ہوں۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے ہمیں تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

''مسٹر ساڈار جدید اور مہذب دنیا میں پڑھے لکھے اور جدید لوگ سازشی اپنے مقصد کے لیے دوسروں کا خون کرنے والے ہیں لیکن تم اجڈ قبیلے کے وحشی ہو کر اتنے گریٹ خیال ہمارا اتنا خیال کرنے والے عظیم انسان کو میں نے بہت کم دیکھا ہے مجھے تم پر اور تمہاری دوستی پر فخر ہے۔'' میں نے اس بار فخر سے مسکراتے ہوئے ساڈار سے دوبارہ گرم جوشی سے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا تو اس کے بھرپور طاقت ور مردانہ چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ویسے ہم دونوں کی رگوں میں جدید دنیا اور وحشی قبائل دونوں کا خون گردش کر رہا

ہے۔'' ساڈار نے کہا تو اس بار ہم دونوں حیرت سے اس کی باتیں سننے لگے۔

''کیا مطلب مسٹر ساڈار آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں ہم کچھ سمجھے نہیں۔'' مہ جبیں نے حیرت سے پوچھا اور میرے چہرے پر بھی حیرت تھی۔

''ہماری بھی ایک سٹوری ہے کیا آپ دونوں سننا پسند کریں گے۔'' ساڈار نے اس بار مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں کیوں نہیں مسٹر ساڈار آپ بولیں ہم سنیں گے۔'' میں نے گرم جوشی سے کہا۔

''اب آپ ہمارے دوستوں میں شامل ہیں اور ہمیں آپ جیسے اعلیٰ سوچ کے مالک دوست پر فخر رہے گا۔'' مہ جبیں نے بھی خوش دلی سے کہا۔

''تو پھر سنیں ملکہ تامنی میری پھوپھی کی بیٹی بھی ہے اور ماموں کی بیٹی بھی ہے۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا تو ہم دونوں چونک گئے۔

''جی ہاں میری تامنی کا والد یعنی میرا ماموں اس قبیلے کا سردار تھا اور اس کی ایک ہی بہن تھی یعنی میری ماں اور میرا باپ اپنی بہن سے بہت پیار کرتا تھا ایک دفعہ ایک شکاری گروپ یہاں اس قبیلے میں آیا تھا اس شکاری گروپ کی وجہ سے قبیلہ سارکان کو کافی نقصان پہنچایا تھا لیکن ہمارے قبیلے کے وحشیوں نے ان کو مار ڈالا تھا بس ایک نوجوان مرد اور ایک نوجوان اور بے حد حسین لڑکی ہی زندہ بچ سکے تھے اور معلوم ہوا کہ وہ دونوں بہن بھائی ہیں۔ دلچسپ اتفاق یہ کہ سردار جو نوجوان اور قبیلے کا سب سے طاقت ور نوجوان تھا اسے یہ قیدی حسین لڑکی بہت اچھی لگی تھی اور اسے مارنے کے بجائے اس سے شادی کرنے کا پروگرام بنا لیا تھا اور سردار نے ابھی تک شادی نہیں کی تھی اور سردار کی بہن کو اس قیدی لڑکی کا بھائی بہت پسند آیا تھا اور سردار سے کہہ کر اس کی زندگی بھی بخش دی گئی تھی۔

''یہاں حیرت انگیز طور پر قیدی لڑکی نے بھی سردار سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور قیدی مرد جو اپنی بہن سے بہت محبت کرتا تھا اس نے آزاد ہونے کے باوجود یہاں سے واپس جانے

کے بجائے اپنی بہن کی خاطر یہیں رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور سردار کی بہن تو خود یہی چاہتی جیسے اس کی اپنی شدت سے یہی خواہش ہو جس پر سردار نے بھی کوئی اعتراض نہ کیا بلکہ خوشی سے اجازت دے دی تھی۔

میرا باپ اور میری پھوپھی فرانسیسی تھے اور گوری چمری کے تھے اور میری پھوپھی تو ویسے ہی بہت حسین تھیں جہاں میرے باپ کی بات ہے وہ فرانسیسی اور گوری چمری کا تھا اور دراز قد اور پرکشش نوجوان تھا اور جہاں تک میری والدہ اور سردار کی بہن کی بات ہے تو ساڈارتم خود ہمارے قبیلے کی لڑکیوں کو دیکھ چکے ہو وہ دیگر قبائل کی طرح نہ ہی موٹی ہیں اور نہ ہی بھدی ہیں اور نہ ہی ان کے ہونٹ موٹے ہیں اور اس کے علاوہ موٹی ہونے کے بجائے دبلی پتلی ہیں اور حسین بھی ہیں اور میری ماں قبیلے کی سب سے نازک اور حسین ترین لڑکی تھی اس لیے میرے گورے باپ کو قبیلے کے سردار کی سانولی سنولی اور بہت حسین بہن اور میری ماں سے شادی کرنے پر خوشی تھی اور کوئی ملال نہیں تھا اور دوسری وجہ یہ تھی کہ سردار کی شادی اس کی چھوٹی اور چہیتی بہن سے ہو چکی تھی۔

دراصل فرانس میں میرے والد کی دو بہنیں اور بھی تھیں لیکن سب سے حسین میری چھوٹی پھو پھی ہی تھیں جو میرے ماموں یعنی سردار کی بیوی بنی تھی اور چھ بہن بھائیوں میں صرف میرے باپ اور چھوٹی پھوپھی کو ہی شکار کا شوق تھا کیونکہ قسمت ان دونوں کو فرانس سے کوسوں دور ایمزون کے اس سارکان قبیلے لے آئی تھی۔

خیر اسی طرح شادی کے ایک سال بعد فرانسیسی شکاری مرد اور اس کی حسین نیگرو بیوی کے ہاں ایک بیٹا ہوا تھا جو کہ میں ہوں۔ میری پیدائش پر میرے فرانسیسی باپ کو میری ماں سے اور زیادہ محبت ہو گئی تھی اور اس نے دل سے یہاں رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ دوسری طرف سردار کے ہاں اولاد نہیں ہو رہی تھی۔ حیرت انگیز طور پر میرے ماموں اور سردار نے قبیلے کی کسی اور لڑکی سے شادی نہیں کی حالانکہ وہ ایسا کر سکتا تھا لیکن اپنی بہن سے انس اور اس فرانسیسی لڑکی یعنی میری پھوپھی سے محبت نے اسے دوسری شادی نہیں کرنے دی اسی طرح پانچ سال ہو گئے لیکن سردار کا کوئی بچہ

نہ ہوسکا۔

میرے باپ کو اپنی بہن سے بہت پیار تھا اور اس نے میری ماں اور میرے ماموں کو اعتماد میں لیا اور ان کو مہذب دنیا لے گیا اور ایمزون سے نکال کر مہذب دنیا یعنی پہلے برازیل اور پھر برازیل سے اپنے آبائی ملک فرانس لے گیا جہاں اتنے عرصے بعد اپنے بیٹے اور بیٹی کو زندہ دیکھ کر میرے دادا، دادی و خاندان کے دیگر افراد بہت حیران اور بے حد خوش ہوئے۔ میرے والد نے فرانس میں ایک جاننے والے اور معروف معالج سے علاج کروایا تو اس کے علاج سے میری پھوپھی ٹھیک ہو گئیں اور حیرت انگیز طور پر آزاد اور مہذب دنیا آنے کے باوجود میرے باپ اور میری پھوپھی نے اسی اجڈ اور مہذب دنیا سے کوسوں دور تاریک جنگلوں کے اجڈ قبیلے جانے کو ہی ترجیح دی شائد ان کو اس زندگی سے اب انس ہو گیا تھا۔

حالانکہ مہذب دنیا یعنی فرانس جانے کے بعد میرے دادا دادی دونوں چچا اور دونوں پھوپھیوں نے بہت زور دیا کہ بے شک میرا باپ اپنی نیگرو مگر حسین بیوی اور میری پھوپھی اپنے نیگرو مگر طاقت ور خاوند کو نہ چھوڑے لیکن وہ اجڈ قبیلے کو چھوڑ کر اب یہاں رہیں لیکن میرے والد اور میری پھوپھی نے ان کو انکار کر دیا کہ ہم اب اپنی دنیا میں خوش ہیں البتہ وہ اور ان کی اولاد یہاں آتے جاتے رہا کریں گے۔ مجھے دیکھ کر میرے دادا دادی اور چچا اور پھوپھیوں نے مجھے بہت پیار دیا خیر اسی طرح میرا والد اپنی بیوی اور میری پھوپھی اپنے خاوند کے ساتھ دوبارہ برازیل آ کر ایمزون کے تاریک جنگلوں کے سارکان یعنی اپنے قبیلے پہنچ گئے۔

گاڈ نے میرے ماموں اور پھوپھی پر کرم کیا اور میری پھوپھی کی گود بھری ہو گئی اور پھر تامنی پیدا ہوئی جو مجھ سے چھ سال چھوٹی ہے۔ میرا باپ مجھے مہذب دنیا کے اصول اور تعلیم بھی دیتا رہا جس پر میری نیگرو ماں کو کوئی اعتراض نہیں تھا کیونکہ وہ اپنے خاوند کو دل سے چاہتی تھی اور حکمراں اور سردار کی بہن ہونے کے باوجود کسی خدمت گار کی طرح میرے باپ کی خدمت اور محبت کرتی تھی اور میرے باپ کو بھی میری نیگرو ماں سے پیار تھا۔

تامنی کے پیدا ہونے کے تین سال بعد ایک دفعہ پھر ہمیں لے کر ہم دونوں کے والدین ہمیں فرانس لے گئے جہاں میرا ددھیال اور تامنی کا ننھیال تھا اور ان دونوں بھی میرے دادا دادی اور ظاہری بات میرے دادا اور دادی تامنی کے نانا اور نانی تھے اور ہم دونوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور بہت پیار کیا اور دونوں چچا اور دونوں پھوپھیاں جو تامنی کے ماموں اور خالہ تھیں ہمیں بہت پیار دیا۔

تامنی کو بھی میری پھوپھی نے مہذب دنیا کے اصول اور تعلیم دینا شروع کر دیا تھا جس پر میرے ماموں نے کوئی اعتراض نہ کیا تھا اور وقت گزرتا گیا اور تامنی بارہ سال کی ہوگئی اور میری عمر اٹھارہ سال تھی۔ چونکہ میرے ماموں کو جنگل میں ایک جگہ سے چھپے دفینے ملے تھے جس کی اہمیت کے بارے میں میرا باپ اور پھوپھی اچھی طرح جانتے تھے اور ان دفینوں کو حاصل کر لیا گیا اور برازیل کے شہر میں چند بنکوں میں سونا اور پیسے رکھوا دیے گئے اور میرا اور تامنی کا اکاؤنٹ کھلوا دیا گیا جس میں ہمارے نام بے شمار پیسے اور سونے کے خالص سکے اب بھی جمع ہیں۔

چونکہ میری عمر اٹھارہ سال ہو چکی تھی اور تامنی بارہ سال کی تھی لیکن بہت ذہین اور بے حد حسین لڑکی تھی اور بہت نڈر تھی بہت حسین اس لیے کہ اس کی رگوں میں میری حسین پھوپھی کا خون تھا اور بہت بہادر اور بے خوف اور نڈر اس لیے کہ اس کی رگوں میں میرے بہادر اور طاقت ور ماموں کا خون دوڑ رہا تھا اور قدرت نے مجھے بھی بہت دراز قد بنایا تھا اور بہت طاقت عطا کی تھی۔

چونکہ میرے باپ نے مجھے مہذب دنیا کے طور طریقے اور وہاں کے بارے میں معلومات اور جدید دنیا کی تعلیم دے رکھی تھی اس لیے اب خود ہی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مہذب دنیا آ جا سکتا تھا اور یہاں تامنی کو میرے ساتھ کہیں بھیجنے پر میرے ماموں او پھوپھی کو کوئی اعتراض نہیں تھا اور مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے اپنی اکلوتی اولاد تامنی کو میرے ساتھ مہذب دنیا بھیجتے رہے اور ہم دونوں نے جہاں مہذب دنیا کی سیر کی اور طور طریقے دیکھے اور سیکھے وہاں اپنے عزیزوں کے ہاں فرانس کے بھی چکر لگاتے رہے تھے عزیزوں سے ملتے رہے تھے۔

آج سے پانچ سال قبل ایک دفعہ پھر فرانس کا چکر لگانے کے لیے میرا باپ اور میری ماں اور میری پھوپھی اور میرے ماموں فرانس جا رہے تھے اور میرے باپ نے میری اجڈ اور وحشیانہ قبائل کی ماں کو کافی حد تک مہذب دینا کے اصول سکھا دیے تھے اور یہی کام میری پھوپھی نے میرے ماموں اور قبیلے کے سردار کے ساتھ کیا تھا اور دونوں بہن بھائی بھی مہذب دنیا کے اصول وطور طریقے جان گئے تھے۔افسوس کہ اس سفر میں جہاز کو حادثہ آیا تھا اور دیگر مسافروں کی طرح میرے ماں باپ اور میری پھوپھی اور ماموں چاروں چل بسے تھے۔

کریش شدہ جہاز تو مل گیا تھا اور جلی ہوئی لاشیں بھی ملی تھیں۔ان دنوں میں اور تامنی برازیل کے ایک معروف شہر میں تھے اور ہمیں اس جہاز کے کریش ہونے کی خبر مل گئی تھی۔اس اور اس وقت تامنی سولہ سال کی تھی اور میری عمر بائیس سال تھی اور ہم بہت روئے تھے۔خیر ہم نے ان چاروں کی لاشوں کو فرانس میں ایک قبرستان میں دفنا دیا تھا اس کے بعد ہم دونوں افسردہ دل کے ساتھ اپنے قبیلے لوٹ آئے تھے حالانکہ میرے دادا، دادی جو ظاہری بات ہے میری تامنی کے نانا ،نانی تھے اور میرے دونوں چچا اور دونوں پھوپھیاں تامنی کے ماموں اور خالہ تھے ان سب نے ہمیں بھی اب یہاں مستقل رہنے اور تاریک جنگلوں سے جانے سے بہت روکا لیکن ہم دونوں نے انکار کر دیا تھا۔

یہاں آ کر میں نے قبیلے والوں کو سردار کے مرنے کی خبر دے دی تھی جس پر سب کو بہت دکھ ہوا تھا اور قبیلے کے باسی بہت روئے تھے کیونکہ ان کو اپنے نیک دل سردار سے بہت انس تھا اور یہاں اب صدیوں پرانے اصول کے مطابق سردار کی اولاد یعنی تامنی کو قبیلے کی ملکہ بنا دیا گیا تھا ۔مجھے اپنی ماموں اور پھوپھی زاد تامنی سے محبت بہت گہری ہوگئی تھی اور تامنی ملکہ بننے کے باوجود مجھے بہت چاہتی تھی اور مجھ پر ہی اندھا اعتماد کرتی آ رہی ہے۔

اس طرح ہم دونوں نے پھر مہذب دنیا کے کئی سفر ایک ساتھ کیے اور آپ شکاریوں کی طرح تاریک اور افریقہ اور سندربن اور سائبریا کے گھنے جنگلات کا بھی ایک ساتھ کئی سفر اور شکار کیے

ہیں اور مختلف ملکوں اور یورنیورسٹی سے تعلیم بھی حاصل کی ہے اور ہمارا رابطہ بھی مختلف شکاری گروپ سے رہا ہے جن کے ساتھ میں اور تامنی نے کئی سفر کیے ہیں۔

میری تامنی بہت ہی بہادر ہمت والی اور نیک دل ہے اور ان سب کے باوجود ہم دونوں نے اپنے قبیلے کو نہیں چھوڑا اور مہذب دنیا کی سیر اور دنیا کے دیگر ملکوں کے جنگلات کی سیر کرنے کے باوجود ہم اپنے قبیلے کو ہی ترجیح دیتے آئے ہیں اور خاص کر یہ پانچ سال تو میرے اور تامنی کے بہت ایڈونچر اور خطرناک اور دلچسپ سفر سے گزرے ہیں باقی سب کچھ آپ سب کے سامنے ہے۔ساڈار نے اپنی زندگی اور ملکہ تامنی کے بارے میں مکمل تفصیل مجھے اور مہ جبیں کو بتاتے ہوئے کہا اور میں اور مہ جبیں گہری دلچسپی سے اس کی آپ بیتی سنتے رہے تھے۔

اچھا تو تمہارا اور تمہاری پھوپھی اور ماموں کی بیٹی تامنی کے عزیز اب بھی فرانس میں ہیں اور تم دونوں وہاں بھی جاتے رہتے ہو۔میں نے حیرت سے پوچھا۔ہاں اب بھی ہم وہاں جاتے رہتے ہیں لیکن کبھی اپنے رشتے داروں کو یہاں نہیں لے آئے بس خود ہی وہاں ملنے جاتے رہتے ہیں البتہ فرانس کے بھی چند بینکوں میں ہم نے اپنے پیسے اور نقدی وغیرہ رکھوائے ہوئے ہیں اور گو کہ اب میرے دادا، دادی جو تامنی کے نانا، نانی ہیں وہ بھی مر چکے ہیں لیکن میرے دونوں چچا اور دونوں پھوپھیاں جو تامنی کے ماموں اور خالہ لگتے ہیں وہیں موجود ہیں اور دیگر عزیز واقارب بھی ہیں اور میرا اور تامنی کا ان سے ملنا جلنا لگا رہتا ہے۔'' ساڈار نے کہا۔

''ساڈار تمہارے قبیلے کے لوگ مرد وخواتین بہت سیاہ رنگت کے یعنی مکمل نیگرو ہیں لیکن تم دونوں کے رنگ صرف سانولے ہیں جس پر میں سمجھ گیا تھا کہ تم دونوں کا معاملہ زرا مختلف ہے اب معلوم ہوا کہ تمہارا باپ اور تمہاری تامنی یعنی ملکہ تامنی کی ماں گوری رنگت کے اور فرانسیسی تھے۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اس دوران ہم نے دیکھا کہ وحشی رات کی تاریکی میں مشعلوں کی روشنی میں یہاں آرہے تھے اور ان کے ہاتھوں میں کھانے اور پینے کا مختلف سامان تھا اور کافی مقدار میں تھا۔

''میرے دوستو ابھی میری تامنی تم سے ناراض ہے اس لیے میں اس سے تمہیں نہیں ملوا سکتا لیکن میرا وعدہ ہے کہ میں تمہارے ملک آؤں گا اور تامنی بھی میرے ساتھ ہو گی لیکن ابھی وہ تم دونوں کو ملنا پسند نہیں کرے گی لیکن آپ دونوں جائیں میں نے ایک چھوٹی مگر جدید اور پاور فل بوٹ کا انتظام کر دیا ہے جس میں کافی فیول ہے اور آپ اس میں سفر کر سکتے ہیں اور کھانے اور پینے کا سامان بھی آپ کے پاس ہے آپ جا سکتے ہیں اور مجھے آپ دونوں یاد آئیں گے آپ دونوں واقعی بہت بہادر جی دار اور نڈر شکاری ہیں میری گاڈ سے دعا ہے کہ آپ دونوں کی شادی ہو جائے اور آپ دونوں خوش رہیں۔'' ساڈار نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا آپ اور ملکہ تامنی کرسچن ہیں۔'' اس بار مہ جبیں نے پوچھا۔

''ہاں مس مہ جبیں چونکہ میرا باپ اور ملکہ تامنی کی ماں کرسچن تھے اس لیے ہم وحشی قبیلے کے یہی دو فرد ہی یعنی میں اور تامنی کرسچن ہیں اور میری ماں نے میرے کرسچن ہونے پر اور تامنی کے باپ نے اپنی بیٹی تامنی کے کرسچن ہونے پر کوئی اعتراض نہیں کیا تھا لیکن ہمارا قبیلہ ابھی بھی وہی پرانے طور طریقوں اور دیوتاؤں کو پوجنے والا ہے جسے ہم نے چھیڑنا مناسب نہیں سمجھا۔ لیکن ان سب کے باوجود میں اور تامنی نے اپنے قبیلے کے کئی افراد کو جدید دنیا کے طور طریقے اور جدید اسلحہ سکھا نا سکھا چکے ہیں اور ہمارے پاس وافر مقدار میں جدید چیزیں اور اسلحہ موجود ہے تا کہ مکار شکاریوں اور ہوس پرست شکاری جو نیگرو وحشی لڑکیوں کا شکار کرتے ہیں ان سے نمٹنے کے لیے سب یہ سب کچھ کیا ہے۔'' ساڈار نے کہا۔

اب میں نے دیکھا کہ ایک چھوٹی مگر واقعی جدید طرز کی پاور فل بوٹ یہاں دریا میں چلتی ہوئی آ رہی تھی اور کچھ دیر بعد اس میں سے دو وحشی نکلے جو اسے کنٹرول کیے ہوئے تھے بوٹ کو دریا کے کنارے لگا کر اس میں سے باہر نکلے اور ساڈار کے قریب پہنچ کر اسے ادب سے جھک کر سلام کیا جیسے اسی کے ایما پر یہاں بوٹ کو معلوم نہیں کہاں سے لے آئے تھے۔ ظاہری بات ہے یہ دونوں بوٹ کو چلانا جانتے تھے اور غالباً ساڈار نے ان کو چلانا سکھایا تھا۔

''ٹھیک ہے دوستو کھانے اور پینے کا سامان میں بوٹ میں رکھوا دیتا ہوں اور چار پسٹل اور دو بڑے خنجر بھی آپ کو دے رہا ہوں باقی آپ دونوں تجربے کار شکاری ہیں مجھے امید ہے تین چار دن تک برازیل کے کسی شہر پہنچ جائیں گے اور سوری کہ میں آپ کی اس سے زیادہ مدد نہیں کر سکتا اور اب آپ دونوں بوٹ میں بیٹھ کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائیں۔'' ساڈار نے کہا۔

ہم اس اعلیٰ ظرف نوجوان کو دیکھنے لگے جس کا تعلق فرانس جیسے مہذب ملک سے بھی تھا اور ملکہ تامنی کا بھی جو خوشی سے اس اجڈ اور وحشی قبیلے میں خوش تھے۔

''مسٹر ساڈار کیا ملکہ تامنی کو اس بات کا افسوس نہیں ہوگا کہ تم نے اس کے دشمنوں کو نکالنے میں مدد کی۔'' مہ جبیں نے پوچھا۔

''مس مہ جبیں میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میری تامنی دل کی بہت نیک اور اچھی ہے اور ابھی وہ بے شک آپ پر غصے ہے لیکن پھر بھی اس نے آپ دونوں کو معاف کیا ہے تو بارش کے بعد آپ دونوں کو آسانی سے دوبارہ بھاگ جانے کا موقع دیا ہے ورنہ آپ یہاں آزاد نہ پھر رہے ہوتے بلکہ ہمارے قیدی ہوتے لیکن آپ دونوں سے بہت ناراض بھی ہے خیر میں ملکہ تامنی کو راضی کر لوں گا آپ اب جا سکتے ہیں۔'' ساڈار نے کھلے دل سے کہا اور اپنے ساتھیوں سے کھانے کا سامان دو بستر اور چند دیگر چند چیزیں بوٹ کے ایک چھوٹے کمرے میں رکھوا دیں۔

''مسٹر ساڈار میں کئی دن تمہارے قبیلے رہا ہوں اور اب تم سے دوستی ہو چکی ہے تم واقعی عظیم انسان ہو مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہے اور رہے گا اور تم واقعی عظیم ہو کیونکہ ملکہ تامنی تمہاری محبت تھی لیکن تم نے اپنی محبت کی خوشی کو ہی بہتر سمجھا اور اپنی محبت کا گلا گھونٹنے پر تیار ہو گئے تھے کہ بس تمہاری محبت تامنی جس چیز پر خوش ہے وہی تمہاری خوشی ہے اور واقعی مہ جبیں میری ہے کیونکہ یہ بات درست ہے کہ ہم دونوں کے والدین نے ہمیں ایک دوسرے کے لیے پسند کیا تھا لیکن ہم اپنے شکاری جنون پن کی وجہ سے نہ مل سکے تھے لیکن میں اپنی مہ جبیں کو نہ مل پاتا تو بہت ملال میں رہتا لیکن تمہاری تامنی بھی ہر لحاظ سے اچھی ہے اور میری دعا ہے کہ تم اور ملکہ تامنی ہمیشہ خوش رہو۔''

میں نے کہا اور ساڈار سے گلے ملا تو ساڈار بھی میری بات سن کر مجھے خوش دلی سے گلے ملا۔

''اب میں اور مہ جبیں یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ مہ جبیں سے ہاتھ ملانے کے بجائے کسی مشرقی بھائیوں کی طرح اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر مہ جبیں کی سلامتی کی دعا کرنے لگا جس کی وجہ سے میں باغی ہوا تھا اور ساڈار کو اس کی تامنی دوبارہ مل گئی تھی جو میری مردانہ وجاہت اور پر کشش شخصیت کے سامنے جذباتی ہو کر بے بس ہو کر مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن مہ جبیں کی وجہ سے یہ نہ ہو سکا تھا۔

''مسٹر ساڈار میری بھی دعا ہے آپ اور تامنی ہمیشہ خوش رہیں اور آپ جب ہمارے ملک آئیں ہمیں اپنا دوست پائیں گے۔'' مہ جبیں نے بھی خوش دلی سے مسکراتے ہوئے کہا اور ہم اس نیک دل وحشی سے ملنے کے بعد بوٹ میں آ گئے جس کو دو افراد مل کر کنٹرول کر سکتے تھے۔ میں نے اور مہ جبیں نے اس کا انجن سٹار کر دیا اور منی مگر پاورفل جدید بوٹ دریا میں آگے بڑھنے لگی۔

چاند کی روشنی میں جب تک مجھے اور مہ جبیں کو ساڈار جیسا عظیم انسان نظر آیا ہم اسے ہاتھ ہلاتے رہے پھر بوٹ مسلسل آگے بڑھنے اور رات کی تاریکی ہونے کی وجہ سے ساڈار اور اس کے ساتھی تاریکیوں میں ہوتے چلے گئے۔

''شہباز میں نے ایسا جی دار اور نیک دل انسان نہیں دیکھا جس کے ہم مجرم اور قیدی تھے مگر اس نے ہماری مدد کی۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اب ہم دونوں ہی رات کی تاریکی میں دریا میں مسافر تھے۔

''ہاں مہ جبیں تم درست کہہ رہی ہوں مگر یہ سب اللہ کی پاک ذات کا خصوصی کرم ہے کہ اللہ رب العزت نے ایک وحشی قبیلے کے فرد میں ہمارے لیے ہمدردی پیدا کی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے مہ جبیں کے حسین چہرے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی اللہ پاک کا خصوصی کرم ہے اور ہم اللہ سے دعا کر رہے اور اسی وقت ساڈار دشمن نہیں بلکہ دوست بن کر ہمارے قریب آ گیا تھا اور اس کی مہربانی سے اب ہم دونوں سفر پر روانہ

ہیں۔'' مہ جبیں نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا کر کہا۔

کچھ دیر بعد میں نے اور مہ جبیں نے ساڈار کے دیے گئے کھانوں کو نکالا اور کھانا کھانے لگے اور بوٹ کا انجن اس وقت بند کر دیا تھا اور بوٹ پانی کے بہاؤ پر خود ہی آہستگی سے آگے بڑھ رہی تھی کیونکہ دریا کا بہاؤ اسی طرف تھا جہاں ہم جانا چاہتے تھے۔ دو گھنٹے ہم ایک دوسرے سے بات کرتے رہے پھر ہم بوٹ کے چھوٹے اور اکلوتے کمرے آ گئے جہاں ایک چھوٹا واشرم بھی بنا ہوا تھا اور کھانے کے سامان اور دیگر سامان ایک طرف ترتیب سے پڑا تھا اس لیے دو بستروں کی جگہ بھی بن سکتی تھی۔

ہم نے ساڈار کے دیے گئے دونوں بستر بچھائے اور بوٹ کا منی دروازہ لاک کر دیا اور بوٹ کے کمرے میں سرخ رنگ کی ہلکی لائٹ جل رہی تھی۔ میں اور مہ جبیں اپنے اپنے بستر میں سو گئے۔ میں نے دیکھا کہ مہ جبیں مجھ پر مکمل اعتبار کرتے ہوئے مگر کچھ فاصلہ رکھتے ہوئے مزے سے نیند کی دنیا پہنچ چکی تھی اور اس کے اعتماد اور اس بہادر لڑکی کو دیکھ کو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور میں بھی کچھ دیر بعد نیند میں ڈوبتا چلا گیا۔ جب میری آنکھ کھلی تو مہ جبیں واشروم سے نکل رہی تھی اور اس نے منہ دھویا ہوا تھا اور اب کنگھا کر رہی تھی۔

''اٹھ گئے میرے مسٹر شکاری۔'' مہ جبیں نے مجھے دیکھ کر دلکش مسکراہٹ سے کہا۔

''ہاں مگر تم کب اٹھی۔'' میں نے پوچھا۔

''مجھے کافی دیر ہو چکی ہے اور میں نے کھانا بھی نکال لیا ہے لیکن آپ کے بغیر کھانے کو دل نہیں کر رہا تھا اس لیے ابھی تک میں بیچاری بھوکی ہوں۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے دلکش انداز سے کہا تو میں ہنس پڑا۔

''بہت خوب میرے بغیر میری شکاری حسینہ سے کھانا بھی نہیں کھایا جاتا۔'' میں نے ہنسنے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا تو اس نے دلکش انداز سے سر ہلا دیا۔

اب میں واشروم سے فارغ ہو کر آیا اور ہم نے ناشتہ کیا اور بوتلوں میں بند پانی کو پیا اور بوٹ

کے اکلوتے کمرے سے باہر آ گئے اور انجن کو سٹارٹ کر دیا اور تھکاوٹ دور ہونے کے بعد اب پھر اعتماد سے بوٹ کو آگے بڑھانے لگے۔ ہمارا یہ سفر دو دن تک جاری رہا بوٹ کے سفر میں شام کے وقت اچانک ہمیں معلوم ہوا کہ بوٹ اچانک کسی وجہ سے خراب ہو چکی ہے اور اس کا انجن ٹھیک کام نہیں کر رہا تو ہم دونوں پھر پریشان ہو گئے۔

''شہباز ابھی پہلے کی طرح بوٹ کو ویسے ہی چھوڑ دیتے ہیں صبح کو ساحل پر لگا کر اسے چیک کریں گے میرے خیال میں نیچے سے پانی کے دباؤ کو کنٹرول کرنے والے روٹر خراب ہوئے ہیں جن کو دیکھنا پڑے گا۔'' مہ جبیں نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا اور اب ہم پھر بوٹ کے کمرے میں آ گئے اور اپنے اپنے بستر لگا کر بیٹھ گئے۔

''دعا کریں ہم جلدی سے پہنچ جائیں کیونکہ ہم ایمزون جیسے دنیا کے طویل اور خطرناک جنگلات میں ہیں اور صرف دو افراد ہیں اور سچ پوچھیں شہباز تو مجھے آپ کا سہارا ہے اس لیے میں اتنی فکر مند نہیں ہوں ورنہ انسان جتنا بہادر ہو ایمزون کے جنگلات کا سفر اکیلے فرد کا کام بالکل نہیں ہے۔'' مہ جبیں نے کہا۔

''ہاں مہ جبیں مجھے بھی تمہارا ساتھ ہے اس لیے ایک اکیلا اور دو گیارہ کے مصداق میں تمہاری سنگت سے بہت خوشی سے سفر کر رہا ہوں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''یہ میرے مسٹر شکاری کی مہربانی ہے کہ اس نے مجھے یہ اعزاز بخشا ہے۔'' مہ جبیں نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا مہ جبیں تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کیا سوال کرنے کی اجازت ہے۔ میں نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا۔ جی ہاں کیوں نہیں یہاں ہم ایک دوسرے سے باتیں شیئر نہیں کریں گے تو اور کس سے کریں گے۔'' مہ جبیں نے خوشدلی سے کہا۔

''مہ جبیں تم مجھ پر اتنا اعتماد کیوں کر رہی ہو حالانکہ میں ایک مرد ہوں اور ہم دونوں اکیلے

ہوتے ہیں لیکن تم اتنے اعتماد سے اور بے خوفی سے سو جاتی ہو اور تمہیں کچھ پرواہ نہیں ہوتی حالانکہ تمہارا بدن بے حد پرکشش ہے اور تمہارا چاند جیسا مکھڑا بے حد حسین ہے۔'' میں نے کہا۔ مہ جبیں نے مجھے غور سے دیکھا پھر اس کے چہرے پر پھر سے اعتماد کی جھلک نمودار ہوئی۔

''میرے مسٹر شکاری جو انسان ایک قبیلے کی سردار اور حسین لڑکی سے شادی کرنے والا ہو لیکن اپنی جان پر کھیل جائے وہ عیاش پرست نہیں ہو سکتا کیونکہ عیاش پرست ہمت والے نہیں ہوتے اور میں نے شروع میں ہی آپ کی آنکھوں میں پاکیزگی اور ایک لگن دیکھ لی تھی کیونکہ جوان لڑکی مرد کو پہچان لیتی ہے کہ وہ کس پانی میں ہے۔ اگر آپ ہوس پرست اور عورتوں کے شکاری ہوتے تو آپ کبھی جانوروں کے شکاری نہ ہوتے کیونکہ جو ہوس پرست اور شیطانی ذہن کے ہوتے ہیں وہ صرف معصوم اور مظلوم لڑکیوں کا ہی شکار کر سکتے ہیں اور طاقت ور جانورں اور خونخوار درندوں کا شکار کرنا ان کا کام نہیں ہوتا اور کچھ درندوں کے شکاری ہوس پرست بھی ہوتے ہیں لیکن جس طرح آپ نے مجھے اعتماد میں لیا ہے اور کوئی غلط چیز میں نے آپ میں نہیں دیکھی اس سے آپ کی پاکیزہ سوچ اور اعلیٰ کردار ہونے کا معلوم ہو گیا ہے۔'' مہ جبیں نے اعتماد سے اور مسکراتے ہوئے مجھے کہا تو اس کے اس اعتماد اور مجھ پر بھروسے نے میرے دل میں اس کی محبت اور بڑھ گئی۔

''میں انشااللہ زندگی بھر اپنی مہ جبیں اپنی شکاری حسینہ کے اعتماد پر پورا اتروں گا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اب ہم دوبارہ سو گئے۔ صبح ہماری آنکھ کھلی تو ہم نے روٹین کے مطابق ناشتہ کیا اور اب کشتی جو خود ہی لہروں کے ذریعے آگے بڑھ رہی تھی اسے دوبارہ ٹھیک کرنے کی کوشش کی اور کسی طرح اسے ساحل تک لے آئے جہاں دریا کے دونوں پاٹ کے گرد طویل اور بھوتوں کی طرح سر اٹھائے گھنے جنگلات کا وسیع سلسلہ تھا۔ ہم دونوں نے اچھی طرح انجن کو دیکھا لیکن کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

''اوہو یہ اچھا نہیں ہوا کیونکہ کمپاس اور میپ روڈ کے مطابق ابھی ہم برازیل کے کسی شہر سے بہت دور ہیں اور سوائے گھنے جنگلات کے ہمیں کوئی شہر تو قصبہ تک نظر نہیں آیا اس طرح تو ہم

خطرے میں پڑ جائیں گے۔'' مہ جبیں نے تشویش سے کہا۔

''ہاں مہ جبیں مگر میرے ہوتے فکر نہ کرو میں اپنی جان پر کھیل کر تمہیں ہر مصیبت سے بچاؤں گا۔'' میں نے اس کے حسین چہرے کو دیکھتے ہوئے جذبات سے کہا۔

''مجھے یہاں گھنے اور تاریک جنگلات میں آپ ہی کا تو سہارا ہے میرے مسٹر شکاری لیکن پھر بھی ہمیں مہذب دنیا پہنچ کر اپنے ملک کا رخ بھی تو کرنا ہے۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ہم نے ایک دفعہ پھر بوٹ کے انجن کو ٹھیک کرنے کی کوشش کی لیکن شائد کوئی بڑا نقص ہو گیا تھا اس لیے ہم سے ٹھیک نہ ہو سکا تو میں بھی پریشان ہو گیا کیونکہ کھانے پینے کا سامان مزید دو دن تک چل سکتا تھا اور انجن نہ چلنے کی صورت میں بوٹ بس پانی کی لہروں پر ہی چلے گا اور اس رفتار سے ہم اتنی جلدی برازیل کے کسی شہر میں پہنچے ہوئے پانچ سے چھ دن لگ سکتے تھے۔

''چلو اب کیا کر سکتے ہیں ہو سکتا ہے بوٹ کو دریا کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں ہو سکتا ہے ہما راکسی شکاری پارٹی سے ٹکراؤ ہو جائے ہم ان کی مدد سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔'' میں نے کہا تو مہ جبیں نے سر ہلا دیا۔

''دل کرتا ہے آج شکار کریں جیسے پہلے خرگوش کا شکار کیا تھا اور اسے بھون کر کھائیں۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جیسے میری شکاری حسینہ کا دل چاہے ایسا ہی کر لیتے ہیں۔'' میں نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اب ہم نے بوٹ کو کنارے سے گھسیٹا اور پانی سے اچھی طرح نکال کر رسی کو ایک پتھر سے باندھ دیا اور پسٹل اور چھرے لیے جنگل کے اندر داخل ہو گئے اور اب ہمارا حوصلہ بھی بڑھ گیا تھا۔ یہاں جنگل میں واقعی ہمیں ایک ہرن نظر آیا جو چوکڑیاں بھرتے ہوئے آگے بڑھ رہا تھا۔اسی دوران ہم نے دیکھا کہ ایک طاقت ور لگڑ بھگا اس ہرن کے پیچھے آ رہا تھا۔ میں نے اور مہ جبیں نے اپنے اپنے چھرے اس بھاگتے ہوئے ہرن پر وار کیے تو ہم دونوں کے چھرے ہرن

کے پیٹ اور گردن میں لگے تو ہرن چھڑوں کے وار سے نیچے گر کر تڑپنے لگا۔لگڑ بھگے نے ہمیں حیر ت سے دیکھا اور غرانے لگا لیکن اس نے ہم پر کوئی حملہ نہ کیا بس اسے اس بات کا غصہ تھا کہ اس کے شکار کو ہم نے شکار کر لیا ہے۔

بہت کم سننے میں آیا ہے کہ کسی لگڑ بھگے نے انسان کا شکار کیا ہو۔عموماً لگڑ بھگے جیسا خوفناک جانور اور درندہ انسانوں کو کچھ نہیں کہتے اور اس لگڑ بھگے نے بھی بس غرانے پر ہی اکتفاء کیا تھا اور ہم پر کوئی حملہ کرنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ہم دونوں تیزی سے آگے بڑھے اور اب لڑکھڑاتے ہوئے ہرن کو پکڑ لیا جس کی تیز رفتار سپیڈ دو تیز دھار چھڑوں کے وار سے بہت دھیمی ہو چکی تھی اور میں نے اسے نیچے لٹا کر تکبیر پڑھ کر ذبح کر دیا۔

اسی دوران مہ جبیں نے لگڑ بھگے پر نظر رکھی کیونکہ بہت کم ہی سہی لیکن کبھی کبھار بہت بھوک کی حالت میں لگڑ بھگا انسان پر حملہ کر ہی دیتا ہے۔خیر یہ لگڑ بھگا اتنا بھوکا نہیں تھا یا جو بھی تھا لگڑ بھگا ہمارا راستہ چھوڑ کر جنگل کی وسعتوں میں غائب ہو چکا تھا۔اب ہم دونوں نے اس ہرن کی کھال مل کر اتاری اور اس کے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر الگ کیے اور گوشت کو اٹھا کر پھر ساحل کی طرف بڑھے جہاں ہماری بوٹ موجود تھی۔

بوٹ میں آگ جلانے کے لیے چند سوکھی گھاس لکڑیاں بھی موجود تھیں۔دراصل تجربے کار ساڈار کو معلوم تھا کہ ہم شکاری ہیں اور اپنی خواہش پر سفر میں جنگل میں جا کر شکار بھی کر سکتے ہیں اور جنگل کے آغاز میں ہی ہمیں ہرن مل گیا تھا جس کا ہم نے شکار کیا تھا۔اب ہم نے ماچس سے آگ جلائی اور جمع شدہ لکڑیوں کو آگ لگائی تو کچھ دیر محنت کے بعد آگ جل اٹھی اور ہم نے ہرن کے گوشت کے ٹکڑے بھوننے شروع کر دیے اور جنگل میں چاروں اطراف نظر بھی رکھی کیونکہ ہم یہ سب کسی پکنک پوائنٹ پر نہیں کر رہے تھے بلکہ ایمزون کے گھنے طویل اور خطرناک جنگلوں میں موجود تھے۔

کچھ دیر بعد ہرن کا گوشت بھون گیا تو ہم نے اس سے ضیافت اڑانہ شروع کر دیا جو لگڑ بھگے کا

شکار بنتا نہ بنتا ہمارا شکار ضرور بن گیا تھا۔ اس کے بعد مجھے نیند آنے لگی۔

''مہ جبیں میں تو بوٹ سے اپنا بستر لے کر آ رہا ہوں کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔'' میں نے کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ میں اپنا اور مہ جبیں کا بستر بھی بوٹ کے چھوٹے اور اکلوتے کمرے سے لے کر آ گیا اور دونوں بستر کچھ فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے بچھا دیے اور اپنے بستر پر دراز ہو گیا۔

''میں سو رہا ہوں اگر تمہارا دل کرے تو تم بھی آرام کر لینا۔'' میں نے کہا۔

''شہباز آپ بہادر ضرور ہیں لیکن ہم خطرناک جنگلوں میں ہیں اس لیے آپ سو جائیں میں جاگ رہی ہوں۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے مسکراتے ہوئے اپنے کندھے اچکائے اور مزے سے اپنے بستر پر لیٹ گیا۔ کچھ دیر بعد میری آنکھیں بوجھل ہوئیں اور میں نیند میں ڈوبتا چلا گیا۔

اچانک مجھے مہ جبیں کی تیز چیخ کی آواز سنائی دی تو میری آنکھیں فوراً کھل گئیں۔ میں نے دیکھا کہ ایک قوی ہیکل مگرمچھ جو یہاں پہنچ چکا تھا اور اس کا بھار جیسا منہ میرے سر کے قریب ہی تھا اور مہ جبیں تیز دھار چھرے سے اس کی آنکھ پر وار کیا تھا مگرمچھ تیزی سے ایک طرف ہو گیا تھا اور مہ جبیں کا وار اس کی سخت کھال پر لگا تھا جس سے مگرمچھ کو کوئی خاص فرق نہیں پڑا تھا۔ میں تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا اور صرف مہ جبیں کی وجہ سے بال بال اس مگرمچھ کے بھار جیسے منہ کا شکار بننے سے بچ گیا تھا حالانکہ میں تجربے کار اور کامیاب شکاری تھا لیکن مہ جبیں کے ہونے پر کچھ زیادہ ہی بے احتیاط ہو کر سویا تھا اگر مہ جبیں اس مگر پر چھڑے کا وار نہ کرتی تو میں اس کے بھاڑ جیسے منہ کا شکار بن چکا ہوتا۔

''میں نے تیز رفتاری سے اپنا چھرا اٹھایا اور مگرمچھ کی طرف بڑھا۔ یہ مگرمچھ بہت بڑا تھا اور حیرت انگیز طور پر قدرے پھرتیلا بھی تھا اور اس نے مہ جبیں کی ایک ٹانگ کو دبوچ لیا تھا۔ مہ جبیں نے اپنے لباس کے نیچے سخت اور بلٹ پروف لبادہ پہن رکھا تھا اس لیے اس کی ٹانگ پر ابھی تو

کچھ نہ ہوا لیکن اس کے منہ سے درد سے چیخ نکلنے لگی۔ میں نے تیزی سے مگرمچھ کی آنکھ پر چھڑے کا وار کیا جو نشانے پر لگا تو مگرمچھ نے چنگھاڑتے ہوئے مہ جبیں کی ٹانگ کو چھوڑ دیا۔

میرے وار سے مگرمچھ کی ایک آنکھ سے خون کا فوارہ پھوٹ نکلا تھا۔ مگرمچھ کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے شکار کو پانی کے اندر لے جائے اور غوطے دے کر بے حال کر کے اپنا شکار بنا لے او رچونکہ ابھی خشکی پر تھا اس لیے ہم پر اتنا خطرناک نہیں تھا لیکن اگر یہاں کوئی عام لوگ ہوتے تو اپنے ہواس کھو بیٹھتے اور خوف سے مگرمچھ کا شکار ہو جاتے لیکن ہم دونوں شکاری تھے اور اپنے اعصاب پر قابو پانہ اور برق رفتاری دکھانا جانتے تھے اس لیے میں اور مہ جبیں فوراً اس مگرمچھ سے دور ہو گئے۔ چونکہ مگرمچھ خشکی پر تھا اور ہم اس سے قدرے فاصلے پر ہو چکے تھے اس لیے مگرمچھ نے ہمیں اپنا شکار کرنے کے بجائے دوبارہ دریا کے پانی میں جانے کو ترجیح دی تھی کیونکہ پہلے ہم دونوں غافل تھے لیکن اب ہوشیار ہو چکے تھے۔

''اف بال بال بچا ہوں مہ جبیں تمہارا میں کس منہ سے شکریہ ادا کروں تم نے اپنی جان خطرے میں ڈال کر دوسری بار میری جان بچائی ہے پہلے بھی تیندوے سے لڑنے کے دوران میں قدرے کمزور پر گیا تھا لیکن تم نے اپنی بہادری اور برق رفتاری سے میری مدد کی تھی اور اب پھر میری جان بچائی ہے۔'' میں نے بے اختیار مہ جبیں کے حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر جذباتی اور احسان مند لہجے میں کہا۔

''شہباز میں اپنی زندگی آپ کے نام کر چکی ہوں یعنی آپ سے شادی کرنے آپ کی دلہن بننے اور آپ کے ساتھ زندگی بتانے کا فیصلہ کیا ہے تو میں اپنے مسٹر شکاری کو کیسے مشکل میں دیکھ سکتی تھی۔'' مہ جبیں نے آہستگی سے میرے ہاتھوں کو اپنے چہرے سے الگ کرتے ہوئے کہا لیکن اس کے حسین چہرے پر میرے لیے محبت ہی تھی۔

''تم بہت عظیم ہو۔'' میں نے بدستور جذبات میں کہا۔

''معذرت کے ساتھ شہباز میں بوٹ کے اندر گئی تھی اور منہ دھونے کے لیے بوتل لینے گئی تھی

کیونکہ مجھے بھی تھوری نیند آ رہی تھی اور ہرن کا بقیہ بھونا گوشت بھی بوٹ میں رکھنے گئی تھی اور شکر ہے ہم میں سے ایک یعنی میں جاگ رہی تھی ورنہ یہ خونخوار مگرمچھ ہمیں اپنا شکار بنا لیتا اور میں جیسے ہی بوٹ سے واپس آئی موقع دیکھ کر مگرمچھ جو غالباً تاک میں تھا آپ کو اپنا شکار بنانے آیا اور آپ کے سر کے قریب پہنچ گیا تھا کہ میں تیزی سے اس کی طرف لپکی اور اس کی آنکھ پر حملہ کیا لیکن نشانہ تو چوک گیا لیکن اس نے آپ کو چھوڑ کر میری ٹانگ کو پکڑ لیا تھا۔ اور اس پر میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے اس کی آنکھ پھوڑ کر مجھے بچایا ہے۔'' مہ جبیں نے مسکراتی اور محبت پاش مگر شرمیلی نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مہ جبیں تم میری زندگی بن چکی ہو اور میرے دل کا شکار کرنے والی شکاری حسینہ میرے دل کی دھڑکن بن چکی ہے اور اب تمہارے بغیر میں جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا اور میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ تم میری محسن ہو اور میری زندگی ہو۔'' میں نے بدستور جذبات سے کہا مہ جبیں کے حسین چہرے پر حیا کی سرخیاں اور مسکراہٹ رینگ گئی۔ اب دوپہر کا وقت ہو رہا تھا اور اب اس خطرناک جگہ پر سونے اور آرام کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے اس لیے بستر وغیرہ اور سامان اٹھایا اور بوٹ میں لے گئے اور رسی کھول کر بہت محتاط ہو کر بوٹ کو پانی میں لے گئے اور بوٹ میں سوار ہو گئے۔

شکر ہے اس بار اس مگرمچھ اور کسی اور مگرمچھ نے ہم پر حملہ نہیں کیا تھا۔ بوٹ دریا کے پانی میں خود ہی آگے بڑھنے لگی تھی اور ہم دونوں دریا کے رحم و کرم پر آگے بڑھ رہے تھے۔ ہماری بوٹ دریا کے پانی کے بہاؤ کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھی اور ہم کسی بڑی لانچ کے انتظار میں تھے جس میں شکاری پارٹی ہو اور ہمارا ان سے ٹکراؤ ہو اور ہم ان کی مدد سے واپسی کا سفر کر سکیں۔

رات تک ہماری بوٹ مسلسل پانی دریائے ایمزون کے پانی میں آگے بڑھتی رہی اور ہم دونوں باتیں کرتے رہے اور ایک دوسرے کو اپنی شکاری زندگی کے ایڈونچر واقعات کے بارے میں سنانے میں مشغول رہے۔

''اچھا اب میں چلتی ہوں مجھے نیند آ رہی ہے۔'' مہ جبیں نے کہا۔

''تم جاؤ مجھے ابھی نیند نہیں آ رہی جیسے نیند آنے لگے گی میں آ کر سو جاؤں گا۔'' میں نے کہا۔

''ہاں دراصل آپ صبح کو کافی حد تک اپنی نیند پوری کر چکے ہیں ٹھیک ہے آپ ایمزون دریا میں سفر کرتے ہوئے رات کو تاروں کو دیکھیں میں تو چلی۔'' مہ جبیں نے کہا اور کمرے میں چلی گئی۔ میں تقریباً دو گھنٹے بیٹھا رہا اور اب سونے کے لیے اٹھنے ہی لگا تھا کہ مجھے دور سے روشنی نظر آئی جو ہلتی ہوئی اور ہچکولے کھاتی ہوئی اس طرف بڑھ رہی تھی۔ اسے دیکھ کر میں چونک گیا۔ غالباً یہ کوئی بڑی لانچ تھی جو دریا کے پانی کو اپنے طاقت ور انجن کے ذریعے کاٹتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد روشنی واضح ہونے لگی جو کہ واقعی میرے اندازے کے مطابق ایک بڑی جدید اور پاورفل لانچ تھی جو ہماری طرف ہی بڑھ رہی تھی۔ اس سے پہلے کہ میں مہ جبیں کو اٹھاتا میں نے دیکھا کہ بہت ہوشیار نیند سونے والی مہ جبیں خود اٹھ کر باہر آ چکی تھی اور چونک کر لانچ کو دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد جدید اور بڑی لانچ ہمارے قریب آ گئی تو میں نے اور مہ جبیں نے اس میں سفر کرنے والے افراد کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لیے شور مچایا لیکن وہاں لانچ میں افراد نے ہماری بوٹ کو خود ہی دیکھ لیا تھا اور ہماری طرف متوجہ ہو گئے تھے۔

لانچ کا انجن رک گیا تھا اور وہ ہمارے قریب پہنچ گئی تھی اور انجن رکنے پر اس کا بہاؤ پھر آگے کے بجائے پانی کی بہاؤ کی وجہ سے واپسی کی طرف ہو گیا تھا۔

''ہماری بوٹ کا انجن ناکارہ ہو چکا ہے اور ہم نے برازیل کے کسی شہر پہنچنا ہے اور اس کے لیے آپ لوگوں کی مدد درکار ہے۔'' میں نے اونچی آواز میں کہا۔

''تم لوگ کون ہو اور کیسے اس میں پھنسے ہو۔'' مجھے انگلش زبان میں ایک کھنکھناتی ہوئی سریلی اور دلکش آواز سنائی دی۔ چونکہ لانچ کی طرف روشنیاں تھیں اس لیے مجھے اس خاتون کی شکل نظر نہیں آ رہی تھی۔

''ہم دو افراد ہیں اور ہندوستان کے ہیں بس اپنے ساتھیوں سے الگ ہو چکے ہیں اور مشکل کا شکار ہیں۔'' میں نے اونچی آواز میں کہا۔

''اوکے تم دونوں ہماری لانچ میں آ سکتے ہو لیکن ابھی ہم نے کسی کام کے سلسلے میں آگے جانا ہے پھر کام کے بعد واپسی کا سفر کرنا ہے لیکن تم دونوں ہماری لانچ میں آ سکتے ہو۔'' اس خاتون نے دوبارہ کہا اور اس دوران ہماری طرف رسی پھینکی گئی جسے میں نے اور مہ جبیں نے پکڑ لیا اور رسی کی مدد سے اپنی بوٹ کو لانچ کے ساتھ کر دیا۔ لیکن ہم نے اپنا سامان اور کھانے پینے کا سامان چھرے پسٹل یہ سب کچھ اٹھا کر اس لانچ میں رسی کی مدد سے آ گئے اور بوٹ کو آزاد چھوڑ دیا اور خود کو ان اجنبی شکاریوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا کیونکہ یہ خطرناک لوگ بھی ہو سکتے تھے۔

''لیکن چونکہ خاتون جس نے ہم سے بات چیت کی تھی اور عورت زاد کے ہوتے ہوئے مجھے کچھ حوصلہ تھا کہ اگر مہ جبیں کی جان اور عزت کو کوئی نقصان نہیں ہوگا ورنہ مہ جبیں کا ہوشربا حسن خطرناک لوگوں کو اپنی طرف فوراً کھینچ سکتا تھا یہ اور بات ہے کہ مہ جبیں بہت بہادر مارشل آرٹ اور کمانڈو ایکشن کی ماہر تھی اور میں خود بھی مارشل آرٹ کا ماہر تھا لیکن پھر خطرناک لوگ ہونے پر اسلحے اور کافی تعداد ہونے پر ہم دونوں خطرے میں پر سکتے تھے۔ لیکن رسک لیے بغیر کوئی چارہ بھی تو نہیں تھا کیونکہ خراب انجن والی بوٹ دریا کے پانیوں پر سفر کرتے ہوئے شہری آبادی سے دور کہیں ویرانوں اور خطرناک جگہ پر نہ چلی جائے۔

''اب میں نے لانچ کے افراد کو دیکھا جن میں چار ہٹے کٹے امریکی نوجوان مرد تھے اور تین امریکی لڑکیاں تھیں۔ ان میں دو لڑکیاں تو مناسب حسین تھیں لیکن ایک لڑکی جس نے سیاہ پینٹ اور گلابی شرٹ پہن رکھی تھی بہت ہی پرکشش بدن کی مالک تھی اور یہ بھی مہ جبیں کی طرح بے پناہ حسین صورت کی مالک تھی اپنے حسین بدن اور بہت خوبصورت چہرے کی بدولت ایک قیامت لگ رہی تھی۔

''میرا نام جوزفین ہے اور میں یہاں لانچ کی لیڈر ہوں اور مجھے سب مادام کہتے ہیں اب تم

دونوں اپنا تعارف کرواؤ۔'' مادام جوزفین نے میری طرف دیکھ کر کہا اور پھر میرے پرکشش چہرے اور دراز قد اور مضبوط بدن اور پروقار شخصیت کو دیکھ کر چونک گئی اور اس کی آنکھوں میں میرے لیے پسندیدگی کے آثار آ گئے۔ اب میں نے بھی مادام جوزفین جو اس لانچ کے تمام افراد کی لیڈر تھی کو دیکھا تو یہ واقعی بے حد پرکشش بدن اور حسین ترین چہرے کی مالک تھی لیکن اس کے حسن میں مہ جبیں والی معصومیت اور پاکیزگی نہیں تھی البتہ چہرے سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہادر ضرور ہے اور حسین تو بے پناہ تھی لیکن پھر بھی مہ جبیں سے کچھ کم ہی تھی کیونکہ مہ جبیں کا مثالی حسین چہرہ تو لاجواب حسن کا مالک تھا۔

''تم دونوں مجھے مشرقی لگتے ہو کس ملک سے تمہارا تعلق ہے۔'' مادام جوزفین نے ہی ہم سے سوال کیا اور ہمیں لانچ میں موجود کرسیوں پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ خود اور اس کے ساتھی بھی اس کے بیٹھنے پر کرسیوں پر بیٹھ گئے تھے۔ ایک دفعہ پھر انجن سٹارٹ کیا گیا اور پھر یہ آگے بڑھنے لگے جہاں سے ہماری بوٹ ہمیں لیتی آئی تھی۔

''ہم دونوں کا تعلق ہندوستان سے ہے اور جہاں تک میرا اندازہ ہے آپ سب لوگ امریکی ہیں۔'' میں نے کہا اور ان سے پوچھا۔

''ہاں دوست تم نے ٹھیک اندازہ لگایا ہے ہم سب امریکی ہیں اور شکار اور دفینوں کی تلاش میں یہاں ایمزون کے جنگلات کا رخ کیا ہے ویسے تمہارا نام کیا ہے اور تمہارا اس لڑکی سے کیا رشتہ ہے۔'' مادام جوزفین نے کہا اور مجھ سے پھر پوچھا۔

''میرا نام شہباز ہے اور اس کا نام مہ جبیں ہے اور ہم اچھے شکاری پارٹنر ہیں۔'' میں نے اپنا اور مہ جبیں کا تعارف کرواتے ہوئے کہا تو میں نے دیکھا کہ مادام جوزفین کی آنکھوں میں قدرے چمک آ گئی۔

''مسٹر شہباز جس طرح تم نے اس لڑکی کا تعارف کروایا ہے اس سے لگتا ہے تم میاں بیوی نہیں ہو۔'' مادام جوزفین نے کہا۔

''ہاں مادام جوزفین ہم میاں بیوی نہیں ہیں لیکن اپنے ملک جا کر ہم دونوں نے ایک ہو جانا ہے۔'' اس بار مہ جبیں نے مادام جوزفین کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا جیسے اس کی آنکھوں میں چمک کو سمجھ چکی ہو۔

''بہت خوب تم بہادر لڑکی لگتی ہو خیر تم دونوں ہمارے مہمان ہو ہم ایمزون کے جنگلات سے واپسی کا سفر کریں گے تو تم دونوں کو برازیل کے کسی شہر پہنچا دیں گے اور وہاں سے تم دونوں واپسی کا سفر کر سکتے ہو لیکن اس وقت تک ہمارے مہمان رہو گے اور ہماری کسی کام میں رکاوٹ نہیں ڈالو گے۔'' مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مہ جبیں تم واقعی بے پناہ خوبصورت اور قیامت ڈھانے والے حسن کی مالک ہو مسٹر شہباز کے علاوہ اب تک کتنے شکار کیے ہیں۔'' مادام جوزفین نے تنزیا انداز میں مہ جبیں کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''کیا مطلب مادام جوزفین یہ تم کس شکار کی بات کر رہی ہو اور مسٹر شہباز میرا کوئی شکار نہیں بلکہ شکاری پارٹنر ہیں اور بائی دی وے میں انسانوں کی شکاری نہیں بلکہ درندوں اور خطرناک جانوروں کے شکار میں دلچسپی لیتی ہوں۔'' مہ جبیں نے اس کے گھٹیا سوال کو سمجھتے ہوئے خشک لہجے میں جواب دیا۔ خود میرا چہرہ بھی مادام جوزفین کے اس گھٹیا سوال پر سنجیدہ ہو گیا تھا لیکن میں موقع کی مناسبت کو دیکھتے ہوئے خاموش رہا۔

''مادام جوزفین تم اپنی باتوں سے واقعی بہت پہنچی ہوئی معلوم ہوتی ہو اور ہر حسین چیز کو شکار کرنے کا فن جانتی ہو اور ماہر شکاری لگتی ہو۔ مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے اس پر تنز کیا۔ ہاں گاڈ نے حسین چیزوں کو بنایا ہی اس لیے ہے کہ اسے پایا جائے اور نہ مل سکے تو شکار کیا جائے کیونکہ شکاری کو خود شکار کرنے کا مزہ آتا ہے۔ مادام جوزفین نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے پھر مہ جبیں کو دیکھ کر مسکراتے ہوئے اور جواب دیا۔

''مادام جوزفین تم بے شک ماہر شکاری ہو گی لیکن ضروری نہیں کہ تم اپنے حسن کے جال سے ہر

حسین چیز کو شکار کر لو کیونکہ کچھ شکار گلے کا پھندا بھی بن جانے کی خصوصیت رکھتے ہیں۔''اس بار میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شکاری کو آسان شکار مل جائے تو اسے مزہ نہیں آتا اور اڑیل شکار کرنے سے شکاری کو شکار کرنے کا مزہ آتا ہے۔''مادام جوزفین نے بدستور اپنی دلکش مسکراہٹ سے کہا۔

''لیکن اگر شکاری کا شکار کیا جائے تو حد سے زیادہ خود اعتماد شکاری خود شکار بھی ہوسکتا ہے۔''اس بار مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی بات شکاری کا شکار سے مراد غالباً میرا ہی کہہ رہی تھی کہ میرا شکار اس کے لیے آسان نہیں۔

''خیر ہم یہ کن سوالوں جوابوں میں پڑ گئے ہیں ان سب سے ملو یہ سب میرے ماتحت اور جان نثار ہیں اور میرے ایک اشارے پر خود کو قربان کر سکتے ہیں۔''مادام جوزفین نے اپنی باتوں کا موضع بدلتے ہوئے اپنی دونوں ماتحت لڑکیوں اور چاروں مردوں کی طرف دیکھ کر ان کا تعاف کروایا۔

''یہ مس جینی فر ہیں اور یہ مس ڈورتھی ہیں اور یہ مسٹر راسٹر ہیں ان کے ساتھ مسٹر جیسٹر ہیں اور یہ مسٹر بورتھر ہیں اور میرے چوتھے ساتھی مسٹر کاسٹر ہیں۔''مادام جوزفین نے اپنے تمام ماتحت ساتھیوں کا ہم سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب تو آپ واقعی خوش قسمت شکاری ہیں جن کو اتنے سارے جانثار ملے ہیں ورنہ ایمزون کے جنگلات میں شکار کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مادام جوزفین میں جانتی ہوں تم ماہر شکاری ضرور ہو لیکن میرا اندازہ ہے کہ درندوں کے شکار میں تم اتنی اچھی شکاری نہیں ہوگی لیکن انسانی دنیا میں رہتے ہوئے تم واقعی کامیاب شکاری ہو لیکن یاد رہے کہ تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایمزون کے دنیا کے طویل او خطرناک تاریک اور گھنے جنگلات کے سفر کرنے کا ارادہ کیا ہوا ہے اور یہ کوئی آسان کام نہیں۔''مہ جبیں نے اس بار بے خوفی سے مادام جوزفین جیسی حسین امریکی لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مہ جبیں تم واقعی بے پناہ حسین لڑکی ہو اور مجھے کامیاب اور بہادر شکاری بھی لگتی ہو لیکن مجھ سے بہترین شکاری ہرگز نہیں ہو گی۔'' اس بار مادام جوزفین نے ہندوستانی زبان میں مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار میں اور مہ جبیں حیران ہو کر اسے دیکھنے لگے۔

''ہاں مسٹر شہباز اور مہ جبیں میں آپ کے ملک میں دو سال رہ چکی ہوں اور آپ کے ملک کی زبان بھی جانتی ہوں اور میرے ساتھی آپ کے ملک کی زبان بول تو نہیں سکتے لیکن کافی حد تک سمجھ ضرور سکتے ہیں کیونکہ میرے ماتحت اور جانثار ہر جگہ میرے ساتھ ہی ہوتے ہیں۔'' مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہت خوب تم واقعی قاتل حسینہ ہو لیکن یاد رکھناں ہم شکاریوں سے مت الجھنا ورنہ عموماً کامیاب شکاریوں سے الجھنا بہت مہنگا پڑ سکتا ہے اور ویسے بھی ہم دونوں تمہارے مہمان ہیں اور تم ہمارے میزبان ہو اس لیے ہمیں الجھنا نہیں چاہیے۔'' مہ جبیں نے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا لیکن اس میں ایک تنبیہ اور دھمکی چھپی ہوئی تھی اور مہ جبیں جیسی بہادر لڑکی نے کسی خوف اور جھجھک کا مظاہرہ نہیں کیا تھا۔

''ارے یہ تو بس مذاق چل رہا تھا میں اسے الجھنا نہیں کہتی یہ تم مشرقی لوگوں کی سوچ ہے خیر رات کافی بیت چکی ہے تم دونوں بھی آرام کرو میں اور میرے تین آدمی آرام کریں گے اور بقیہ تین آدھی رات کے بعد آرام کریں گے لیکن تم دونوں ساتھ والے کیبن میں چلے جاؤ وہ تم دونوں کے لیے ہے کیونکہ یہ خالی تھا لیکن اب تم دونوں کا کمرہ ہے۔'' اس بار مادام جوزفین نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے مجھے کسی شکار کی طرح دیکھتے ہوئے دلکش انداز میں کہا۔

''ٹھیک ہے کل ملاقات ہو گی۔'' مہ جبیں نے اس کی بات سن کر کہا اور مہ جبیں نے نوٹ کر لیا تھا کہ اس کی نگاہیں میرے چہرے پر پھسل رہی ہیں۔ اب میں اور مہ جبیں لانچ کے اس کیبن میں آ گئے جہاں دو بستر سجے ہوئے تھے جیسے ہم دونوں کا ہی انتظار کر رہے ہوں۔

''مجھے مادام جوزفین بہت خطرناک اور عیاش پرست معلوم ہوتی ہے اور ہم نے غلط لوگوں

سے لفٹ مانگی ہے۔‘‘ میں نے تشویش سے کہا۔

’’ہاں آپ کی بات درست ہے لیکن شہباز مجھے آپ پر اپنے مسٹر شکاری پر مکمل یقین ہے کہ وہ کسی کا شکار نہیں بن سکتا۔‘‘ نڈر اور بے خوف مہ جبیں نے یقین بھرے لہجے میں اور مسکراتے ہوئے میری طرف دیکھ کر کہا تو میں بھی مسکرانے لگا۔

’’خیر ہم دونوں ہی شکاری ہیں اور ہم دونوں شکار ہونے کے لیے نہیں بلکہ شکار کرنے کے لیے بنے ہیں۔‘‘ مہ جبیں نے دوبارہ دلکش مسکراہٹ سے کہا۔

’’ہاں مہ جبیں مجھے تم جیسی شکاری حسینہ ہی چاہیے تھی جو مجھ جیسے خشک مزاج دل والے کے دل کو شکار کر لیا ہے اب میں زندگی بھر تمہارا شکار ہی رہوں گا اور میرے دل کو کوئی اور شکار نہیں کر سکتا۔‘‘ میں نے اس کے حنائی اور نرم ہاتھوں کو تھامتے ہوئے یقین بھرے لہجے میں کہا تو مہ جبیں نے دل سے آمین کہا۔

’’انشااللہ شہباز مجھے یقین ہے کہ ایسے ہی ہوگا۔‘‘ مہ جبیں نے دوبارہ کہا۔

ہم نے اس کیبن میں اپنا سامان رکھ دیا اور سونے کے ارادے سے لیٹ گئے اور میں نے کیبن کا دروازہ لاک کر دیا کیونکہ مجھے جوزفین اور اس کے ساتھیوں پر کوئی اعتبار نہیں تھا۔’’کیبن میں ہلکے سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا جس سے دھیمی روشنی تھی ۔کچھ دیر باتیں کرنے کے بعد ہم دونوں سو گئے۔،،

صبح دیر سے میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ کیبن کا دروازہ کھلا ہے اور مہ جبیں نہیں ہے ۔میں گھبرا کر اٹھا ہی تھا کہ مجھے مہ جبیں اندر آتے ہوئے نظر آئی اور اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی اور ہاتھوں میں برتن تھے جس میں ناشتہ تھا۔’’میرے مسٹر شکاری کیا آپ نے نیند پوری کر لی۔‘‘ مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔تو تمہیں اٹھے ہوئے کچھ دیر ہو چکی ہے۔‘‘میں نے اس بار سکون سے پوچھا۔

’’ہاں مجھے گھنٹہ ہو چکا ہے اور میں واشروم سے فارغ ہونے منہ ہاتھ دھونے کے بعد اپنے

کھانے جو ہم نے ہرن کا شکار کیا تھا اس کا گوشت اور ساڈار کی دی ہوئی سبزیاں گرم کی ہیں کہ ہم اپنا ہی کھانا کھائیں اور میں گوشت اور سبزی گرم کر کے لائی ہوں آپ واشرم سے فارغ ہو لیں پھر اکٹھے ناشتہ کرتے ہیں۔'' مہ جبیں نے اپنی حسین آنکھوں میں محبت بھرتے ہوئے دلکش مسکراہٹ سے کہا تو میں اس ہمت والی دوشیزہ سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔

''مہ جبیں تم واقعی مثالی لڑکی ہو اور میری خوش قسمتی ہوگی کہ تم میری دلہن بنو گی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور واشروم چلا گیا اور وہاں سے فارغ ہونے کے بعد ہم دونوں نے مل کر ناشتہ کیا اور کیبن سے باہر آ گئے۔ میں نے دیکھا کہ دو مرد اور ایک لڑکی لانچ کے کنٹرول کو سنبھالے ہوئے تھے جو رات کو سونے گئے تھے اور یہ جیسٹر، بورتھر اور مس بینی تھے جو غالباً آدھی رات کو اپنی حصے کی نیند پوری کرنے کے بعد اب لانچ کو سنبھالے ہوئے تھے البتہ کاسٹر، راسٹر اور مس ڈورتھی سونے گئے تھے اور مادام جوزفین بھی ابھی تک غالباً نہیں اٹھی تھی۔

''میں نے دیکھا کہ مادام جوزفین کے ماتحت ہم سے بے پرواہ تھے اور اپنے کاموں میں ہی مگن تھے جس سے لگتا تھا کہ مادام جوزفین کا ان سب کا گہرا کنٹرول ہے۔ میں اور مہ جبیں کرسیوں پر بیٹھ گئے اور دریا کا نظارہ کرنے لگے۔ گو کہ ہم ان جنگلات اور دریا کو دیکھتے آئے تھے لیکن کچھ معلوم نہیں تھا کہ ہم کہاں پہنچ چکے ہیں کیونکہ جنگل کے مناظر تو سب ایک جیسے ہی تھے یعنی ہر طرف جنگل کے گھنے درخت ہی نظروں کے سامنے تھے۔،،

''ہم مہذب دنیا سے پھر دور ہو چکے ہیں اگر خدا نہ کرے یہ لانچ خراب ہو گئی تو پھر گہری مشکل کا شکار ہو جائیں گے۔'' مہ جبیں نے کہا۔ مہ جبیں نے ٹھیک کہا تھا لیکن مجھے زیادہ خطرہ مادام جوزفین جیسی حسین آفت سے تھا جو ابھی سو رہی تھی معلوم نہیں وہ حسین امریکی لڑکی میرے اور مہ جبیں کے ساتھ کیا چال چلتی ہے مجھے معلوم نہیں تھا لیکن اندیشہ ضرور تھا کیونکہ میں نے دیکھ لیا تھا کہ مادام جوزفین جیسی حسین لڑکی فتنہ گر اور عیش پرست ہے۔

''معلوم نہیں یہ جوزفین اپنے ساتھیوں کو کن خطرات میں لے جا رہی ہے۔'' میں نے کہا۔

''اس کو ایمزون میں کہیں سے خزانوں کے بارے میں معلومات ملی ہونگی اس لیے تو جوں جوں مہذب دنیا سے دور اور خطرات کی طرف بڑھ رہی ہے خیر دیکھتے ہیں کیا تماشہ ہوتا ہے۔'' مہ جبیں نے کہا۔

ہم باتیں کرتے رہے۔تقریباً گیارہ بجے مادام جوزفین اپنے کیبن سے نکلی اور اس نے آج بغیر بازو والی شرٹ پہن رکھی تھی اور اس کے گورے بازو عریاں تھے اور ٹائٹ پینٹ اور تنگ شرٹ پہن رکھی تھی۔میں اور مہ جبیں حیرت سے اسے دیکھنے لگے کہ آخر یہ کرنا کیا چاہتی ہے۔

''سناؤ دوستو کیسی رات گزری لگتا ہے بہت دلکش اور عیش سے رات گزری گی۔'' مادام جوزفین نے مہ جبیں کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ہاں اچھی رات گزری ہے تم سناؤ کہاں جانے کا ارادہ ہے اور مزید کتنا سفر کرنا ہے۔'' مہ جبیں نے خشک لہجے میں کہا اور اس سے پوچھا۔

''ہاں بس کچھ سفر باقی ہے پھر ہماری منزل آ جائے گی خیر اب تو تم دونوں بھی اس لانچ کے مسافر ہو اور جنگل میں جانے کے بعد مجھے یقین ہے کہ تم دونوں ہمارا اچھا ساتھ دو گے کیونکہ درندوں سے پر خطرناک جنگلات ہیں۔'' مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بے فکر رہو ہم درندوں سے گھبرانے والے نہیں ہیں اور اپنے دفاع کے علاوہ تم سب کا بھرپور ساتھ دیں گے اس لیے ہماری طرف سے فکر کی تمہیں ضرورت نہیں ہے۔'' مہ جبیں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

میں مہ جبیں کو کیسے بتاتا کہ مجھے درندوں کا خوف نہیں بلکہ اس حسین امریکی لڑکی سے خوف ہے اور میرے دل کو دھڑکا تھا کہ یہ درندوں سے زیادہ خطرناک ثابت ہوگی اور کوئی خطرناک چال چلے گی لیکن میں خاموش رہا۔لانچ شام تک بڑھتی ہی رہی اور شام کو مادام جوزفین نے لانچ کو رکوا دیا اور تیز ٹارچوں کی روشنی میں چار خیمے اور اسلحہ اور کھانے پینے کا سامان اور چند دیگر سامان یہاں ساحل پر اتارا گیا اور چاروں خیمے لگا دیے گئے جس میں ایک خیمہ میرے اور مہ جبیں کے لیے تھا

اور دوسرا خیمہ صرف اس کے لیے مخصوص تھا اور تیسرا اور چوتھا خیمہ اس کے ماتحتوں کا تھا۔

''مسٹر شہباز ہم صبح یہاں سے روانہ ہونگے اور دن کی روشنی میں ہمیں یہاں سے آگے کچھ ایسے درختوں کا جھنڈ نظر آئے گا جو سیاہ رنگ کا جنگل محسوس ہوگا وہی میری منزل ہے۔'' مادام جوزفین نے کہا اور اس کے چہرے پر خوشی کے آثار تھے۔

''ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں ہم بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ ہی ہیں اور مشکل میں ہمیں آپ پیچھے نہیں پائیں گی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے اس بار ہندوستانی زبان میں کہا کیونکہ یہ خود کبھی ہم سے انگلش میں اور کبھی ہندوستانی میں بولنے لگتی تھی کیونکہ ہمارے ملک کی زبان آسانی سے بول لیتی تھی۔

''مسٹر شہباز اگر آپ اس مہم میں میرا ساتھ دیں گے تو دفینوں سے آپ کو بھی حصہ ملے گا اس لیے آپ نے مجھ سے بغاوت نہیں کرنی اور میں جانتی ہوں کہ آپ واقعی ایک کامیاب شکاری ہیں اور اس کے علاوہ اچھے فائیٹر بھی ہونگے اور ایک ساتھ دس دس بندوں سے بھی فائیٹ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں گے اور ماضی میں آپ نے درندوں سے بھی بغیر اسلحے کے چاقو چھڑوں سے مقابلہ کیا ہوگا لیکن یاد رکھیں مجھ سے بغاوت کرنے والا ہمیشہ خود شکار ہوتا اس لیے اس لیے اس بات کو ذہن میں بٹھالیں۔'' مادام جوزفین نے میری طرف دیکھ کر بظاہر مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن خوفناک دھمکی دی تو پہلی دفعہ میری رگوں میں خوف سرایت کر گیا خوف اس لیے نہیں کہ میں اس سے اور اس کے ساتھیوں سے ڈر گیا تھا بلکہ انجانا خوف کہ یہ حسین ناگن آخر چاہتی کیا ہے اور اس نے یہ بات کرتے ہوئے صرف مجھے کہا ہے اور مہ جبیں کو یکسر نظر انداز کر دیا ہے جیسے وہ یہاں موجود ہی نہ ہو۔

''یاد رہے کہ یہاں میری پارٹنر شکاری مہ جبیں بھی موجود ہے اس سفر میں اس کا نام بھی شامل کیا جائے تو بہتر ہوگا۔'' میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے مسٹر شکاری یعنی مسٹر شہباز تمہارے کوئی ذاتی ملازم نہیں ہیں اور نہ ہم تمہارے غلام

ہیں لہٰذا دوست بنا کر سفر کرو گی تو ہمیں اپنا مخلص اور وفادار دوست پاؤ گی۔‘‘اس بار مہ جبیں نے بے خوفی سے مادام جوزفین کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے قدرے کرخت لہجے میں کہا لیکن پھر بھی چہرے پر مسکراہٹ ضرور تھی۔

’’تم کیا اس کی بیوی ہو جو اسے اپنا مسٹر شکاری کہہ رہی ہو۔‘‘مادام جوزفین نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

’’نہیں بیوی تو نہیں ہو لیکن اس سفر سے واپسی پر میں ہمیشہ کے لیے انشااللہ اپنے مسٹر شکاری کی شریک حیات و شریک سفر بن جاؤں گی اور یہ ہم دونوں کا باہمی فیصلہ ہے۔‘‘مہ جبیں نے میری طرف دلکش مسکراہٹ سے دیکھا اور پھر مادام جوزفین کی طرف دیکھ کر فخر سے کہا۔

’’واہ بڑا مان اور فخر ہے تمہیں مسٹر شہباز پر لیکن مہ جبیں ہم تاریک جنگلوں کے مسافر ہیں اس لیے ضروری نہیں کہ واپسی کے سفر پر سب لوگ ہی موجود ہوں کیونکہ جنگل کی تاریک زندگی میں کچھ بھی ممکن ہوسکتا ہے۔‘‘مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’کیا مطلب یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔‘‘میں نے چونک کر کہا۔

’’ارے کچھ نہیں بس ویسے ہی آپ شکاریوں سے مذاق کر رہی تھی ویسے سفر کے لیے مجھے اچھے ساتھی مل گئے ہیں ہمارا سفر اچھا گزرے گا۔‘‘مادام جوزفین نے کہا مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے خیمے میں چلی گئی۔

’’یہ بدبخت لڑکی تو ہر وقت دل جلانے والی باتیں کرتی رہتی ہے دل کرتا ہے اس کا منہ نوچ لوں اور شہباز اگر آپ میرے ساتھ نہ بھی ہوتے اور میں اکیلی ان کے چنگل میں پھنستی تو بھی مجھے پرواہ نہ ہوتی میں اکیلی ہی ان سب پر بھاری پڑ جاتی اور اس ناگن کا حشر نشر کر دیتی بس آپ کی وجہ سے خاموش ہوں کہ بدمزگی پیدا نہ ہو۔‘‘مہ جبیں نے پہلی بار غصے سے منہ بنا کر کہا تو اس کا حسین چہرہ کندھاری انار کی طرح سرخ ہو گیا تھا۔

’’دعا کرو جلد یہ سفر تمام ہو اور ان لوگوں سے جان چھوٹے مجھے تو اب ان لوگوں سے خاص کر

مادام جوزفین سے کوفت ہونے لگی ہے معلوم نہیں یہ چاہتی کیا ہے۔‘‘میں نے بھی تشویش سے کہا۔

’’میرے مسٹر شکاری بس آپ میرے ساتھ ہیں تو میں خود کو کسی مضبوط قلعے میں محفوظ سمجھتی ہوں بس مجھے آپ کا ساتھ چاہیے۔‘‘مہ جبیں نے اس بار میری طرف دیکھ کر دلکش مسکراہٹ سے کہا۔کچھ دیر بعد مادام جوزفین پھر اپنے خیمے سے باہر نکلی تو اس کے ہاتھ میں شراب کی بوتل تھی ۔آپ دونوں ہمارے میزبان بھی ہیں اور مہمان بھی ہیں اس لیے آج اکٹھے ڈنر کرتے ہیں۔‘‘مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’نہیں آپ جو گوشت کھاتی ہیں وہ ہمارے نزدیک حرام ہوتا ہے اور ہم نے خود شکار کیا تھا اور دیگر کھانے بھی ہمارے پاس موجود ہیں ہم اسی سے کام چلائیں گے اور ہم مسلمان لوگ شراب نہیں پیتے کیونکہ یہ ہمارے نزدیک حرام ہے۔‘‘میں نے نرم لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی ۔‘‘مادام جوزفین نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا اور اپنے ساتھیوں کے پاس چلی گئی اور ان کے ساتھ بیٹھ گئی اور سب کھانے میں مشغول ہو گئے۔

ہم بھی اپنا کھانا لانچ سے لے آئے تھے اور ابھی کچھ کھانا ہمارے پاس محفوظ تھا جس میں شکار کیے ہوئے ہرن کے گوشت کے ٹکڑے بھی تھے ان کو گرم کر کے کھانے لگے۔کچھ دیر ہم سب گفتگو کرتے رہے۔ہمیں جنگل سے مختلف درندوں اور جانوروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی ۔مہ جبیں کے مشورے پر مادام جوزفین نے اپنے ساتھیوں سے لانچ سے مشعلیں منگوائیں کیونکہ مادام جوزفین ان کا انتظام کر کے چلی تھی۔

’’مادام جوزفین بارہ مشعلیں لائی تھی جن میں تیل ڈالا گیا اور ان کو جلا دیا گیا اور جلتی ہوئی مشعلوں کو خیموں کے اردگرد رکھوا دیا گیا کیونکہ رات کو درندے اچانک وار بھی کر سکتے تھے لیکن چونکہ درندے اودیگر جانور آگ سے ڈرتے ہیں اس لیے یہ انتظام کیا گیا۔ویسے مسٹر شہباز آپ کی ساتھی شکاری پارٹنر بے حد حسین ہونے کے ساتھ بہت ذہین بھی ہے۔‘‘مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے اس بار مہ جبیں کی تعریف کی تو میں مسکرانے لگا۔

''ہاں مادام جوزفین ویسے تو تم بھی بہت ذہین ہو اور بہادر بھی ہو جو صرف چند افراد کے ساتھ اتنے دور خطرناک جنگلوں میں آ گئی ہو حالانکہ تم ایمزون کے جنگلات میں جس جگہ موجود ہو یہ مہذب دنیا سے بہت دور اور خطرناک ایریا ہے۔'' مہ جبیں نے مادام جوزفین کی طرف دیکھ کر اس کی تعریف کی۔

''اب رات ہو چکی ہے اور بقول تم دونوں کے آپ دونوں میاں بیوی نہیں ہیں تو آج رات مہ جبیں تم میرے خیمے میں رہو اکٹھے باتیں کریں گی۔'' مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مہ جبیں اس کی بات پر خاموش ہو گئی جیسے کچھ فیصلہ نہ کر پا رہی ہو گو کہ مہ جبیں کو مجھ پر مکمل اعتماد ہو چکا تھا کیونکہ ہم دونوں ایک ساتھ ہونے اور تنہائی میسر ہونے کے باوجود کسی حد کو کراس نہیں کیا تھا لیکن پھر بھی میں مہ جبیں کا شوہر نہیں تھا اس لیے مشرقی لڑکی ہونے کے ناطے وہ نہیں کہہ پا رہی تھی کہ میں اور شہباز اکٹھے ہی ٹھیک ہیں۔

''نہیں جوزفین آپ آرام کریں ہم آپ کو تکلیف نہیں دیتے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اگر تم دونوں شادی شدہ نہیں ہو تو مہ جبیں کو اکیلے اس خیمے میں سونے دو شہباز آپ اور میں ایک ہی خیمے میں سو جاتے ہیں اکٹھے گپ شپ کریں گے ویسے بھی آپ دونوں کل رات لانچ کے کیبن میں اور اس سے پہلے معلوم نہیں کتنی بار ایک ساتھ اکٹھے عیش کی نیند سو چکے ہیں مہ جبیں بہادر لڑکی ہے اسے آپ کے بغیر خوف محسوس نہیں ہوگا۔'' مادام جوزفین نے ڈیٹھائی سے مسکراتے ہوئے کہا تو میں حیرت سے اس کی طرف دیکھنے لگا۔،،

''بے شک مسٹر شہباز کو تم اپنے خیمے میں لے جاؤ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ شہباز جیسے اعلیٰ اور پاکیزہ اور مضبوط کردار جیسے انسان کے ہوتے ہوئے تمہارے خوابوں پر پانی ہی پھرے گا۔'' مہ جبیں نے اس کی بیہودہ بات سن کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بے خوفی سے اور یقین بھرے لہجے میں کہا تو میں آفرین نگاہوں سے مہ جبیں کو دیکھنے لگا۔ مہ جبیں مجھ پر اعتماد کرتی تھی

اور اب اس کے یقین پر میرے دل میں اس کی محبت اور گہری ہو گئی۔

''واہ بڑا مان ہے تمہیں اس خوبرو شکل اور پر وقار شخصیت اور مضبوط جسم کے شکاری پر۔'' مادام جوزفین نے حیرت سے مہ جبیں کے یقین کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں مجھے اپنے مسٹر شکاری جیسے بہادر اور پاکیزہ خیالات کے مالک شہباز پر مکمل اعتماد ہے۔'' مہ جبیں نے پختہ ارادے سے کہا۔

''حیرت ہے تمہاری پختہ باتوں سے تو مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم دونوں معلوم نہیں کب سے ان جنگلوں میں رہ رہے ہو لیکن ایک دوسرے کے وجود سے عیش حاصل نہیں کر سکے تم مشرقی بہت ہی عجیب لوگ ہو خیر تم دونوں جاؤ آرام کرو میں تو بس ویسے ہی آپ دونوں سے ہنسی مذاق کرتی رہتی ہوں کیونکہ یہی میری عادت ہے۔'' مادام جوزفین نے اس بار پھر گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے بائے مجھے نیند آ رہی ہے۔'' میں نے کہا اور اپنے خیمے جو ہمارے لیے لگایا تھا اس میں گھس گیا اور بستر پر لیٹ گیا اور کچھ دیر بعد مجھے نیند آ گئی۔ صبح جلد میری آنکھ کھلی تو مہ جبیں ایک اعتماد کے ساتھ اپنے بستر پر دراز تھی اور ابھی نیند میں تھی۔ میں نے خیمے سے باہر جا کر دیکھا کہ اب مشعلیں بجھ چکی تھی جو غالباً ساری رات جلتی رہی تھی لیکن پھر بھی مادام جوزفین کے دو ماتحت مرد اور ایک لڑکی پہرے پر معمور تھے اور مجھے دیکھنے لگے۔

''مسٹر شہباز سو لیا آپ نے اور کیسی نیند آئی۔'' پہلی دفعہ مادام جوزفین کے کسی ساتھی نے مجھ سے سوال کیا تھا جو کہ کاسٹر تھا۔

''ہاں اچھی نیند آئی ہے اور ہم شکاری لوگ ہیں ہمیں ہر جگہ اچھی نیند آتی ہے عام انسان نہیں کہ جنگل میں گھبراہٹ یا خوف محسوس کریں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب مس جینی فر اور راسٹر نے بھی مجھے گڈ مارننگ کہا۔

''آپ لوگوں کی مادام جتنی زیادہ خوبصورت ہیں اتنی ہی بہادر ہیں اور خطرناک مشن میں

جارہی ہیں جس میں خطرات ہیں۔‘‘میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔دراصل میں ان کو یہ کہنا چاہتا تھا کہ تم لوگوں کی مادام جتنی زیادہ حسین ہیں اتنی ہی خطرناک اور شاطر ہے میں نے دل میں کہا۔ہاں مادام بہت بہادر ہیں اور ان کو ایک نقشہ ملا ہے جس میں ایمزون کے جنگلات میں دفینوں کی معلومات ملی ہیں امریکہ میں ان کا بہت بڑا بزنس ہے اور ہم ان کے ماتحتی میں کام کرتے ہیں۔اس بار مس جینی فر نے مسکراتے ہوئے کہا اور میری پروقار شخصیت نے ان کو متاثر کیا تھا اور اپنی مادام کی غیر موجودگی میں مجھ سے اب ہنس ہنس کر باتیں کرنے لگے تھے۔

’’تمہاری مادام کو اور کن کن چیزوں کا شوق ہے۔‘‘میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

’’ہماری مادام صرف بے حد حسین ہی نہیں بلکہ بہت ذہین اور بہادر بھی ہیں اور ان کی ایک چیز ہم نے دیکھی ہے کہ یہ جس چیز کو اپنا ٹارگٹ بنا لیتی ہیں اس کو پا کر ہی رہتی ہیں چاہے وہ کچھ بھی ہو۔‘‘اس بار راسٹر نے معنی خیز انداز میں کہا تو حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

اس کے بعد یہ تینوں پھر محتاط ہو گئے کیونکہ خیمے سے ایک نظر مادام جوزفین نے سر باہر نکال کر دیکھا اور مجھے دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور پھر خیمے کے اندر چلی گئی اور کچھ دیر بعد خیمے سے باہر نکل آئی۔

’’مسٹر شہباز کیا آپ میرے ساتھ سیر کرنا پسند کریں گے۔‘‘اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

’’مادام یہ کوئی پارک نہیں بلکہ ہم ایمزون جنگلات کے خطرناک ایریے میں ہیں اور احتیاط بہتر ہے۔‘‘میں نے کہا۔

’’حیرت ہے تم خود کو کامیاب شکاری کہتے ہو اور خوف محسوس کر رہے ہو۔‘‘اس نے حیرت سے کہا۔

’’نہیں بات خوف کی نہیں بلکہ احتیاط کی ہے لیکن پھر بھی تم کہتی ہو تو چلو مگر ہم دونوں کو رائفل اور چھرے لے لینے چاہیں۔‘‘میں نے کہا تو اس نے فوراً اپنے ساتھیوں کو دو رائفل اور دو چھرے منگوائے ایک چھرا اور ایک رائفل مجھے دے دی۔

''اب چلیں۔''اس نے دلکش مسکراہٹ سے کہا۔

''مگر مہ جبیں۔''میں نے کہنا چاہا۔

''تمہاری مہ جبیں کو کچھ نہیں ہوگا وہ خود بہادر شکاری ہے اور خود پر اور تم پر بھروسہ کرتی ہے۔''مادام جوفین نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا تو میں نے طویل سانس لے کر سر ہلا دیا۔اب ہم دونوں آپ جناب سے تم پر آ گئے تھے۔ٹھیک ہے چلو جیسے تمہاری مرضی۔میں کر کندھے اچکاتے ہوئے کہا تو اس حسین امریکی لڑکی کے دلکش چہرے پر دلفریب مسکراہٹ رینگ گئی جیسے اپنے کسی شکار کو پھانسے کا ایک مرحلہ تو پار کر لیا۔اب میں اور مادام جوزفین آگے بڑھنے لگے اور میں نے اپنے اور مہ جبیں کے خیمے کو دیکھا جہاں مہ جبیں سو رہی تھی۔

''میں نے دیکھا کہ مادام جوزفین کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں جیسے رات کافی دیر تک جاگی ہو لیکن مجھے خیمے سے باہر اکیلے دیکھ کر اپنی نیند کو قربان کر کے میرے ساتھ اکیلے ساتھ چلنا چاہتی ہو۔میں اور مہ جبیں رات کافی دیر باتیں کرتے رہے ہیں اور اس نے مجھے اپنی شکاری زندگی کے بارے میں بتایا ہے بہت بہادر شکاری لڑکی ہے لیکن تم بھی مجھے بہادری اور تجربہ کار شکاریوں کی لسٹ میں کم نہیں پاؤ گے۔مادام جوزفین نے مجھے نشیلی آنکھوں سے دیکھا اور اس کی آنکھوں میں ہیجان پن تھا اور اس کی ہیجان خیز نگاہوں کو دیکھ کر میں گھبرا گیا وہ شہباز جو طاقت ور شیر کی دھار سے گھبرانے والا نہیں ہے وہ آج ایک نرم و نازک لڑکی کی قاتلانہ نگاہوں سے گھبرا گیا تھا۔

''شہباز قدرت نے تمہیں بہت ہی پرکشش مردانہ وجاہت اور مضبوط بدن کھلتے گورے رنگ اور دراز قد سے نوازا ہے تم تو پرنس لگتے ہو مجھ ناچیز سے بھی دوستی کر لو میں تمہاری محبت میں ڈوب چکی ہوں۔''مادام جوزفین نے مجھے کہا اور ہم اس وقت گھنے درختوں میں گھس کر مادام جوزفین کے ماتحتوں کی نظروں سے نکل چکے تھے۔

''کیوں نہیں تم میری اچھی دوست ہو اور مجھے تمہاری دوستی پر فخر رہے گا کیونکہ تم بے حد حسین ہونے کے ساتھ بہادر بھی ہو۔''میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے مسکرا کر اسے کہا تو اس کے حسین

چہرے پر مستی کی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''تو کبھی مجھے بھی تو خیمے میں وقت دو گپ شپ کریں گے عیش کریں گے۔'' مادام جوزفین نے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے مسکراہٹ بھرے لہجے میں کہا تو میں گھبرا گیا۔

''میرے خیال میں مادام جوزفین یہ بے احتیاطی اچھی چیز نہیں ہم خطرناک جنگل میں ہیں اور یہاں درندے کسی وقت آ سکتے ہیں اب واپس چلو۔'' میں نے اس کا کے ہاتھ پکڑ کر نیچے کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس ہوا تو اس کے منہ سے بے اختیار قہقہے نکلنے لگے۔

''او پلیز پرنس تم مجھے اچھے لگنے لگے ہو میں نے تم جیسا پرکشش نوجوان پہلے نہیں دیکھا اور تم مشرقی بھی بہت شرمیلے ہوتے ہو لیکن میں مادام جوزفین تمہیں چاہنے لگی ہوں اور دل سے پیار کرنے لگی ہوں کیونکہ پیار کیا نہیں جاتا بلکہ بس ہو جاتا ہے۔'' مادام جوزفین نے رومانٹک لہجے میں کہا۔

''مادام جوزفین تم جانتی ہو کہ مہ جبیں میری ہم وطن ہے اور میرے مذہب کی ہے اور ہمارا رہن سہن ایک ہی ہے اور سب سے بڑھ کر میں اس سے محبت کرتا ہوں اس لیے سوری میں کسی اور کی محبت قبول نہیں کر سکتا اس لیے پلیز مجھ سے ایسی باتیں کرنے سے پرہیز کرو۔'' میں نے لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

''لیکن شہباز کیا کروں میں بھی مہ جبیں کی طرح دل کے ہاتھوں مجبور ہوتی جا رہی ہوں اس لیے مجھ ناچیز کا بھی کچھ خیال کرو۔'' مہ جبیں نے پیار بھرے لہجے میں کہا۔

''میرے خیال میں اب ہمیں چلنا چاہیے کیونکہ بہت سیر ہو چکی ہے۔'' میں نے اس بار پھر خشک لہجے میں کہا۔

''شہباز تم مشرقی بھی بہت شرمیلے اور بودے ہوتے ہو میں تو بس تم سے مذاق کر رہی تھی۔'' مادام جوزفین نے فوراً پٹڑی سے اترتے ہوئے اور ہنستے ہوئے کہا اور میرے ساتھ واپس آنے لگی۔ مجھے اور اپنی مادام کو اتنی جلدی واپس آتا دیکھ کر اس کے ماتحتوں کے چہروں پر حیرت تھی

جیسے مادام کے ہوشربا حسن نے مجھے متاثر کیوں نہیں کیا یا شائد ان کی شکاری مادام نے چند ہی لمحوں میں مجھے شکار بنا لیا ہے اور میں اس کے احکام پر چلوں گا یا پھر ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ میرے ساتھ مہ جبیں جیسی مثالی اور مادام جوزفین سے بڑھ کر حسین ترین شکاری لڑکی کا ساتھ حاصل ہے جس کے آگے مادام جوزفین جیسی بے پناہ حسین لڑکی کے حسن کا جادو بھی مانند پر گیا تھا۔

''میں نے دیکھا کہ ابھی تک مہ جبیں سو رہی تھی جس پر مجھے الجھن ہونے لگی تھی کیونکہ مادام جوزفین جیسی بہت پرکشش بدن اور بے حد حسین امریکی لڑکی میرے پیچھے لگ چکی تھی اور مجھ پر فریختہ ہو گئی تھی اور مجھے اس وقت مہ جبیں جیسی پاکیزہ اور بلند کردار شرم و حیا کے پیکر دوشیزہ کا ساتھ چاہیے تھا کیونکہ وہ باتوں باتوں میں مادام جوزفین پر تنز کر کے اس کی باتوں کی کاٹ کرتی رہی تھی اور مجھے مہ جبیں کی باتوں سے حوصلہ مل جاتا تھا۔

''میں اب مہ جبیں کے خیمے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ مجھے مہ جبیں خیمے سے باہر آتی نظر آئی تو میں نے سکھ کا سانس لیا۔ واہ مہ جبیں تم تو سوتی رہ گئی اور میں اور شہباز تو جنگل میں سیر کرنے گئے تھے اور بہت انجائے کیا۔ مادام جوزفین نے بظاہر مسکراتے ہوئے مگر مہ جبیں کو جلانے کی خاطر تنزیا انداز میں کہا۔

''ہاں مسٹر شہباز تمہارے ساتھ سیر پر ضرور گئے ہونگے مگر صرف چند لمحوں کے لیے اور انہوں نے تمہارے ساتھ سیر ضرور کی ہے لیکن میں یقین سے کہتی ہوں کہ تمہیں اس سیر میں بس مایوسی ہی ہوئی ہوگی کیونکہ میرے مسٹر شکاری صرف میرے ہیں کسی اور کے ہو ہی نہیں سکتے۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے اعتماد سے اس کے تنز کا جواب دیتے ہوئے کہا تو مادام جوزفین کی مسکراہٹ فوراً بند ہو گئی۔

''کیا اتنا یقین ہے تمہیں اس خوبرو شکاری پر جو ابھی تمہارے لیے بھی اجنبی ہی ہے۔'' مادام جوزفین نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں مادام جوزفین مجھے اپنے مسٹر شکاری کی پاکیزہ سوچ اور اعلیٰ اور مضبوط کردار پر مکمل

بھروسہ ہے کیونکہ میں آنکھوں سے لوگوں کو پڑھنے کا فن جانتی ہوں کیونکہ میں بھی تمہاری طرح شکاری ہوں۔'' مہ جبیں نے بھرپور یقین سے کہا تو اس کے یقین پر بے اختیار میرا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔

''ارے نہیں میں بھی تمہاری طرح مسٹر شہباز سے دوستی کرنا چاہتی ہوں کیونکہ مسٹر شہباز کی پروقار شخصیت ہی ایسی ہے اور صاف کردار کا انسان ہے'' مادام جوزفین نے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا اور گرگٹ کی طرح رنگ بدلا تو میں اور مہ جبیں حیرت سے اسے دیکھنے لگے جو رنگ بدلنے میں دیر نہیں لگاتی تھی۔

اب ہم پھر سب نارمل انداز میں باتیں کرنے لگے اور دوپہر کو بھی میں نے اور مہ جبیں نے اپنے والے کھانے کو کھایا اور ابھی تک ان سے کچھ نہ لیا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مادام جوزفین نے آگے بڑھنے کا بگل بجادیا اور ظاہری بات ہے ہم دونوں ان کی لانچ میں مسافر تھے اس لیے اس کی بات پر عمل کیا۔

''شام تک لانچ آگے بڑھتی رہی۔ میں نے دیکھا کہ مادام جوزفین ہم دونوں کے قریب آئی اور مسکراتے ہوئے پوچھنے لگی کہ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہے۔

''نہیں مادام جوزفین تم فکر نہ کرو ہم شکاری ہیں اور تھکاوٹ اور مشکلات ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''آپ لوگوں نے کھانے کے بعد سوجانا ہے مگر آج میری خواہش ہے کہ آپ دونوں ہمارے ساتھ کھانا کھائیں اور فکر نہ کریں اس میں گوشت وغیرہ نہیں ہوگا بس مشروب پھل فروٹ وغیرہ ہونگے اور میں چاہتی ہوں کہ آپ بھی ہمارے ساتھ شریک ہوں۔'' مادام جوزفین نے انتہائی نرم انداز میں التجا کی تو میں نے اور مہ جبیں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''ٹھیک ہے مادام جیسے آپ کی مرضی۔'' میں نے کہا تو مہ جبیں نے بھی میرے اقرار پر سر ہلا دیا۔

''گڈ تو اس کا مطلب ہے آپ سب نے میری دوستی قبول کر لی ہے۔'' مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ میں نے اور مہ جبیں نے بھی اس بار مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔،،

''بہت خوب پھر تو آپ دونوں سے دوستی کرنے کا مزہ ہی اور ہے۔'' مادام جوزفین نے کہا۔ اب ہم دونوں مادام جوزفین اور اس کے ساتھیوں چاروں مرد اور دونوں خوبصورت اور جوان لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور پھل کھانے لگے جو معلوم نہیں اس نے ابھی تک رکھے ہوئے تھے اور ٹھنڈے تھے جیسے کسی فریج سے نکالے گئے ہوں۔ پھل کے بعد ہمیں مشروب دیا گیا۔

میں نے دیکھا کہ مس جینی فر نے ہم دونوں کو ایک ٹرے میں بھرے نو گلاس دیے تھے اور اس کے ہاتھ ہلکے سے کانپ رہے تھے جیسے وہ کسی گناہ کا مرتکب ہو رہی ہو۔ پیو دوستو بہت لذیز مشروب ہے۔ مادام جوزفین نے میری توجہ اپنی طرف کی۔ ہاں ہاں کیوں نہیں میں نے کہا اور مشروب اٹھا لیا اور مہ جبیں شائد اس نے مس جینی فر کے ہاتھوں کو نہیں دیکھا تھا ورنہ اس جیسی باخبر اور ہر چیز پر کھنے والی لڑکی ہونے والے خطرے کو بھانپ لیتی لیکن مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ مہ جبیں جیسی ذہین لڑکی اس سازش کو مجھ سے پہلے ہی بھانپ چکی ہے اور لیکن مجھے ابھی کچھ نہیں بتایا اور بس خاموش ہے۔

میں نے واضح محسوس کیا کہ مادام جوزفین کی نظروں میں میرے لیے محبت اور پیار بھرا ہوا تھا اور وہ مہ جبیں کو اپنی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھ رہی تھی لیکن ہم دونوں سے ہنس ہنس کر باتیں کر رہی تھی اور مادام جوزفین نے فوراً مہ جبیں کا گلاس اٹھا کر اس کے سامنے رکھ دیا تھا اور اشارے سے مس جینی فر کو پیچھے ہٹنے کا کہا۔ مہ جبیں نے مادام جوزفین کے اصرار پر مشروب اٹھایا اور پینے لگی تو میں بھی پینے لگا جو واقعی تھا تو بہت لذیذ مگر اس کا ذائقہ خوش گوار ہونے کے ساتھ کچھ عجیب تھا اور مادام جوزفین اور اس کے ساتھی بھی یہ مشروب پینے لگے۔ اچانک مجھے شدید گہری نیند کا غلبہ ہوا۔

''مہ جبیں اگر تم نے باتیں کرنی ہیں تو کرو میں کیبن میں سونے جا رہا ہوں۔'' میں نے کہا۔

''ہاں شہباز مجھے بھی سخت نیند آ رہی ہے میں بھی چلتی ہوں باتیں تو پھر کل بھی ہو سکتی ہیں۔'' مہ

جبیں نے کہا اور وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔اب میں اور مہ جبیں دونوں کیبن میں گئے جو ہمارے لیے مخصوص کیا گیا تھا۔اس میں جا کر میں اپنے بستر پر لیٹ گیا۔میں نے دیکھا کہ مہ جبیں نے فوراً کیبن کا دروازہ لاک کر دیا تھا اور تیزی سے میری طرف بڑھی اور اس کی حالت ایسی تھی جیسے جھوم رہی ہو اور ابھی گری۔

''شہباز آپ نے سونا ہرگز نہیں ہے اور میں بھی نہیں سو رہی کیونکہ مادام جوزفین نے مشروبات میں کوئی نشہ آور چیز ملائی ہے۔مہ جبیں نے کہا۔مجھے بھی لیٹنے سے منع کر دیا تو میں بھی اٹھ کر بیٹھ گیا۔

''ہاں مہ جبیں ہم پھنس چکے ہیں لیکن فکر نہ کرو میں نے اپنی زندگی بھر کا ساتھ تمہارے ساتھ نبھانے کا پکا عزم کر رکھا ہے مہ جبیں تم میری ہو اور میری رہو گی تم میری روح میں بس چکی ہو اور اب تمہارے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتا تم میری ہو اور انشاللہ میری ہی رہو گی۔''میں نے شدید نیند کے باوجود جذباتی لہجے میں کہا تو مہ جبیں کا حسین ترین چہرہ خوشی اور مسرت سے چمک اٹھا اور اس کے چہرے پر پھر شرم وحیا کی سرخیاں دور گئیں لیکن اس نے بدستور شرماتے ہوئے انشاللہ کہا اور اپنی غزالی اور جھیل جیسی حسین ترین آنکھیں جھکا لیں۔کچھ دیر بعد اس نے اپنا سر اٹھایا اور اس کی آنکھوں میں میرے لیے محبت کے دیے جل رہے تھے۔

''شہباز میری خوش نصیبی ہو گی کہ میں آپ جیسے عظیم انسان اور خوبرو شکاری کی دلہن بنی۔''مہ جبیں نے انتہائی دلکش انداز سے محبت اور چاہت بھرے لہجے میں کہا۔

چند لمحوں بعد اس نے میری طرف محبت بھری نظروں سے دیکھا اور اپنے سر کو اس طرح جھٹکنے لگی جیسے اپنی آنکھوں سے شدید نیند کے غلبے کو دور کرنا چاہتی ہو لیکن شائد مشروب اپنا اثر کر چکا تھا اور مہ جبیں تیزی سے اٹھی اور واشروم گھس گئی شائد وہ منہ دھونے گئی تھی لیکن اس دوران میری آنکھیں نیند کی شدت سے بوجھل ہونے لگی تھیں اور میں بے اختیار بستر پر لڑھک گیا حالانکہ مجھے مہ جبیں نے منع بھی کیا تھا لیکن میں خود پر قابو نہ کر پایا تھا اور بے خود ہو کر بے ہوشی کی نیند سو چکا تھا۔

معلوم نہیں کب تک میں گہری نیند سوتا رہا لیکن صبح میری آنکھ کھلی تو میں نے دیکھا کہ مہ جبیں اپنے بستر پر نہیں تھی۔ میں گھبرا کر اٹھ بیٹھا اور مہ جبیں کو آوازیں دیں لیکن جواب ندارد تھا۔ اب میں تیزی سے اٹھا اور واشروم کا ڈور کھٹکھٹایا لیکن اندر سے جواب ندارد تھا۔ میں نے دیکھا کہ کیبن کا دروازہ جو رات کو مہ جبیں نے بند کیا تھا وہ کھلا ہوا تھا میں تیزی سے باہر نکلا تو یہ دیکھ کر حیران ہوگیا کہ مادام جوزفین سمیت اس کے تمام ساتھی بے ہوش تھے البتہ لانچ ایک بہت لمبی رسی کے سہارے کنارے سے دور جنگل میں ایک درخت سے بندھی ہوئی تھی اور لانچ بندھی تھی اور مادام جوزفین سمیت سب لانچ پر لڑھکے ہوئے تھے جیسے ہماری طرح بے حال ہو کر گر پڑے ہوں۔

مگر افسوس کہ مجھے مہ جبیں کہیں نظر نہ آئی میری دل کی دھڑکن میری چاہت میرے دل کا شکار کرنے والی حسین آنکھوں حسین چہرے والی بہادر شکاری حسینہ لانچ میں کہیں نہیں تھی۔ میں تیزی سے آگے بڑھا اور مادام جوزفین کو اٹھانے کی کوشش کی تو کچھ دیر بعد اس نے کسمساتے ہوئے اپنی آنکھیں کھول دیں اور اس کی آنکھوں میں ایسے حیرت تھی جیسے وہ اپنے اس طرح لڑھک کر گرنے سے بہت حیران ہو۔ ارے یہ کیا یہ مجھے کیسا چکر آیا تھا اور میری لانچ رکی ہوئی کیوں ہے اور میرے ساتھیوں کو کیا ہوا ہے۔ مادام جوزفین نے حیرت سے چلاتے ہوئے کہا اور ہزیانی انداز میں تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھی اور غصے سے ان سب کو اٹھانے لگی تو نیند میں ڈوبے اس کے ساتھی اٹھنے لگے تھے اور اٹھ کر اپنی حیرت پر حیران ہونے لگے تھے۔ میں غور سے سب کے چہروں کو دیکھنے لگا۔

''مادام جوزفین! مہ جبیں کہاں ہے وہ نہ کیبن میں ہے اور نہ ہی لانچ میں کہیں ہے اور نہ واشروم میں ہے اور عرشے پر بھی نہیں ہے آخر وہ کہاں ہے۔'' میں نے قدرے چیختے ہوئے کہا۔

''سوری شہباز تم دونوں میرے مہمان تھے اور ہم نے دوستی کی ہے میں خود اپنی حالت پر حیران ہوں لگتا ہے ہم سب نے کوئی ایسا مشروب پیا ہے جو خراب ہونے کے بعد نشہ آور چیز بن گئی تھی اور ہم سب بے حال ہوتے گئے لیکن یہ لانچ کو کس نے رسی سے باندھا ہے اور مہ جبیں کہاں

ہے۔'' مادام جوزفین نے شدید حیرت سے کہا اور اس کے چہرے پر واقعی اس طرح حیرت اور پریشانی تھی جیسے کچھ نہیں جانتی ہو۔

''مادام مجھے معلوم ہے مس مہ جبیں کہاں ہیں اور یہ لانچ کو رسی کس نے باندھی ہے۔'' مس ڈورتھی نے کہا تو مادام جوزفین چونک کر اسے دیکھنے لگی۔

''اب جلدی بولو کیا بات ہے اور مہ جبیں کہاں ہے۔'' مادام جوزفین نے بدستور حیرت اور پریشانی سے کہا اور میں غور سے مادام جوزفین کے چہرے کو دیکھنے لگا جو واقعی پڑیشان تھا۔

''مادام! مس مہ جبیں واقعی ایک بہادر اور ہمت والی لڑکی ہیں میں نے دیکھا تھا کہ مشروب پینے کے بعد مسٹر شہباز اور مس مہ جبیں کیبن میں چلے گئے تھے اور ہم سب ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک ہم سب پر شدید نیند کا غلبہ ہونے لگا تھا اور مادام آپ سمیت ہم سب لڑھک کر نیچے گرے تھے اور اسی دوران میں نے دیکھا کہ مس مہ جبیں اپنے کیبن سے نکل رہی تھیں اور ان کا سر جھوم رہا تھا جیسے شدید نیند کے غلبے میں ہوں لیکن انہوں نے مجھے ہوش میں دیکھا تو مجھ سے کسی لمبی رسی کا پوچھا تو میں نے ان کو رسی والی جگہ بتا دی جہاں لمبی رسی موجود تھی۔ چونکہ لانچ رکنے کے بعد اس کا رخ پانی کی بہاؤ کے ساتھ واپسی کا ہو چکا تھا اس لیے مس مہ جبیں لڑھکتے ہوئے فوراً رسی کی طرف بڑھی تھیں اور لانچ سے باہر کود گئی تھی اور غالباً انہوں نے رسی باندھی تھی کیونکہ اس کے بعد مجھے ہوش نہیں رہا تھا اور میں بھی سب کی طرح لڑھک گئی تھی مگر مس مہ جبیں اس کے بعد لانچ میں کیوں نہیں آ سکیں اس کا مجھے معلوم نہیں ہے۔'' مس ڈورتھی نے کہا تو میں اس کی طرف غور سے دیکھنے لگا جس کے چہرے پر پریشانی اور شدید حیرت تھی۔

''اوہو کہیں مس مہ جبیں نیند کے شدید غلبے سے جنگل میں تو کہیں نہیں گر پڑیں۔'' اس بار مس جینی فر نے کہا تو میں چونک پڑا۔

''چلو جلدی کرو مس مہ جبیں کو فوراً ڈھونڈو۔'' مادام جوزفین نے کہا اور مادام جوزفین سمیت سب لانچ سے باہر نکلے اور ساحل سے کچھ فاصلے پر جہاں جنگل کا وسیع عریض سلسلہ پھیلا ہوا تھا

وہاں بھاگے اور جس جگہ رسی بندھی ہوئی تھی اس کے ارد گرد مہ جبیں کو تلاش کرنے لگے اور میں خود پاگلوں کی طرح مہ جبیں کو آوازیں دینے لگا اور اسے ڈھونڈنے لگا۔

افسوس کہ مہ جبیں کا دور دور تک کوئی نشان نہیں تھا۔اسی دوران مہ جبیں کے پراسرار غائب ہونے کی وجہ سے میں شدید پریشان تھا لیکن پھر بھی میرے شکاری تجربے نے مجھے چونکا دیا تھا۔ بھاگو سب لانچ کی طرف یہاں خونخوار بھیریوں کا گروہ آ رہا ہے۔میں تیزی سے چیخا اور لانچ کی طرف بھاگا تو میری بات سن کر مادام جوزفین اور اس کے ساتھی ہراساں ہو گئے اور سب تیزی سے لانچ کی طرف بھاگے اور اس میں آ گئے اور رائفلیں اٹھا لیں۔

اسی دوران تقریباً تیس کے قریب انتہائی طاقت ور اور سرخ انگارہ آنکھوں والے بھیریے دندناتے ہوئے یہاں آئے لیکن اس دوران پہلے ہی مادام جوزفین کے ساتھیوں نے درخت سے بندھی رسی کو نشانہ لے کر بندوق سے رسی کو توڑ دیا تھا اور اسے لانچ کی طرف کھینچ لیا اور لانچ کو سٹارٹ کر دیا۔

''نہیں مہ جبیں وہاں کہیں نہیں ہے اگر ہوتی تو مجھے مل جاتی لگتا ہے مہ جبیں کے ساتھ کوئی حادثہ پیش آیا ہے۔''میں نے غمگین لہجے میں کہا۔

''سوری مسٹر شہباز مہ جبیں ہمیں نہیں مل سکی میں اور میرے ساتھیوں نے اسے اچھی طرح تلاش کیا ہے لیکن نہیں ملی اور معلوم نہیں کہاں گئی لیکن میں تمہارے اندازے پر حیران ہوں کہ تم نے دور سے ہی خونخوار بھیڑیوں کے گروہ کو محسوس کر لیا تھا ورنہ ہم سب مشکل کا شکار ہو سکتے ہیں۔مادام جوزفین نے حیرت سے کہا اور مجھ سے پوچھا۔

دراصل میرے شکاری تجربے نے مجھے ہوشیار کیا تھا اور میں نے دور سے ہی بھیڑیوں کے گروہ کی آواز سن لی تھی اور چونک گیا تھا۔اگر مہ جبیں ہوتی تو وہ کسی درخت پر چڑھ کر اپنا دفاع کر لیتی وہ بہت صلاحیتوں والی اور شیرنی کی طرح بہادر لڑکی ہے ہاں اگر مجھے مہ جبیں کے بارے میں معلوم ہوتا کہ وہ بھیڑیوں کے گروہ میں مشکل کا شکار ہے تو میں درختوں پر چڑھنے کو ترجیح دیتا اور

بھیڑیوں کا مقابلہ کرتا لیکن مہ جبیں کو شائد اغوا کیا گیا ہے یا اسے دریا برد کیا گیا ہے میں نے شکی نگاہوں سے مادام جوزفین کی طرف خشک نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''دراصل مجھے مادام جوزفین پر شک تھا اور مجھے اس حسین امریکی لڑکی سے کوئی محبت نہیں تھی اور میری چاہت اور محبت تو صرف میری مہ جبیں تھی جس کی خاطر میں نے ملکہ تامنی جیسی سانولی مگر بہادر اور صاف کردار کی ہمت والی اور حسین ترین دوشیزہ کو نظر انداز کر کے اپنی مہ جبیں کے لیے مگر مچھ کے کنویں میں چھلانگ لگائی تھی اور مادام جوزفین بے شک بے پناہ حسین سہی لیکن مہ جبیں اس سے بھی حسین تھی اور شیرنی کی طرح بہادر اور شرم وحیا کا پیکر اور ہمت والی شکاری حسینہ تھی۔

''شہباز سب کچھ تمہارے سامنے ہے ہم خود اس مشروب سے بے حال ہوئے ہیں اور میری ماتحت نے تمہیں مہ جبیں کے بارے میں بتا دیا ہے اب اگر تم مجھ پر شک کرو گے تو تمہاری مرضی میں تمہیں نہیں روکوں گی لیکن میں بے قصور ہوں اگر تم کہتے ہو تو میں اور میرے ساتھی پھر جاتے ہیں اور بھیریوں کا اسلحے کے زور پر مقابلہ کرتے ہیں اور مہ جبیں کو پھر تلاش کرتے ہیں شائد وہ کسی درخت پر موجود ہو اور ہمارے انتظار میں ہو۔'' مادام جوزفین نے افسردہ لہجے میں کہا جیسے مہ جبیں کے پراسرار گم ہونے کا اسے بھی بے حد دکھ ہو۔

''نہیں مہ جبیں وہاں اگر ہوتی تو مل جاتی کیونکہ ہم نے اسے جنگل میں کافی تلاش کیا ہے۔'' میں نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے یہ بات تو کہ دی لیکن مہ جبیں کے بغیر میرا دل کٹ کر رہ گیا تھا اور کوئی چیز اچھی نہیں لگ رہی تھی اور مجھے مادام جوزفین پر مکمل شک بھی تھا کہ اس مکار حسین امریکی لڑکی نے مہ جبیں کو کسی بھرپور پلاننگ کے تحت کہیں دریا میں پھینکوا دیا ہے لیکن مادام جوزفین اور اس کے ساتھی ایسے غمزدہ تھے جیسے ان کو مہ جبیں کی پراسرار گمشدگی کا بہت دکھا ہو اس سے میرا شک اندیشوں میں بدل گیا کہ شائد یہ لوگ سچے ہی ہوں۔

''شہباز پلیز غم نہ کرو اگر قدرت کو تمہیں تمہاری مہ جبیں سے ملانا ہوا تو ملا دے گی اور اگر مہ جبیں تمہارے نصیب میں نہیں تو پھر تمہیں نہیں ملے گی تم ایک بہادر شکاری ہو خود پر قابو رکھو

۔'' مادام جوزفین نے مجھ سے ہمدردی سے جگاتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے اب بولو تمہارا مقصد کیا ہے اور تم یہاں ان خطرناک جنگلوں میں کن دفینوں کو تلاش کرنے آئی ہو۔'' میں نے خشک لہجے میں پوچھا کیونکہ مہ جبیں کے پراسرار اغوا نے میری تمام شوخیوں اور مسکراہٹ کو ختم کر دیا تھا۔

''شہباز تم خود شکاری ہو اور جانتے ہو کہ تاریک جنگلوں میں بعض جگہ دفینے چھپے ہوتے ہیں اور میں تمہیں میپ دکھاتی ہوں جس کے مطابق ایمزون کے تاریک جنگلوں کے کالے جنگلوں میں دفینے دفن ہیں۔'' مادام جوزفین نے کہا اور اپنے خیمے میں چلی گئی۔

کچھ دیر بعد واقعی ایک پرانا کاغذ لے کر آئی جس میں ایک نقشہ بنا ہوا تھا جس میں ایمزون کے جنگلات میں کالے جنگلات میں دفینے کا نشان اور کچھ نشانیاں بنی اور لکھی ہوئی تھیں۔

''تمہیں یہ میپ کہاں سے ملا۔'' میں نے بدستور غم آلود نگاہوں سے پوچھا تو مادام جوزفین خاموش ہو گئی۔

''ابھی نہیں تم ابھی فکر مند ہو اور پریشان ہو پھر تمہیں بتاؤں گی تم آرام کرو اور پریشان ہونا چھوڑ دو تو پھر تمہیں ان دفینوں کے بارے میں تمام باتیں بتاؤں گی۔'' مادام جوزفین نے میری غمزہ حالت کو دیکھتے ہوئے سنجیدگی سے کہا اور خاموشی سے دفینے کا نقشہ لیے اپنے کیبن میں چلی گئی۔

میں بھی خاموشی سے اٹھا اور مادام جوزفین کے ساتھیوں کو دیکھا جو سب غمزدہ تھے اور ان کے غمگین چہروں کو دیکھتا اپنے کیبن میں چلا گیا جو مہ جبیں کے بغیر ویران تھا۔ میں بستر پر لیٹ گیا جیسے اب مجھے کسی چیز سے کوئی غرض نہ ہو۔ میں لیٹا رہا اور مہ جبیں کے حسین اور شرم و حیا کے پاکیزہ چہرے کا تصور کر کے میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو آ گئے حالانکہ میں نے آج تک کسی لڑکی کے لیے آنسو نہیں بہائے تھے لیکن مہ جبیں جیسی شیرنی جیسی بہادر اور پاکیزہ لڑکی نے مجھے ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔

میں لیٹا رہا دوپہر کو مجھے مس جینی فر نے کھانا پیش کیا اور کہا کہ یہ آپ کا ہی کھانا ہے جسے گرم کر کے پیش کیا گیا ہے پلیز اسے کھالیں کیونکہ پریشان ہونا مسلے کا حل نہیں۔ میں نے دیکھا کہ مس جینی فر کے چہرے پر شدید غم تھا۔ مہ جبیں کے ساتھ کیا کیا گیا ہے۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں پوچھا۔

''مسٹر شہباز پلیز آپ ابھی تک پریشان ہیں مس ڈورتھی آپ کو سب بتا چکی ہیں اور مجھے بھی مس مہ جبیں کی پریشانی ہے اس لیے پلیز مجھ سے ایسے سوال نہ کریں اور اب پریشان ہوں نہ چھوڑ کر کھانا کھائیں یہی آپ کے لیے بہتر ہے۔'' مس جینی فر نے غمگین لہجے میں کہا اور میرے کیبن سے چلی گئی۔

میری بھوک مر چکی تھی اس لیے میں نے کھانے کی طرف دیکھا بھی نہیں۔ اسی طرح رات ہوگئی اور اگلا دن بھی آ گیا اور لانچ کا سفر جاری تھا۔ مس جینی فر نے میرا کھانا دوبارہ کچن میں رکھ دیا تھا اور دوبارہ ہرن کے گوشت کے ٹکڑے گرم کر کے میرے سامنے رکھ دیے۔

''ہم مغربی لوگ رشتوں پر اتنا اعتماد نہیں کرتے وہ بھی کسی غیر سے لیکن آپ مجھے اپنے بھائی کی طرح اچھے لگتے ہیں اور مجھے اپنی بہن سمجھتے ہیں تو پلیز فار گاڈ سیک اب ناشتہ کر لیں ورنہ اس طرح تو آپ کی حالت خراب ہوجائے گی۔'' مس جینی فر نے کہا تو میں نے چونک کر اور حیرت سے دیکھا۔

پہلی بار کسی نوجوان اور حسین لڑکی نے مجھے اپنا عاشق اور دوست بنانے کے بجائے بھائی بنانے کو ترجیح دی تھی یا شائد جانتی تھی کہ ان کی مادام کے ہوتے ان کی دال نہیں گل سکتی لیکن جو بھی تھا مس جینی فر نے مجھے اپنا بھائی کہا تھا۔

''ہاں مس جینی فر تم میری بہن ہو تو سچ بتاؤ مہ جبیں کہاں ہے اور اس کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا ہے۔'' میں نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''آپ پھر اسی الجھن میں ہیں پلیز کھانا کھائیں اور باہر چلیں کیونکہ بقول مادام جوزفین کے

ابھی کچھ دیر بعد کالا جنگل شروع ہونے والا ہے اور وہ آپ کی پریشانی پر خود بھی پریشان ہیں۔‘‘ مس جینی فر نے کہا اور کیبن سے باہر چلی گئی۔ واقعی اس نے درست کہا تھا کہ بھوکا رہنا پریشانی کا حل نہیں تھا اس لیے میں واشروم گیا اور فراغت کے بعد ناشتہ کرنے لگا اور اب پہلی بار مہ جبیں میرے ساتھ ناشتے میں شریک نہیں تھی کیونکہ کل تو میں نے مہ جبیں کی پریشانی میں سارے دن کھانا نہیں کھایا تھا اس لیے آج پریشانی کے باوجود بھوک بھی ستا رہی تھی۔

ناشتے کے بعد میں باہر نکلا تو میں نے دیکھا مادام جوزفین جس کا حسین چہرہ سپاٹ تھا اور اس میں مسکراہٹ نہیں تھی اور مجھے دیکھ کر اٹھ کھڑی ہوئی اور میرا استقبال کیا۔

’’شہباز۔ میپ کے مطابق اور میرے اندازے کے مطابق ایمزون کے طویل ترین جنگلات میں اب کالا جنگل شروع ہونے والا ہے جو ہمارا ٹارگٹ ہے اور ہم مہذب دنیا سے اتنی دور اب تک خوار ہو رہے ہیں۔‘‘ مادام جوزفین نے سنجیدہ لہجے میں اور شائستگی سے کہا۔

’’ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ ہوں اور سب مل کر دفینے حاصل کریں گے اور خطرات میں تم مجھے پیچھے نہیں پاؤ گی۔‘‘ اس بار میں نے ایک نئے جذبے سے کہا کیونکہ اب پریشانی سے اور ان سے الجھنے سے کوئی فائدہ نہیں تھا اور میرے فیصلے پر مادام جوزفین کے حسین چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

’’بہت خوب مسٹر شہباز مجھے آپ جیسے مخلص دوست کی دوستی پر فخر ہے۔‘‘ مادام جوزفین نے مجھے حوصلے میں دیکھ کر دلکش مسکراہٹ سے کہا۔ میں دریا اور دونوں اطراف گھنے جنگلات کو دیکھنے لگا جس کا وسیع عریض سلسلہ معلوم نہیں اور کتنا طویل تھا لیکن ہم جنگل میں نہیں بلکہ دریا کے مسافر تھے اور مادام جوزفین اپنے ساتھ واقعی بہت سارا فیول اور دیگر انتظامات کر کے ہی آئی تھی۔

’’شہباز میرے ساتھ میرے خیمے چلو میں تم سے دفینوں کے بارے میں ڈسکس کرتی ہوں جس کا تم نے کل پوچھا تھا لیکن کل تو پریشان تھے لیکن اب قدرے تمہاری حالت بہتر ہے مجھ پر اعتبار ہے تو میرے کیبن میں چلو میرے ساتھ۔‘‘ مادام جوزفین نے التجایا انداز میں کہا تو میں

چونک کر اسے دیکھا۔

''او کے چلو میں تیار ہو۔'' میں نے طویل سانس لے کر کہا اور اس کے ساتھ اس کے کیبن میں آ گیا جو کافی بڑا تھا اور سجا ہوا تھا اور اس میں شراب کی بوتلیں اور دیگر اہم چیزیں بھی پڑی تھیں۔

''بیٹھو شہباز تمہارا شکریہ تم نے مجھ پر اعتبار کیا۔'' مادام جوزفین نے دلکش مسکراہٹ سے کہا اور آہستگی سے میرا ہاتھ تھام کر مجھے اپنے بستر پر بٹھا دیا جو اس بڑے کمرے کے ہونے کے باوجود اکلوتا بستر تھا۔ میں بستر پر بیٹھ گیا تو یہ دیکھ کر حیران ہو گیا اور چونک گیا کہ مادام جوزفین کے ہاتھ میں ایک پسٹل تھا۔ جوزفین میرے قریب آ گئی اور میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا کہ یہ کیا چکر ہے۔

''شہباز تم ابھی تک مجھ پر مہ جبیں کی پراسرار گمشدگی کا شک کر رہے ہو اگر تمہیں واقعی مجھ پر شک ہے تو یہ پسٹل بھرا ہوا ہے ساری گولیاں میرے سینے پر اتار دو اب سب کچھ تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔'' مادام جوزفین نے جذباتی انداز میں بھرا ہوا پسٹل میرے ہاتھ میں تھماتے ہوئے کہا۔

''یہ کیا مذاق ہے تم مجھے یہاں دفینوں کے بارے میں اور کسی میک کے بارے میں بتانے لائی تھی۔'' میں نے حیرت سے کہا۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ پسٹل فل تھا اور ایک دفعہ تو میرا دل کیا کہ ساری گولیاں اس حسین امریکی لڑکی کے سینے میں اتار دوں لیکن میں نے ایسا نہ کیا۔

''گاڈ نے تمہیں اتنا پرکشش بنایا ہے اور تم اتنے سمارٹ اور سحر انگیز شخصیت کے مالک ہو کہ کوئی بھی لڑکی تمہیں دیکھ کر بہک سکتی ہے اور سچ پوچھو تو میں بھی بہک گئی تھی لیکن مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تم مہ جبیں سے محبت کرتے ہو اب مہ جبیں پراسرار طور پر غائب ہے تو تم ابھی تک مجھ پر شک کر رہے ہو اور سچی بات تو یہ ہے کہ میں تم پر مرمٹی ہوں اور تم میرے عاشق بن چکے ہو بے شک مجھ سے پیار نہ کرو لیکن سچا دوست تو مان سکتے ہو اگر مجھ پر شک ہے تو بے شک گولیاں اتار دو تمہارے سامنے نہتی کھڑی ہوں تمہارے پاس موقع ہے لیکن اگر مجھے نہیں مار سکتے تو مجھ پر بھروسہ کرنا ہوگا

اور میری محبت نہ سہی میری دوستی کو قبول کرنا ہوگا تم جیسے دوست پر مجھے ہمیشہ فخر رہے گا۔'' مادام جوزفین نے انتہائی ٹھہرے ہوئے لفظوں میں التجا یہ کہا تو میں نے طویل سانس لیا اور پسٹل کو اس کے ہاتھ میں تھما دیا تو مادام جوزفین حیرت سے مجھے دیکھنے لگی۔

''او کے مجھے تم پر اعتبار ہے اور تمہاری دوستی مجھے قبول ہے۔'' میں نے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ مہ جبیں کے پراسرار یہاں سے چلے جانے پر میری مسکراہٹ تو ختم ہو چکی تھی لیکن بناوٹی مسکراہٹ ضرور چہرے پر موجود تھی۔ مجھے مسکراتا دیکھ کر مادام جوزفین کے حسین چہرے پر ایک دلکش مسکراہٹ آ گئی اور میں یہ دیکھ کر حیران ہو گیا کہ مادام جوزفین فوراً جھک کر میرے پاؤں کو پکڑ لیا۔

''میرے محبوب تمہارے قدموں کی خاک بن کر رہوں گی بس میرا دل مت توڑنا میں تمہاری غلام بن کر رہوں گی۔'' مادام جوزفین نے جزباتی لہجے میں کہا۔

اسی دوران میں نے دیکھا کہ مس جینی فر یہاں خیمے سے گزر رہی تھی اور اس نے ایک نظر مادام جوزفین کو میرے پاؤں پکڑے دیکھا تو اس کے چہرے پر شدید حیرت تھی لیکن وہ فوراً ہی آگے بڑھ گئی اور مادام جوزفین چونکہ میرے پاؤں پکڑے ہوئے تھی اور اسی کی توجہ مجھ پر مرکوز تھی اس لیے وہ مس جینی فر کو نہیں دیکھ سکی تھی۔ میں نے اس کے ہاتھ اپنے پاؤں سے ہٹا دیے۔

''چلو بس بس ٹھیک ہے مجھے تمہاری دوستی قبول ہے لیکن اب بس کرو اور اپنے دوست کو بتاؤ کہ تم نے یہ سفر کس لیے کیا ہے اور کہاں دفینے موجود ہیں اور تم کیسے ان کو ڈھونڈ پاؤ گی۔'' میں نے پھر سے بناوٹی مسکراہٹ سے کہا۔

مادام جوزفین کی آنکھوں میں فتح اور خوشی کی مسکراہٹ نمودار ہو گئی جیسے آخر کار اس نے مجھے جیت ہی لیا ہو اور ویسے بھی مہ جبیں بھی اب یہاں نہیں تھی جو اس کی راہ میں رکاوٹ بنے۔

''تمہارا شکریہ شہباز تو اب سنو میں نے یہ سفر اس میک کے مطابق کس لیے کیا ہے۔'' اب مادام جوزفین مجھے بتانے لگی۔ دراصل مجھے یہ میک ایک جوہری نے دیا تھا جو میرا پرانہ واقف کار

ہے اور جوہری گرٹ جو عرصہ پانچ سالوں سے میرے بزنس میں میرا معاون بھی رہا ہے اور میرے ڈیڈی کا دوست بھی رہا ہے۔

''گرٹ کے بقول اسے یہ میپ ایک بڑے سمگلر نے دیا ہے جو مر چکا ہے اور بقول اس کے وہ خزانے تک پہنچ چکا تھا لیکن کسی وجہ سے اسے حاصل نہیں کر سکا تھا اور اس نے مرنے سے پہلے دفینے کا میپ بنا دیا تھا اور گرٹ کو دیا تھا جس کی اس سے بہت پرانی دوستی تھی اور چونکہ گرٹ میرے ڈیڈی کا بہت پرانہ دوست بھی تھا اور مجھے بھی جنگلات میں شکار کا شوق تھا اور جب بقول گرٹ کے میپ مجھے ملا تو میں اپنے خاص ماتحتوں کے ساتھ اس سفر پر روانہ ہوگئی۔'' مادام جوزفین نے کہا۔

''حیرت ہے تم نے اس سمگلر کے دیے ہوئے دفینے کے میپ پر یقین کر لیا۔'' میں نے حیرت سے کہا۔

''مجھے گرٹ نے جس انداز سے یقین دلایا تھا اور میری بہادری اور لگن سے واقف تھا اس کے اعتماد پر میں اس سفر پر روانہ ہوں اور برزیل پہنچ کر لانچ اور دیگر سب چیزوں کا بندوست میرے لیے کوئی مشکل نہیں تھا اور بقیہ سب حالات تمہارے سامنے ہیں۔'' مادام کو جوزفین نے مسکراتے ہوئے یقین سے کہا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''ٹھیک ہے اب باہر چلو اور کالے جنگلوں کو بھی دیکھ لیتے ہیں اور وہاں پہنچ کر دفینوں کو تلاش کرتے ہیں۔'' میں نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے حسین چہرے پر بھی دلکش مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

تم واقعی بہادر لڑکی ہو حالانکہ ایک مرے ہوئے سمگلر کی باتوں پر یقین کرتے ہوئے امریکہ سے اتنی دور کا سفر کیا ہے تم میں ایک لگن ہے کہ جس چیز کو پانے کا ارادہ کرتی ہو اسے پا کر ہی دم لیتی ہو چاہے ہو کچھ بھی ہو۔'' میں نے معنی خیز انداز میں کہا تو مادام جوزفین نے مجھے چونک کر دیکھا۔

''ہاں شہباز میں واقعی جس چیز کے پیچھے پڑتی ہوں اسے پا کر ہی دم لیتی ہوں لیکن سچی بات

یہ ہے کہ پہلی بار میں اپنے حکم اور سختی سے نہیں بلکہ دل سے اور التجا سے تم جیسے انمول انسان کی محبت پانے کی کوشش کی ہے۔'' مادام جوزفین نے کہا تو مجھے ایسا لگا کہ اس کی بات میں سچے جذبات ہیں۔ اب ہم دونوں کیبن سے باہر نکلے اور لانچ میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

مجھے ابھی تک یہ بات ہضم نہیں ہو رہی تھی کہ مہ جبیں بے شک بہادر لڑکی تھی لیکن اس جیسی بے حد ذہین لڑکی لانچ سے نکل کر رات کو ساحل سے کچھ فاصلے پر خطرناک جنگل میں رسی سے لانچ کو کیوں باندھنے گئی تھی کیونکہ یہ سب تو فضول تھا ہم لانچ کے اندر تھے اور یہاں مگر مچھ اور دیگر خطرات نہیں آسکتے تھے اور ویسے بھی لانچ کا انجن بند ہونے سے دریا کے بہاؤ کے تحت لانچ کو واپسی کے سفر پر روانہ ہونا تھا جو کہ ہمارے لیے اچھی بات تھی لیکن اب کسی سے ایسے سوال کرنا بھی فضول تھا کیونکہ یہ سب پورے جذبے سے خود کو سچا ثابت کر چکے تھے ویسے بھی ان سے الجھنا خود کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا۔

''کیا سوچ رہے ہو پرنس کیا اب بھی مجھ سے ناراض ہو۔'' مادام جوزفین نے دلکشی سے ہندوستانی زبان میں کہا تو میں اس کے پرنس کہنے پر چونک گیا۔

''ہاں شہباز تم چونکو مت کیونکہ تم واقعی کسی پرنس سے کم نہیں اور میں مادام جوزفین کسی مرد سے متاثر نہیں ہوئی لیکن تم نے میرے دل کے چین کو لوٹ لیا ہے۔'' مادام جوزفین نے کہا تو میں مسکرانے لگا گو کہ مجھے مادام جوزفین جیسی حسین ترین لڑکی سے کوئی محبت اور دلچسپی نہیں تھی کیونکہ میرے دل کا سکون تو میری مہ جبیں ہی بن چکی تھی لیکن پھر بھی واپسی کے سفر تک میں نے مادام جوزفین کا ساتھ دینے کا ارادہ کر لیا تھا۔

اس طرح کالے جنگلات کو دیکھنے کے لیے ہم شام تک سفر پر رہے اور ایسا کوئی جنگل نظر نہ آیا جس سے مجھے ایسا لگنے لگا کہ مادام جوزفین بس اپنے جذباتی لگن سے بس فضول ہی کسی دفینے کی تلاش میں نکلی ہے۔ ارے وہ دیکھو کالا جنگل شروع ہو چکا ہے۔ کچھ دیر بعد مادام جوزفین کے ساتھی مس ڈورتھی اور کاسٹر نے اونچی آواز میں کہا تو میں نے اور مادام جوزفین نے بھی چونک کر

دیکھا۔ واقعی یہاں جنگل کے درخت مجھے ایسے لگ رہے تھے جیسے سیاہ رنگ کے ہوں۔

مجھے مادام جوزفین کے دکھائے ہوئے میپ پر پہلے شک تھا لیکن ایسے جنگلات کو دیکھ کر میں بھی حیران ہو گیا کیونکہ میں پہلے بھی برازیل کے جنگلات اپنے ساتھیوں کے ساتھ آ چکا تھا لیکن ایسے کسی کالے جنگل کا نام نہیں سنا تھا۔ مادام جوزفین کے چہرے پر فتح کی مسکراہٹ تھی۔

''کیوں پرنس میں نے کہا تھا نہ کہ میں ایسے ہی کسی سفر پر نہیں نکلتی دیکھ لو تمہارے سامنے کالے جنگلات کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔'' مادام جوزفین نے خوشی اور فخر سے کہا۔

''ہاں مادام جوزفین مجھے تمہاری بات پر یقین آ گیا ہے لیکن میپ کے مطابق ان کالے جنگلوں میں کتنی دور جانا ہو گا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''بس تین کلومیٹر دریا کے اندر رہ کر آگے بڑھتے ہیں پھر میپ کے مطابق رکنا پڑے گا اور جنگل میں جانا پڑے گا اور اصل ایڈونچر مہم تو آگے شروع ہو گی۔'' مادام جوزفین نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا۔

اب لانچ میں لگے میٹر کے مطابق تین کلومیٹر کا فاصلہ طے کیا پھر لانچ کو روک دیا گیا اور اسے دریا کے ساحل کے قریب لے آئے سوائے مادام جوزفین کے اس کے تمام ماتحت لانچ سے نکلے اور لانچ کو رسی کے سہارے ساحل سے کچھ دور جہاں جنگل شروع ہو رہا تھا وہاں تک لے گئے اور اسلحے کو تھامے اور تیز رفتار ٹارچوں کی روشنی میں لانچ کو دریا کے پانی سے کھینچ کر درختوں میں لایا گیا اور لانچ کو باندھ دیا۔ مادام جوزفین واقعی مجھ پر مکمل طور پر فریفتہ اور مرمٹی تھی اور میری خاطر اور دل خوش کرنے کی کوشش میں لگی ہوئی تھی اور میرا دل جیتنے کی کوشش میں تھی جو مہ جبیں کے سحر میں مکمل طور پر ڈوب چکا تھا۔

خیر یہاں مادام جوزفین کے ماتحتوں نے تین خیمے لگائے جن میں دو خیمے تو اس کے ماتحتوں کے تھے اور ایک خیمہ میرے اور مادام جوزفین کے لیے مخصوص تھا۔ اب چاند کی روشن راتیں تو گزر چکی تھیں اس لیے خیمے کے گرد پھر سے مشعلیں جلا کر نیچے گاڑی گئیں تا کہ درندے یہاں کا

رخ نہ کریں۔ میں نے مہ جبیں کے ساتھ کھانا کھایا اور باقی اس کے چھ ماتحتوں نے ایک ساتھ لیکن ہم دونوں سے الگ کھانا کھایا لیکن میں نے دیکھ لیا تھا کہ ان کو کوئی اعتراض نہیں تھا۔

میں نے ایک بات محسوس کی کہ مادام جوزفین کے بقیہ پانچ ماتحت چاروں مردوں اور مس ڈورتھی سمیت سب نارمل ہو چکے تھے لیکن ابھی تک مس جینی فر جو مجھے اپنا بھائی بنا چکی تھی اس کی آنکھوں میں ابھی تک غم اور افسوس تھا اور مجھے غمگین نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ ان سب کو معلوم تھا کہ میں مہ جبیں کو دل سے چاہتا ہوں اس لیے شائد مہ جبیں کے پراسرار گمشدگی پر مس جینی فر کو زیادہ ہی افسوس تھا۔ خیر کھانا کھانے کے بعد مادام جوزفین کے ساتھیوں میں دو مرد اور ایک لڑکی پہرے پر لگ گئے اور بقیہ تین خیمے میں چلے گئے۔

میں نے دیکھا کہ مس جینی فر اکیلی علیحدہ خیمے میں سونے گئی تھی اور غالباً مردوں اور لڑکیوں کے علیحدہ خیمے تھے۔ میں اور مادام جوزفین باتیں کرنے لگے۔ مادام جوزفین اپنی شکاری زندگی کے گزشتہ واقعات مجھے سنانے لگی جس میں اس نے بتایا کہ بعض دفعہ وہ بال بال یقینی موت سے مرتے مرتے بچتی رہی ہے۔

''جوزفین تم بہادر لڑکی ہو لیکن ان شکاریوں کے ساتھ جو بہادر ہوتے ہیں اور جان جوکھوں پر ڈال کر خطرناک سفر اور خطرناک جانوروں اور خونخوار درندوں کا شکار کرتے ہیں ان کی زندگی میں یقینی موت کے خطرات تو آتے ہیں جن میں بعض دفعہ تم شکاریوں کو موت سے دوچار ہونا ہی پڑتا ہے لیکن پھر بھی اگر زندہ بچ جائے تو یہی چیز اسے مزید بہادر بناتی ہے اور کافی سارا تجربہ دیتی ہے اور ان خطرناک مگر یادگار ایڈونچر کو یاد کر کے شکاری کو خوشی ہوتی ہے۔ میں نے پہلی بار مادام جوزفین کو مادام کہنے کے بجائے صرف جوزفین کہا تو اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی حالانکہ چند دن پہلے جب میں اور مہ جبیں نے مادام جوزفین کی لانچ میں قدم رکھا تھا اس وقت مادام جوزفین نے ہمیں سختی سے کہا تھا کہ اسے یہاں اس کے نام کے ساتھ مادام ضرور پکارا جائے لیکن آج میری چاہت میں ڈوب کر میرے صرف جوزفین کہنے پر غصے کے بجائے خوشی کا اظہا

رکیا تھا۔

''خیر اب میں بھی اسے اپنی شکاری زندگی کے خطرناک واقعات بتانے لگا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ مادام جوزفین جس کی آنکھوں میں میری محبت کے دیے جل رہے تھے اس نے مجھ سے پوچھے بغیر میرے قریب ہوئی اور میرے کندھے پر اپنا سر رکھ دیا۔

''پلیز شہباز مجھے ردمت کرو میں تمہاری کسی کنیز کی طرح غلامی کروں گی میں جانتی ہوں تمہار دل کسی اور کو چاہتا ہے لیکن کم از کم ان جنگلوں میں تو میرا ساتھ دو۔'' مادام جوزفین نے کہا تو میں نے طویل سانس لیا اور گو کہ میرا دل بالکل نہیں چاہ رہا تھا لیکن اس کا دل طورنا مناسب نہ سمجھا اور میں نے اس کے سر کو اپنے کندھے سے الگ نہ کیا۔

''جوزفین تم واقعی بہادر لڑکی ہو لیکن میں کھرا بندہ ہوں اور سچی بات کرتا ہوں مجھے تم سے دوستی کر کے خوشی ہوگی لیکن میرا دل کسی اور کا ہے اور تم یہ سب جانتی ہو اس لیے مجھ سے تعلق صرف دوستی تک ہی رکھنا پلیز آگے مت بڑھنا ورنہ تم جیسی اچھی لڑکی کو دکھ پہنچے گا۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں کہا کیونکہ بے شک مادام جوزفین بے حد پرکشش اور بے حد حسین ترین تھی لیکن میں نے اپنی عادت کے مطابق اسے دھوکہ دینا مناسب نہ سمجھا اور اپنے دل کی بات کر دی۔

''میرے محبوب مجھے معلوم ہے تمہارا دل کس کو چاہتا ہے اور تمہارا دل جس کو چاہتا ہے وہ میری دوست بھی بن چکی تھی اور وہ واقعی ایک مثالی حسن کی مالک اور بہادر لڑکی تھی لیکن میرے محبوب میرے پرنس تم مجھے بھی کسی مشکل میں پیچھے نہیں پاؤ گے اگر مجھے قبول کرو گے تو غلامی کروں گی اور اگر صرف دوست ہی سمجھو گے تو تمہاری سچی دوست ہی بن کر رہوں گی۔'' مادام جوزفین نے بدستور میرے کندھے پر سر رکھے جذبات میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔

ہم تقریباً دو گھنٹے مزید باتیں کرتے رہے اور وہ بدستور میرے کندھے سے اپنا سر لگائے رکھی رہی۔ مجھے نیند آئی ہے میں اب سونا چاہتا ہوں۔ میں نے کہا تو مادام جوزفین نے اپنا سر میرے کندھے سے ہٹا دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اب میں جیسے ہی خیمے میں گیا تو مادام جوزفین بھی خیمے میں

آ گئی گو کہ یہاں دو بستر اور وہ بھی کچھ فاصلے پر لگے ہوئے تھے لیکن یہاں مجھے اب نئی مشکل کا سامنا تھا کیونکہ میں اکیلے خیمے میں سونا چاہتا تھا کیونکہ یہاں مشرقی شرم وحیا کا پیکر پاکیزہ سوچ وخیالات کی مالک مہ جبیں نہیں تھی جو مجھ پر اعتماد کرنے کے باوجود شرم سے اور فاصلہ رکھ کر سوتی تھی لیکن آج مہ جبیں کے بجائے مادام جوزفین تھی۔

''میں سمجھ رہی ہوں پرنس تم میرے ساتھ اس خیمے میں سونے سے گھبراہٹ محسوس کر رہے ہو لیکن میں تمہاری دوست ہوں اور تمہاری محبت میں ڈوب چکی ہوں فکر نہ کرو تم سے کوئی نازیبہ حرکات نہیں کروں گی حالانکہ میں خوبرو مردوں کو اپنے پاؤں کی دھول سمجھنے والی مادام جوزفین ہو ں بلکہ یہ کہوں کہ مضبوط کردار کا خوبرو سے خوبرو مرد بھی میرے مثالی حسن کو دیکھ کر میری صحبت حاصل کرنے کے لیے میرے تلوے چاٹنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔لیکن تمہاری بات ہی نرالی ہے اور میرے محبوب میں بے وقوف نہیں ہوں اور ایک ہی تجربے میں تمہیں سمجھ چکی ہوں کہ تم آج بے پناہ سمارٹ اور پرکشش چہرے اور وجود کے باوجود بھی اپنے پختہ ارادے اور مضبوط کردار کی وجہ سے کبھی کسی صنف نازک سے پہلو گرم نہیں کیا اس لیے تمہارا شکار کا پروگرام بنانے والی وہی کرخت اور جابر مادام تمہاری محبت میں مبتلا ہو کر تمہاری غلام بن چکی ہے تم سو جاؤ میں مس جینی فر کے خیمے میں چلی جاتی ہوں اور صرف تمہاری وجہ سے میں اپنے کسی ماتحت کے ساتھ سونے کو ترجیح دوں گی ورنہ اس سے پہلے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا۔'' مادام جوزفین نے دلکش انداز سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے جوزفین اگر تم ناراض نہ ہو تو میں یہی چاہوں گا کہ مجھے علیحدہ سونے دیا جائے اور اگر تم چاہو تم اپنے خیمے میں رہ سکتی یہاں مس جینی فر کو بلا لو یا چوتھا خیمہ نصب کر لیتے ہیں۔'' میں نے اس سے معذرت کے لہجے میں کہا۔

''نہیں پرنس تم آرام کرو اب چوتھا خیمہ کیا لگانہ تمہاری خاطر تو جان بھی حاظر ہے میں مس جینی فر کے خیمے میں جا رہی ہوں جہاں آدھی رات کو مس ڈورتھی اپنے پہرے کی باری پوری کر کے

آ جائے گی لیکن میں آرام سے وہاں سو جاؤں گی۔'' مادام جوزفین نے کہا اور خیمے سے نکل گئی تو بے اختیار میرے منہ سے طویل سانس نکلا کیونکہ یہ حسین امریکی لڑکی میری چاہت میں ڈوبتی چلی جارہی تھی اور یہ میرے لیے خوشی نہیں بلکہ فکر کی بات تھی کیونکہ میں یہ نہیں چاہتا تھا کیونکہ میرا دل تو بس اپنی مہ جبیں کی چاہت میں ڈوبا ہوا تھا اور میری مہ جبیں بھی مجھے دل کی گہرائیوں سے چاہتی تھی اور میں نہیں چاہتا تھا کہ ہم دونوں کی محبت میں کوئی تیسرا شریک بھی ہو۔

میں حیران ہو کر اسے دیکھنے لگا لیکن سکھ کا سانس لیا اور بستر پر لیٹ گیا اور کچھ دیر بعد نیند میں ڈوب گیا۔ صبح میری آنکھ کھلی اور میں باہر گیا تو مس جینی فر پہرے پر موجود تھی اور مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے مجھے گڈ مارننگ کہا۔

''حیرت ہے مسٹر شہباز معلوم نہیں آپ نے ہماری مادام پر کیا جادو کر دیا ہے کہ وہ پہلی بار اپنے خیمے کو چھوڑ کر ہم ماتحتوں کے ساتھ سوئی ہیں اور ہمیں یہ اعزاز بخشا ہے اور یہ سب آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ نے تو ہماری مادام کو بدل کر رکھ دیا ہے کیونکہ اب ان کی ہم پر سختی بھی ختم ہوتی جارہی ہے اور ہم سے نرم رویہ اور دوستانہ انداز میں باتیں کرنے لگی ہیں۔'' مس جینی فر نے خوش دلی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مس جینی فر اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے سفر میں سب کو ایک ساتھ مل کر چلنا ہوتا ہے اور اس چیز کو تمہاری مادام نے سمجھ لیا ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب میں مس جینی فر اور دیگر مادام جوزفین کے کاسٹر اور جیسٹر باتیں کرنے لگے اور ہمارا موضوع دفینوں کا ہی ذکر تھا۔ دو گھنٹے بعد مادام جوزفین اور اس کے دیگر تینوں ماتحت بھی اٹھ گئے تھے اور کچھ دیر بعد ناشتہ کی تیاری کی گئی اور اس بار بھی میں اور مادام جوزفین نے مل کر کھایا اور اس کے ماتحتوں نے ہم سے الگ مگر ایک ہی وقت میں کیا۔

اب ہم نے خیمے اور دیگر سامان سمیٹا اور لانچ میں رکھا اور کچھ دیر بعد تیز رفتار ٹارچوں اور لوڈڈ رائفلوں کے ساتھ کالے جنگل میں داخل ہو گئے۔ دراصل ساحل سے واقعی بیرونی طرف سے یہ

درخت کالے لگتے تھے لیکن اصل میں یہ بہت ہی گھنا ترین جنگل تھا جس میں اس کے پتے اور شاخیں ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے اور اس کے اندر سورج ہونے کے باوجود بالکل تاریکی تھی لیکن ہم سب چونکنے ہو کر جنگل میں آگے بڑھنے لگے۔

''میپ کے اندازے کے مطابق جنگل میں وی کے انداز میں ایک گھنا جھنڈ آئے گا اور وہیں کہیں دفینے دفن ہیں جن کو تلاش کرنا ہے۔'' مادام جوزفین نے مجھے کہا۔ ہم سب نے پٹیاں ماتھے سے باندھی ہوئی تھیں اور تیز رفتار ٹارچیں اس میں باندھی ہوئی تھیں اور ہاتھوں میں تیز دھار چھڑے اور رائفلیں تھیں اور کندھوں پر کھانے کے سامان کے علاوہ میگزین بھی بیگوں میں رکھا ہوا تھا کیونکہ درندوں اور جنگل کے دیگر خطرات سے نمٹا جا سکے۔

اب تک کچھ دنوں سے میرا سفر پہلے مہ جبیں کے ساتھ بوٹ میں اور پھر لانچ میں رہا تھا یعنی مسلسل ایمزون کے دریا کے ہی مسافر رہے تھے لیکن اب ایک دفعہ پھر ایمزون کے خطرناک کالے جنگلات کا سفر شروع ہو چکا تھا جہاں دن ہونے کے باوجود ہمیں درندوں اور دیگر جانوروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

''جوزفین تم پہلے کتنی بار برازیل کے ایمزون کے جنگلات میں آ چکی ہو۔'' میں نے گھنے جنگل میں آگے بڑھتے ہوئے اس سے پوچھا۔

''پرنس میں اس سے پہلے تین بار ایمزون کے جنگلات کا سفر کر چکی ہوں لیکن اتنے آگے اور مہذب دنیا سے کوسوں دور دفینوں کے سلسلے میں پہلی بار یہاں ایمزون کے گھنے اور خطرناک حصے میں آئی ہوں جہاں مجھے تم جیسے بہادر شکاری کا ساتھ بھی حاصل ہے۔'' مادام جوزفین نے دلکشی سے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھوں میں بدستور میرے لیے محبت کے دیے جل رہے تھے اور اب اس نے مجھے میرے نام شہباز کے بجائے مستقل پرنس ہی کہنا شروع کر دیا تھا اور میں الٹا اسے مادام کے بجائے صرف جوزفین ہی کہہ رہا تھا لیکن جوزفین کو اس پر کوئی اعتراض نہیں تھا۔

''ویسے میں نے محسوس کر لیا تھا کہ مادام جوزفین کافی بہادر بھی ہے کیونکہ درندوں کی آوازوں

سے اس کے دیگر ساتھیوں کی آنکھوں میں تشویش اور پریشانی تھی لیکن مادام جوزفین بے خوفی سے آگے بڑھنے میں میرا ساتھ دے رہی تھی۔ ہم جنگل میں دو گھنٹے تک آگے بڑھتے رہے مگر ہمیں اس گھنے جنگلات میں ایسی کوئی جگہ نظر نہ آئی جس کے جنگل کا کوئی حصہ وی کی شکل میں نظر تا ہو لیکن پھر بھی یقین بھرے انداز سے مادام جوزفین نے اپنا سفر جاری رکھے ہوئے تھا۔

''سہ پہر کو ہم نے ایک جگہ پراؤ ڈال دیا اور کھانے کا انتظام کرنے لگے۔ یہاں چونکہ میرا کھانا جو میں اور مہ جبیں ساتھ لے چلے تھے اور ہرن کا شکار بھی کیا تھا سب ختم ہو چکا تھا اس لیے میں اب ان کے کھانے پر ہی ہاتھ صاف کر رہا تھا اور گوشت چھوڑ کر بقیہ چیزوں پر ہاتھ صاف کر رہا تھا۔ کھانے کے بعد ایک دفعہ پھر ہم آگے کی طرف روانہ ہوئے اور اب تک درندوں کی آوازیں سنائی دینے کے باوجود ہمارا سبزی خور جانوروں کے کسی گوشت خور یعنی درندے سے سامنا نہیں ہوا تھا لیکن کچھ دیر بعد ہم ایک مشکل کا شکار ہونے والے تھے۔

''ہم ابھی آدھا گھنٹا ہی آگے بڑھوں ہوں گے کہ ہمیں ایک پانی کا کافی بڑا جوہر نظر آیا اور ہم شش و پنج میں سوچ ہی رہے تھے کہ اب اس جوہر کا راستہ کاٹ کر آگے بڑھا جائے یا اس جوہر کو ہی پار کیا جائے اور یہ جگہ قدرے کھلی تھی اور کالے جنگل کا گھنا ایریا نہیں تھا۔ اچانک زمیں دہلنے لگی تو ہم سب کے چہروں پر خوف پیدا ہو گیا۔ زمیں کے دھمک اور تیز ہوتی چلی گئی اور مادام جوزفین اور اس کے تمام ساتھیوں نے اپنے ہاتھوں میں رائفلوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔

''جلدی کرو آگے بڑھو اور اس جوہر میں گھس جاؤ۔'' میں نے تیزی سے کہا تو اس کے گھبرائے ہوئے ساتھی دونوں لڑکیاں اور چاروں مرد گھبرا کر تیزی سے جوہر کی طرف بڑھے لیکن جلد بازی میں مادام جوزفین کا پاؤں پھسلا اور وہ دھرام سے نیچے گری لیکن اس نے اپنے ہاتھوں کو فوراً پہلے ہی نیچے کر دیا تھا ورنہ اس کا حسین چہرہ زخمی ہو چکا ہوتا۔ مادام جوزفین نے منہ سے چیخ نکلی۔

''پرنس جلد بازی سے گرنے سے میرے پاؤں میں جھٹکے سے گہری موچ نکل گئی ہے میں نہیں اٹھ پا رہی۔'' مادام جوزفین نے درد سے چلاتے ہوئے کہا۔

میں نے دیکھا کہ اس کی حالت واقعی نازک تھی۔اب میرے پاس اتنا وقت نہیں تھا کہ اسے اٹھ کر سہارا دوں اور ساتھ چلنے کا کہوں اس لیے انسانیت کے ناطے میں نے تیزی سے جھک کر مادا جوزفین کو اٹھایا اور اپنے مضبوط اور چوڑے چکلے توانا کندھوں پر لادا اور بہت تیزی سے جوہر میں گھستا چلا گیا جو کہ آگے بڑھنے سے گہری ہوتی جارہی تھی اور میرے اور مادام جوزفین کے تمام ساتھیوں کے پورے پاؤں پانی میں ڈوب چکے تھے۔

یہاں سے تقریباً سو کے قریب قوی ہیکل گینڈوں کا غول گزر رہا تھا اور گینڈوں جیسے انتہائی وزنی اور سخت کھال والے طاقت ور جانورں کو ہم اسلحے کے زور پر کنٹرول نہیں کر سکتے تھے اور انہوں نے ہمیں کچل کر رکھ دینا تھا لیکن جوہر کے پانی میں کافی آگے بڑھ آنے پر گینڈوں نے یہاں کا رخ نہیں کیا تھا اور جوہر کے پانی سے کچھ فاصلے پر سے گزرنے لگے تھے اور کچھ دیر بعد گزر گئے۔

''اف بال بال بھیانک موت سے مرتے بچے ہیں۔''میں نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔مادام جوزفین بدستور میرے کندھے پر ہی تھی اور میں اسے گہرے پانی میں نیچے لٹا کر اس کی ٹانگ کا موچ نہیں نکال سکتا تھا۔

''مسٹر شہباز آپ واقعی بہت تجربے کار اور ذہین اور اپنے اعصاب پر قابو رکھنے والے شکاری ہیں ورنہ ہم تو گھبرا کر ان گینڈوں پر فائرنگ کرتے لیکن کہاں یہ اتنا بڑا غول تو ہمیں کچل کر رکھ دیتا لیکن آپ کی دور اندیشی نے ہمیں بچا لیا ہے۔'' گو کہ گینڈوں کے غول کے گزرنے کی وجہ سے دھمک اور مٹی کے طوفان میں مجھے جوہر میں تیز ٹارچوں کی روشنی کے باوجود کچھ نظر نہیں آ رہا تھا لیکن پھر بھی مجھے کاسٹر کی تحسین آمیز آواز سنائی دی۔

''مسٹر کاسٹر یہ جنگل ہے اور یہاں صرف اسلحے کے زور پر کام نہیں چلتا یہاں تدابیر کے تحت چلنا پڑتا ہے۔''میں نے کہا اور اب گینڈوں کے بڑے غول کے گزرنے کے بعد دھمک ڈالتے اور مٹی اور گرد اڑاتے معلوم نہیں جنگل کی وسعتوں میں کہاں چلے گئے تھے۔

ان کے جانے کے بعد زمین کے دہلنے اور دھمک کے کچھ دیر بعد مٹی کا غبار بھی بیٹھ گیا تو میں جوہر سے باہر نکلا اور مادام جوزفین جس کا حسین چہرہ اس وقت مٹی سے بھوت بنا ہوا تھا اسے نیچے لٹا دیا اور ہم سب نے منہ صاف کیے اور بوتلوں سے پانی نکال کر منہ دھو لیے۔ مادام جوزفین ابھی تک نیچے لیٹے ہوئی تھی اور واقعی اس کے پاؤں رپٹ جانے سے شدید درد میں تھی۔

''مجھے بینڈیج کرو۔'' مادام جوزفین نے اپنے ساتھیوں سے کہا تو وہ جیسٹر جو اپنے ساتھ فرسٹ ایڈ کا سامان بھی لایا تھا اس کا تھیلا کھولنے لگا۔

''رکو تمہاری مادام کو کسی بینڈ کی ضرورت نہیں ہے تم سب کیسے شکاری ہو جو بغیر کسی زخم کے پٹی اور بینڈج کے کام میں لگے ہو۔'' میں نے حیرت سے جیسٹر کو روکتے ہوئے کہا تو مادام جوزفین جو تکلیف میں تھی اور اس کا چہرہ تکلیف سے سرخ ہو رہا تھا مجھے حیرت سے دیکھا۔

''جوزفین تمہیں کچھ تکلیف برداشت کرنی ہوگی۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب پرنس اب تم مجھے کونسی تکلیف دینے والے ہو۔'' مادام جوزفین نے حیرت اور پریشانی سے کہا اور اس کے ساتھی بھی مجھے شش و پنج میں دیکھنے لگے۔

''یہ تکلیف تمہیں درد سے آرام دینے کے لیے ہے لیکن تمہیں تکلیف تو ہوگی اور تمہارے پاؤں میں موچ آئی ہے اور میں تمہاری ٹانگوں کو پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دینا ہے جس سے شدید درد کی لہر تو تمہارے پورے وجود میں اٹھے گی لیکن اس کے بعد موچ ختم ہو جائے گی اور تم اٹھ کھڑی ہوگی۔'' میں نے مسکراتے ہوئے اور لہجے کو دلفریب بناتے ہوئے کہا تو اس کے چہرے پر درد کے ساتھ محبت بھری مسکراہٹ بھی ابھر آئی۔

''ٹھیک ہے پرنس تمہارے ہاتھوں تو اب زہر پینا بھی قبول ہے یہ درد کیا چیز ہے۔'' مادام جوزفین نے اس بار درد کے باوجود کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی حیرت کی شدت سے اپنی سخت گیر مادام کو دیکھنے لگے جو خوبرو مردوں کو اپنے اپنے پاؤں کی نوک پر رکھتی تھی لیکن آج وہ

مجھ پر نچھاور ہو چکی تھی لیکن اس کے ماتحتوں خوش کے چہروں پر حیرت کے ساتھ قدرے خوشگواری بھی تھی۔''

''سچی بات تو یہ ہے کہ مہ جبیں اب بھی میرے دل میں تھی اور اس شیرنی جیسے جذبے والی حسین اور دلربا معصوم چہرہ میری نظرں کے سامنے تھا جس نے میرے دل کو شکار کر لیا تھا اور ہم شادی کا عہد و پیماں بھی باندھ چکے تھے لیکن لانچ سے پراسرار طریقے سے غائب ہو چکی تھی لیکن پھر بھی حالات کو دیکھتے ہوئے میں نے مادام جوزفین جو مکمل طور پر میری چاہت میں مبتلا ہو چکی تھی ان جنگلوں میں اور واپسی کے سفر تک میں ان سب کا ساتھ دینا چاہتا تھا۔

''جوزفین تیار ہو جاؤ میں تمہارا علاج کرنے لگا ہوں۔''میں نے کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔اب میں نے مادام جوزفین کی ایک ٹانگ جس میں رگ چڑھی ہوئی تھی اسے پکڑ کر مخصوص انداز میں زور سے جھٹکا دیا تو مادام جوزفین کے منہ سے بہت زور سے درد کی چیخ نکلی اور کراہنے لگی اور میں نے ایک دفعہ پھر مخصوص انداز سے جھٹکا دیا تو اس کی چڑھی ہوئی رگ واپس ٹھیک ہو گئی۔مادام جوزفین اب اٹھ کھڑی ہوئی۔

''واہ پرنس تمہارے ہاتھوں میں تو جادو ہے تم نے تو کمال کر دیا میرا شدید درد ختم ہو چکا ہے۔''مادام جوزفین نے کھڑے ہو کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ میرا کمال اور جادو نہیں ہے دراصل میری شکاری زندگی میں میرے اور میرے ساتھیوں کے ساتھ ایسے واقعات پیش آ چکے ہیں اور ان کا حل ہم نے باقاعدہ جراحوں سے سیکھا ہے۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اف پرنس اگر تم ہمارے ساتھ نہ ہوتے تو ہم دفینوں کی تلاش کے بجائے ان سخت اور موٹی کھالوں والے درندوں کی بھاگ دوڑ سے ان کے طاقتور پاؤں تلے کچلے جا چکے ہوتے لیکن یہ تمہارے تجربے اور دور اندیشی نے ہمیں بچایا ہے تم واقعی کمال کے انسان ہو جسے قدرت نے نہ صرف پرکشش چہرہ دیا ہے بلکہ ذہانت شجاعت بہادری اور اچھا دل بھی دیا ہے۔''مادام جوزفین

نے محبت بھرے لہجے میں کہا اور دل سے میرا شکریہ کرنے لگی۔

''اب تمہارا کیا ارادہ ہے آگے بڑھنا ہے یا واپسی کا سفر کرنا ہے۔''میں نے پوچھا۔

''پرنس تمہارا دل کیا کہتا ہے ہمیں آگے بڑھناں چاہیے یا نہیں۔''مادام جوزفین نے الٹا مجھ پر سوال ڈال دیا۔

''ہم مہذب دنیا سے کافی دور آچکے ہیں اور بقول تمہارے کہ میپ کے مطابق ہم قریب ہیں تو پھر میں تو میرے خیال میں ابھی مزید کوشش کر لینی چاہیے ہوسکتا ہے ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی مل جائے۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے پرنس میں بھی تیار ہوں چلو آگے ہی بڑھتے ہیں ویسے آج مجھے محسوس ہوتا ہے کہ تم مجھ سے کہیں زیادہ کامیاب شکاری ہو اور مجھ جیسی خود کو کامیاب سمجھنے والی شکاری کا بھی شکار کر لیا ہے اور پرنس مان گئی اور تم سے ہار گئی کہ تم ہی ہر لحاظ سے کامیاب شکاری ہو۔''مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے دلفریب نظروں سے کہا تو میرے چہرے پر بھی بوجھل دل ہونے کے باوجود مسکراہٹ رینگ گئی۔اب ہم پھر آگے بڑھنے لگے یہاں تک کہ رات ہوگئی۔،،

''جنگل بدستور گھنا تھا اور رات ہونے پر درندوں کی آوازیں تیز ہو چکی تھیں۔جنگل چونکہ بے حد گھنا تھا اس لیے ہم آگے بڑھنے لگے کیونکہ جنگل گھنا ہونے کی بنا پر یہاں پراؤ کرنا خطرناک تھا اور درندے موقع دیکھ کر آدھی رات کو اچانک حملہ کر کے ہمارا خاتمہ کر سکتے تھے۔ ہوشیار ہو جاؤ کیونکہ گھنے ایریے میں چیتے اور تیندوے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور موقع دیکھتے ہی بجلی کی رفتار سے حملہ آور ہوتے ہیں۔میں نے ان سب کو تنبہ کرتے ہوئے کہا جو تیز رفتار ٹارچوں اور تیز چھڑوں اور رائفلوں کو اپنے ہاتھ میں پکڑے ہوئے تھے۔

''میں جانتا تھا کہ جب درندے کا انتہائی تیز اور پلک جھپکنے سے پہلی ہی شکار کر لینے کا حملہ ہوتا ہے تو بچنے کا چانس کم ہوتا ہے کیونکہ درندہ سیدھا گردن پر ہی حملہ کر کے اپنے شکار کو بے بس کرتا ہے اور بجلی کی رفتار سے گھنے جنگل میں اسے دبوچے روپوش ہو جاتا ہے کہ کسی کو سنبھلنے کا موقع ہی

نہیں ملتا۔ میرے کہنے پر بلکہ حکم پر سب بہت محتاط ہو چکے تھے کیونکہ بہر حال ان سب کو بھی جنگلات کا پہلے سے تجربہ تھا۔ حکم میں نے اس لیے کہا ہے کہ ان کی مادام کسی کنیز کی طرح میرے حکم کو مان رہی تھی تو ان بیچاروں کی کیا اوقات تھی۔

''پرنس ہم سب تمہاری بات نہیں بلکہ حکم کے تابع ہیں اور جو تم کہو گے ہم ایسے ہی عمل کریں گے۔'' مادام جوزفین نے کہا تو اس کے تمام ساتھیوں نے بھی مجھے ایسا ہی کہا تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اب ہم ایک دفعہ پھر انتہائی محتاط ہو کر آگے بڑھنے لگے۔ اچانک ہمیں ایک جنگلی گائے کی دردناک آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی شیر کی غراہٹ سنائی دینے لگی جیسے شیر ایک نہیں بلکہ تین یا چار ہیں۔ غالباً جنگل میں شیروں نے اپنے شکار کو مار گرایا تھا۔

''ابھی ہم تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ ہمیں جنگل میں ایک جگہ قدرے کھلی جگہ نظر آئی جہاں جنگلی گائے واقعی گری ہوئی تھی اور تین شیرنیاں اور ایک قوی ہیکل ببر شیر اس گائے کو شکار کر کے چیر پھاڑ رہے تھے۔ اچانک شیروں کی ہم پر نظر پڑی تو وہ غراتے ہوئے ہماری طرف لپکے۔ صرف ہوائی فائر کرو بس ان طاقت ور درندوں کو ڈراؤ ان پر فائر نہیں کرنا ورنہ زخمی ہونے کے بعد یہ بپھر جائیں گے۔ میں نے چیخ کر کہا تو ایک ساتھ آٹھ رائفلوں سے گولیاں نکلی اور دھماکے ہوئے۔

میرے کہنے پر میرے سمیت سب نے اوپر فائر کیے تھے۔ فائر کی آوازوں سے رات کی تاریکی میں جنگل گونج اٹھا۔ شیر جو ہماری طرف لپک رہے تھے فائروں کے دھماکوں سے رک گئے اور بس وہیں سے غراتے ہوئے ہمیں دیکھنے لگے لیکن ان کی پیش قدمی رک گئی۔

''بہت خوب پرنس تم تو کمال کے شکاری ہو شکر ہے تم ہمارے ساتھ ہو ورنہ ہم ان کو زخمی کر کے ان کو بھڑکا سکتے تھے اور اس طرح ہم خطرے میں پڑ سکتے تھے۔ مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب ہم مزید آگے بڑھے اور ایک گھنٹے تک جنگل میں آگے بڑھنے کے بعد مجھے ایک قدرے [illegible] جگہ نظر آئی تو ہم نے یہاں پڑاؤ ڈال دیا۔ مشعلیں ہم ساتھ لے آئے تھے اسے جلایا اور ٹارچوں کو بند کر دیا۔ ہم یہاں صرف دو خیمے ہی لے آئے تھے تا کہ زیادہ سامان کی جھنجھٹ نہ

ہو۔اب دونوں خیمے لگا دیے گئے جو کہ مشعلوں کے حصار کے اندر ہی تھے۔

''سوری جوزفین یہ خطرناک جنگل ہے اس لیے ہم دونوں کو بھی پہرہ دینا ہوگا اور پہلے تمہارے ساتھ میں، کاسٹر اور مس ڈورتھی پہرہ دیتے ہیں بقیہ چار فرد آدھی رات کو اٹھ کر پہرہ دیں گے اور ہم آرام کریں گے۔''میں نے گویا حکم دیتے ہوئے کہا۔

''پرنس تم جیسا کہو گے ویسے ہوگا کیونکہ میں نے اب تمام کمانڈ تمہارے ہاتھ میں دے دی ہے تم واقعی کامیاب شکاری ہو جو درندوں کی نفسیات اور ان کی مکاری تک کو سمجھتے ہو۔'' مادام جوزفین نے پورے جذبات سے کہا تو اس کے ساتھیوں نے بھی سر ہلا دیے۔اب میرے کہنے پر مس ڈورتھی اور کاسٹر میرے اور مادام جوزفین کے ساتھ پہرہ دینے لگے گو کہ یہ مادام جوزفین کی توہین تھی کہ وہ اپنے ماتحتوں کے ساتھ پہرہ دے لیکن ایک تو یہ بھی سمجھ چکی تھی کہ وہ انجانے میں جس جگہ دفینے تلاش کرنے نکلے ہیں یہاں سفر کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے دفینے تو بعد کی بات کیونکہ یہ خطرناک درندوں سے پر انتہائی خطرناک جنگلات تھے اور دوسرا یہ کہ مجھ پر فریفتہ ہونے کی بنا پر میرے ساتھ پہرے پر اسے خوشی ہی ہوئی تھی۔

ڈورتھی اور کاسٹر کھڑے ہو کر اور مشعلوں کی تیز روشنی میں ادھر ادھر چلتے ہوئے پہرے داری کرنے لگے البتہ میں اور مادام جوزفین پہرے پر تو معمور تھے لیکن نیچے ایک موٹا کپڑا اچھا کر بیٹھے ہوئے تھے البتہ میری نگاہیں ادھر ادھر کا معائنہ کر رہی تھیں کیونکہ خطرناک جنگل تھا اور کچھ بھی ہوسکتا تھا۔میں نے دیکھا کہ مادام جوزفین انتہائی محبت پاش نظروں سے میری طرف دیکھ رہی تھی اور اس کی آنکھوں میں میرے لیے پیار اور مٹھاس تھی۔

''مادام جوزفین اپنا سر پھر میرے کندھے پر رکھا جس کی مجھے توقع تھی لیکن میں نے اسے منع کرنا مناسب نہ سمجھا۔ہم دونوں باتیں کرتے رہے اس لیے نیند آنے کے باوجود باتوں سے جاگتے ہی رہے۔گھڑی کے مطابق آدھی رات کو نیند سے اب جاگا نہیں جا رہا تھا اس لیے میں نے سونے والوں کو اٹھانے کا کہا اور ان کو چوکنے ہو کر پہرے داری کا کہا اور خیمے میں چلا گیا تو مادام

جوزفین بھی میرے ساتھ آ گئی۔

''پرنس پلیز مجھے نیند آ رہی ہے تم بے فکر ہو کر سو جاؤ اور مجھ سے جھجکنے کی ضرورت نہیں ہے میں کوئی بھوت نہیں ہوں جو آپ مجھ سے ڈر جائیں گے اس لیے مجھے بھی اسی خیمے میں سونے دیں۔'' مادام جوزفین نے التجایا انداز میں اور مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے خاموشی اختیار کر لی۔ یہاں موٹی چادریں نیچے پڑی تھیں کیونکہ اپنے ساتھ بستروں کے وزنوں کا بوجھ نہیں اٹھایا۔

میں ایک چادر پر لیٹ گیا جو دوسری چادر سے کچھ فاصلے پر نیچے پڑی تھی۔ اب مادام جوزفین بھی نیچے لیٹ گئی تھی اس لیے میں گھبرا گیا تھا لیکن مجھے خود پر اعتماد تھا اس لیے لیٹا ہی رہا۔ کچھ دیر بعد میری آنکھیں نیند سے بند ہوتی چلی گئیں۔ چونکہ آدھی رات تک پہرہ دیا تھا اور مادام جوزفین اور اس کے دو ماتحتوں کے ساتھ جاگتا رہا تھا اس لیے کافی گہری نیند آئی تھی اور مجھے اس بات پر بہت حیرت تھی کہ وہ مادام جوزفین عیش پرست لڑکی تھی اور اس نے مجھے اپنا شکار بنانے کا ارادہ کر لیا تھا اب حیرت انگیز طور پر اپنی عادتوں کو بدل چکی تھی اور یہاں تک کہ میرے سامنے تنگ اور مختصر لباس پہننے سے بھی اب گریز کرنے لگی تھی اور جب میری آنکھ کھلی تو مادام جوزفین ابھی تک سو رہی تھی اور ایک خیمے ہونے کے باوجود اس نے مجھ سے ایسی کوئی حرکت نہیں کی تھی جس سے میں اس سے بدظن ہوتا۔

''دراصل مادام جوزفین جو مجھے شکار کرنا چاہتی تھی میری محبت اور چاہت میں مبتلا ہو چکی تھی اور اب مجھے شکار کرنے اور اپنا پہلو گرم کرنے کے بجائے میرے اعتماد اور محبت کو حاصل کرنا چاہتی تھی۔ میں خیمے سے باہر نکلا تو مجھے مادام جوزفین کے تمام ماتحت نظر آئے جو آپس میں گپ شپ میں مصروف تھے اور ان کے چہرے خوشحال تھے اور مجھے دیکھ کر ان کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور مجھے دیکھ کر اس طرح باادب ہو گئے جیسے میں ان کا لیڈر ہوں۔

''کیا حال ہے آپ سب کا اور آج مجھے بہت خوش نظر آ رہے ہیں۔'' میں نے ان سب کی طرف دیکھ کر ان سے پوچھا۔

''مسٹر شہباز ہماری یہ خوشی آپ کی وجہ سے ہے اور آپ جیسے پروقار اور مردانہ وجاہت کے انسان اور پاکیزہ خیالات کے شکاری کی وجہ سے ہے۔ ہم سوچ نہیں سکتے تھے کہ مادام جوزفین جیسی بے پناہ حسین اور مردوں کو پاگل کر دینے والی اور اپنے پاؤں میں رکھنی والی لڑکی کو آپ نے کسی کھاتے میں نہیں رکھا۔'' جیسٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور سب سے بڑی حیرت یہ ہے کہ ہماری مادام حیرت انگیز طور پر آپ پر حکم صادر کرنے کے بجائے آپ پر فریفتہ ہو چکی ہیں اور اس لیے اب آپ ہی ہمارے بڑے لیڈر ہیں کیونکہ یہاں ان جنگلوں میں ہماری مادام آپ کے مشوروں پر عمل کر رہی ہیں اور سچی بات تو یہ ہے کہ آپ جیسے تجربے کار اور کامیاب شکاری کے تجربوں سے ہم کامیابی سے اپنا سفر جاری رکھے ہوئے ہیں۔ مس جینی فر نے کہا تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

اس کے بعد میں ان سب سے باتیں کرنے لگا اور تقریباً ایک گھنٹے بعد مادام جوزفین بھی خیمے سے اٹھ کر باہر آ گئی جسے دیکھ کر اس کے سب ساتھی اسے احترام سے گڈ مارننگ کرنے لگے۔ مجھے دیکھ کر اس کے حسین چہرے پر دلفریب مسکراہٹ رینگ گئی۔

''پرنس کیا آپ نے نیند پوری کر لی۔'' اس نے دلفریب انداز میں پوچھا۔

''ہاں جوزفین میں نے اپنی نیند پوری کر لی ہے ویسے تمہارے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ میرے تجربات سے ان کو بہت فائدہ مل رہا ہے اس بارے میں تمہارے کیا نظریات ہیں۔'' میں نے دلفریب انداز میں اس سے پوچھا۔

''ہاں ہاں کیوں نہیں پرنس تم واقعی کامیاب شکاری ہو اور اب پورے مہم اور کام کے دوران ہم سب تمہارے مشوروں کے ہی محتاج رہیں گے۔'' مادام جوزفین نے فوراً اقرار کرتے ہوئے کہا۔

اس کے بعد ہم سب نے ناشتہ کیا جسے مادام جوزفین کے ساتھیوں نے تیار کیا اور ہم ایک دفعہ پھر کالے جنگل کے مسافر آگے بڑھ گئے جہاں ہمیں وی کے نشان کا جنگلات کا جھنڈ یا سلسلہ تلاش کرنا تھا۔

ہم تاریک اور گھنے جنگلوں میں چار گھنٹے تک آگے بڑھتے رہے اور اس دوران ہم نے ایک ہرن کا شکار بھی کیا جسے میں نے تکبیر پڑھ کر ذبح کیا اور اس کے بعد جنگل میں منگل کے مصداق مادام جوزفین کے ساتھیوں نے اسے کاٹ کر اس کے گوشت کے ٹکروں کو آگ میں بھوننے لگے۔

''پرنس تمہارے ساتھ اس ایڈونچر سفر کا بہت مزہ آ رہا ہے تم واقعی کمال کے انسان ہو۔'' مادام جوزفین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ تمہاری نظروں کا کمال ہے ورنہ میں تو عام سا بندہ ہوں۔'' میں نے دلفریب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔ مجھے اس طرح مسکراتے دیکھ کر مادام جوزفین کے حسین چہرے پر خوشی کے ساتھ اس کا چہرہ گلنار ہو گیا۔

اب ہم پھر ایمزون کے جنگلات میں دفینوں کی تلاش میں آگے بڑھنے لگے میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ ایمزون کے جنگلات کا وسیع ترین رقبہ برازیل کے وسیع ملک میں پھیلا ہوا ہے یہاں تک کہ ایمزون کے طویل ترین جنگلات کا سلسلہ برازیل کے بہت بڑے ملک کے علاوہ پیرو، کولمبیا، وینی زویلا، بولیویا، ایکوڈور اور گیانا کے ملکوں میں بھی پھیلا ہوا ہے جس سے آپ ایمزون دریا اور جنگلات کی طوالت کا اندازہ کر سکتے ہیں۔

ہم یہاں مزید دفینوں کی تلاش میں پانچ دن تک تاریک اور درندوں سے پر گھنے جنگلات میں بھٹکتے رہے اور ان دونوں میں مادام جوزفین نے پارٹی کا مکمل ہولڈ میرے ہاتھ میں ہی دے دیا تھا اور میری باتوں میرے تجربات اور میرے احکامات کو ہی مادام جوزفین سمیت اس کے سب ماتحت تابعداری سے میری باتوں پر عمل کر رہے تھے اور مادام جوزفین جیسی بے حد حسین اور خوبرو مردوں کا شکار اور اپنے پاؤں کی جوتی سمجھنے والی جوزفین میری چاہت میں ڈوب کر میرا اعتماد اور محبت پانے کے چکروں میں لگی ہوئی تھی۔

ہم رات کو ایک خیمے میں ہوتے تھے لیکن اس کے باوجود مادام جوزفین مضبوطی سے اپنی خواہشات کو دبا کر کوئی ایسی حرکت نہیں کرتی تھی جس سے میں اس سے بدزن ہوتا اس لیے مجھے

اس حسین امریکی لڑکی سے محبت تو نہیں ہو گئی تھی کیونکہ اتنے دن گزرنے کے باوجود میری دل کی دھڑکن تو بس میری مہ جبیں ہی تھی اور اس شیرنی جیسے دل والی ہوشربا حسن کی مالک اور شرمیلی نگاہوں کی دوشیزہ کا معصوم اور مثالی حسین چہرہ ہر وقت میرے دل و دماغ میں رہنے لگا تھا لیکن پھر بھی مجھے مادام جوزفین اچھی لگنے لگی تھی اور اب میں اس سے ہنسی مذاق اور دلفریب نگاہوں سے دیکھ لیتا تھا اور مادام جوزفین اپنی آنکھیں بند کر کے میرے کندھے پر سر ٹکا دیتی تھی کیونکہ مجھے اپنے حسن کے جال اور سحر میں لینے والی خود میرے سحر اور چاہت میں مکمل طور پر ڈوب چکی تھی۔

اس پانچ دونوں کے دوران ہمارا سامناں کئی بار بے شمار جانوروں اور خونخوار درندوں سے ہوا تھا لیکن میری شکاری تجربے نے ہم سب ط رکھا تھا۔ مادام جوزفین کے چاروں مرد ساتھی راسٹر، جسٹر، کاسٹر اور بورتھر جن کے نام ملتے جلتے تھے اور یہ چاروں بہت مستعد اور اپنی مادام وفادار ساتھی اور ماتحت تھے اور مس ڈورتھی بھی مادام جوزفین کی وفادار ماتحت تھی جہاں تک مس جینی فر کی بات ہے یہ بھی مادام کی وفادار ضرور تھی لیکن مہ جبیں کے پراسرار گمشدگی کے اتنے دن گزرنے کے بعد ابھی تک اس کے چہرے پر ایک ملال تھا جسے میری گہری نگاہوں نے محسوس کر لیا تھا جیسے اسے کسی چیز کا بہت دکھ ہو لیکن بیان کرنے سے قاصر ہو۔

اس وقت ہم سب جنگل میں ایک تالاب کے نزدیک تھے جہاں کا پانی بالکل صاف شفاف تھا۔ میں نے دیکھا کہ اس میں مچھلیاں تیر رہی تھیں۔ میں نے غور کیا تو یہ شارک مچھلیاں نہیں تھیں بلکہ عام سی ننھی منی مچھلیاں تھیں۔

''کیا بات ہے برادر کیا چیز غور سے دیکھ رہے ہو۔'' مس جینی فر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کچھ نہیں سسٹر کافی دن ہو گئے ہیں مچھلیاں نہیں دیکھیں اس لیے ان کو غور سے دیکھ رہا ہوں۔'' میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''پرنس آخر ان مچھلیوں میں کونسی خوبی ہے جو تم ان کو اتنے غور سے دیکھ رہے ہو۔'' مادام جوزفین نے حیرت سے میرے قریب آ کر پوچھا۔''

''خود ہی آ کر دیکھ لو مجھ سے کیا پوچھتی ہو۔'' میں نے اس سے کہا تو مادام جوزفین جھک کر غور سے صاف پانی میں مچھلیوں کو دیکھنے لگی۔ چونکہ اب مادام جوزفین جیسی عیش پرست مگر میری چاہت میں ڈوب کر خود کو یکسر بدلنے والی مادام جوزفین مجھے اچھی لگنے لگی تھی اس لیے آج میرا دل اس سے چھیڑ خانی کرنے کا کرنے لگا تھا اس لیے میں نے اسے صاف پانی میں زوردار دھکا دیا تو مادام جوزفین پانی میں گرتی چلی گئی اور اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ خوف شامل تھا اور اس کے منہ سے ہلکی چیخ بھی نکلی تھی۔

''مادام جوزفین کے سب ساتھی مجھے حیرت سے دیکھنے لگے کہ یہ میں نے ان کی مادام سے کیا کر دیا۔ اب میں خود بھی پانی میں کود گیا جو میرے اور جوزفین کے پاؤں تک ہی گہرا تھا مادام جوزفین پانی میں گرنے کے بعد اب اٹھ کھڑی ہوئی۔ ہمارے پانی میں گرنے سے ننھی منی مچھلیاں تیزی سے ایک طرف بھاگ گئیں اب میں نے ہنستے ہوئے پانی اپنی مٹھی میں بھر کر مادام جوزفین کے منہ پر چھینٹے مارے تو خوشی کے عالم میں اس کے چہرہ گلنار ہو گیا اور وہ میری شرارت کو سمجھ گئی تھی اور خوشی سے خود بھی میرے چہرے پر پانی پھینکنے لگی۔

ہمارے دیکھا دیکھی مادام جوزفین کے تمام ساتھیوں نے اپنے بیگ اتارے اور ہماری طرح پانی میں کود گئے اور ایک دوسرے پر خوشی سے پانی ڈالنے لگے۔

''پرنس تم بہت اچھے ہو مجھے تمہاری دوستی پر فخر ہے۔'' مادام جوزفین نے مجھے محبت کی گہرایوں سے دیکھتے ہوئے بدستور مجھ سے اٹکھیلیاں کرتے ہوئے اور پانی میرے چہرے پر مارتے ہوئے دلفریب نگاہوں سے اور کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا۔ کچھ دیر بعد ہم سب نہانے کے بعد پانی سے نکل آئے۔ ہم نے چونکہ یہاں حلال جانوروں کا شکار بھی کیا تھا اور ان کے گوشت کو بھون کر ہی گزارہ کر رہے تھے۔ کیونکہ دیگر کھانے کا سامان ختم ہو چکا تھا۔ ہم نے گوشت گرم کیا اور اسے کھانے لگے اور پھر آگے بڑھنے لگے جہاں کچھ دیر بعد ہمارے کپڑے خود ہی خشک ہو گئے۔ اچانک ہم نے دیکھا کہ پانچ دراز قد چیتے اچانک ہمارے سامنے آ گئے جن کو دیکھ کر ہم سنبھل گئے۔

''چلو جلدی سے ہوائی فائر کرو۔'' میں نے تیزی سے کہا تو مادام جوزفین اور اس کے ساتھی میرے ساتھ مل کر ہوائی فائر کرنے لگے اور چونکہ دن کا وقت تھا اس لیے دھماکوں سے جنگل کا ماحول گونج اٹھا اور چیتے دھماکوں کی وجہ سے بھاگ گئے۔

''پرنس میں نے تم میں ایک حیرت انگیز بات دیکھی ہے تم خونخوار درندوں کو مارنے کے بجائے ان کو خوفزدہ کر کے بھاگنے پر مجبور کرتے ہو اس کی کیا وجہ ہے درندوں سے تمہارا کوئی یارانہ ہے کیا۔'' مادام جوزفین نے حیرت سے پوچھا۔

''جوزفین بات دراصل یہ ہے کہ غیر قانونی شکار سے جانوروں اور خاص کر درندوں کی نسل کو شدید خطرہ لاحق ہو چکا ہے اور آج کل کے شکاری پاورفل گاڑیوں کے اندر بیٹھ کر پاورفل دوربینوں کے ذریعے جانورں اور درندوں کو دیکھ لیتے ہیں اور دور سے ہی ان پر فائر کر کے ان کو مار گراتے ہیں اور فخر سے کہتے ہیں کہ ہم نے شکار کیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے شکار کو میں لعنت سمجھتا ہوں کیونکہ درندوں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بہادری سے ان کا مقابلہ کرنے کا مزہ ہی کچھ اور ہے جہاں تک بات درندوں کو مارنے کے بجائے ان کو بھاگنے کا موقع دینے کی ہے تو ایسے گھٹیا شکاریوں کی بہتات ہے جو چھپ کر اسلحے کے زور پر جانوروں اور درندوں کا شکار کر کے ان کی نسل کو ختم کرتے جا رہے ہیں۔

سیف اینڈ ریسرچ کمپنی نے جو سروے کیا ہے اس کے مطابق انیسویں صدی کے شروع میں بنگال کے سندر بن کے گھنے جنگلات میں تخمینے کے مطابق ایک لاکھ بنگال ٹائیگر تھے لیکن دور تک مار کرنے والے جدید گنوں اور پاورفل دروبینوں کی وجہ سے غیر قانونی شکاریوں نے اتنے زیادہ دنیا کے معروف بنگال ٹائیگرز کا خاتمہ کیا ہے کہ اب نئی سروے کے مطابق بنگال ٹائیگرز کی تعداد صرف تین ہزار رہ گئی ہے۔

اسی طرح افریقین ٹائیگرز، سائبیرین ٹائیگرز، برازیلین ٹائیگرز، لائن اور دیگر درندے غیر قانونی شکار اور خود کو تیس مار خاں سمجھنے والے مگر میرے نزدیک گھٹیا، بزدل اور بے رحم شکاریوں

نے جانوروں اور درندوں کو بے تحاشہ ختم کر دیا ہے اور ان کی نسل کو خطرات ہیں اس لیے میں ان درندوں سے پر خطرناک جنگلوں میں بھی از حد کوشش کرتا ہوں کہ بس جہاں بہت بڑا خطرہ ہو وہی درندوں کو مارا جائے اور بے جا نا مارا جائے تا کہ ان کی تیزی سے ختم ہونے والی نسل کی بقاء باقی رہے۔''میں نے کہا تو مادام جوزفین مجھے حیرت اور فخر سے دیکھنے لگی۔

''پرنس آفرین ہے تم پر جو ایسی اعلیٰ سوچ رکھتے ہو اور شیر کی طرح بہادر بھی ہو۔''مادام جوزفین نے میری تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ویسے تم بھی بہادر لڑکی ہو جو اتنے خطرناک جنگلات میں اب تک بہادری سے سامنا کرتی آئی ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ اب اور کتنا سفر کرنا باقی ہے اور دفینے کہاں دفن ہیں۔''میں نے اس سے پوچھا۔

''پرنس میں نے تم سے کہا ہے کہ میپ کے مطابق آگے ہمیں وی کے انداز میں جنگل کا سلسلہ نظر آئے گا وہیں دفینوں کے آثار ملنے کے چانس ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اب ہم ایسے ایریے میں پہنچنے ہی والے ہیں۔''مادام جوزفین نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

ہم نے پھر اپنا ایڈونچر سفر جاری رکھا اور رات کو پھر اپنی پہرے داری کے بعد روٹین کے مطابق میں اور مادام جوزفین اپنے خیمے میں آ گئے اور ایک دوسرے سے باتیں کرنے لگے۔

''جوزفین میں نے نوٹ کیا ہے کہ تم بھی مہ جبیں کی طرح بہادر اور لگن رکھنے والی لڑکی ہو۔میں نے کہا تو مہ جبیں کا نام سن کر اس نے حیرت سے مجھے دیکھا اور قدرے ناگواری سے منہ بنا لیا جیسے اسے میرے منہ سے اتنے دنوں بعد بھی مہ جبیں کا نام سن کر اچھا نہ لگا ہو لیکن خاموش ہی رہی لیکن اس کا حسین چہرہ غمگین ہو گیا۔

''جوزفین تم حسن و رعنائی کا بہترین نمونہ ہو قدرت نے تمہیں بہت حسین ہونے کے ساتھ اچھا دل اور بہادری عطا کی ہے مجھے تم جیسی اچھی دوست کی دوستی پر فخر ہے۔''میں نے اس کا دل رکھنے کے لیے دلفریب مسکراہٹ سے کہا تو میری باتوں سے اس کا غمزدہ چہرہ پھر کھل اٹھا اور مجھے

مسکراتے ہوئے دیکھنے لگی۔

''پرنس آج میں تمہیں سچی بات کروں گی اور میں تمہیں بتا دوں کہ میں کوئی پارسا لڑکی نہیں ہوں لیکن میرا اسٹینڈر گھٹیا نہیں ہے کیونکہ بہت خوبرو اور پرکشش مردانہ وجاہت کے مردوں سے پہلو گرم کر چکی ہوں لیکن صرف سات خوبرو مردوں کو ہی میں نے یہ اعزا بخشا ہے اور تم میرے شکار کی ہٹ لسٹ میں تھے لیکن معلوم نہیں تمہاری شخصیت میں کیا سحر اور کشش ہے کہ تمہارا شکار کرنے والی تمہارا شکار بن چکی ہوں۔ میں اب سچے دل سے تمہیں چاہنے لگی ہوں اگر تم مجھے دوست ہی سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے اور میں مانتی ہوں کہ میں عیش پرست ضرور ہوں لیکن میں تم جیسے پاکیزہ سوچ کے مرد کے اعتماد کو حاصل کرنا چاہتی ہوں اور پرنس تم میرے دل میں بس چکے ہو اگر تم کہو گے تو میں تمہاری خاطر تمہارا مذہب بھی اختیار کرلوں گی تم جیسے کامیاب شکاری اور اعلیٰ سوچ اور مضبوط کردار کے عظیم انسان کی دلہن بننے پر مجھے فخر اور خوشی ہوگی۔'' مادام جوزفین نے میرے کندھے پر سر ٹکائے ہوئے کہا تو میں نے طویل سانس لیا جیسے مجھے اس کے منہ سے ایسی بات سننے کی توقع تھی مگر میں خاموش ہی رہا اور دونوں ہی کچھ دیر خاموش رہے۔

''کیا بات ہے تم خاموش کیوں ہو پرنس میں نے تم سے کوئی انوکھی بات نہیں کی کیونکہ تمہارے ملک کے بے شمار نوجوان کئی امریکی لڑکیوں سے شادیاں کر چکے ہیں اور یہ عام بات ہے۔'' مادام جوزفین نے جذبات میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا اور میرے کندھے سے سر اٹھا کر مجھے آس بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

''جوزفین تم نے مجھ سے خود اقرار کیا ہے کہ تم پارسا نہیں ہو اور مجھے بھی دیگر خوبرو مردوں کی طرح میرا شکار کرنے اور اپنا پہلو گرم کرنے کے چکروں میں تھی لیکن میری قوتِ ارادی اور مضبوط کردار دیکھ کر تم نے میری چاہت میں آنے کے بعد خود کو یکسر بدل دیا ہے اور میں ایک شکاری ضرور ہوں لیکن میں ایک سیدھا سادھا ہندوستانی اور مشرقی ہوں تم لوگوں کے اور ہمارے کلچر میں بہت فرق ہے اور میں اپنے والدین کی مرضی کو ملحوظ خاطر رکھوں گا لیکن تم نے میری خاطر خود کو بدلا

ہے مجھے تم جیسی لڑکی پر فخر ہے لیکن میں تم سے جھوٹ بول کر اور محبت کی جھوٹی پینگ نہیں بڑھانہ چاہتا کیونکہ جہاں مالک کائنات نے مجھے اپنے خاص کرم سے اس نازک مرحلے میں کامیاب کیا ہے وہاں میری عادت ہے کہ میں سچی بات کرتا ہوں۔ میں مسلمان ہوں اور اللہ کو مانتا ہوں اور اللہ پاک نے مجھ پر خصوصی کرم کیا ہے کہ مجھے گناہ کی دنیا سے بچایا ہے اور میری اسی پاکیزہ سوچ نے ہی تم جیسی لڑکی کی سوچ اور خیالات کو بدل دیا ہے۔ اس لیے میں تم سے سچی بات کروں کہ میں تم سے فوراً نہیں کہہ سکتا کہ میں تم سے شادی کرلوں گا اس کے بارے میں ابھی میں تمہیں کچھ نہیں کہہ سکتا بعد میں سوچ سمجھ کر تمہیں فیصلے سے آگاہ کروں گا لیکن میری شادی تم سے ہو یا نہ ہو مجھے تم جیسی بہادر اور اچھی دوست پر ہمیشہ فخر رہے گا۔'' میں نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو مادام جوزفین مجھے غور سے دیکھنے لگی۔

''پرنس مجھے تمہاری سچی باتیں اور تمہاری پاکیزگی پر فخر ہے اور میری تم سے شادی ہوتی ہے یا نہیں لیکن بہر حال جو بھی تمہاری دلہن بنے گی اور تمہارے آنگن میں آئے گی وہ بہت ہی خوش نصیب لڑکی ہوگی۔'' مادام جوزفین نے محبت سے ڈوبی آواز میں کہا اور مجھے دلفریب نگاہوں سے مسکراتی دیکھنے لگی۔

''میں زرا باہر جا رہی ہوں اپنے ساتھیوں کے پاس تم بے فکر ہو کر سو جاؤ پھر بعد میں ملاقات ہوگی۔'' مادام جوزفین نے دوبارہ مسکراتے ہوئے کہا اور اس وقت مجھے اس عیاش پرست حسین لڑکی کی آنکھوں میں دور تک عیش پرستی اور مکاری کی جھلک نظر نہیں آ رہی تھی۔ بلکہ اس کی آنکھوں میں میری عزت اور محبت کی چمک تھی۔

''جوزفین ڈئیر۔ تم واقعی گریٹ ہو مجھے تم پر فخر ہے چلو اب سو جائیں صبح بات ہوگی کیونکہ آدھی رات ہو چکی ہے۔'' میں نے پہلی دفعہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اور نام کے ساتھ ڈئیر کا لفظ استعمال کیا تو مادام جوزفین کی آنکھوں میں شدید حیرت اور خوشی نمودار ہوگئی اور حیرت انگیز طور پر اس حسین امریکی لڑکی کے چہرے پر شرم آ گئی جو کہ واقعی حیرت انگیز بات تھی اور خوشی سے اس کے چہرے

پر آنسو بھی آ گئے اور اس کے حسین چہرے پر انتہائی محبت پاش دلفریب مسکراہٹ رینگ گئی۔

''او کے میرے محبوب میرے پرنس۔ جیسے تمہاری مرضی تم میٹھی نیند سو جاؤ میں بس اپنے ساتھیوں سے مل کر تھوری دیر تک آ کر سو جاتی ہوں۔'' مادام جوزفین نے میرے اس رویے پر خوشی سے کھلکھلا کر ہنستے ہوئے کہا اور مجھے محبت پاش نگاہوں سے دیکھا اور محبت کی گہرایوں سے میرے ہاتھ کو چوم لیا اور پھر مسکراتے ہوئے اٹھ کر خیمے سے باہر چلی گئی۔ میں نے مسکراتے ہوئے کندھے ہلائے اور اپنے بستر پر سو گیا اور چند کچھ دیر بعد نیند میں ڈوبتا چلا گیا۔

''معلوم نہیں کون سا وقت ہوگا کہ مادام جوزفین کی دردناک چیخ سے میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ مادام جوزفین یہاں خیمے میں نہیں تھی میں تیزی سے اٹھ کر خیمے سے باہر کی طرف دوڑا تو میں نے دیکھا کہ ابھی رات کا ہی وقت تھا لیکن رات کا آخری پہر ہی تھا اور مشعلیں ابھی تک جل رہی تھیں اور مس ڈورتھی، جیسٹر، کاسٹر اور بورتھر اندھیرے میں فائر جھونک رہے تھے اور مجھے مادام جوزفین کی بدستور دردناک چیخیں سنائی دے رہی تھیں اور مجھے ایک خونخوار تیندوے کی تیز غرانے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

''بیوقوفوں یہ کیا کر رہے ہو اس طرح اندھا دھند فائر سے مادام جوزفین خطرے میں پڑ سکتی ہے جلدی سے ٹارچ کا دائرہ درندے کی طرف کرو۔'' میں نے چیخ کر ان چاروں سے کہا تو اسی دوران مادام جوزفین کے دو ساتھی میری منہ بولی بہن مس جینی فر اور راسٹر جورات کو میرے اور مادام جوزفین کے ساتھ پہرے پر معمور تھے اور ہماری طرح سونے گئے ہوئے تھے وہ بھی مادام جوزفین کی چیخوں سے ہربڑا کر باہر آ چکے تھے اور ہرساں تھے۔

''میرے کہنے پر ان چاروں پہرے دینے والوں نے تیزی سے پاورفل ٹارچیں روشن کیں اور اس کا دائرہ آگے کیا جہاں ایک سرخ انگارہ آنکھوں والا تیندوا جو معلوم نہیں کب سے ہماری گھات لگائے بیٹھا تھا اور غالباً شدید بھوکا ہونے کی وجہ سے مشعلوں کی آگ کے باوجود یہاں قریب آیا ہوا تھا اور موقع دیکھ کر مادام جوزفین پر حملہ آور ہوا تھا۔

''میں نے تاریکی کے باوجود ٹارچوں کی تیز روشنی میں دیکھا کہ سرخ انگارہ آنکھوں والا خونخوار تیندوا کوشش میں تھا کہ کسی طرح مادام جوزفین کی گردن اس کے منہ میں آ جائے تا کہ اس کا نرخرہ دبا کر بے بس کر کے اسے اپنا شکار بنا سکے لیکن مادام جوزفین واقعی بہادر لڑکی تھی اور پوری کوشش کر کے ابھی تک اس نے اپنی گردن کو تیندوے کے شکنجے میں نہیں آنے دے رہی تھی وہ شکاری تھی اور جانتی تھی کہ درندہ گردن دبوچ کر بے بس کرتا ہے۔

''میں تیزی سے پوری قوت سے اچھلا اور تیندوے کی طرف ہوا میں اڑتا ہوا آیا اور فلائنگ کک سے اس کے پیٹ پر اپنے دونوں پاؤں مارے تو تیندوا غراتا ہوا لڑھک کر گرا لیکن چونکہ مادام جوزفین نے کمال پھرتی سے ابھی تک اپنی گردن کو اس کے بھار جیسے منہ میں نہیں آنے دیا تھا اس لیے میری دونوں پاؤں کی ٹھوکر سے پہلے ہی غصے سے اپنے دونوں اگلی ٹانگوں کے پنجے کا روار اتنے زور سے اس کے چہرے پر مارا تھا کہ مادام جوزفین اس بار خود کو نہیں بچا سکی تھی اور اس کا چہرہ تیندوے کے اس خطرناک وار سے ادھڑ گیا تھا اور اس کے منہ سے شدید اور تکلیف سے انتہائی درد بھری چیخ نکلی تھی اور وہ نیچے گر کر تڑپنے لگی تھی۔

''جوزفین سنبھالو خود کو تم اکیلی نہیں ہوں۔'' میں نے چیختے ہوئے کہا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

برادرز یہ لو چھرا۔'' اچانک مس جینی فر نے مجھے اپنی طرف متوجہ کر کے ایک تیز دھار چھرا میری طرف پھینکا اور میں نے بس ایک نظر مس جینی فر کی طرف دیکھا اور کمال ہوشیاری سے تیز دھار چھرا پکڑ لیا۔ اسی دوران تیندوا غراتے ہوئے اٹھا اور بجلی کی رفتار سے میری طرف جمپ لگایا۔

میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ درندہ اتنی تیزی سے حملہ کرتا ہے کہ اگر آپ نے بھی بجلی کی طرح ہوشیاری نہیں دکھائی اور اپنے اعصاب پر قابو نہیں پایا تو درندہ آپ پر حاوی ہو جاتا ہے اور میں اپنے سابقہ تجربے کے تحت تیزی سے نیچے بیٹھ گیا اور اسی دوران تیندوا میری گردن تک پہنچ چکا تھا لیکن میں نے تیز دھار چھرا آگے کر دیا جس کی تیز دھار نے تیندوے کی گردن میں گہرا شگاف ڈال دیا۔ میں تیزی سے ایک طرف ہو گیا تھا ورنہ زخمی تیندوا میرے اوپر گرتا اور مجھے اپنے خونی

پنجوں سے میرے سینے یا گردن کو ادھیڑ کر رکھ دیتا جیسے مادام جوزفین بیچاری کا چہرہ ادھڑ گیا تھا اور وہ تڑپتے ہوئے درد کی شدت سے کٹے ہوئے بکرے کی طرح تڑپ رہی تھی۔

میں نے تیزی سے دو تین قلابازیاں کھائیں اور جیسے ہی تیندوے سے دور ہوا مادام جوزفین کے ساتھیوں نے تیندوے پر بے دھڑک فائر شروع کر دیے اور اسے بھون ڈالا اور ایک ساتھ کئی فائر سے تیندوا نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ اب میں تیزی سے اٹھا اور سب چھوڑ چھاڑ کر مادام جوزفین کی طرف بڑھا اور مادام جوزفین کے نرم و نازک بدن کو اٹھایا اور مشعلوں کے قریب لے گیا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اب تیندوا اتنی گولیوں کے بعد زندہ نہیں بچے گا۔

''مادام جوزفین خود کو سنبھالو میں تمہیں مرنے نہیں دوں گا۔'' میں نے بے تابی سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے خون آلود چہرے کو اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے ہوئے کہا۔

''جلدی کرو فرسٹ ایڈ باکس نکالو۔'' میں نے کاسٹر کی طرف دیکھ کر چیختے ہوئے کہا تو اسے جیسے ہوش آ گیا اور وہ جلدی سے بیگ سے فرسٹ ایڈ باکس نکالنے لگا۔ دراصل اچانک اس افتاد سے مادام جوزفین کے تمام ساتھی شدید پریشانی اور گھبراہٹ میں آ چکے تھے اور شدید گھبراہٹ اور پریشانی میں ان کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب وہ کیا کریں اور ان کے چہروں پر ویرانی تھی۔

''پرنس میں شدید تکلیف میں ہوں اور مرنے والی ہوں پلیز مجھے اپنی بانہوں میں لے لو۔'' مادام جوزفین نے بدستور تڑپتے ہوئے کہا جس کا حسین چہرہ تیندوے کے خطرناک وار سے ادھڑ چکا تھا اور لہولہان تھا اور میرا ہاتھ اس کے خون سے لتھڑا گیا تھا۔

''نہیں جوزفین تم نہیں مرو گی پلیز آنکھیں کھولو تم بہادر لڑکی ہو۔'' میں نے تیز لہجے میں کہا اور اسے اپنی بانہوں میں لے لیا اور اس کا خون آلود سر اپنی گود میں رکھ دیا۔ اسی دوران کاسٹر نے تیزی سے فرسٹ ایڈ باکس نکال لیا تھا اور میری طرف بڑھا۔

''نہیں مسٹر شہباز، میرے پرنس اب میں زندہ نہیں بچوں گی کیونکہ مجھے میرے سابقہ گناہوں اور تمہاری مہ جبیں کے ساتھ میں نے جو ظلم کیا ہے اس کی سزا ملی ہے۔'' مادام جوزفین نے روتے

ہوئے اور باقائدہ تڑپتے ہوئے کہا اور نقاہت سے اور درد سے اس کی آواز ڈوبتی چلی جا رہی تھی اور اس کی بات سن کر میں چونک گیا۔

''کیا مطلب یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں پرنس میں تمہارا شکار کرنا چاہتی تھی لیکن تمہاری چاہت میں مر مٹی اور مجھے معلوم تھا کہ مہ جبیں میری سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور میں نے اسے تم سے دور کر دیا میں تمہاری مجرم ہوں۔'' مادام جوزفین نے بدستور روتے اور تڑپتے ہوئے کہا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگا لیکن اس کی بگڑتی صورت حال کو دیکھ کر میں نے تیزی سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور روئی سے اس کے چہرے کو صاف کرنے لگا۔

''نہیں پرنس اب میں زندہ نہیں بچوں گی بس مجھے اپنی بانہوں میں پڑے رہنے دو میں تمہاری بانہوں میں دم توڑنا چاہتی ہوں۔'' اس بار مادام جوزفین کی آواز میں لڑکھڑاہٹ تھی جیسے اس کا دم نکل رہا ہو۔ میں اس کی باتوں کے باوجود غمگین نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

''مجھے مسلمان کر دو میرے پاس وقت نہیں ہے کیونکہ میں نے دیکھ لیا ہے کہ تم مسلمانوں میں معلوم نہیں کونسی ایسی طاقت ہے جو مجھ جیسی گناہ گار لڑکی کے دل و دماغ کو بھی بدل دیا ہے اور سوچ کر بدل دیا ہے۔ جوزفین نے کہا اور اس کی آواز ڈوب رہی تھی۔ میں اونچی آواز میں کلمہ پڑھنے لگا تو مہ جبیں اسے دہرانے لگی اور پورا کلمہ طیبہ پڑھ ہی لیا۔،،

آہ پرنس خدا میرے گناہوں کو بخش دے تم نے میری زندگی بدل دی تھی اب میں تمہاری طرح مسلمان ہوں مگر میرا وقت پورا ہو چکا ہے۔ مہ جبیں نے ڈوبتی آواز سے کہا۔،،

نہیں مہ جبیں تم زندہ رہو گی۔ میں نے چیختے ہوئے کہا مگر مادام جوزفین نے ایک زوردار ہچکی لی اور میری بانہوں میں دم توڑ گئی۔ مجھے واقعی مادام جوزفین کی اس المناک موت پر بہت دکھ ہوا اور میرا دل اداس ہو گیا۔ مجھے شک تھا کہ مادام جوزفین نے ہی مہ جبیں کو پراسرار طریقے سے مجھ سے علیحدہ کر دیا ہے اور اس نے میری بانہوں میں مرتے ہوئے اس بات کا اقرار بھی کر دیا تھا

اور مجھے اس پر غصہ بھی آنے لگا تھا لیکن مجھے مادام جوزفین ان چند دنوں میں اچھی بھی لگنے لگی تھی کیونکہ وہ مادام جوزفین جو عیش پرست تھی مگر اس کا سٹینڈر بہت ہائی تھا اور بہت پرکشش نوجوانوں کو ہی اپنا شکار بناتی تھی اور میرا شکار کرنے والی مادام مجھ پر فریفتہ ہونے کے بعد میری چاہت میں اتنی ڈوب گئی کہ اس نے شراب پینا بند کر دیا تھا اس نے تنگ اور مختصر لباس پہننا بند کر دیا تھا میری چاہت میں ڈوب کر اس نے مجھے پرنس کا درجہ اور پارٹی کا لیڈر بنا دیا تھا اور میری چاہت میں ہی اتنی ڈوب گئی کہ اپنے گناہوں کا اقرار بھی کیا اور مرنے سے پہلے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو کر جان دی تھی۔

''ان چند دنوں میں ایک ساتھ خیمے ہونے کے باوجود حیرت انگیز طور پر اس نے میری محبت کا اعتماد حاصل کرنے کے لیے ایسی کوئی حرکت نہیں کی جس سے میں اس سے دور ہوتا۔اس لیے یہ معلوم ہونے کے باوجود کہ یہ میرے دل میں بس جانے والی شرم وحیا کا پیکر مہ جبیں کو مجھ سے دور کرنے والی ہے لیکن اس نے جس طرح حیرت انگیز طور پر میری محبت کو پانے کے لیے اتنا کچھ کیا تھا مجھے اچھی لگنے لگی تھی اور بے اختیار اس کی المناک موت سے میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

مس جینی فر اور مس ڈورتھی بھی زور سے رونے لگی تھیں اور کاسٹر ،جیسٹر ،راسٹر اور بوسٹر کی آنکھیں بھی اشکبار ہو چکی تھیں۔کافی دیر یہی بوجھل ماحول رہا۔

''ہم بدستور خطرناک جنگلات کے ایریے میں ہیں اس لیے ہوشیار رہیں ہمارے بے توجہ ہونے پر درندے ہم پر بھی حملہ آور ہو سکتے ہیں اس لیے ہوشیار رہیں۔''میں نے اشکبار آنکھوں سے ان سب کو دیکھتے ہوئے تنبیہ کی۔

برادر۔میں جانتی ہوں کہ ہماری مادام نے بہت پلاننگ کے تحت آپ کی مہ جبیں کو آپ سے دور کر دیا تھا۔کیونکہ آپ جیسا انتہائی خوبرو اور پرکشش اور سمارٹ انسان ہماری مادام کے شکار کی ہٹ لسٹ میں تھے لیکن حیرت انگیز طور پر مادام نے آپ سے اپنا پہلو گرم کرنے کے بجائے آپ

کی شرافت کو دیکھتے ہوئے آپ کی چاہت اور محبت میں ڈوب کر خود کو یکسر بدل دیا تھا اور ہم بھی مادام کی اس یکسر تبدیلی پر حیران ہو گئے تھے اور آپ کی محبت اور چاہت نے مادام جیسی کرخت لڑکی کو بہت نرم دل بنا دیا تھا ان کی آنکھوں میں عیش کے بجائے بس آپ کی سچی محبت بس کر رہ گئی تھی اور آپ کا اعتماد پانے کے لیے انہوں نے خود کو مٹا کر رکھ دیا تھا اور اب آپ کے پاکیزہ کردار کو دیکھتے ہوئے آپ کے مذہب کو اختیار کیا یعنی مسلمان ہو کر آپ کے بانہوں میں جان دے دی ہے۔'' مس جینی فر نے بدستور روتے ہوئے میری طرف دیکھ کر کہا۔

''پہلے آپ لوگ مجھے یہ بتاؤ کہ مادام جوزفین پر تیندوے نے کس طرح حملہ کیا اور آپ مادام کے ماتحت اور وفادار ہونے اور شکاری ہونے کے باوجود اپنی مادام کی مدد کیوں نہیں کی۔'' میں نے ان کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''مسٹر شہباز آپ کے خیمے سے نکلنے کے بعد مادام باہر نکل کر ہم چاروں سے باتیں کر رہی تھیں اور ان کا رویہ ہم سے دوستانہ تھا جو کہ آپ کی محبت کی وجہ سے یہ سب تبدیلی آئی تھی۔ چونکہ راسٹر اور مس جینی فر آدھی رات تک آپ اور مادام کے ساتھ پہرے پر معمور رہے تھے اس لیے راسٹر اور مس جینی فر اپنے اپنے خیمے میں سونے چلے گئے تھے مگر مادام نیند کے باوجود ہم سے ہنس مسکرا کر باتیں کر رہی تھیں اور ہمیں یہ بہت اچھا لگ رہا تھا کہ اچانک مشعلوں کی روشنی میں ہم نے دیکھا کہ ایک خرگوش درختوں سے نکل کر مشعلوں کے قریب آیا تھا جسے دیکھ کر مادام چونک گئیں اور کہا کہ اسے زندہ پکڑتی ہوں اگر ہاتھ نہ آیا تو پھر پسٹل کا استعمال کروں گی۔

یہ کہہ کر مادام نے ہمیں اپنی جگہ پر رکنے کا کہا اور خاموشی سے آگے بڑھیں جہاں خرگوش نیچے گھاس پر نظریں گھاڑے گھاس کھا رہا تھا اور اس سے پہلے کہ مادام اسے پکڑ لیتیں خرگوش آگے کو بھاگا تو مادام اسے پکڑنے کے لیے تھوڑا اور آگے بڑھ گئیں کیونکہ یہ ان کی بہت بڑی غلطی تھی واقعی ہم سب ایمزون کے جنگلات کے خطرناک حصوں پر سفر کر رہے ہیں اور اچانک یہ تیندوا جو بدبخت معلوم نہیں مشعلوں کی آگ کی وجہ سے تو یہاں خیموں کے قریب نہیں آیا تھا لیکن مادام کو

مشعلوں سے تھوڑی دور اکیلا دیکھ کر اچانک غراتے ہوئے ان پر حملہ آور ہو گیا اور خونخوار درندے سے بچنے کے لئے جمپ لگانے پر مادام کا پسٹل ان کے ہاتھ سے چھوٹ گیا تھا اور مادام چیختے ہوئے اس کے حملے کو اپنے ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کر رہی تھیں اور پھر آپ باہر نکلے اور باقی سب جو ہوا وہ آپ کے سامنے ہوا ہے۔'' جیسٹر نے غمزدہ آواز میں مجھے تفصیل سناتے ہوئے کہا۔

''جو بھی ہوا بہت برا ہوا۔'' میں نے افسردہ لہجے میں کہا۔ اب دوبارہ سونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا ویسے بھی مادام جوزفین کی المناک موت نے سب کی نیند اڑا دی تھی۔ اب تم سب کا کیا ارادہ ہے کیا دفینوں کے لیے سفر کرو گے یا واپسی کا سفر اختیار کرو گے۔ میں نے کچھ دیر بعد پوچھا۔،،

''مسٹر شہباز دفینوں کے بارے میں امریکہ میں ان کو زبانی کچھ اشارے ملے تھے کہ ایمزن کے جنگلات کے کالے جنگلات کے وی کی صورت اختیار کرنے والے جنگلات کے سلسلے میں کہیں دفینے دفن ہیں لیکن اب مادام کی اس دردناک موت کے بعد تو ہمارا دفینوں کو تلاش کرنا فضول ہے اور ویسے بھی مادام کی موت کے بعد یہ سفر بس یہیں تمام ہوتا ہے۔'' مس ڈورتھی نے گلوگیر لہجے میں کہا۔

''مادام جوزفین کی لاش کے ساتھ اب کیا کریں تم سب مشورہ دو۔'' میں نے ان سے پوچھا تو سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے جیسے کچھ فیصلہ نہ کر پا رہے ہوں۔

''مسٹر شہباز میرے خیال میں مادام کو یہیں دفنانا پڑے گا کیونکہ ہمیں یہاں جنگلوں سے نکلتے بھی ہفتہ لگے گا اور پھر لانچ کے سفر پر بھی مہذب دنیا پہنچنے میں بھی مزید ہفتہ لگے گا اور دو ہفتے تک ہم کیسے مادام کی لاش کو اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔'' کچھ دیر بعد کاسٹر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو اس کے تمام ساتھی خاموش رہے جیسے اس کے مشورے پر ان کو کوئی اعتراض نہ ہو۔

''ٹھیک ہے واقعی اتنے دن تک ہم مادام کی لاش کو ساتھ نہیں رکھ سکتے کیونکہ ہمارے پاس کوئی

تابوت نہیں ہے مادام جوزفین کو یہیں دفن کرنا پڑے گا۔'' میں نے اداس لہجے میں کہا۔ کچھ دیر بعد صبح کی پو پھوٹنے لگی اور ہم سب نے اب تیز دھار چھروں سے ایک قبر کھودی اور اس میں مادام جوزفین کو غمگین اور اداس نگاہوں اور بوجھل دلوں سے دفن کر دیا اس کے بعد مادام کے سب ساتھیوں نے اس کے لیے دعا کی اور چونکہ جوزفین مسلمان ہوکر فوت ہوئی تھی اس لیے میں نے اس کے لیے استغفار، درود پاک اور چند قرآنی آیات پڑھ کر اس کے لیے دعائے مغفرت کی۔

''صبح پوری ہونے پر ہم سب نے اپنا واپسی کا سفر شروع کر دیا کیونکہ مجھے تو ویسے بھی ان دفینوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی اور میں اب کسی طرح مہذب دنیا پہنچناں چاہتا تھا کیونکہ اس بار پہلی دفعہ میں بے شمار دنوں سے تاریک جنگلات میں رہے رہا تھا۔

ہم سب کامیابی سے واپسی کے سفر کرتے ہوئے لانچ تک ایک ہفتے بعد پہنچ گئے کیونکہ مادام جوزفین کے پاس جو لانچ کے انڈیکیٹر کا میٹر تھا وہ میں نے لے لیا تھا اور میٹر کے اشارے کے مطابق جو ایک لحاظ سے لانچ تک پہنچنے کا میپ بھی تھا اس کے مطابق لانچ تک پہنچ گئے اور اس دوران ہم نے دو ہرنوں اور چار خرگوشوں کا شکار بھی کیا تھا اور ان کے گوشت کو بھون لیا تھا اور سٹاک کر لیا تھا جو لانچ کے سفر میں ہمارے کام آنا تھا۔

پانی کے چار کنستر بھی بھر لیے تھے اور اب ہم دو ہفتوں بعد پھر لانچ میں بیٹھ کر اب ایمزون کے جنگلات کے بجائے ایک دفعہ پھر دریائے ایمزون کے مسافر بن چکے تھے لیکن اس بار ہمارے سفر میں نہ ہی مہ جبیں میرے ساتھ تھی اور نہ ہی مادام جوزفین میرے ساتھ تھی۔ مجھے ابھی تک انہوں نے نہیں بتایا تھا کہ انہوں نے اپنی لیڈر مادام جوزفین کے ساتھ مل کر مہ جبیں کو کیسے لانچ سے پراسرار طریقے سے غائب کیا تھا لیکن برزایل کے ایک چھوٹے شہر پہنچ کر ہم نے لانچ کا سفر ختم کر دیا اور واقعی مادام جوزفین کو مرے ہوئے دو ہفتے گزر چکے تھے اور ہم آخر کار تاریک جنگلوں اور دریا کے سفر کے بعد مہذب دنیا پہنچ ہی چکے تھے۔

یہاں میں نے ان سب کے ساتھ بس میں سفر کیا اور دو دنوں بعد ہم برازیل کے سب سے

معروف شہر اور دارالحکومت برازیلیا پہنچ گئے اور سب ایک ہوٹل میں پہنچ گئے جہاں ان سب کے پاسپورٹ اور دیگر چیزیں ضبط تھیں اور یہاں تک بھی میں مادام جوزفین کے نہ ہوتے ہوئے بھی ان کا لیڈر بنا ہوا تھا اور ان سب نے میرے ساتھ بھرپور تعاون کیا تھا اور میں اپنے شکاری تجربے کو بروئے کار لاتے ہوئے ان سب کی بھی مدد کی تھی اور اب تاریک جنگلوں اور دریاؤں کے سفر کے بعد اب یہاں تک پہنچے تھے۔

''سسٹر اب تو بتا دو کہ مہ جبیں کے ساتھ تم سب نے کیا کیا تھا تا کہ مجھے حقائق تو معلوم ہوں۔'' میں نے ہوٹل میں ان کے ساتھ کھانا کھاتے ہوئے مس جینی فر کی طرف دیکھ کر پوچھا۔ برادر مجھے معلوم ہے اب آپ کا اور ہمارا راستہ الگ ہو جانا ہے لیکن آپ واقعی بہت ہی عظیم مضبوط کردار اور پاکیزہ سوچ کے مالک ہیں لیکن ہم اپنی مادام کے وفادار تھے اور ان کی وفاداری میں ہمارا فرض تھا کہ ان کے احکامات پر عمل کریں اور ہم نے ایسا کیا اور آپ کی مہ جبیں ہماری وجہ سے آپ سے الگ ہوئی تھی اور میری گاڈ سے دعا ہے کہ وہ زندہ سلامت ہو اور محفوظ ہو۔''

مس جینی فر نے کہا۔ مس جینی کچھ دیر خاموش رہی اور میں غور سے اس کی طرف دیکھنے لگا اور میرا دل دھڑکنے لگا کہ جس انداز میں مہ جبیں کو مجھ سے علیحدہ کیا گیا تھا مہ جبیں مشکل میں پڑ گئی ہو گی لیکن اس جیسی ہنر مند اور شیرنی جیسی بہادر لڑکی اکیلے بھی مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے ہو سکتا ہے خود کو بچا لیا ہو میں بے تابی سے مس جینی فر کو دیکھنے لگا۔ اب جینی فر دوبارہ کہنے لگی۔

''برادر جب میں نے تم دونوں کو مشروب پیش کیا تھا تو مادام جوزفین سمیت ہم سب نے وہ نشہ آور مشروب جس میں سخت نیند کی دوائی شامل تھی آپ کے سامنے پیا تھا۔ مادام جوزفین کا ارادہ تھا آپ کے گہری نیند کے بعد مہ جبیں کو اٹھا کر دریا میں پھینک دیں گی۔ آپ اور مس مہ جبیں جیسے ہی کیبن کے اندر گئے تھے مادام نے کچن سے لیموں منگوائے تا کہ ان کے چوسنے سے مشروب میں ملی ہوئی ادویات کا اور نشے کا اثر ٹوٹ جائے۔ لیکن اب کچن جانے پر معلوم ہوا کہ لیموں ختم ہو چکے ہیں۔ ہم پریشان تھے اور مشروب پینے سے مادام جوزفین سمیت ہم سب پر سخت نیند کا

غلبہ طاری ہونا شروع ہو چکا تھا اس کے لیے ہم سب نے پانی اپنے چہروں پر ڈالا تا کہ نیند نہ کر سکیں اور مادام کے کام کو سرانجام دے سکیں اسی دوران ہم نے دیکھا کہ مس مہ جبیں کیبن سے نکل چکی تھی اور انہوں نے اپنے سر پر پانی ڈالا ہوا تھا اور اس کے علاوہ ان کے ہاتھ میں تین لیموں تھے اور ان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

''مادام تم کیا سمجھی ہو کہ مجھے پاگل بنا کر اور مشروب میں نشہ آور ادوایات ملا کر مجھے اور میرے مسٹر شکاری کو بے ہوش کر وگی اور مجھے میرے شہباز سے دور کر دوگی یہ تمہاری غلط فہمی ہے۔'' مس مہ جبیں نے کہا۔ اور ایک لیموں دانت سے کاٹا اور اس کا رس پی گئیں اور بقیہ دو لیموں لانچ سے باہر پھینک دیے۔ مس مہ جبیں واقعی بہت ہی ذہین تھیں اور ان کو پہلے سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ آپ اور ان کے خلاف مادام جال بچھا رہی ہیں اس لیے انہوں نے پہلے سے ہی کچن میں پڑے تینوں لیموں کو اٹھا لیا تھا جیسے ہونے والی سازش کو بھانپ چکی ہوں۔ اب لیموں چوسنے سے مس مہ جبیں کے نشے کا اثر ٹوٹ گیا تھا اور وہ مسکراتی ہوئی مادام اور ہمیں دیکھنے لگیں۔

''کاٹ ڈالو اس حرام زادی کو کیونکہ شہباز صرف اور صرف میرا ہے کسی اور کا نہیں ہے۔'' مادام نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا اور ہمیں آرڈر دیا اور چونکہ پانی چہروں پر بہانے سے ہمارے ذہن سے عارضی طور پر نشے کا اثر ہلکا ہو چکا تھا اس لیے ہم سب مادام کے حکم پر ایکشن میں آ گئے اور ہم سب نے اپنی گنوں کا رخ ان کی طرف کر دیا۔ مس مہ جبیں کو شائد اس کا احساس ہو گیا کہ مادام آپ کو پانے کے لیے اب گھٹیا حربے پر اتر آئی ہیں اس لیے مس مہ جبیں جو مارشل آرٹ کی ماہر تھی کسی تیر کی طرح مادام کی طرف آئیں لیکن مادام بھی شاید ہوشیار تھیں اور تیزی سے ایک طرف ہو گئیں۔ اب جیسٹر، کاسٹر، راسٹر اور مس ڈور تھی نے تیزی دکھاتے ہوئے رسیوں کو مس مہ جبیں کی طرف پھینکا اور ان کے پاؤں کو جکڑ کر باندھ دیا۔ مس مہ جبیں بے شک کامیاب فائیٹر اور ہوشیار اور ہنر مند لڑکی تھیں لیکن ایک ساتھ چار افراد کے اچانک شکنجے پر بے بس ہو گئیں اور آپ کو تیزی سے پکارنے لگیں لیکن شاید اس وقت آپ مشروب کے تیز اثر سے غالباً گہری نیند بلکہ ایک لحاظ

سے بے ہوش ہو چکے تھے اس لیے آپ نے مس مہ جبیں کی آواز نہیں سنی تھی۔

اب میں اور بورتھر نے ان کے پاؤں کو باندھ دیا اور مادام کے حکم پر اسے لانچ کے عرشے پر لے آئے اور مادام نے مس مہ جبیں سے کہا کہ شہباز صرف میرا ہے کسی اور کا نہیں ہو سکتا اور مس مہ جبیں کو دریا کے اندر پھینک دیا گیا اور لانچ کو تیزی سے آگے بڑھا دیا گیا اور کافی آگے جا کر ہماری حالت نشے سے ٹوٹنے لگی تو ہم سب تیزی سے مادام کے حکم پر نیچے اترے اور لانچ کو ساحل سے آگے جنگل کے شروع ہونے والے ایریے پر آ کر پہلے درخت سے باندھ دیا تا کہ پانی کے بہاؤ سے لانچ بند ہونے کے بعد واپسی کا رخ اختیار نہ کرے اور پھر مادام نے ہم سب کو کہا کہ شہباز کو کیا سٹوری سنانی ہے اس کے بعد ہم سب کے اعصاب جواب دے گئے اور ہم سب مشروب کے اثر سے بے ہوش ہوتے چلے گئے اور باقی سب حالات آپ کے سامنے ہیں۔''

مس جینی فر نے تفصیل سے مجھے مہ جبیں کے پراسرار گمشدگی کے واقعات بتائے اور مس جینی فر سمیت سب کے چہروں پر شرمندگی اور افسوس کے آثار تھے اور اب تک مجھے حقائق نہ بتانے پر ان کے چہروں پر ملال تھا۔

''لیکن سر ہم کیا کرتے اس وقت آپ سے ہماری دوستی نہیں ہوئی تھی اور آپ دونوں ہماری مادام کے شکار تھے لیکن بعد میں ہماری مادام کی ایسی کایا پلٹی کہ آپ سے دادِ عیش وصول کرنے کے بجائے آپ کی چاہت اور محبت میں ایسی ڈوب گئیں کہ خود کو مٹا کر رکھ دیا اور اپنی تمام نہ پسندیدہ حرکات کو چھوڑ کر خود کو یکسا بدل دیا تھا اور بعد میں جنگلات میں آپ ہمارے لیڈر بنے رہے تھے گو کہ ہم سب نے آپ کی مس مہ جبیں سے بہت غلط کیا تھا لیکن سر ہم مجبور تھے اور اپنی مادام کے وفادار تھے۔''اس بار کاسٹر نے شرمندہ نگاہوں سے کہا تو میں نے ہونٹ بھینچ لئے۔

''لیکن آپ لوگ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ مہ جبیں زندہ بچ جائے گی کیونکہ رات کے وقت اسے دریا میں پھینکا گیا تھا وہ بھی اس کے پاؤں باندھ کر۔''میں نے بدستور ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا اور میرا دل کیا کہ ان سب کو گولیوں سے بھون ڈالوں جنہوں نے میری مہ جبیں کے ساتھ یہ سلوک

کیا تھا لیکن اس میں ان کا قصور اتنا تھا کہ یہ اس وقت مجھے اہمیت نہیں دیتے تھے۔

''سر جینی فر آپ کو بتا چکی ہے کہ مہ جبیں بہت ہمت والی اور واقعی شیرنی کا جگرا رکھنے والی بہادر لڑکی تھی یہ واقعی سچ ہے اور میں نے چاند کی روشنی میں اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا کہ جیسے ہی ہم سب نے مہ جبیں کو دریا میں مل کر اٹھا کر دھکا دیا تھا اس وقت مس مہ جبیں کے ہاتھ کھلے تھے جسے ہم نے پکڑا ہوا تھا اور ہاتھ آزاد ہونے کی بنا پر انہوں نے کمال پھرتی سے اپنی ٹانگوں سے ایک بندھے ہوئے تیز دھار چھرے کو نکالا اور تیزی سے اپنے پاؤں کے گرد بندھی رسیوں کو کاٹ ڈالا اور چھرے کو دانتوں میں دبا کر تیزی سے تیرتے ہوئے لانچ کی طرف بڑھیں تھیں لیکن لانچ کا انجن سٹارٹ تھا اور لانچ کی سپیڈ بڑھنے سے مس مہ جبیں ہم سے دور ہوتی چلی گئیں۔ یہاں میں نے تیزی سے پاورفل دوربین سے دیکھا کہ مس مہ جبیں دریا سے نکل کر ساحل پر پہنچ چکی تھیں اور بے بسی سے دور ہوتی ہوئی لانچ کو دیکھ رہی تھیں وہ واقعی بہت خوبیوں والی شیرنی کی طرح بہادر اور بے حد حسین ہونے کے علاوہ بے حد ذہین خاموش سازشوں کو بھانپنے والی لڑکی تھیں اور اس لیے ہمیں ایسا لگتا ہے کہ ایسی بھرپور صلاحیتوں والی ہنرمند لڑکی ایمزون کے دریا اور جنگلات سے اکیلے ہونے کے باوجود کسی طرح نکل ہی جائے گی۔'' مس ڈورتھی نے کہا۔

''ہوسکتا ہے ان کو کسی اور پارٹی کی مدد مل گئی ہو اور وہ جنگلات سے نکل چکی ہوں۔'' جیسٹر نے کہا تو میرا دل اس کی بات سن کر دھڑکنے لگا اور دل سے دعا کرنے لگا کہ میری بہادر اور شیرنی جیسی ہمت والی مہ جبیں خیریت سے ہو اور زندہ ہو۔ مجھے اس بات کی خوشی تھی کہ انہوں نے اسے مار کر نہیں اور ہاتھ اور پاؤں باندھ کر نہیں بس مجھ سے دور کرنے کے لیے لانچ سے دھکا دے کر دریا میں پھینک دیا تھا اور وہ کامیابی سے دریا سے نکل چکی تھی اور میرے دل کو یقین ہونے لگا تھا کہ انشاءاللہ میری مہ جبیں زندہ ہی ہوگی اور مجھے اسے اب پانا ہے۔

''سر ہم مجبور تھے اور آپ سے سخت شرمندہ ہیں لیکن اس وقت ہماری آپ سے کوئی دوستی نہیں تھی اور اپنی مادام کے حکم پر مجبور تھے اس لیے آپ سے سچ چھپایا۔'' راسٹر نے اس بار

شرمندگی سے کہا۔

’’خیر اب آپ سب کا کیا پروگرام ہے۔‘‘میں نے بدستور ہونٹ بھینچے ان کو ناگواری سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

’’سر ظاہری سی بات ہے ہم اپنے ملک کا رخ کریں گے لیکن پلیز ہمیں معاف کر دیں اس وقت ہم سب مجبور تھے۔‘‘ بورتھر نے بھی معافی مانگتے ہوئے کہا۔

’’ہاں واقعی اس وقت صورت حال اور تھی اور بعد میں آپ سب کی مادام حیرت انگیز طور پر میری چاہت میں اتنا ڈوب گئی کہ خود کو مٹا دیا تھا اور یکسر بدل گئی تھی اور مجھے پرنس کا درجہ دیا اور میری چاہت میں مبتلا ہو کر گویا میری کنیز بن گئی تھی اور ہم سب نے جنگلات کا سفر کیا تھا اور سچ پوچھو تو مجھے مادام جوزفین اچھی لگنے لگی تھی لیکن قدرت نے اسے ایک معصوم اور بے گناہ کو دریا میں ڈال کر موت کے حوالے کرنے کی سزا دی ہے۔‘‘ میں نے خشک لہجے میں کہا۔

’’ہاں برادر گناہگار تو ہم بھی ہیں لیکن ہم اس وقت مجبور تھے لیکن مادام کی موت بہت ہی دردناک ہوئی ہے اور ان کی موت کا ہمیں بہت دکھ ہے۔‘‘ مس جینی فر نے افسردہ لہجے میں کہا۔

’’ہاں سچ پوچھو تو سب حقائق معلوم ہونے کے باوجود مجھے تم سب پر اور خاص کر آپ لوگوں کی مادام پر بے حد غصہ آ رہا ہے لیکن اس کے باوجود مادام جوزفین جس نے میری چاہت میں مبتلا ہو کر اپنی ذات کو مٹاتے ہوئے میری کسی کنیز کی طرح خدمت کی ہے اور میرے اعتماد کو حاصل کرنے کے لیے خود کو بدلا ہے مجھے اس پر غصہ آنے کے باوجود اس کی موت کا بے حد دکھ بھی ہے کیونکہ محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہوتا ہے کے مصداق مادام جوزفین نے مجھے حاصل کرنے کے لیے طریقے سے مہ جبیں کو مجھ سے دور کیا تھا لیکن زندگی نے اس کے ساتھ وفا نہ کی اور اپنے گناہوں کی سزا پا کر اس دنیا سے جا چکی ہے۔‘‘ میں نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

’’برادر ہم سب آپ کے مجرم ہیں ہمیں معاف کر دیں۔‘‘ مس جینی فر نے غمگین لہجے کہا اور اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

''ٹھیک ہے آپ اپنے ملک جائیں اور میری فکر نہ کریں کیونکہ یہاں میرے دوست جیکب کا گھر ہے میں وہاں جاتا ہوں اور بعد میں اپنا پروگرام بناؤں گا اب مجھے اجازت دیں۔''میں نے اٹھ کر قدرے خشک لہجے میں کہا کیونکہ مجھے ان پر غصہ بہت تھا لیکن میں اب ان سے الگ ہونا چاہتا تھا۔میرے کھڑے ہونے پر سب کھڑے ہو گئے۔

''برازیل کے ایمزون کے جنگلات میں سفر کرنے سے پہلے سب نے یہاں سٹاپ کیا تھا اور پاسپورٹ اور دیگر کاغذات اس ہوٹل میں جمع کروائے تھے اس لیے مجھے لے کر یہاں آ گئے تھے۔''میری بات پر سب نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ نہ بولے۔

''اوکے گڈ بائے میں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔''اور یہاں سے باہر نکل آیا اور باہر جا کر ٹیکسی کی اور جیکب کے گھر چلا گیا۔چونکہ میں کچھ مقامی کرنسی ان سے لے چکا تھا اس لیے مجھے فکر نہیں تھی۔جیکب اور اس کی بیوی روزی گھر پر ہی تھے اور اچانک مجھے دیکھ کر حیران ہو گئے اور بے حد خوش ہوئے۔

''شہباز بھائی ہم آپ کے مجرم ہیں ہم بے رحمی سے آپ کو تاریک جنگلوں میں چھوڑ کر نکلے تھے۔''روزی بھابی نے مجھے دیکھ کر گلوگیر لہجے میں کہا اور اس کی آنکھوں میں نمی آ گئی۔

''بھابی میں نے خود اپنی مرضی سے آپ سب اپنے دوستوں کو جانے کا کہا تھا پھر شرمندگی کس بات کی مجھے اپنے دوستوں پر فخر ہے آپ شرمندہ نہ ہوں۔''میں نے کہا۔اب میں ان دونوں کے ساتھ بیٹھ گیا اور دونوں مجھ سے بے تابی سے پوچھنے لگے کہ اتنے سارے دن میرے ساتھ کیا بیتی اور ملکہ تامنی جو میرے ساتھ شادی کرنا چاہتی تھی اور اس کا سپہ سالار ساڈار میں ان سب کے چنگل سے کیسے نکلا۔

''میں اپنے بارے میں سب بتاؤں گا پہلے آپ بتائیں کہ میرے دیگر دوست صالح وشائستہ،رچرڈ و مارتھا،عزیز ولیلیٰ اور سمتھ اور ماریا بھابی وغیرہ کس حال میں ہیں اور آپ سب کیسے پہنچے۔''میں نے پھیکی مسکراہٹ سے پوچھا۔

''شہباز بھائی سب دوست خیریت سے ہیں اور اپنے اپنے ملکوں میں ہیں اور بے تابی سے آپ کی سلامتی کی دعائیں کرتے ہیں اور ہمارا فون پر رابطہ ہوتا رہتا ہے لیکن شہباز بھائی میں آپ کو بدلا ہوا دیکھ رہی ہوں اور لگتا ہے آپ کے دل میں کوئی گہری چوٹ لگی ہے کیونکہ آپ کی شوخیاں اور آنکھوں کی چمک کہیں کھو سی گئی ہے۔'' روزی نے کہا مجھے دیکھ کر قدرے فکرمندی سے کہا۔

''خیر آپ دونوں بتائیں کہ آپ سب یہاں تک کیسے پہنچے۔'' میں نے پھیکے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''یار شہباز ہمیں واقعی ساڈار اور ملکہ تامنی کے بندوں نے اپنے جنگل سے نکال کر ط راستوں سے دور پہنچا دیا تھا اور وہاں سے ہم اسلحے اور اپنی دیگر چیزوں کے سہارے وہاں تک پہنچ گئے تھے جہاں ہم نے بوٹ کو چھپایا تھا اور پھر دریا کا سفر کرتے ہوئے تاریک جنگلوں سے نکل کر مہذب دنیا پہنچ گئے تھے لیکن یار سچی بات ہے کہ تمہارے بغیر ہمارے دل افسرہ ہو گئے تھے اور سب ہی خود کو کوس رہے تھے کہ تمہیں چھوڑ کر کیوں آئے لیکن وہاں ملکہ تامنی اور ساڈار کی بستی میں تمہاری ہٹ دھرمی کی وجہ سے ہم سب مجبور ہو گئے تھے۔'' جیکب نے مجھے اپنے اور دیگر چار ساتھیوں کے بارے میں بتایا۔

''شہباز بھائی اب آپ بتائیں یہاں کیسے پہنچے ہیں۔'' روزی نے بے تابی سے پوچھا اور جیکب بھی بے تابی سے مجھے دیکھنے لگا۔ میں نے طویل سانس لیا اور جب میرے دوست ملکہ تامنی اور ساڈار کی بستی سے مجھ سے جدا ہوئے تھے وہاں سے لے کر اب تک ہونے والے تمام واقعات ان کو سنا دیے جسے یہ دونوں میاں بیوی خاموشی سے اور غور سے سنتے رہے تھے۔

''اوہ تو وہ سب بدبخت یہاں برازیلیا میں موجود ہیں اور آپ مہ جبیں کے دشمنوں کو چھوڑ کر یہاں آ گئے ہیں اٹھیں ہم وہاں جا کر ان سے بدلہ لیتے ہیں۔'' روزی نے جذبات میں کہا۔

''ہاں یار یہاں میرے کئی ایسے دوست ہیں جو دشمن سے نمٹنا جانتے ہیں چلو ہم ان کو سبق

سکھاتے ہیں۔'' جیکب نے بھی غصے اور جذبات میں کہا۔

''نہیں میں بتا چکا ہوں کہ اس وقت ماحول اور تھا بعد میں مادام جوزفین جس نے میری مہ جبیں کو مجھ سے دور کر دیا تھا وہ خود میری چاہت میں اتنا آگے بڑھ گئی تھی کہ محبت میں خود کو اپنی ذات بھلا دیا تھا اور محبت اور جنگ کے مصداق میری مہ جبیں کو مجھ سے دور کر دیا تھا لیکن میری محبت کو کامیابی سے پانے کے باوجود اپنی سزا بھگت چکی ہے اور اب وہ دنیا سے جا چکی ہے اور مس جینی فر میری منہ بولی بہن بن چکی ہے اور سب ہی بہت شرمندہ ہیں۔ ویسے بھی ان کو سزا دینے سے میری مہ جبیں تو مجھے نہیں مل جائے گی بس تم ان کو ان کے حال پر چھوڑ دو میں نے ان کو معاف کر دیا ہے کیونکہ ویسے بھی میں تاریک جنگلات میں ان کا لیڈر بنا ہوا تھا اور اکیلے ہونے کی صورت میں جتنا بھی کامیاب شکاری ہوتا ان کا لیڈر ہونے کے باوجود ان کی مدد کے بغیر ایمزون کے تاریک جنگلوں سے نہیں نکل سکتا تھا اس لیے ان کا قصور ہونے کے باوجود ان کے شرمندہ ہونے پر ان کو معاف کر دیا ہے۔'' میں نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا تو ان دونوں نے طویل سانس لئے اور مجھے دکھ بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے۔

''شہباز میرے دوست میری گاڈ سے دلی دعا ہے کہ ہماری ہونے والی بھابی مہ جبیں زندہ ہو اور ان کو کوئی مدد مل گئی ہو اور وہ خیریت سے ہوں۔'' جیکب نے کہا۔

''ہاں شہباز بھائی ہماری دلی خواہش تھی کہ آپ کی جلد شادی ہو اور وہ آپ کی پسند کی ہو اور آپ نے مہ جبیں کے حسن کی اور اس کی ذہانت اور بہادری کا بتایا ہے میری بھی دلی دعا ہے کہ ہماری ہونے والی بھابی خیریت سے ہوں اور وہ آپ کو جلد مل جائیں اور آپ دونوں کی دھوم دھام سے شادی ہو۔'' روزی بھابی نے بھی دل سے دعا دی۔

''ہمیں یہ بھی خوشی ہے کہ ہم سب شکاری دوستوں کی بیگمات بھی کامیاب شکاری ہیں اور تمہاری محبت یعنی مس مہ جبیں اور تمہاری محبت اور ہماری ہونے والی بھابی بہت بہادر اور کامیاب شکاری ہیں اس لیے وہ تمہیں ضرور مل جائیں۔'' جیکب نے بھی جذبات سے بھرپور آواز میں دل

سے کہا تو اپنے دوست اور بھابی کے جذبات دیکھ کر میرے غمگین چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اس کے بعد میں نے جیکب کے گھر سے دیگر دوستوں کو ان کے ملکوں میں فون کیا اور سب سے رابطہ ہو گیا اور سب ہی میری آمد کا سن کر بہت خوش ہوئے اور دو دنوں بعد سب ہی برازیل پہنچ گئے اور ان کو بھی سب واقعات سنانے پڑے۔ اس کے بعد میں اپنے ملک روانہ ہو گیا اور میرے والد صاحب والدہ صاحبہ اور بہن بھائی سب میری وجہ سے بے حد پریشان تھے کہ اتنے دن تو میں نے کبھی نہیں لگائے ویسے میرے دوستوں نے میرے والدین کو بتا دیا تھا کہ میں ساڈار اور ملکہ تامنی کی بستی میں ہوں اور میں خیرت سے ہوں اور ان تک پہنچ ہی جاؤں گا۔

میں نے اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو مختصر لفظوں میں مہ جبیں کے بارے میں بتا دیا تھا کہ ہمیں ایک دوسرے سے ملانے کی بہت کوشش کی گئی تھی لیکن ہم اپنے شکاری جنون کی وجہ سے ایک دوسرے سے نہیں مل سکے تھے لیکن قدرت نے ہمیں ایک دوسرے سے تاریک جنگلوں میں ملا دیا تھا اور تمام واقعات بتا دیے تھے۔ میرے والدین کو اس بات کی خوشی ہوئی کہ میں مہ جبیں سے ملا تھا اور اس کی گمشدگی نے ان کو بھی ملال کر دیا تھا۔ میں نے اپنے والدین کو بس یہی کہانی بتائی تھی کہ میں اور مہ جبیں ملکہ تامنی کی بستی سے بھاگ گئے تھے اور میں مادام جوزفین کے واقعات کو یکسر گول کر دیا تھا اور ان کو بس اتنا کہا کہ تاریک جنگلوں میں ہم ایک دوسرے سے بھٹک گئے تھے اور مجھے مہ جبیں کا کچھ معلوم نہیں ہے اور میں چند دن جنگلات میں بھٹکتا رہا اور مہ جبیں کو تلاش کرتا رہا پھر بعد میں ایک شکاری پارٹی کی مدد سے مہذب دنیا پہنچا اور اب ان کے سامنے ہوں۔

''اللہ کرے جس طرح میرا بیٹا سلامت ہے اسی طرح میری پسند اور میری ہونے والی بہو بھی خیریت سے ہو۔'' میری والدہ نے ہاتھ اٹھا کر دعائیہ انداز میں کہا۔ میرے بہن بھائی مجھ سے ملنے کے بعد دو تین دن یہاں رہ کر واپس اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے کیونکہ سب ہی شادی شدہ تھے اور اپنے اپنے گھروں میں رہتے تھے اور دونوں بڑے بھائی بھی اپنی بیوی بچوں کے ساتھ

علیحدہ ہی رہتے تھے بس میں والد اور والدہ کے ساتھ رہتا تھا لیکن اپنی سیلانی اور شکاری شوق کی وجہ سے کئی کئی دن گھر سے غائب رہتا تھا۔

''اپنے شوق کی تکمیل میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مختلف ملکوں کے تاریک اور خطرناک جنگلوں کے سفر پر نکل جاتا تھا اور میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میرے والد صاحب مہ جبیں کے والد صاحب کے گہرے دوست ہیں اور اس وجہ سے میری والدہ اور مہ جبیں کی والدہ میں بھی گہری دوستی ہو چکی ہے اور چونکہ اپنے شکاری جنون کی وجہ سے پہلے نہ میں مہ جبیں کو دیکھ سکا تھا نہ مل سکا تھا اور نہ ہی مہ جبیں نے مجھے دیکھا تھا لیکن میرے والدین اور بہن بھائیوں کو میرے لیے مہ جبیں جیسی بے پناہ حسین لڑکی بہت پسند آئی تھی اور مہ جبیں کے والدین کو بھی میں پسند تھا۔ اب مہ جبیں کی جدائی نے مجھے بہت افسردہ کر دیا تھا اور میں کھویا کھویا اور خاموش سا رہنے لگا تھا اور اسی طرح مجھے اپنے گھر میں ایک ماہ گزر گیا اور میرے دوستوں نے بھی مجھے اس بار نہ چھیڑا کیونکہ اس شکاری سفر کے بعد سب ہی میری وجہ سے پریشان تھے اور بس خاموش رہے کہ اپنے ملک اور اپنے گھر رہ کر میرا دل پریشانیوں سے نکل آئے گا۔

''میرا بیٹا تم کہیں سیر کے لیے جاؤ تمہارا دل بہت پریشان ہے۔'' ایک ماہ گزرنے کے بعد میرے والد نے مجھے کہا اور میری والدہ بھی موجود تھیں اور میرے والد کی بات سنی لیکن خاموش رہیں۔

''میرے بچے میں نے اللہ پاک سے نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک وسیلے سے دعا کی ہے اور درود پاک کا ورد بھی کروایا ہے اور مجھے یقین ہے کہ جلد ہی مہ جبیں کی خبر مل جائے گی اور ہماری بہو انشا اللہ جلد ہی ہمیں مل جائے گی۔'' میری والدہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ اللہ پاک نے ہمیں بے شمار دولت سے نوازا ہے اور میرے والدین کے کئی کاروبار ہیں لیکن بے شمار دولت کے باوجود اللہ نے میرے پورے گھرانے پر اپنا خاص کرم کیا تھا اور دولت کی فروانی کے باوجود میرا گھرانہ پنجگانہ نمازی اور اللہ کے نام پر غریبوں پر پیسہ

خرچ کرنے والا بنایا ہے بس صرف میں ہی بے نمازی تھا لیکن جب بھی میں نے نماز پڑھ کر دل کی گہرائیوں سے اللہ پاک سے مانگا تھا اللہ کی پاک اور عظیم ذات نے مجھے مایوس نہیں کیا تھا۔

''امی مجھے بھی یقین ہے کہ اللہ پاک آپ کی دعاؤں کو اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ضرور سنیں گے اور آپ دونوں کی بہو اور میری ہونے والی بیوی مہ جبیں کی خیریت کی خبر مجھے جلد مل جائے گی۔''میں نے اپنی والدہ کے چہرے کو شفقت سے تھامتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو میری والدہ نے میرا ماتھا چوم لیا اور میرے والد صاحب بھی ماں بیٹے کے اس یقین پر مسکرانے لگے اور انہوں نے آمین کہا۔

''ابو جان میں بس ٹھیک ہوں اور ابھی آپ دونوں کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں اور شکار اور سیر وسیاحت کے لیے تو بہت وقت پڑا ہے۔''میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے بیٹے لیکن اب تم نے اداس نہیں ہونا کیونکہ ہم دیکھ رہے ہیں کہ اس ایک ماہ میں تم مسکرانا ہی بھول چکے ہو۔''میرے والد صاحب نے مجھے مسکراتا دیکھ کر سکون سے کہا اور مجھے دعائیں دے کر دونوں چلے گئے۔

اب میں نے وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر چند حاجت کی نفلیں پڑھیں اور استغفار پڑھ کر اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور درود پاک کا ورد کر کے دل کی گہرائیوں سے دعا مانگی اور مہ جبیں کی خیریت اور اس کی خبر کی دعا مانگنے لگا تو قربان جاؤں اس پاک ذات پر کیونکہ دل سے دعا مانگنے کے بعد میرے دل کو ایسے سکون مل گیا جیسے مجھے جلد ہی خوشخبری مل جائے گی اور وہی ہوا۔

اگلے دن مجھے مہ جبیں کے والد صاحب کا فون آیا اور انہوں نے کہا کہ وہ شہباز سے ملنا چاہتے ہیں اور جلد ہی ان کے پاس پہنچوں اسے مہ جبیں کا پیغام دینا ہے کیونکہ ان کی بیٹی زندہ ہے اور کسی مشکل کا شکار ہے اور شہباز کو اس نے پیغام بھجوایا ہے۔میں والد صاحب اور والدہ صاحبہ کی بات سن کر حیران ہو گیا کہ جیسے ہی اللہ کی پاک ذات سے دل سے دعا کی اللہ نے میری دعا سن لی اور مہ جبیں کے زندہ ہونے کی خبر مجھے مل چکی ہے۔

''میرے بچے تم ریاست شاہ پورا پنے والد صاحب کے دوست نواب تصدق حسین صاحب جو میری ہونے والی بہو مہ جبیں کے والدین ہیں اور ہمارے ان سے اچھے مراسم ہیں ان سے ملنے ضرور جاؤ جہاں ان کو ان کی بیٹی کے زندہ ہونے کی کہیں سے خبر مل چکی ہے اور انہوں نے تمہیں جلد بلوایا ہے۔'' میری والدہ نے پر جوش لہجے میں خوشی سے کہا۔

''ہاں بیٹا تم جاؤ مجھے بھی یقین ہے کہ اللہ پاک ہماری مدد کرے گا کیونکہ تمہارے لیے مجھے مہ جبیں سے بڑھ کر کوئی دوسری لڑکی نظر نہیں آئی جو میرے بیٹے کے لائق ہو بس مہ جبیں ہی تمہارے لائق ہے اور مجھے یقین ہے کہ اللہ پاک نے ہماری دعا سن لی ہے۔'' میرے والد صاحب نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو میرا دل خوشی سے اچھلنے لگا اور اپنے والدین کے کہنے پر فوراً شاہ پور ریاست روانہ ہو گیا۔

''گو کہ میرے گھر میں نوکر نوکرانیوں اور ملازموں کی ریل پیل تھی لیکن میں نے کسی ملازم کو اپنے ساتھ لے جانے کو ترجیح نہ دی کیونکہ میں خود پر ہی بھروسہ کرتا تھا اور اپنی بلیک کلر کی شاندار پجارو پر بیٹھ کر شاہ پور روانہ ہو گیا جہاں نواب صاحب اور ان کی بیگم نے میرا بھرپور استقبال کیا مہ جبیں کے دونوں بڑے بھائی اور دونوں بڑی بہنیں بھی مجھے دیکھ کر خوش ہوئے اور سب میرے ساتھ بیٹھ گئے اور میں نے بے تابی سے ان کی طرف دیکھا ویسے سب ہی مہ جبیں کی وجہ سے پریشان تھے۔

''بیٹا ہمیں معلوم ہو چکا ہے کہ تم اور ہماری بیٹی مہ جبیں برازیل میں ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور ایک دوسرے کو پسند کر چکے ہو لیکن میری بیٹی بھی مشکل کا شکار ہوئی اور تم بھی مشکل کا شکار ہو گئے تھے لیکن تم مشکل سے نکل آئے اور اب مہ جبیں نے ہمیں خط لکھا ہے جس میں ہے مہ جبیں کسی مشکل میں ہے اور اس نے مختصر لفظوں میں اپنے بارے میں اور شہباز بیٹا تمہارے بارے میں بتا دیا ہے۔

''وہ اس وقت سائبریا میں ہے اور خط تحریر کیا ہے کہ شہباز جیسے بہادر اور پاکیزہ سوچ کے عظیم

انسان کامیابی سے بچ کر اپنے ملک پہنچ گئے ہونگے اور ان کو میرا پیغام دے دیں کہ ان کی مہ جبیں مشکل کا شکار ہے اور سائبریا کے یخ بستہ برفانی علاقے میں کسی خطرناک تنظیم گروہ کی قید میں ہے اور ابھی تک ط تو ہے لیکن مشکل کا شکار ہے اور ان کے چنگل سے نہیں نکل پا رہی۔'' نواب صاحب نے شفیق لہجے میں کہا۔

''سب نے میرے ساتھ کھانا کھایا اور کھانا کھانے کے بعد مہ جبیں کے بہن بھائی جو میرے بہن بھائیوں کی طرح شادی شدہ تھے اپنی بہن کے خط کی وجہ سے یہاں اپنے والدین کے پاس آ چکے تھے اور بہن کا خط پڑھ چکے تھے مجھ سے ملنے کے بعد چلے گئے۔ اب مہ جبیں کے والد صاحب اور والدہ ہی میرے ساتھ تھے جو اپنی بیٹی کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔ گو کہ ان کو اپنی بہادر اور شکاری بیٹی کی صلاحیتوں پر بھروسہ تو تھا لیکن ان کو معلوم ہو چکا تھا کہ وہ اپنی شکاری دوستوں سے الگ ہو کر کسی خطرناک گروہ کے ہاتھ لگ چکی ہے اور عورت ذات ہے اور سب سے بڑھ کر نوجوان اور بے حد حسین ترین لڑکی ہے اور یہی حسن اس کے لیے خطرہ بھی بن سکتا ہے ہوس پرست مردوں سے دنیا بھری پڑی ہے جو کسی خونخوار بھیڑیے کی طرح مجبور اور مظلوم عورت ذات کو بھنبھوڑتے ہیں اور اپنی شیطانی ہوس پوری کرتے ہیں۔

مجھے بھی مہ جبیں کی صلاحیتوں پر بھروسہ تھا کیونکہ ہم ایمزون کے جنگلوں میں کئی دن ایک ساتھ سفر کر چکے تھے اور اس جیسی شیرنی بہادر لڑکی میں نے کہیں نہیں دیکھی تھی لیکن پھر بھی کسی خطرناک گروہ کا قیدی ہونے کے بعد اس کا ہوشربا مثالی حسن اس کے لیے خطرہ بن سکتا تھا۔

''بیٹا ہم تمہیں مہ جبیں کا خط دیتے ہیں جو ہمیں کل ہی موصول ہوا ہے اور اس میں اس نے تمہاری شرافت اور بے مثال بہادری کی تعریف کی ہے اور ہم دونوں پہلے ہی تمہیں اپنی بیٹی مہ جبیں کے لیے پسند کر چکے تھے لیکن مہ جبیں کے خط پڑھنے کے بعد ہمارے دل میں تمہاری عزت اور بڑھ گئی ہے اور میری بیٹی نے تمہیں اپنی مدد کے لیے بلایا ہے۔'' مہ جبیں کی والدہ نواب زادی صاحبہ نے کہا۔

''آنٹی مجھے آپ خط دکھائیں جو مہ جبیں نے آپ کو روس کے سرد ترین علاقے سائبریا سے لکھا ہے۔'' میں نے ادب سے کہا۔

''بیٹا ہم تمہیں خط تو دکھاتے ہیں لیکن خط پڑھنے کے بعد تم نے جذباتی نہیں ہونا اور مہ جبیں کے لیے تمہیں پریشان ہونے اور کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہے ہم خود اپنی بیٹی کے بازیابی کے لیے کوشش کرتے ہیں۔'' نواب صاحب نے کہا۔

''انکل آپ میرے والد صاحب کے گہرے دوستوں میں ہیں اور بے شک میں نے پہلے مہ جبیں کو نہیں دیکھا تھا اور نہ ہی مجھے معلوم تھا کہ میری طرح آپ کی بیٹی مہ جبیں کے خون میں بھی شکار کا جنون ہے لیکن ایمزون کے جنگلات میں ایک دوسرے سے ملنے اور ایک دوسرے کو جاننے کے بعد ہم دونوں کو احساس ہوا تھا کہ ہمارے والدین نے ہمارے لیے اچھا رشتہ چنا تھا جن کے شوق اور خیالات ایک جیسے ہیں انکل اور آنٹی میں سچی بات کروں گا کہ اگر مہ جبیں نے کسی مشکل میں پھنسنے کے بعد مجھے اپنی مدد کے لیے بلایا ہے تو میں پیچھے نہیں رہوں گا کیونکہ میں ایک شکاری ہوں اور کامیاب شکاری کبھی کسی مشکل سے گھبراتے نہیں ہیں اور جہاں تک آپ کی بیٹی مہ جبیں کی بات ہے تو انکل اور آنٹی یقین کریں آپ کی بیٹی صرف بے حد حسین ہی نہیں بلکہ بہت ذہین اور شیرنی کی طرح نڈر اور بہادر لڑکی ہے اور خطرناک فائیٹر بھی ہے اور کامیاب شکاری بھی ہے وہ مشکلات میں بھی اپنا دفاع کرنا جانتی ہے۔ میں جذبات میں بولتا چلا گیا تو میرے یہ جذبات دیکھ کر مہ جبیں کے لیے پریشان ہونے کے باوجود دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''خیر تمہیں مہ جبیں کا خط دکھاتے ہیں۔'' نواب صاحب نے کہا اور سیف سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک خط نکال لیا اور مجھے تھما دیا۔

''بیٹا اسے پڑھو۔'' نواب صاحب نے شفیق انداز میں کہا۔ نواب زادی صاحبہ بھی مجھے شفیق نظروں سے دیکھنے لگیں۔ اب میں نے مہ جبیں کا لکھا ہوا خط کھولا اسے پڑھنے لگا جس کا متن یہ تھا۔

''پیارے والد صاحب اور والدہ صاحبہ! میں مہ جبیں آپ کی پیاری بیٹی آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ بابا سائیں اور امی جان آپ کو پہلی دفعہ پریشان کر رہی ہوں کیونکہ میں سائبریا میں ایک مشکل کا شکار ہوں کیونکہ ایک خطرناک گروہ کے ہاتھوں گرفتار ہو چکی ہوں لیکن فکر نہ کریں آپ کی بیٹی کی عزت محفوظ ہے۔ میں زیادہ طوالت میں نہیں جاتی لیکن اگر آپ کے گہرے دوست انکل نعمان کا بیٹا شہباز جس سے آپ میری شادی کروانہ چاہتی تھیں وہ اگر اپنے گھر پہنچ گیا ہو تو ان کو میرا پیغام دے دیں کہ وہ میرے لیے سائبریا آئیں کیونکہ میں ایک مشکل کا شکار ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ شہباز جیسا شیر دل شکاری اور آپ کی پسند اگر میری مدد کو آیا تو وہ مجھے مشکل سے نکال دیں گے۔ میں روس کے ٹھنڈے ترین علاقے سائبریا میں ایک گروہ کے ہاتھوں پھنس کر کچھ مشکل کا شکار ہوں اور حالات ہی کچھ اس طرح کے ہیں کہ میں ان کے چنگل سے نکل نہیں پا رہی۔

میں اس وقت نابرٹن شہر میں ہوں جہاں بے شمار جنگلات اور برفانی پہاڑیوں کا بہت بڑا سلسلہ ہے اور میں اس وقت شہر میں ہوں لیکن کسی بھی وقت مادام شیبا مجھے برفانی گپھاؤں میں لے جا سکتی ہے اور میڈم شیبا جو میری منہ بولی ماں بنی ہوئی ہے اس کی وجہ سے میری عزت اور عصمت محفوظ ہے اور میں پہلی بار کسی مشکل کا شکار بنی ہوں لیکن اگر شہباز یہاں آئیں تو وہ مجھے مشکل سے انشاللہ نکال لیں گے۔

جہاں تک آپ دونوں کی میرے لیے پسند شہباز کی بات ہے تو بابا سائیں اور امی جان میری اور شہباز کی برازیل کے ایمزون کے جنگلات میں ملاقات ہو چکی ہے اور ہم ایک دوسرے کو سمجھ چکے ہیں اور ایک دوسرے سے شادی کرنے پر دل سے راضی ہو چکے ہیں۔ بس میں ہی نکمی تھی کہ آپ کے اچھے رشتے کو نہ سمجھ سکی کیونکہ شہباز جیسا شیر دل نوجوان اور انتہائی مضبوط کردار اور پاکیزہ سوچ والا نوجوان میں نے آج تک نہیں دیکھا۔

گو کہ میں نے اور شہباز نے اپنی شکاری جنون پن کے شوق میں ایک دوسرے سے ملنے سے انکار کر دیا تھا لیکن قدرت نے ہم دونوں شکاریوں کو ملوا ہی دیا تھا۔ بابا سائیں اور امی جان یقین

کریں اگر میں شہباز کی دلہن بنتی ہوں تو خود پر فخر کروں گی اور میری خوش نصیبی ہوگی۔ہم دونوں تنہایوں میں ایک ساتھ رہے ہیں اور ایک خیمے میں رہے ہیں لیکن آفرین ہے شیر دل شہباز پر کہ میں نے ایک دفعہ بھی ان کی آنکھوں میں شیطانی ہوس اور میل نہیں دیکھی۔ مجھے یقین ہے کہ شہباز جیسے شیر دل شکاری مشکلات سے نکل کر اپنے گھر پہنچ چکے ہونگے۔بس ان کو بلوا کر میرا خط ان کو بھی پڑھوا دیں۔میرے لیے دعا کریں آپ کی شکاری بیٹی ان شاہ اللہ جلد اللہ پاک کے خاص کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے باعزت او ط آپ سے ملے گی۔میرے پاس وقت نہیں ہے زیادہ کچھ نہیں لکھ سکتی۔آپ کی دعاؤں کی طلبگار آپ کی بیٹی، مہ جبیں۔،،

''خط یہاں ختم ہوگیا تھا اور مہ جبیں نے اپنے اس خط میں اپنی مشکل کا ذکر کیا تھا اور مجھ سے مدد طلب کی تھی اور جس انداز میں اس نے میری تعریف کی تھی میرے چہرے پر پریشانی کے باوجود مسکراہٹ رینگ گئی اور مہ جبیں جیسی بے مثل حسین لڑکی کی محبت اور زیادہ میرے دل میں سرایت کر گئی۔

''بیٹا تم نے میری شیرنی جیسی بہادر بیٹی کا خط تو پڑھ لیا ہے اور مجھے اپنی بیٹی کی صلاحیتوں پر بھروسہ ہے اور ہمیں خوشی ہے کہ قدرت نے تم دونوں کو ایک ساتھ ملا دیا اور تم دونوں نے ایک دوسرے کو پسند کر لیا ہے جو کہ ہم دونوں میرے پیارے دوست نعمان اور بھابی یعنی تمہارے والدین کی بھی شدید خواہش ہے کہ تم دونوں کا ہی ملاپ ہو لیکن بیٹا ہم تمہیں کسی مشکل میں نہیں ڈال سکتے میں خود مہ جبیں کے لیے سائبریا جاتا ہوں اور اپنے اثر رسوخ سے اپنی بیٹی کی بازیابی کی کوشش کرتا ہوں۔''نواب صاحب نے پریشان ہونے کے باوجود شفیق انداز میں کہا۔میں نے نواب زادی صاحبہ کو دیکھا جو اپنے خاوند اور نواب صاحب کی بات سن کر انہوں نے بس خاموشی ہی اختیار کی اور ہاں یا نہ میں مجھے کچھ نہ کہا کیونکہ بیٹی کا معاملہ تھا اور ماں کا پریشان ہونا لازمی تھا۔

انکل اور آنٹی آپ دونوں میرے والدین کے گہرے دوستوں میں شامل ہیں اور جب آپ اپنی خوشی سے اپنی پیاری بیٹی کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے رہے تھے تو اب مہ جبیں میری امانت

ہے اور سوری انکل میں خود ہی سائبریا جاؤں گا اور میرے سب شکاری دوستوں کی شدید خواہش ہے کہ اگر مہ جبیں کی کوئی خبر ملتی ہے تو ان کو ضرور بتائیں اور کوئی مشکل ہے تو وہ سب دل و جان سے مدد کرنے کو تیار ہیں کیونکہ جب میرے شکاری دوستوں کو معلوم ہوا ہے کہ مہ جبیں بھی کامیاب شکاری اور بے حد ذہین ہونے کے ساتھ شیرنی جیسا بہادر جزبہ رکھتی ہے تو ان کو بہت خوشی ہوئی۔

''میرے پانچوں خاص شکاری دوستوں کی بیگمات سب ہی کامیاب شکاری ہیں یعنی میری پانچوں بھابیاں شکاری ہیں اور اب جیسے ہی میں ان کو حالات بتاؤں گا وہ سب تیار ہو جائیں گے اور میں اپنی امانت کے لیے خود نہ جاؤں یہ شہباز عرف مسٹر شکاری جو کہ مجھے لقب آپ کی بیٹی مہ جبیں نے ہی دیا ہے اگر پیچھے ہو جائے تو یہ اس کی توہین ہے۔''میں نے پھر جذباتی لہجے میں کہا تو دونوں حیران ہو گئے اور سمجھ گئے کہ الفت اور چاہت کا معاملہ بہت آگے جا چکا ہے۔

''ٹھیک ہے میرے بیٹے اگر تم ایسا کرتے ہو تو ہم پر بہت بڑا احسان کرو گے۔''نواب زادی صاحبہ نے اس بار نواب صاحب کے بولنے سے پہلے فوراً کہا۔

''آنٹی اور انکل میں آپ لوگوں پر کوئی احسان نہیں کر رہا کیونکہ جب آپ خود اپنی خوشی سے اپنی پیاری بیٹی کو میرے ساتھ بیاہ رہے تھے تو اب اپنی مہ جبیں کے لیے میرا فرض ہے کہ میں اس کی مدد کروں۔''میں نے فوراً جذبات سے کہا لیکن پھر شرم سے میر چہرہ سرخ ہو گیا کہ کیسے بے شرمی سے جذبات کی رو میں بہہ کر ان سے ایسی باتیں کر رہا ہوں۔ میرے چہرے پر شرم دیکھ کر اور میرے جذبات دیکھ کر دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی اور نواب صاحب نے بے اختیار مجھے گلے لگا لیا۔

''مجھے اپنے پیارے دوست نعمان کے خوبرو اور شیر بہادر بیٹے اور اپنے ہونے والے داماد پر فخر ہے۔''نواب صاحب نے کہا۔ اب جیسے ہی نواب صاحب نے مجھے چھوڑا نواب زادی صاحبہ نے میرے چہرے کو تھام کر میرے ماتھے کو چوم لیا اور ان کی آنکھوں میں آنسو رواں ہو گئے۔

''انکل آپ اور آنٹی اب فکر نہ کریں انشااللہ میں اپنی پوری کوشش کرتے ہوئے اور اللہ رب

العزت کے خاص کرم سے مہ جبیں کو لے کر آ ؤں گا۔‘‘میں نے بھر پور لہجے میں کہا۔

’’اور پھر ہمارا پیارا اور خوبرو داماد بارات لائے گا اور اپنی مہ جبیں کو یہاں سے لے جائے گا۔‘‘اس بار نواب صاحب نے شرمیلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو میں حیرت سے ان کو دیکھنے لگا اور میرے چہرے پر خوشی سے مسکراہٹ رینگ گئی۔

’’انشااللہ ایسا ہی ہوگا۔‘‘میں نے شرمیلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو ان دونوں نے بھی انشااللہ کہا اور ایک دفعہ پھر مجھے اپنے گلے لگالیا۔

میں نواب صاحب اور ان کی بیگم یعنی انکل اور آنٹی سے ملنے کے بعد ان کے بے حد اصرار پر ایک دن یہاں رہ کر اگلے دن پھر اپنے شہر اور اپنے گھر روانہ ہو گیا اور گھر جا کر اپنے والد اور والدہ کو مہ جبیں کے خط اور دیگر سب باتیں بتا دیں۔

’’میر بیٹا واقعی شیر بہادر ہے اور میری ہونے والی بہو بھی شیرنی جیسی بہادر اور ہر لحاظ سے میرے بیٹے کے لائق ہے مجھے اپنے بچے پر فخر ہے اور بیٹا بے شک مجھے تمہاری صلاحیتوں پر اعتماد تو ہے لیکن جب بھی تم اپنے شکاری دوستوں کے ساتھ کہیں جاتے رہے ہو ماں ہونے کی وجہ سے میرا دل تمہاری وجہ سے پریشان رہتا ہے جب تک تمہیں دیکھ نہ لوں لیکن بیٹا آج میں خود تمہیں خوشی سے اجازت دے رہی ہوں کہ جاؤ اور میری ہونے والی بہو کو اور اپنی ہونے والی دلہن کو لے کر آ ؤ مجھے یقین ہے کہ اللہ رب العزت کے خصوصی کرم اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے میرا بیٹا اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوگا۔‘‘والدہ نے مسکراتے ہوئے اور کھلے دل سے کہا تو میں حیرت سے ان کو دیکھنے لگا اور میرے والد صاحب بھی اپنی بیوی کی بات سن کر حیرت اور خوشی سے ان کو دیکھنے لگے۔

’’میرے بچے جب تمہاری ماں اللہ رب العزت کا پاک نام لے کر تمہیں اجازت دی ہے تو مجھے بھی یقین ہے کہ میرا بیٹا اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔‘‘والد صاحب نے کہا تو میں نے مسکراتے ہوئے انشااللہ کہا اور سر ہلا دیا۔اب اپنے والدین کی طرف سے بھی اجازت ملنے کے

بعد میں نے شامی دوست عزیز کو فون کیا اور عزیز سے ساری باتیں ڈسکس کیں تو عزیز نے گرم جوشی سے خوشدلی سے میری مدد کرنے کا وعدہ کیا اور کہا کہ کل ہی وہ میرے گھر پہنچ جائے گا۔

''اسی طرح برازیل فون کر کے جیکب کو اور برطانیہ فون کر کے سمتھ کو کال کی اور ساؤتھ افریقہ کے اپنے دوست رچرڈ کو بھی آگاہ کیا اور مصر بھی فون کر کے صالح کو حالات سے آگاہ کیا تو میرے سب جانثار دوست میری مدد کرنے کو تیار ہو گئے۔ یہاں تک کہ میرے سب دوستوں کی بیگمات میری بھابیاں بھی گرم جوشی سے میری مدد کو تیار ہو گئی تھیں لیکن چونکہ ہم کسی شکاری مشن پر نہیں جا رہے تھے بلکہ پہلی دفعہ میں ایک ٹارگٹ کو رکھتے ہوئے دوسرے ملک سفر کر رہا تھا اور میرا یہ سفر پہلی بار مٹر گشت اور سیر وسیاحت بے مقصد شکار کا نہیں تھا بلکہ میرا ایک مشن تھا مجھے اپنی چاہت کی خوشبو میرے دل کی رانی میرے دل کا حسین شکار کرنے والی نواب زادی مہ جبیں کو اجنبی دشمنوں کی قید سے چھڑانے کا مقصد تھا اس لیے میں نے اپنی پانچوں بھابیوں کے بے حد اسرار کے باوجود ان کو اس مشن پر جانے سے روک دیا۔

''اگلے دن ہی میرے پانچوں جانثار شکاری دوست جن کے پاس میری طرح پیسوں کی کمی نہیں تھی اور بے حد دولت کے مالک تھے سپیشل فلائیٹ کے ذریعے ہندوستان پہنچ کر میرے شہر حیدر آباد دکن کا رخ کیا اور میرے گھر پہنچ گئے۔ میرے سب ہی دوست میرے والد صاحب اور والدہ سے باادب طریقے سے ملے اور میرے والد اور والدہ نے پر جوش طریقے سے ان کا خیر مقدم کیا ویسے بھی میرے یہی پانچوں دوست پہلے بھی متعدد بار میرے والدین سے اور ہم سب دوست ایک دوسرے کے ملک جا کر ان کے گھر اور فیملی ممبرز سے مل چکے تھے۔

''میرے والد نے مجھے دعائیں دیں اور کر والدہ نے مجھ پر درود پاک پڑھ پڑھ کر پھونکے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ ہم نے تیاری کی اور شکاری تو تھے وہ تو سامان ہمارے پاس موجود رہتا تھا لیکن اس بار خصوصی گرم کوٹ بھی ساتھ لے لیے۔ جہاں دولت ہو وہاں سب کچھ ہو جاتا ہے اس لیے ہم سب دوست سپیشل فلائیٹ سے روس کے شہر ماسکو روانہ ہو گئے اور اب سب

ایک ہوٹل میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور آپس میں گفتگو کر رہے تھے۔

''یار شہباز ہم نے اب تک جو بھی سفر کیے ہیں وہ بے مقصد ہی تھی یعنی بس سیر و سیاحت اور جہاں دل کیا بسیرا کرلیا اور خطرناک جانوروں اور خونخوار درندوں کا شکار کرنا اور اپنے شکاری جنون کو پورا کرنا اور واپسی کا سفر کرنا لیکن اس بار ہمیں اپنی ہونے والی بھابی کو تلاش کرنا ہے اور جس طرح تم نے ہماری ہونے والی بھابی کی ذہانت بہادری اور حسن کی تعریف کی ہے ہمیں اپنی ہونے والی بھابی سے ملنے کا جنون سوار ہے۔'' سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے یار و شہباز بہت بیوقوف ہے ملکہ تامنی سے شادی کر لیتا وہ نیگرو اور فرانسیسی لڑکی بھی پٹاخہ تھی۔'' صالح نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔ چونکہ میں اپنے دوستوں کو اپنے اوپر بیتے تمام واقعات بتا چکا تھا اس لیے سب اب تک کے حالات سے خبر رکھتے تھے۔

''تو تم شادی کر لیتے ملکہ تامنی سے کیوں کہ وہ اکیس سالہ دوشیزہ بھی کسی شیرنی کی طرح بہادر اور بے حد حسین اور جاندار لڑکی تھی اور ہاں رچرڈ، سمتھ اور جیکب تو کرسچن ہیں اپنے مذہب کے مطابق یہ شائد ایک وقت میں دو بیویاں نہیں رکھ سکتے لیکن تم اور عزیز پر تو ایسی کوئی پابندی نہیں ہے اور چار بیگمات بھی ایک وقت میں رکھ سکتے ہو پھر دوسری شادی کرنے سے کیا ہو جاتا۔'' میں نے صالح کی طرف حیرت سے اور اس کی شرارت سمجھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے یار مجھے تو کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ملکہ تامنی تمہاری سحر انگیز شخصیت پر ہی مر مٹی تھی دوسری بات یہ ہے کہ وہ وحشی اور فرانسی ساڈار جیسا طاقت ور ملکہ کا سپہ سالار مجھ سے عداوت رکھ لیتا اور تیسری اور سب سے اہم بات یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کی محبت میں ہر قربانی برداشت کر لیتی ہے لیکن عورت ذات سوکن کو برداشت نہیں کر سکتی اور تمہاری بھابی شائستہ میری اس حرکت پر ملکہ تامنی سمیت میری بھی چٹنی بنا کر رکھ دیتی۔ صالح نے بیچارگی سے کہا تو ہم سب زور سے ہنس پڑے۔''

''ملکہ تامنی بے شک ایک شعلہ تھی لیکن مادام جوزفین بھی کسی بم سے کم نہیں تھی اور بے پناہ حسین تھی لیکن وہ ایک عیاش پرست تھی گو کہ میری محبت کی چاہت نے اسے یکسر بدل دیا تھا لیکن جہاں تک میری مہ جبیں کی بات ہے تو وہ تو ایک خوشبو ہے ایک ہیرا ہے قدرت کا حسین شہکار ہے ایک شیرنی ہے شرم وحیا کا پیکر ہے نڈر اور بہادر شکاری ہے اور میرے دل کا شکار کرنے والی شکاری حسینہ ہے۔''میں نے جذبات میں بولتے ہوئے کہا تو میرے دوست حیرت سے مجھے دیکھنے لگے کیونکہ مہ جبیں کی محبت کے جذبات میں بولتا ہی چلا گیا تھا۔

''لگتا ہے ہمارا دوست اب ہاتھ سے گیا اور مہ جبیں بھابی کی قاتل نگاہوں کا شکار ہو چکا ہے۔''رچرڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

''یار واب تو بھابی کو ڈھونڈ ناں ہی پڑے گا ورنہ حسن ورعنائی اور حسین لڑکیوں کی محفلوں سے دور بھاگنے والا شکاری دوست شہباز روگی بن جائے گا۔''جیکب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ویسے مجھے ایک فکر ہے۔''میں نے ان کی چھیڑ خانی کے رخ کو پھیرنے کی خاطر نیا سوال کیا۔

''وہ کیا؟''جیکب نے حیرت سے پوچھا۔

''یار ایک تو روس بہت بڑا بلکہ دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے اور اس کے علاقے سائبریا کا رقبہ بھی بے حد طویل ہے اور ہم کیسے اتنے بڑے ملک کے ٹھنڈے ترین ایریے میں مہ جبیں کو تلاش کریں گے۔''میں نے بدستور تشویش سے کہا۔

''یار شہباز تم تو شیر جیسا جذبہ رکھنے والے ہو اور ابھی سے گھبرا گئے ہو گو کہ اس سے پہلے ہمارا کوئی ٹارگٹ یعنی کوئی ایک خاص مقصد نہیں ہوتا تھا بس جہاں دل کیا منہ اٹھائے شکاری سامان لیے وہاں پہنچ گئے اور دوسری بات کہ ہم کوئی سراغ رساں بھی نہیں ہیں لیکن پھر بھی جب انسان کسی مقصد کے لیے نکلتا ہے اور لگن سچی ہو تو ہر مشکل کا حل نکل ہی آتا ہے۔''عزیز نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے ہم آج یہاں آرام کرتے ہیں اور کل سائبریا کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں وہاں جا کر اپنی طرف سے بھابھی کو ٹریس کرنے اور جو بھی خطرناک گروہ ہے اس کے چنگل سے نکالنے کی کوشش کریں گے اور بھابی کے خط کے مطابق سابرٹن کا رخ کریں گے۔ سمتھ نے جذبات بھرے لہجے میں کہا۔''

''اب ہم نے یہاں ہوٹل میں قیام کیا اور اگلے دن سائبریا روانہ ہو گئے جو دنیا کا سب سے سرد ترین علاقہ ہے اور یہاں بعض ایریے تو ایسے ہیں جہاں گرمیوں کے موسم میں بھی درجہ حرارت منفی تیس اور چالیس سے اوپر ہی رہتا ہے اور سردیوں کے موسم میں تو درجہ حرات خوفناک حد تک گرتے ہوئے منفی نوے کے قریب قریب ہو جاتا ہے اور ایسی ہولناک سردی میں جینا دشوار ہو جاتا ہے اور غیر سائبرین خاص کر مشرقی تو ایسی خوفناک سردی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

پہلے ہم جہاز کے ذریعے سائبریا کے معروف شہر پہنچے اور جیسے ہی جہاز سے باہر نکلے شدید ترین ٹھنڈ نے ہمارا استقبال کیا جس سے ہمارے وجود میں سردی سرایت کرتی گئی۔ ہم سب ایک اچھے ہوٹل میں آ گئے۔ یہاں ہم نے ایک دن قیام کیا اور پھر یہاں سے گاڑیوں کا انتظام کیا اور سابرٹن روانہ ہو گئے جس کا ذکر مہ جبیں نے کیا تھا۔ وہاں ہم نے ایک ہوٹل میں قیام کیا جہاں طاقت ور ہیٹر لگے ہوئے تھے اور ہوٹل کے اندر ہٹرز چلنے کی وجہ سے گرمائش تھی۔

یہاں ہم نے سب سے پہلے گرم گرم کافی منگوائی تاکہ سردی کے ساتھ تھکاوٹ بھی اتر جائے۔ چونکہ سفر سے آئے تھے اس لیے ہم سب نے اپنے اپنے کمرے لیے اور سونے چلے گئے۔ اگلے دن پھر اکٹھے ہو گئے۔

''یار ہماری ہونے والی بھابی مہ جبیں نے کچھ اشارے بھی دیے ہیں کہ آخر وہ سائبریا میں کس جگہ ہیں کیونکہ سائبریا تو بہت بڑا علاقہ ہے۔'' عزیز نے پوچھا۔

''ہاں یار خط میں ذکر تھا کہ وہ کسی ایسے علاقے میں ہے جہاں شدید ٹھنڈ کے علاوہ جنگلات کا بھی وسیع سلسلہ ہے میں نے کہا۔''

''لیکن بات وہی ہے کہ ہمارے ہونے والی بھابی نے جلدی میں اپنے خط میں کسی خاص جگہ کا ذکر نہیں کیا کیونکہ سائبریا کے جنگلات کا سلسلہ بھی کافی زیادہ ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں وہ تو ہے لیکن کوئی بات نہیں اپنی طرف سے کوشش شروع کر دیتے ہیں انشااللہ کوئی نہ کوئی اشارہ مل ہی جائے گا۔صالح نے مضبوط لہجے میں کہا۔ ہاں واقعی لگن اور محنت سے مشکل راستے خود ہی کھلتے جاتے ہیں۔رچرڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔،،

''تو اس طرح کرتے ہیں ہم نابرٹن کا رخ کرتے ہیں جو سابرٹن سے آگے کا علاقہ ہے اور وہاں جنگلات اور برفانی علاقوں کا وسیع سلسلہ ہے۔سمتھ نے کہا۔،،

''ٹھیک ہے ایسا ہی کر لیتے ہیں ہوسکتا ہے وہاں ہماری اس پہلی ایک خاص مقصد والی مہم یعنی بھابی کو تلاش کرر ہے ہیں اور ایسے ہی بے مقصد سیاحت اور شکار کے لیے نہیں آئے اور ہوسکتا ٹابرن میں کچھ اشارے مل جائیں جس سے ہم اپنی ہونے والی بھابی کو تلاش کر سکیں۔'' جیکب نے مشورہ دیا۔

''ٹھیک ہے ایسا کر لیتے ہیں۔'' عزیز نے کہا تو میرے سمیت باقی سب بھی اس بات پر متفق ہو گئے اور ہم نے طاقت ور جیپوں کا انتظام کیا اور نابرٹن کی طرف روانہ ہو گئے جس کے گرد برف سے اٹے گھنے اور برفانی درندوں سے پر گھنے جنگلات اور برفانی اور گھنے جنگلوں اٹی پہاڑیوں کے سلسلے ہیں۔ہم چھ افراد تھے اس لیے دو جیپوں کا انتظا کیا اور ایک گاڑی کو جیکب ڈرائیو کرر ہا تھا اور میں اور رچرڈ پچھلی سیٹوں پر بیٹھے تھے اور دوسری گاڑی کو صالح ڈرائیو کرر ہا تھا اور اس جیپ میں پچھلی سیٹوں پر عزیز اور سمتھ بیٹھے تھے اور ہمارا سفر جاری تھا۔

باہر شدید ترین ٹھنڈ تھی لیکن طاقت ور انجن والی جیپوں کے پاور فل ہیٹر چل رہے تھے اور جیپوں کے اندر گرمائش تھی لیکن باہر اتنی شدید ٹھنڈ تھی کہ پاور فل ہیٹر کے باوجود گاڑی کے شیشوں پر دھند چھانے لگتی تھی لیکن پھر پاور فل ہیٹر کی وجہ سے گاڑی کے اندر گرمائش تھی۔ہم سب نے سیلون کی گرم اور موٹی جیکٹیں پہنی ہوئی تھیں اور خاص کر گاڑی کے ہیٹر آن ہونے کی وجہ سے

شدید سردی سے بچے ہوئے تھے۔ مجھے یہ فکر لاحق تھی کہ آخر کب تک گاڑی کا سفر کرنا ہے ظاہری بات ہے مہ جبیں کو ٹریس کرنے کے لیے جنگلوں اور پہاڑوں کا رخ کرنا ہے اور وہاں کی ہولناک سردی ہماری قلفی بنا کر رکھ دے گی کیونکہ مجھے سائبریا کے گھنے جنگلات کے برفانی درندوں کا خوف نہیں تھا بس شدید سردی کا خدشہ تھا۔

ہم طویل سفر کے بعد ٹابرن پہنچ گئے جو پہاڑی علاقہ تھا اور واقعی اس کے گرد اطراف میں گھنے برفانی جنگلات اور جنگلات اور برف سے اٹے پہاڑوں کا بھی سلسلہ تھا جہاں برفانی درندوں کی بھی بہتات تھی۔ ہم نے ہوٹل ایک اچھے ہوٹل میں بسیرا ڈال دیا اور اب گرما گرم کافی سے اپنے جسم کو گرم کرنے لگے تھے۔ یہاں ٹابرن میں سردی بے پناہ تھی اور یہاں کے منیجر نے بتایا تھا کہ چند دن ہوئے ہیں برف کے طوفان بھی چل رہے ہیں اور سائبریا کے برف کے طوفان بہت ہی یخ ٹھنڈے اور خطرناک ہوتے ہیں۔

''جس طرح صحراؤں میں ریت کے طوفان اڑتے ہیں اور بعض دفعہ بہت ہی خوفناک صورت حال اختیار کر لیتے ہیں اسی طرح سائبریا میں برف کے طوفان اڑتے ہیں اور شہروں قصبوں میں تو مسئلہ نہیں لیکن کھلی جگہوں پر یہ طوفان بعض دفعہ بہت خوفناک صورت حال اختیار کر لیتے ہیں۔ہوٹل کا منیجر بہت با اخلاق اور ملنسار آدمی تھا اور اس کا نام راکوف تھا۔

''مسٹر راکوف کیا آپ نے یہاں کسی ایسی ہندوستانی لڑکی کو دیکھا ہے جو نرم و نازک مگر دراز قد ہے اور بے حد حسین ہے اور مشرقی رنگت کے لحاظ سے بہت گوری چٹی ہے اور شکار وغیرہ کا شوق بھی رکھتی ہے اور اسے اپنی طرف سے مہ جبیں کا حلیہ بتانے لگا۔''میں نے اس سے انگلش میں پوچھا کیونکہ منیجر انگلش زبان جانتا تھا۔

''کیا کوئی پیار کا معاملہ ہے۔''مہ جبیں کے بارے میں پوچھ تاج میں اتنی تعریف سننے پر منیجر نے مسکراتے ہوئے معنی خیز انداز میں پوچھا تو میرے دوستوں کے چہرے پر بھی حیرت اور مسکراہٹ رینگ گئی اور سمجھ گئے کہ میں مہ جبیں کو ڈھونڈنے میں بہت بے تاب ہوں۔

''جی ہاں مسٹر راکوف معاملہ کچھ ایسا ہی ہے۔'' جیکب نے بدستور مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں ویری سوری کہ میں نے ایسے حلیے کی کسی ہندوستانی لڑکی کو اپنے ہوٹل نہیں دیکھا لیکن یہ چھوٹا شہر ضرور ہے لیکن اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے اور یہاں شہر میں اور بھی کافی ہوٹل ہیں ہوسکتا ہے آپ جس لڑکی کا حلیہ بتا رہے ہیں وہ یہاں کسی اور ہوٹل میں موجود ہو۔'' راکوف نے معذرت بھرے لہجے میں کہا تو میں نے طویل سانس لے کر سر ہلا دیا۔

''مسٹر شہباز قدرت نے تمہیں بہت ہی پرکشش اور زبردست مردانہ وجاہت سے نوازا ہے تم اگر اشارہ کرو تو ایک کیا ہزاروں حسین ترین لڑکیاں تمہاری طرف دوڑی چلی آئیں گی۔'' راکوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر راکوف یہی تو ہمارا دوست حسین دوشیزاؤں کی محفل سے ہی دور بھاگنے والا شخص ہے بس ہماری ہونے والی بھابی نے ہی اس کے ویران دل کو دستک دی ہے اور اس لیے ہم سب یہاں اپنے دوست کی چاہت کے لیے آئے ہیں۔'' عزیز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کچھ دیر ہم سے گپ شپ لگانے کے بعد راکوف ہم سے اجازت لے کر چلا گیا۔

''یار شہباز ہماری ہونے والی بھابی مہ جبیں نے ہمیں کچھ اشارے دے دیے ہیں اور اس کے مطابق ہمیں یہاں شہر سے نکل کر جنگل اور پہاڑی جنگل اور برف زاروں پر سفر کرنا پڑے گا ہوسکتا ہے وہ خطرناک گروہ کسی برفانی اور پہاڑ کی کھوہ میں اپنا مسکن بنایا ہوا ہو۔'' سمتھ نے کہا۔

''لیکن شرط یہ ہے کہ وہ خطرناک گروہ اگر ابھی یہاں سائبیریا سے نہیں نکلا تو۔ عزیز نے کہا۔

ہاں یار ہم اپنی طرف سے تو پوری کوشش کریں گے اور مجھے امید ہے کہ اللہ ہماری کوشش کو کامیاب کریں گے اور ہماری ہونے والی بھابی ہمیں مل جائیں گی۔'' صالح نے کہا۔

''تو ٹھیک ہے اپنا شکاری سامان لائے ہیں کل یہاں سے نکل کر پہاڑی جنگلات کا رخ کرتے ہیں اور اپنی طرف سے ان کو ٹریس کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ٹھیک ہے یہی مناسب ہے ہمیں اپنی طرف سے کوشش کرنی ہے تو اب کل سے آغاز کر دیں

اور زیادہ لیٹ نہ کریں۔'' جیکب نے کہا تو ہم سب نے اس پر اتفاق کیا اور اپنے اپنے کمرے جا کر گرم لحافوں میں سو گئے کیونکہ کل ہم نے اپنے شکاری سفر پر لیکن برف زاروں میں جانا تھا۔ میں مہ جبیں کے خیالوں میں گم رہا اور دل سے اس کی سلامتی کی دعائیں کرتا رہا اور پھر نیند نے آ دبوچا۔

اگلے دن ہم سب دوست ناشتہ کرنے کے بعد جیپوں میں بیٹھے اور اپنے شکاری سامان کے بیگ رکھے شہر سے باہر نکل گئے اور ابھی ہم جیپ میں ہی سفر کرنا چاہتے تھے۔ ہم ہر دوست اپنے بیگ میں کافی کا گرما گرم تھرماس ساتھ لائے تھے تاکہ کراکے کی شدید سردی سے بچنے کے لیے کافی سے اپنے اکرتے ہوئے جسم کو گرم کرسکیں۔

ہم چونکہ سب دوست پہلے بھی دو دفعہ سائبریا کے جنگلوں میں آ چکے تھے لیکن اس وقت کوئی خاص مقصد نہیں تھا بس سیر و سیاحت اور شکار کر کے اپنے شکاری جنون کے شوق کو پورا کرنا اس لیے ہم سائبریا کے جنگل میں اتنے اندر تک نہیں گھسے تھے کیونکہ یہاں کی شدید سردی ہمارے لیے سب سے بڑی رکاوٹ تھی۔

لیکن اس بار میری وجہ سے میں اور میرے سب دوست ایک مقصد اور ایک ٹارگٹ کو لے کر یہاں آئے تھے کہ مہ جبیں کو تلاش کرسکیں اور اسے نہ معلوم دشمنوں کی قید سے رہائی دلا سکیں کیونکہ مہ جبیں نے بڑے یقین سے مجھ پر اعتماد کر کے اپنے والدین کو خط لکھا تھا اور اس میں میری بہت تعریف اور مدد کے لیے کہا تھا۔ ہم تقریباً دو گھنٹے جیب میں سفر کرتے رہے اور اب ہمارے سامنے ایک برف سے اٹا ہوا پہاڑ تھا جس میں گھنا جنگل بھی تھا لیکن تمام درخت برف سے اٹے ہوئے تھے۔

''یار اب ہمیں پیدل سفر شروع کر دینا چاہیے کیونکہ ہم اب گاڑیوں میں بیٹھ کر تو کوئی تحقیق نہیں کرسکتے نہ کسی کو ڈھونڈ سکتے ہیں۔'' سمتھ نے کہا۔

''ٹھیک ہے اتر جاتے ہیں تمہاری بات درست ہے اب جنگلوں کے اندر گھسنا چاہیے اور ہوسکتا

ہے محنت اور لگن سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں۔'' صالح نے کہا تو میں نے دل میں دل کی گہرائیوں سے آمین کہا۔

ہم سب دوست چونکہ شکاری تھے اور جس بھی ملک جائیں کسی بھی گائیڈ کو ساتھ نہیں رکھتے تھے اور اپنے اوپر ہی بھروسہ کرتے تھے لیکن اس وقت ہم نے غلطی کی تھی ہمیں مقامی پولیس والوں سے مدد لینی چاہیے تھی۔ خیر جیسے ہی ہم پاور فل ہیٹر والی گاڑیوں سے باہر نکلے چہروں کے ذریے شدید ترین ٹھنڈ ہمارے وجود میں سرایت کرتی چلی گئی حالانکہ ہم سب نے بہت موٹے سمون کی گرم جرسیاں اور سر پر سمون کی ہی گرم ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں اور پاؤں میں موٹی گرم جرابیں اور یہاں سفر کرنے والے خاص بوٹ پہنے ہوئے تھے اس کے باوجود سردی کی شدید لہر کسی آڑے کی طرح کاٹتے ہوئے ہمارے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔

ہم نے سردی کی وجہ سے اپنا مشن تو ادھورا نہیں چھوڑ ناں تھا اس لیے ہمت کا مظاہرہ کیا۔ ہم سب دوستوں نے اپنا اپنا شکاری بیگ اپنے کندوں پر لٹکایا ہوا تھا اور گردن پر موٹے گرم مفلر لپیٹے ہوئے تھے تاکہ جتنا ہو سکے یہاں کی کراکے کی خوفناک سردی سے خود کو بچا سکیں۔ ہم سب جیپوں سے اتر گئے تھے اور جیپوں کو ایک سائیڈ پر لگا کر لاک کر دیا تھا۔ ہم کچھ دیر بعد پہاڑی جنگل میں پہنچ گئے جو برف سے اٹا ہوا تھا۔

''یار اپنے ہاتھوں میں رائفلوں کو تھام لو کیونکہ اس پہاڑی جنگل میں ہمارا سامنا برفانی درندوں سے ہو سکتا ہے۔'' رچرڈ نے کہا تو ہم سب نے سر ہلا دیے اور ٹارچوں کو اپنے ماتھے پر ارسی ہوئی پٹی سے چسپاں کر دیا کہ اگر کہیں جنگل گھنا ہوا اور روشنی کم ہوئی تو ان پاور فل ٹارچوں سے ہمیں کوئی دقت نہ ہو اور ایک ہاتھ میں رائفل اور دوسرے ہاتھ میں تیز دھار چھڑے لیے جنگل میں گھس گئے۔ مسلسل چلنے سے ہمارے وجود یہاں کی شدید سردی سے بچے ہوئے تھے۔

''یہ تو ابھی پہاڑی میں جنگلات ہیں اور یہاں جن پہاڑیوں میں جنگل اور درخت نہیں ہوتے وہاں کھلا ماحول ہونے کی وجہ سے شدید ترین سردی ہوتی ہے بس گھنے جنگلات اس شدید سردی کو

روکے ہوئے ہیں۔'' عزیز نے کہا۔

''ہاں یار لیکن ہمیں اپنے مقصد کے لیے یہاں اپنی طرف سے ہر طرف گھوم لینا چاہیے اور ہوسکتا ہے ہمیں بغیر جنگلات والی برفانی پہاڑیوں کا بھی سروے کرنا پڑے۔'' جیکب نے کہا۔

''ہاں وہ تو ہے بس دعا کرو ہم پہلی بار جس مقصد کے لیے نکلے ہیں اس میں کامیاب ہو جائیں ورنہ ہماری ہونے والی بھابی مہ جبیں نہ ملیں تو اپنا سب سے خوبرو دوست روگی بن جائے گا۔'' صالح نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''نہیں یار ہم اپنے دوست کو غمگین اور روگی نہیں بننے دیں گے اور انشاللہ ضرور اپنی ہونے والی بھابی کو ڈھونڈ لیں گے۔'' عزیز نے کہا سب نے جذبات کے ساتھ مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا اور میں نے دل کی گہرایوں سے آمین کہا کیونکہ جب سے مہ جبیں میری زندگی میں آنے کے بعد اب بچھڑ چکی تھی میرا سکون واقعی اڑ چکا تھا اور خود کو مہ جبیں کے بغیر ادھورا تصور کر رہا تھا۔

ہم سب محتاط ہو کر پہاڑی پر چڑھ رہے تھے اور کافی دیر آگے بڑھتے رہے کہ اچانک ہمیں یہاں دور سے کسی سائبرین برفانی ٹائیگر کی غراہٹ سنائی دی تو ہم سب چونک گئے کیونکہ اب ہم واقعی ڈینجر ایریے میں داخل ہو چکے تھے۔ سندربن کے جنگلات کے ٹائیگرز کے جسم میں زرد اور سیاہ رنگت کی دھاریاں ہوتی ہیں البتہ سائبرین برفانی ٹائیگرز کی جسم کی رنگت سفید اور سیاہ ہوتی ہے اور اس کے جسم میں کافی گھنے بال ہوتے ہیں جو اسے یہاں کی شدید ترین سردی سے بچاتے ہیں۔ ہم کچھ دیر اور آگے بڑھے لیکن ابھی تک سوائے آوازوں کے کسی برفانی درندے سے سامنا نہیں ہوا تھا۔

''یار تھکاوٹ ہو رہی ہے کہیں بیٹھ کر کھانا اور گرم کافی پی لی جائے۔'' سمتھ نے مشورہ دیا۔

''ہاں پہاڑ کی چڑھائی نے جہاں جسم کو گرم رکھا ہے اور اتنی ٹھنڈ نہیں لگ رہی اس لیے بھوک چمک اٹھی ہے اس لیے اب کہیں آرام کر ہی لیں۔'' صالح نے بھی کہا۔

''لیکن یارو یہ سائبریا کا شدید اور کراکے کی ٹھنڈ کا ایرا ہے جیسے ہی ہم کہیں بیٹھیں گے

ہمارے جسم ٹھنڈے ہونے کے بعد اکڑنے لگیں گے اس لیے بہتر ہے کسی پہاڑ کی کھوہ کو تلاش کریں تاکہ اس کے اندر بیٹھنے سے سردی سے کسی حد تک بچا جا سکتا ہے۔'' عزیز نے مشورہ دیا۔

''چلو ایسے ہی کر لیتے ہیں تمہارا مشورہ واقعی ٹھیک ہے۔'' جیکب نے کہا۔ اب ہم تھوڑا آگے بڑھے تھے کہ ہمیں برف سے اٹی جنگلات کی پہاڑی میں ایک دہانہ نظر آیا جس میں برف تو جمی ہوئی تھی لیکن یہ اندر کی طرف جا رہا تھا۔ میرے خیال میں یہی بہتر جگہ ہے ہوشیاری سے آگے بڑھو اور اگر کوئی درندہ چھپا ہے تو اس کا مقابلہ کر کے بھگاتے ہیں اور اس میں براجمان ہو جاتے ہیں۔'' صالح نے کہا تو ہم سب چونک کر اس دہانے میں قدم رکھ دیے اور پوری مستعدی سے رائفلیں تھامے آگے بڑھنے لگے۔

''یہاں ہمیں ٹارچوں کو اوپن کرنا پڑا۔ ہم جیسے جیسے آگے بڑھ رہے تھے غار میں تاریکی بڑھتی جا رہی تھی اور سردی میں بھی کچھ کمی ہو چکی تھی۔ ہم سب نے اچھی طرح دیکھ لیا تھا کہ اس دہانے میں کوئی درندہ نہیں ہے۔ سائبریا میں کافی سارے کتوں کو ایک ساتھ باندھ کر اس کی سواری بھی کی جاتی ہے اور جنگلوں میں بھی کئی جنگلی برفانی کتے ہوتے ہیں جو بہت خونخوار ہوتے ہیں اس کے علاوہ سائبریا کے جنگلوں میں برفانی ریچھ، برفانی بھیریے اور برفانی ٹائیگرز یہاں جنگلوں میں پائے جاتے ہیں۔

ہم سب تھوڑا آگے بڑھے تو دہانے کا رخ مڑ گیا تھا اور یہاں باہر کی کڑاکے کی سردی سے کافی حد تک بچا جا سکتا تھا۔ اس دہانے کے اوپر سنگلاخ پتھر تھے کیونکہ پہاڑی علاقہ تھا۔ اب ہم سب نے اپنے اپنے بیگ اتارے اور گرم اور موٹی چادریں نیچے بچھا کر بیٹھ گئے۔ ٹارچوں کی وجہ سے تاریکی میں اٹا گھٹا ٹوٹ دہانہ مکمل طور پر روشن تھا۔ ہم سب نے کھانا نکالا اور اسے کھانے لگے اور آپس میں باتیں کرنے لگے۔

''شہباز یاد ایک اہم بات یاد آئی ہے۔'' سمتھ نے چونکتے ہوئے کہا۔

''ہاں پوچھو کونسی بات۔'' میں نے حیران ہو کر پوچھا اور باقی ساتھی بھی کھانا کھاتے ہوئے

چونک کر سمتھ کو دیکھنے لگے۔

''تم نے ہمیں مہ جبیں کے خط کا متن سنایا ہے اس میں کسی میڈم شیبا کا بھی ذکر تھا اور بقول ہمارے ہونے والی بھابی کے میڈم شیبا ان کی منہ بولی ماں بنی ہوئی ہے اور اس کی وجہ سے بھابی کی عزت و عصمت ط ہے ہمیں شہر میں ہوٹلوں میں میڈم شیبا کے بارے میں چھان بین کرنی چاہیے تھی۔'' سمتھ نے کہا۔

''ہاں یار مگر میرے خیال میں یہ بھی فضول ہوتا کیونکہ میڈم شیبا لازمی اسی خطرناک گروہ کی لیڈر ہو گی اس لیے تو ہمارے ہونے والی بھابی نے خود ط کہا ہے ورنہ میڈم شیبا کا ہولڈ نہ ہوتا تو کوئی جوان اور حسین لڑکی کسی خطرناک گروہ کی قیدی بن کر اپنی عزت و عصمت ط نہیں بنا سکتی۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں تمہاری بات دل کو لگتی ہے پھر واقعی ہوٹلوں میں اور دیگر جگہ میڈم شیبا کی چھان بین فضول ہوتی کیونکہ اگر ایسا ہے تو پھر میڈم شیبا نے اپنے اصلی نام کو یہاں چھپایا ہو گا اور گروہ کے سب لوگ فرضی ناموں سے یہاں اپنے نا معلوم خفیہ کاموں کو کر رہے ہوں گے۔'' سمتھ نے خود اپنے آئیڈیئے کی نفی کرتے ہوئے کہا۔

''ہم سب نے باہمی مشورہ کیا اور ترتیب وار پہرے داری کرتے ہوئے اسی دہانے میں ہی رات گزارنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ مقامی وقت کے مطابق شام کا وقت ہونے والا تھا اور ہم نے رات اسی دہانے میں ہی گزار دی اور بغیر کسی خطرے کے یہ رات آرام سے کٹ گئی۔

صبح کو ہم نے ناشتا کیا اور دہانے سے باہر نکل آئے اور اپنا سفر شروع کر دیا۔ ابھی تک ہمیں مہ جبیں کے بارے میں ایک بھی اشارہ نہیں ملا تھا لیکن ہم مایوس نہیں تھے۔ لگن کے ساتھ آگے بڑھنے لگے تھے۔

''دعا کرو کسی بھیریوں کے غول سے ٹکراؤ مت ہو ورنہ ایمونیشن ہونے کے باوجود سخت خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔'' جیکب نے کہا۔

''ہاں یار واقعی گو کہ لگڑ بھگڑ بھیڑیے سے زیادہ خطرناک درندہ ہے لیکن جیسا کہ لگڑ بھگڑ عموماً انسانوں کے لیے اتنا خطرناک نہیں ہے بلکہ بے زرر ہے لیکن اس کے برعکس بھیڑیے جیسا خونخوار درندہ انسانوں کا بدترین دشمن ہوتا ہے۔'' رچرڈ نے کہا۔

''ہاں یار تم درست کہتے ہو۔ حالانکہ شیر بھیڑیے سے کہیں زیادہ طاقتور درندہ ہے لیکن ہم انسان کسی کی تعریف کرتے ہیں تو اسے شیر کا لقب دیتے ہیں اور اس کے برعکس جہاں کہیں ظلم اور خاص کر عورت ذات کی عصمت دری ہوتی ہے تو کہا جاتا ہے کہ بھیڑیئے نوچتے رہے بھنبھوڑتے رہے اور بھیڑیئے جیسے خونخوار درندے کو ظلم کے لقب میں پکارا جاتا ہے۔'' میں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''دراصل بھیڑیئے میں ایک یہ خاصیت ہے کہ یہ بعض جگہ بہت بڑے جھنڈ کی شکل میں اور کہیں کہیں تو سینکڑوں کے جھنڈ میں رہتے ہیں اور شکار کی تلاش میں نکلتے ہیں تو انسانوں کا مقابلہ ہونے پر برستی گولیوں پر بھی جمپ لگا کر حملہ آور ہوتے ہیں اور شکار کر لیتے ہیں اور واقعی بہت خونخوار اور خطرناک درندہ ہے۔'' جیکب نے کہا۔

''لگتا ہے پہاڑی کا جنگل ختم ہونے لگا ہے۔ کیونکہ درختوں کی بہتات کم ہونا شروع ہوگئی ہے۔'' عزیز نے کہا۔

''ہاں اب ہمیں کھلے ایریے میں سفر کرنا ہوگا اور کھلے ایریے میں سفر کا مطلب اب ہمیں کڑاکے کی شدید سردی کا بھی مقابلہ کرنا ہوگا اس لیے گرم ٹوپی اور گرم مفلر کو اچھی طرح لپیٹ لو تا کہ خوفناک سردی کا مقابلہ کر سکیں۔'' صالح نے سر ہلاتے ہوئے کہا تو ہم سب نے اچھی طرح گرم ٹوپی اور مفلر کو اچھی طرح اپنے سر اور کندھے پر لپیٹ لیا۔ کچھ ہی دیر بعد ہم گھنے درختوں کے جھنڈ سے نکل چکے تھے اور جیسے ہی درختوں کے ایریے سے نکلے شدید ٹھنڈ نے ہمارا استقبال کیا کیونکہ ہمارے چہرے تو اوپن تھے اور چہروں سے ٹھنڈ کی یخ ہوا ٹکرا کر جسم کے اندر ہڈیوں میں سریت ہوتی گئی۔ ہم سب اب آگے بڑھنے لگے تا کہ برف زار کو پار کر کے اب دوسری طرف پہاڑی

میں جایا جائے جہاں جنگل نہیں تھا اور پہاڑی مکمل طور پر برف سے اٹی ہوئی تھی۔ چونکہ کھلا ایریا تھا اور جنگل میں ہونے کی وجہ سے شدید ٹھنڈ ہوا دار درختوں سے ٹکرا کر جنگل کے اندر اتنی سردی پیدا نہیں کر رہی تھی۔ لیکن اب ہم سب گرم اور موٹی جیکٹوں کے باوجود کانپنے لگے تھے کیونکہ سردی واقعی بے حد شدید تھی۔

''یار اپنی سپیڈ سب تیز کر دو تاکہ تیز چلنے سے جسم کو حرارت ملے ورنہ یہ سردی تو کافی گرم لبادوں کے باوجود ہمارے اعصابوں کو جواب دینے لگی ہے۔'' عزیز نے کہا تو ہم سب نے اپنی رفتار تیز کر دی۔ ہمیں ایک جگہ برفیلا پانی نظر آیا جس میں کثرت سے ٹراؤٹ فش تیر رہی تھیں اور ہم چونکہ مچھلیاں پکڑنے کا سامان لائے تھے اس لیے ہم نے یہاں چوبیس کے قریب ٹراؤٹ فش کو پکڑا اور پکڑنے کے بعد ذبح کر دیا اور ان کو اٹھا لیا گیا۔

اب کسی کھو یا دہانے کی تلاش تھی تاکہ وہاں جا کر ان کو بھون کر کھایا جا سکے کیونکہ ٹراؤٹ فش کا گوشت بہت گرم ہوتا ہے اس لیے اسے بھون کر کھایا جا سکے اور اس کے کھانے سے شدید سردی کی حدت کم ہو جانی تھی۔ ہم سخت برف کے اوپر چل رہے تھے اور کافی دیر بعد ہم دوسری طرف کی پہاڑیوں پر پہنچ گئے اور ہم دعا کرنے لگے کہ یہاں جلد کوئی کھو یا بڑا دہانہ مل جائے جس کے اندر ہم پناہ لے سکیں۔ میں نے پر جوش لہجے میں مہ جبیں کے والد اور والدہ سے وعدہ کیا تھا کہ میں ان کی بیٹی مہ جبیں [illegible]ط لے آؤں گا لیکن پہلی بات تو یہ تھی کہ ہم شکاری تھے کوئی سراغ رساں نہیں تھے اور یہاں کی شدید سردی ہم پر حاوی ہونے لگی تھی۔

''وہ دیکھو یار یہ کوئی کھوہ لگتی ہے۔'' جیکب نے ایک طرف دیکھ کر کہا تو ہم سب نے چونک کر دیکھا۔ سامنے واقعی ایک کھوہ تھا۔ ہم سب تیزی سے آگے بڑھے اور محتاط ہو کر اس کھوہ کے اندر داخل ہو گئے۔ یہ کھوہ کافی اندر کی طرف جا رہی تھی اور ہم ٹارچوں کی روشنی میں رائفلوں کو تھامے محتاط انداز میں اندر گھستے چلے گئے۔ یہ کھوہ آگے جا کر کھلا ہو گیا تھا اور دہانے کی صورت اختیار کر گیا تھا۔ یہاں باہر کی جسم کو چیرتی ہوا اور خوفناک سردی کی نسبت کافی حد تک سکون تھا۔ ہم

سب نے سکھ کا سانس لیا۔

''اف یار باہر تو بہت ہی شدید ٹھنڈ ہے اور میرے خیال میں منفی چالیس کے قریب ہو گی۔'' میں نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو میرے منہ سے شدید سردی کی وجہ سے دھواں نکلنے لگا تھا۔

''یار باہر بہت ہی خوفناک سردی ہے اس نے تو ہماری واٹ لگا دی ہے۔'' عزیز نے لمبا سانس لیتے ہوئے کہا تو ہم سب پھر یہاں کی صفائی وغیرہ کر کے موٹی چادریں بچھا کر نیچے بیٹھ گئے۔ ہم سب نے یہاں آگ کا انتظام کیا جو کہ ہم اپنے بیگوں میں اس کا انتظام کر کے آئے تھے اور ٹراؤٹ فش کو بھوننے لگے اور کچھ دیر بعد ٹراؤٹ فش ہم نے بھون لیں اور مزے سے اس کا گوشت کھانے لگے اور کچھ سٹاک بھی کر لیا۔

''سوری یار و تم میری وجہ سے ذلیل ہو رہے ہو اور مشن بھی ایسا جو بالکل بلینک ہے اور اس کا کچھ پتہ بھی نہیں ہے۔'' میں نے پھیکی مسکراہٹ سے کہا۔

''یار شہباز کیا ہو گیا ہے تمہیں۔ تم ایک کامیاب شکاری ہو ٹھیک ہے ہمیں یہاں کی شدید سردی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے لیکن ہم سب پہلے بھی تو مختلف ملکوں کے تاریک جنگلوں میں کئی کئی دن ایسے ہی فضول کی مٹر گشت اور اپنے شکاری جنون پن کو پورا کرتے رہے ہیں اور ہم تم پر کوئی احسان نہیں کر رہے۔'' سمتھ نے ناگواری سے کہا۔

''یار شہباز تم اس طرح کرو ہمیں اپنی ہونے والی بھابی یعنی اپنی مہ جبیں کی پکچر اگر ساتھ لائے ہو تو دکھا دو ہم اب یہاں آ گئے ہیں تو اپنے مقصد کو حاصل کر کے ہی یہاں سے جائیں گے۔'' جیکب نے کہا تو سب دوستوں نے چونک کر اسے دیکھا۔

''نہیں یار و نا میں نے تمہیں اب تک مہ جبیں کی پکچر دکھائی ہے اور نہ ہی اس کی کوئی پکچر ساتھ لایا ہوں حالانکہ مجھے اس کی پکچر یہاں لازمی لانا چاہیے تھا تا کہ یہاں کسی سے پوچھ گچھ پر ان کو تصویر دکھائی جا سکے۔'' میں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''خیر کوئی بات نہیں فکر مت کرو ہم نہیں گھبراتے انشااللہ ہمیں یہاں آ کر مایوسی نہیں ہوگی۔''عزیز نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں یار شہباز تم نے غلطی کی ہے کہ تم اپنی مہ جبیں کی کوئی پکچر ساتھ نہیں لائے ورنہ شہر کے ہوٹلوں سے وہاں کے سٹاف کو پکچر دکھا کر معلوم کرنے کی کوشش کی جا سکتی تھی۔اب ہمارا یہ مشن بلینک مشن ہی ہے لیکن کوئی بات نہیں اب آ گئے ہیں تو مجھے امید ہے ہماری محنت رائگاں نہیں جائے گی۔''رچرڈ نے مسکراتے ہوئے اور مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

''انشااللہ۔ہم بہت جلد اپنی ہونے والی بھابی اور اپنے خوبرو اور جگری دوست کی ہونے والی دلہن کو بھی دیکھ ہی لیں گے۔''اس بار صالح نے کہا تو میرے سمیت سب کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ہم نے کھانا نکالا اور کھانے لگے اور تھرماس سے کافی نکالی تو سائبریا کے دکانوں سے ملے ان سپیشل تھرماسوں میں کافی ابھی تک گرم تھی۔گو کہ اتنی گرم نہیں تھی لیکن پھر بھی اسے پینے سے تھکن اور سردی کافی حد تک ختم ہو گئی تھی۔چونکہ ہم سب تھک چکے تھے اس لیے اب یہیں بستر ا ڈال لیا تا کہ کل نئے جذبے سے اپنے مقصد کو پورا کیا جا سکے۔

''اگلے دن ہم یہاں سے باہر نکلے تو شدید سردی کے باوجود آگے بڑھنے لگے کیونکہ ہمیں ایسا لگ رہا تھا اس خطرناک گروہ جس نے مہ جبیں کو یرغمال یا قیدی بنایا ہے یا اپنا آلہ کار بنایا ہے وہ شہر سے دور ان ویران پہاڑوں اور جنگلوں میں ہی اپنا مسکن بنائے ہوئے ہوگی کیونکہ اپنے خط میں مہ جبیں نے ایسا ہی ذکر کیا تھا اس لیے یہاں خوار ہو رہے تھے۔

''بہت گرم جیکٹیں اور اور خود کو مکمل طور پر گرم لبادوں سے لپیٹے ہونے کے باوجود سردی ہماری ہڈیوں میں سرایت ہو رہی تھی۔ہم ابھی تھوڑا آگے ہی بڑھے تھے کہ اچانک ہم سب کے چہرے پر خوف نمودار ہو گیا۔

''اوہو لگتا ہے برفانی طوفان آنے والا ہے۔''سمتھ نے قدرے تشویش سے کہا۔میرے ساتھیوں پر آفرین ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ بھی مجھے اپنی مہم ختم کرنے اور یہاں سے جانے کا

مشورہ نہیں دیا تھا۔ دراصل مجھ سے بہت بڑی غلطی ہوئی تھی کہ میں مہ جبیں کی کوئی تصویر لے کر نہیں آیا تھا۔ میں ایک شکاری تھا کوئی سراغ رساں نہیں تھا جو کسی کیس کو حل کرنے والی چیزوں کو ساتھ لیتا پھرتا حالانکہ مجھے مہ جبیں کی تصویر ان کے والدین سے لے کر لازمی ساتھ رکھنی چاہیے تھی۔ ہم سب دوست اب خاموشی سے آگے بڑھنے لگے اچانک وہی ہوا جس کا خدشہ اور برفانی طوفان اٹھا اور طوفان میں برف کے گولے اڑ اڑ کر ہمارے منہ اور پورے وجود کو لگ رہے تھے اور تیز ہوا چلنے سے اتنی شدید اور خوفناک حد تک سردی ہو چکی تھی کہ ہمیں ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے ہم نے کوئی گرم کپڑے پہنے ہی نہ ہوں اور ہمارے وجود کانپنے لگے۔ ہم سب بدحواس ہو گئے۔

''جلدی کرو کوئی دہانہ دیکھو ورنہ ہم سب شدید خطرے میں پڑ جائیں گے۔'' مجھے جیکب کی تیز آواز سنائی دی کیونکہ برف کے طوفان سے برف کے گولے شدت سے اڑ رہے تھے۔ اچانک میرے منہ سے زوردار چیخ نکلی کیونکہ میرا پاؤں رپٹ گیا تھا اور میں پہاڑ سے نیچے گرنے لگا جہاں نرم برف شدید ہوا کے باعث اڑنے لگی تھی اور سخت برف میں پھسلتا ہوا نیچے گرنے لگا۔ میں نے پوری کوشش کی کہ برف کے اس طوفان میں خود کو بچانے کی کوشش کرنے لگا اور مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میں اپنے ساتھیوں سے بچھڑ چکا ہوں اور اب بھیانک موت کی طرف بڑھ رہا ہوں۔ اچانک میں نے اپنے ہاتھوں کی گرفت ایک پتھر کی جو برف سے اٹا ہوا تھا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ میرے ہاتھ کی گرفت اس میں جم گئی تھی کیونکہ قدرت کو ابھی میری زندگی منظور تھی۔ میں نے نیچے دیکھا تو مجھے کچھ فاصلے پر ایک دہانہ نظر آیا جو مجھ سے کچھ فاصلے پر تھا۔

میرے ہاتھ برف والے پتھر سے یخ ہو کر پھسلنے لگے تھے کیونکہ وہ اکڑ چکے تھے۔ میں چونکہ ایک شکاری تھا اس لیے میں نے طوفانی ہوا کے باوجود تیزی سے اڑتے ہوئے نیچے دہانے میں جمپ لگایا تو خوش قسمتی سے میرا وجود دہانے کے اندر گرا تھا ورنہ غلط جگہ گرنے سے میں نیچے برفانی کھائیوں میں گرتا چلا جاتا جہاں برف کے تودے اور برف کا طوفان موت کا منہ کھولے میرا

استقبال کرتے۔

میں چونکہ لانگ جمپ اور شکاری زندگی میں درختوں سے چھلانگ لگانے کی ٹریننگ لے چکا تھی۔اب میں جیسے ہی دہانے کے اندر لانگ جمپ لگاتے ہوئے گرا تھا تیز ہوا کے دھکے سے میں دہانے سے ایک دفعہ پھر نکل کر نیچے گرا لیکن میں نے کمال پھرتی سے ایک پتھر کے رخنے پر اپنے ہاتھ جما دیئے۔اب تیز ہوا کی وجہ سے میرا وجود ادھر ادھر جھول رہا تھا اور میں دہانے سے باہر کھائی میں لٹکا ہوا تھا اور نیچے گرنے کی صورت میں بھیانک موت منہ کھولے میرا استقبال کر رتی اور میں زندگی اور موت کی کشمکش میں بری طرح پھنس چکا تھا۔

میرے ہاتھ رخنے پر تو جمے ہوئے تھے لیکن چونکہ رخنے کا ابھرا ہوا پتھر برف سے چھپا ہوا تھا اس لیے میرا ہاتھ پھسلنے لگا تھا۔میں نے مشکل میں ہونے کے باوجود چیختے ہوئے آیت الکرسی کا ورد کرنے لگا اور میرے منہ سے زوردار چیخیں بھی نکل رہی تھی۔میں نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور ایک اور ابھرے ہوئے پتھر پر ہاتھ جما دیے۔میں اب زندگی اور موت کی کشمکش میں تھا اور میں اپنی شکاری زندگی میں پہلے بھی کئی بار یقینی خطرات سے گزر چکا تھا لیکن اس وقت میں انتہائی بھیانک موت وزیست کی کشمکش میں تھا۔

کہتے ہیں پیار کیا نہیں جاتا بلکہ ایسی چیز ہے جو بس ہو جاتی ہے اور یہی میرے ساتھ ہوا تھا اور کہتے ہیں پیار آسانی سے نہیں ملتا اس کے لیے تکلیف اٹھانی پڑتی ہے لیکن میں تو اس وقت تکلیف کیا بھیانک موت کے دہانے پر کھڑا تھا۔اب میرے ہاتھ پتھر پر گرپ ہونے کے باوجود برف کی وجہ سے اکڑنے لگے تھے اور برف کے گولے اور چیرتی ہوئی تیز طوفانی ہوا میرے ہاتھوں کی گرفت کو کمزور کر رہے تھے۔

''اے اللہ پاک میں مانتا ہوں کہ مہ جبیں ابھی میرے لیے غیر محرم ہے لیکن اللہ پاک میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اور ہم دونوں کے والدین بھی اس بات پر راضی ہیں میں آج تک کئی موقے ملنے کے باوجود گناہ کی دلدل میں نہیں گھسا اور یہ میرا کوئی کارنامہ نہیں بلکہ آپ کا مجھ

ناچیز پر احسان عظیم ہے کہ آپ نے نے مجھ پر خصوصی کرم کیا۔ اے اللہ پاک میں ایسی بھیانک موت نہیں مرنا چاہتا مجھے طاقت اور ہمت عطا فرما اور مجھے میری مہ جبیں سے ملا دے میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور نکاح کو آپ کے محبوب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت ہے اے اللہ رب العزت مجھے طاقت اور ہمت عطا فرما۔''

اس مشکل ترین گھڑی میں ہونے کے باوجود میں نے پوری قوت سے چیختے ہوئے اللہ سے دعا کی اور ایک دفعہ پھر دانت پر دانت جما کر پوری قوت سے اپنے اکڑے ہوئے ہاتھ کے باوجود اوپر ہوا اور دھانے کے قریب پہنچ گیا لیکن یہ دیکھ کر میں کانپ گیا کہ یہاں ایسی سلوٹ یا ابھری ہوئی جگہ یا پتھر نہیں تھا جہاں میں اپنے ہاتھ جما سکتا اور دہانہ مجھ سے ایک فٹ اونچا تھا اور نیچے کھائیاں تھیں جہاں برفیلا پانی اور برفیلی عمیق کھائیاں موت کا منہ کھولے ہوئے تھیں۔

اب میرے ہاتھ بس اکڑ کر میرا ساتھ چھوڑنے پر تیار ہو گئے تھے اور چیرتی ہوا اور برف کے گولوں کے باوجود بھیانک موت کے تصور سے میرے ماتھے پر پسینہ آ گیا جو کہ اتنی شدید سردی میں حیرت انگیز بات تھی۔ میں پوری قوت سے اوپر ہونے کی کوشش کرنے لگا اور میرا اکڑتا ہوا ہاتھ پوری قوت خرچ کرنے سے لرزنے لگا تھا۔ میں اپنے وجود اور ہاتھوں کو اکڑنے سے بچانے کے لیے پوری قوت سے چیخیں مار رہا تھا کیونکہ میں ایک شکاری تھا اور اس طرح بھیانک موت کا شکار نہیں ہونا چاہتا تھا۔

اچانک مجھے ایسا لگا جیسے میرے نزدیک کوئی رسی لٹک رہی ہو اور مجھے رشین زبان میں کسی نے چیخ کر کچھ کہا۔ لیکن میں چونکہ روسی زبان آسانی سے نہیں جانتا تھا اس لیے مجھے کچھ سمجھ نہ آئی۔ اس جھولتی رسی کو دیکھ کر میں حیران ہو گیا کیونکہ رسی تیز برفانی ہوا کی وجہ سے جھولنے لگی تھی۔

''تم جو بھی ہو جلدی سے اس رسی کو تھامنے کی کوشش کرو میں تمہیں اوپر کھینچتا ہوں۔'' مجھے ایک بھاری مردانہ آواز سنائی اور اس بار انگلش میں کہا گیا تھا۔

''آپ جو بھی ہیں رسی کو کھینچ کر پھر سے نیچے پھینکیں۔'' میں نے پوری قوت سے چیختے ہوئے

کہااور پھر دانت پر دانت جما دیئے کیونکہ اب میرا اکڑا ہوا ہاتھ بس چٹان کے ابھرے ہوئے پتھر سے پھسلنے ہی لگا تھا کیونکہ مسلسل برف پر ہاتھ کی گرفت ہونے سے میری انگلیاں اکڑ گئی تھیں لیکن اس اچانک اور غیبی مدد نے میرے اندر ایک نئی طاقت بھر دی تھی اور خوشی سے میری آنکھوں سے آنسو آ گئے کہ میں بھیانک موت سے کوشش کرنے سے بچ سکتا ہوں اور دل کی گہرائیوں سے اللہ کا شکر ادا کرنے لگا کہ میں نے جب بھی مشکل میں اللہ رب العزت کی رحیم وکریم ذات سے مانگا ہے اللہ پاک نے میری مدد ضرور کی ہے اور اب کسی اجنبی کو میری مدد کے لیے بھیج دیا تھا۔

اچانک ایک دفعہ پھر رسی جھٹکے سے نیچے آئی اور میرے منہ سے لگی تو میں نے رسی کو دانتوں سے پکڑ لیا اور بجلی کی رفتار سے ایک ہاتھ کی گرفت پتھر سے ہٹا کر رسی کو تھام لیا لیکن چونکہ میرے ہاتھ اکڑ چکے تھے اس لیے اپنی پوری قوت مدافت کے بل پر اور اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے اس نازک لمحے میں رسی کو اپنے ہاتھوں کے گرد بل دینے لگا اور پھر دوسرے ہاتھ کو بھی چٹان کے ابھرے ہوئے رخنے سے ہٹا کر تھام لیا اور رسی کے گرد بل دے دیا۔

''کیا اوپر آ سکتے ہو یا کھینچنا پڑے گا۔'' مجھے پھر تیز آواز سنائی دی۔

''نہیں اجنبی دوست میرے ہاتھ اکڑ چکے ہیں بس بہت مشکل سے ہاتھوں سے رسی کے گرد بل دیئے ہیں مجھے اوپر کھینچو۔'' میں نے چیختے ہوئے کہا۔

''او کے دوست اب ہمت سے کام لو کیونکہ تم زندگی اور بھیانک موت کی کشمکش میں مبتلا ہو اس لیے خود پر قابو رکھو میں تمہیں کھینچ رہا ہوں۔'' مجھے پھر آواز سنائی دی اور پھر مجھے رسی کے سہارے میرا اجنبی مددگار مجھے اوپر کھینچنے لگا اور اس کے منہ سے چیخیں نکل رہی تھیں جیسے اسے مجھے اوپر کھینچنے میں مشکل ہو رہی ہو لیکن یہ جو بھی تھا کافی طاقت ور نوجوان تھا جس نے مجھے کھینچا تھا۔

گو کہ میں موٹا تو نہیں تھا لیکن دراز قد اور طاقت ور نوجوان تھا اس لیے میرا وزن تو تھا۔ کچھ دیر بعد میں دانتوں پر دانت جمائے رسی کو پوری قوت سے تھامے رکھا اور کچھ دیر بعد میرا سر دہانے

کے اوپر آ گیا جہاں میں نے دیکھا کہ ایک روسی نوجوان جو خوش شکل تھا اور طاقت ور تھا مجھے رسی کے ذریعئے کھینچ رہا تھا۔ہم دونوں کی کوششوں سے آخر کار میں اوپر آنے میں کامیاب ہو گیا گو کہ اس کوشش میں میرے ہاتھ بھی چھل گئے تھے لیکن بہر حال بھیانک موت سے نکل آیا تھا۔

''دوست لیٹے ہوئے آگے کی طرف کھسک آؤ ورنہ تیز طوفانی برفیلی ہوا پھر جھٹکے سے تمہیں نیچے لے جا سکتی ہے۔'' مجھے اس اجنبی مہربان دوست کی آواز سنائی دی تو شدید تھکاوٹ کے باوجود مجھے اس کی بات پر وزن محسوس ہوا اور میں گھسٹتے ہوئے آگے بڑھنے لگا۔میرے اس اجنبی مہربان نے میرا ہاتھ تھام لیا اور مجھے دہانے کے اندر دھکیل دیا۔

''چلو یہاں برفانی ہوا چل رہی ہے دہانے کے اندر تم [illegible]ط رہو گے۔'' اس نے کہا اور خود بھی اٹھ کھڑا ہوا اور میں بھی اٹھ گیا اور تیزی سے آگے بڑھے جہاں دہانہ گھوم رہا تھا اور ہم دونوں شدید تھکاوٹ کے باعث لڑکھڑاتے ہوئے آگے بڑھے۔میرے اس مددگار نے پاور فل ٹارچ نکال لی کیونکہ دہانے میں بہت اندھیرا تھا اور ہم دونوں جیسے ہی موڑ گھومے چیرتی ہوا اور شور کی آواز کم ہو گئی تھی اور تیز ہوا سے برف کے گولے بھی یہاں نہیں آ رہے تھے۔

ٹارچ کی تیز روشنی میں دھانے کا غار روشن تھا اور اس کی روشنی میں ہم دونوں آگے بڑھے تو کچھ دیر چلنے کے بعد مجھے ایک جگہ گرم بستر لگا ہوا نظر آیا اور ساتھ ہی ایک انگیٹھی جس میں آگ دہک رہی تھی اور کافی کا سامان بھی موجود تھا۔

''بیٹھو دوست بتاؤ تم کون ہو اور یہاں کیسے آن پھنسے تھے۔'' اس نوجوان مرد جو مجھے شکل سے کوئی آفیسر لگ رہا تھا اور اچھی شکل وصورت کا نوجوان تھا۔

''سب سے پہلے تو میں اپنے محسن کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جس نے مجھے یقینی اور بھیانک موت مرنے سے بچانے میں میری مدد کی ہے۔'' میں نے خود کو سنبھال لیا تھا اور اب مسکراتے ہوئے کہا۔

''او کے بیٹھو اور تسلی سے بات کرو۔'' اس نے گرم بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا اور مجھے بیٹھنے کا کہا اور

غور سے میرے چہرے کو اب دیکھا تو چونک گیا اور اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ پسندیدگی کے آثار تھے جیسے میرے پرکشش چہرے اور مردانہ وجاہت سے بہت متاثر ہوا ہو۔

''میرا نام شہباز ہے اور میں ہندوستانی مسلمان ہوں اور تم اپنا نام بتاؤ کون ہو اور مجھے مقامی لگ رہے ہو اور مجھے لگتا ہے کسی اچھے عہدے پر فائیز ہو۔'' میں نے بھی اس گرم بستر پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

''ہاں دوست میں مقامی ہوں اور سائبریا کا ہی رہنے والا ہوں اور پولیس میں کمشنر ہوں اور ایک کیس کے سلسلے میں یہاں ان برف زاروں میں آیا ہوں اور میرا نام جیکوف ہے۔'' اس نے مجھے پسندیدگی کی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مسٹر جیکوف آپ یہاں ان برف زار اور شدید ٹھنڈے علاقے میں کس چیز کی تحقیق کے لیے آئے ہیں اور آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں ایک مشکل کا شکار تھا اور آپ میری مدد کے لیے آئے اور میری مدد کی جس پر میں آپ کا پھر سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے دوست مسٹر شہباز تم مجھے بہت بہادر اور باہمت لگتے ہو بلکہ ہمت والے ہو کیونکہ جس طرح تم نے موت کو شکست دے کر خود کو بچایا ہے واقعی حیران کن ہے اور تمہاری ہمت کا ثبوت ہے خیر یہاں کافی کے دو کپ کا انتظام ہو جائے گا کیونکہ ایکسٹرا کافی میں ساتھ لایا تھا اسے پیتے ہیں پھر اپنے بارے میں بتاتا ہوں اور تمہاری کہانی بھی سننی ہے۔''جیکوف نے مسکراتے ہوئے کہا اور مگ میں گرم کافی بھر لی جس سے بھاپ اڑ رہی تھی اور مجھے تھما دی۔

''پیو دوست اور اپنے بارے میں بتاؤ۔''جیکوف نے مسکراتے ہوئے کہا ویسے میں نے محسوس کر لیا تھا کہ یہ آفیسر میری سحر انگیز اور پروقار شخصیت سے بھی کافی متاثر ہو رہا ہے جو خود بھی کافی پرکشش اور نوجوان تھا۔ میں نے گرما گرم کافی اس کے ہاتھ سے لی اور شکریہ کر کے اسے پینے لگا اور تکلفات میں نہ پڑا کیونکہ شدید سردی سے میرا برا حال ہو گیا تھا اور مجھے اس وقت یہ گرما گرم

کافی دنیا کی سب سے انمول چیز معلوم ہو رہی تھی۔ جب تک میں کافی پیتا رہا جیکوف مجھے غور سے دیکھتا رہا۔

’’دوست قدرت نے تمہیں بہت ہی سمارٹ اور وجیہہ بنایا ہے اور تم مجھے ہمت والے اور بہادر انسان لگتے ہو بتاؤ یہ کس طرح اور کیسے موت کے منہ میں جا رہے تھے اگر میں موسم کا حال جاننے کے لیے باہر نہ جاتا تو ان چنگاڑتی اور تیز برفانی ہواؤں کے شور سے مجھے تمہاری آواز سنائی نہ دیتی لیکن قدرت کو تمہاری زندگی منظور تھی اور تم بچ گئے کیا مجھے اپنے بارے میں کچھ بتانا پسند کرو گے۔‘‘ جیکوف نے مسکراتے ہوئے مجھ سے سوال کیا اور میرے کافی پینے کے بعد اسی کپ میں تھرماس سے کافی ڈال کر پینے لگا۔

’’میرے محسن دوست جیکوف میں ایک شکاری ہوں اور میں پہلے بھی تمہارے ملک روس اور تمہارے علاقوں یعنی سائبیریا بھی آچکا ہوں لیکن میں اس بار ایک مقصد کے لیے آیا ہوں اور کسی شکار کا پروگرام نہیں تھا لیکن تم مجھے اپنے بارے میں کچھ بتاؤ کہ یہاں اس دہانے میں کیا کر رہے ہو پھر میں اپنے بارے میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں۔‘‘ میں نے کہا اور اس سے پوچھا۔

’’مسٹر شہباز میرے شکاری دوست میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ میں پولیس میں افسر ہوں اور کمشنر ہوں اور سراغ رساں بھی ہوں اور ایک کیس کے سلسلے میں یہاں آیا ہوا ہوں اور برفانی طوفان کی وجہ سے یہاں دہانے میں آ گیا ہوں لیکن دوسری طرف سے کیونکہ جہاں تم مجھے ملے ہو وہاں دہانہ ختم ہو رہا ہے بلکہ نیچے برفیلا پانی اور کھائیاں ہیں اور میں اپنے ساتھیوں سے الگ ہو چکا ہوں لیکن مجھے کوئی فکر نہیں ہے یہ سارا علاقہ میرا دیکھا بھالا ہے اور میں یہاں کا بھیدی ہوں برف کا طوفان تھمنے کے بعد میں یہاں سے نکل جاؤں گا اور مجھے ایک ایسے گروہ کی تلاش ہے جو برازیل سے یہاں آیا ہوا ہے اور سمگلنگ کا اور خاص کر نوجوان حسین لڑکیوں کی بردہ فروشی کا گھناؤنا کاروبار کرتا ہے۔‘‘ جیکوف نے کہا تو میں چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

’’میرے دوست تم کون سے ایسے گروپ کی بات کر رہے ہو جو برازیل سے آیا ہے اور معصوم

بچیوں کو بیچنے اور بردہ فروشی کی سمگلنگ کرتا ہے کیا تم نے ایسے گروپ کے کسی افراد کو دیکھا ہوا ہے۔''میں نے بے تابی سے پوچھا اور میرا دل اچھلنے لگا کیونکہ مہ جبیں بھی برازیل کے ایمزون کے جنگلوں سے گم ہوئی تھی اور وہیں کسی خطرناک تنظیم کے ہاتھوں پھنس کر مشکل کا شکار تھی اور اب سائبریا میں تھی۔

''ابھی میں اس بارے میں مکمل طور پر نہیں بتا سکتا لیکن مجھے اس خطرناک بردہ فروش گروہ کے چند شواہد ملے ہیں جس کی بنیاد پر میں یہاں تحقیق کے لیے آیا ہوں اور میری ٹیم کے دیگر ممبران بھی یہاں آئے ہیں جو میرے ماتحت ہیں اور امید ہے جلد ہی مجھے ان کے بارے میں معلوم ہو جائے گا جو یہاں ہمارے ملک کی نوجوان اور حسین لڑکیوں کو اغوا کرنے کا گھناؤنا کام کر رہے ہیں۔ خیر مسٹر شہباز میرے شکاری دوست اب تم مجھے اپنے بارے میں پہلے کچھ بتاؤ اور یہ بتاؤ کہ یہاں کس مقصد کے لیے آئے ہو۔''جیکوف نے اپنے یہاں آنے کے بارے میں بتایا اور مجھ سے پوچھا تو میں اسے اپنے بارے میں بتانے لگا کہ میں کس مشکل کا شکار ہوں اور مہ جبیں کس طرح ایمزون کے جنگلات میں مشکل کا شکار ہوئی تھی اور دیگر تمام اہم باتیں اور اپنے شکاری دوستوں کے بارے میں اسے بتا دیا تو جیکوف مجھے چونک کر دیکھنے لگا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ جس طرح تم ان برفانی طوفانوں سے مقابلہ کرتے ہوئے اپنی جان بچا رہے تھے وہ واقعی کمال ہے تم واقعی کمال کے شکاری ہو لیکن میرے دوست تم شکاری ہو کوئی سراغ رساں نہیں ہو جو اس طرح اپنی محبت مہ جبیں کے لیے یہاں چلے آئے ہو اور محبت کی خاطر اپنی جان بھی گنوانے والے تھے لیکن قدرت کو تمہاری زندگی منظور تھی خیر میں نے گولڈن ہوٹل میں اس خطرناک گروہ کے افراد کو دیکھا ہے جس پر مجھے شک تھا اور اس گروہ میں مجھے ایک بے پناہ حسین مشرقی لڑکی نظر آئی تھی جو واقعی ہوشربا حسن کی مالک تھی لیکن مجھے اس کے چہرے پر قدرے پریشانی لگ رہی تھی جیسے وہ اپنے ساتھیوں یعنی اس گروپ کے ساتھ خوش نہ ہو۔ میرے سیکرٹ ایجنٹ ساتھیوں نے مجھے خبر دی ہے کہ وہی گولڈن ہوٹل میں جہاں میں نے کھانا کھاتے ہوئے اس

گروپ کو دیکھا تھا وہ سملنگ کا کاروبار اور خطرناک گروہ ہے جو ہمارے ملک میں نوجوان لڑکیوں کی بردہ فروشی کے لیے آئی ہے اور اسی کے سلسلے میں مجھے یہاں آنا پڑا ہے کیونکہ اس گروہ کے یہاں برفانی علاقوں میں پائے جانے کا معلوم ہوا ہے۔''جیکوف نے کہا تو میرا دل دھڑکنے لگا اور میں سمجھ گیا کہ جیکوف نے مہ جبیں کو ہی دیکھا ہے۔

''کیا پھر وہ لڑکی تمہیں کہیں نظر آئی ہے۔''میں نے بے تابی سے پوچھا۔

''نہیں پھر تو نہیں دیکھا لیکن میرے دوست مجھے اپنی محبت مہ جبیں کی تصویر دکھاؤ مجھے معلوم ہو جائے گا کہ جو میں نے ہندوستانی لڑکی دیکھی تھی وہی ہے یا کوئی اور ہے۔''جیکوف نے کہا۔

''سوری دوست میں ایک شکاری ہوں تمہاری طرح سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہوں اس لیے مجھے اس کی تصویر لانے کا خیال ہی نہیں آیا۔''میں نے شرمندہ سا ہو کر کہا تو جیکوف حیرت سے مجھے دیکھنے لگا۔

''حیرت ہے میرے دوست تم اپنے ملک سے اتنی دور یہاں اپنی محبت کو اپنے شکاری دوستوں کے ساتھ تلاش کرنے تو چل پڑے لیکن ایک تصویر بھی نہیں لائے پھر کیسے اسے تلاش کرو گے میرے دوست معذرت کے ساتھ لیکن اس طرح کسی کو ٹریس نہیں کیا جاتا''۔جیکوف نے کہا تو میں شرم سے اپنا گال کھجانے لگا۔

''اچھا خیر مجھے اس کا حلیہ اپنی طرف سے تفصیل سے بتاؤ میں سراغ رساں ہوں فوراً اندازہ کر لوں گا۔''جیکوف نے مجھے شرمندہ دیکھ کر کہا تو میں اسے مہ جبیں کے حلیے کے بارے میں بتانے لگا۔

''ہاں بالکل جو تم مجھے حلیہ بتا رہے ہو سو فیصد وہی لڑکی تھی جو اس گروہ کے ساتھ تھی۔''جیکوف نے چونکتے ہوئے کہا تو میرا دل دھڑک اٹھا۔

''وہ گروہ اب کہاں ہے جہاں میری مہ جبیں ان کی قید میں ہے۔''میں نے بے تابی سے پوچھا تو جیکوف میرے جذبات کو دیکھ کر مسکرانے لگا۔

''شہباز اب تم سے دوستی ہوچکی ہے اب تمہاری مدد کرنا میرا فرض ہے اور تمہارے دوستوں میں برازیل، مصر، برطانیہ، شام اور ساؤتھ افریقہ کے دوست شامل ہیں اور اب ان میں ایک رشین دوست یعنی میرا بھی اضافہ کرلو کیونکہ قدرت نے تمہیں ایسا جاذبِ نظر بنایا ہے کہ تم سے دوستی کرنے کو دل کرتا ہے۔'' جیکوف نے مسکراتے ہوئے میری طرف ہاتھ بڑھایا۔

''مسٹر جیکوف میں دل کی گہرائیوں سے آپ کی دوستی قبول کرتا ہوں۔'' میں اٹھ کھڑا ہوا اور اپنے ہاتھ کھول دیے تو جیکوف بھی اٹھ کھڑا ہوا اور میرے گلے لگ گیا اور ایک دفعہ ہم پھر دونوں بیٹھ گئے۔

''مجھے اپنے دوستوں کی فکر ہے جو میری خاطر یہاں ذلیل خوار ہورہے ہیں اور معلوم نہیں کہ وہ کس حال میں ہونگے۔'' میں نے پریشانی سے کہا۔

''مجھے یقین ہے کہ تمہارے دوست جو تجربکار شکاری ہیں وہ کسی دہانے میں گھس چکے ہونگے او[illegible]ط ہونگے اور بس تمہاری وجہ سے پریشان ہونگے اس لیے ان کی فکر نہ کرو اور اپنے بوٹ اتار کر بستر میں گھس جاؤ کیونکہ ہم تو یہاں کی خوفناک سردی کے کافی حد تک عادی ہیں لیکن یہاں کی کراکے کی سردی تم لوگوں کے برداشت سے باہر ہے۔'' جیکوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب میں نے بغیر کسی جھجھک کے بوٹ اتار دیا اور اس کے گرم بسترے میں شکریہ کرتے ہوئے گھس گیا جو واقعی کافی گرم بستر تھا۔ دہانے سے باہر ابھی تک برف کے طوفان کا شور برپا تھا لیکن یہاں انگیٹھی میں آگ جلی ہوئی تھی جس کی وجہ سے قدرے گرمائش تھی اور جیکوف انگیٹھی کے ساتھ بیٹھے اپنا ہاتھ سیک رہا تھا۔

میں اللہ پاک کا دل سے شکریہ ادا کرنے لگا کہ اس نے میری مدد کے لیے یہاں ایک آفیسر کو بھیج دیا تھا جو سراغ رساں بھی تھا اور میرا دوست بھی بن چکا تھا۔ ہم دونوں یہاں کافی دیر بیٹھے رہے اور ایک دوسرے سے بات چیت کرتے رہے۔ جیکوف کے پاس کھانے کا سامان تھا جس میں خشک چنے بھی تھے اور ٹراؤٹ فش کے ٹکڑے بھی تھے۔ میں نے ٹراؤف فش تو نہ کھایا لیکن

اس سے چنے لے لیے اور کھانے لگا۔جیکوف مجھے خاموشی سے دیکھنے لگا اور سمجھ گیا کہ میں نے اس سے ٹراؤٹ فش کیوں نہیں لیا۔

’’تم مسلمان ہو اور تمہارے نزدیک گوشت کو حلال کرنا پڑتا ہے خیر یہ تمہارا اپنا نظریہ ہے یہاں سائبریا کے برف زاروں میں ٹراؤٹ فش عام پائی جاتی ہے اور برف کے اندر تیرتی ہے آؤ اسی کا شکار خود کرو اور ذبح کر و اور انگیٹھی میں کوئلوں پر گرم کر کے اسے کھالینا۔‘‘جیکوف نے کہا تو میں چونک کر اسے دیکھنے لگا جس نے فوراً ہی اندازہ لگا لیا تھا۔

’’یہاں بھی مسلمان رہتے ہیں اور میں ان کے رہن سہن اور طور طریقے جانتا ہوں اس لیے اتنا حیران مت ہو‘‘۔جیکوف نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔اب ہم دونوں اس طرف جہاں سے جیکوف اپنے ساز و سامان کے ساتھ یہاں اس دہانے میں آیا تھا وہاں سے باہر نکلے اور کچھ دیر بعد دہانے سے باہر تھے جہاں مجھے کچھ فاصلے پر ایک جگہ برفیلا پانی نظر آیا جہاں ٹراؤٹ فش برف کے اندر تیر رہی تھیں۔

اللہ نے ٹراؤٹ فش کو اتنا گرم بنایا ہے کہ شدید ٹھنڈے پانی میں ہی زندہ رہتی ہیں۔جیکوف کے پاس ٹراؤٹ کے شکار کرنے کا سامان تھا اور ہم دونوں نے یہاں دس کے قریب ٹراؤٹ فش کا شکار کیا اور اسے میں نے خود ذبح کیا اور دوبارہ دہانے کے اندر آگئے جہاں اپنے سامان میں سے جیکوف نے نئے کوئلے نکالے اور انگیٹھی میں ڈال دیے۔ہم دونوں نے نئے شکار کی ہوئی ٹراؤٹ فش کو بھونا اور اسے کھانے لگے۔

’’معلوم نہیں میرے دوست کس حال میں ہونگے اور مجھے مہ جبیں کی بھی بہت فکر ہے گو کہ میری مہ جبیں شیرنی ہے ایسے آسانی سے کسی ہوس پرست انسانی بھیڑیے کا شکار نہیں بن سکتی لیکن پھر بھی وہ کسی ایسے خطرناک گروہ کی قید میں ہے جس کی آپ لوگوں کو بھی تلاش ہے۔‘‘میں نے فکر مندی سے کہا۔

’’دوست تم شکاری ہو اور بقول تمہارے تمہاری محبت مہ جبیں بھی ایک مایہ ناز اور کامیاب

شکاری ہے اور شکاری آسانی سے کسی کا شکار نہیں بنتے اس لیے زیادہ فکر مت کرو آج یہاں آرام کرتے ہیں موسم ٹھیک ہوتے ہی کل یہاں سے شہر روانہ ہوتے ہیں اور میں مزید ساتھیوں کے ساتھ یہاں کا رخ کروں گا مجھے امید ہے کہ جلد ہی ہم اس گروہ کو گرفتار کر لیں گے اور ان کے گرد شکنجہ کس دیں گے۔" جیکوف نے مجھے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن رات کس طرح گزاریں یہاں رات کو برفانی درندے بھی آسکتے ہیں۔" میں نے کہا۔

شہباز میرے دوست برفانی بھیریے اور ٹائیگرز تو جنگلوں میں ہیں البتہ برفانی ریچھوں کے مسکن ان پہاڑوں میں موجود ہیں جو بہت خطرناک ہوتے ہیں اور عموماً تو ٹراؤٹ فش کو ہی اپنی خوراک بناتے ہیں لیکن انسانوں پر بھی حملہ آور ہو جاتے ہیں اس لیے واقعی احتیاط بہتر ہے اس لیے تم پہلے سو جاؤ میں تمہیں آدھی رات کو اٹھا دوں گا اور تم پہرہ دینا اور میں سولوں گا اور تم شکاری ہو اور درندوں سے بچاؤ کے لیے مجھ سے زیادہ بہتر طریقے سے اپنا انتظام کرنا جانتے ہو۔" جیکوف نے کہا۔

ہم کچھ دیر آپس میں باتیں کرتے رہے پھر میں اس کے گرم بستر پر سو گیا۔ آدھی رات کے بھی بعد مجھے اس نے اٹھایا تو میری نیند کافی حد تک پوری ہو چکی تھی اب جیکوف سو گیا۔ میں نے دیکھا کہ انگیٹھی میں ابھی بھی کوئلے دہک رہے تھے جو غالباً جیکوف نے کچھ دیر پہلے ڈالے ہونگے۔ میں انگھیٹی کے قریب آ گیا اور اپنا ہاتھ سینکنے لگا اور یہاں مجھے خاموشی میسر ہوئی تو مجھے مہ جبیں کی یاد ستانے لگی تھی۔

"اے اللہ پاک اے زمیں اور آسمان کا نظام سنبھالنے والی ذات آپ ہی ہر چیز پر قادر ہیں میرے پاک اللہ آپ کی مہربانی ہے کہ آپ میری اتنی مدد فرما رہے ہیں اور میں مہ جبیں کے بارے میں مجھے معلومات بھی مل چکی ہیں، اے اللہ میں اپنی مہ جبیں سے محبت کرتا ہوں اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہوں اس لیے میری مہ جبیں کی عزت اور عصمت کی حفاظت فرما اور مجھے باعزت مہ جبیں سے مجھے ملوا دے۔" میں نے دعا کے انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا اور دل کی

گہرائی سے دعا کرتے ہوئے میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔ یہاں میں نے مہ جبیں کی محبت میں خود سے چند شعر کہے جو رومانی تھے حالانکہ میں کوئی شاعر نہیں تھا لیکن مہ جبیں کی چاہت اور دیوانگی نے مجھے شاعری کہنے پر مجبور کر دیا تھا۔

اگلی صبح جیکوف خود ہی جلدی اٹھ گیا اور ہم نے ٹراؤٹ فش کے گوشت سے ناشتہ کیا اور دہانے سے باہر آ گئے جہاں ایک تنگ پٹی برفیلے پہاڑوں پر نیچے کی طرف جا رہی تھی جو غالباً نیچے جانے کا راستہ بنا ہوا تھا۔ جیکوف نے میرے ساتھ مل کر میرے ساتھیوں کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ ہمیں نہ ملے۔

''شہباز اب شہر چلتے ہیں۔ میں نے اپنے ساتھیوں کو کہہ دیا تھا کہ اگر ان کو کوئی اہم خبر ملے تو ٹھیک ورنہ وہ مجھے بتائے بغیر فی الحال شہر روانہ ہو جائیں اور امید ہے میرے ساتھی جا چکے ہیں لیکن میرا اسسٹنٹ میخوف بہت تیز نوجوان ہے اسے جلد ہی کوئی اہم خبر مل جائے گی فی الحال شہر کا رخ کرو تمہاری مہ جبیں کو ٹریس کرنا اب تمہارے دوست جیکوف کا فرض ہے۔'' جیکوف نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے طویل سانس لیا لیکن بس خاموشی سے سر ہلا دیا۔

کچھ دیر بعد میں جیکوف کی گاڑی میں بیٹھ گیا اور ہم دونوں شہر روانہ ہو گئے۔ جیکوف کا گھر اسی شہر میں تھا جہاں چند دن پہلے ہم نے ہوٹل میں سٹے کیا تھا اور ہمارا کچھ سامان بھی اپنے ہوٹل میں موجود تھا۔ جیکوف مجھے اپنے گھر لے گیا کیونکہ مجھ سے اس کی کافی دوستی ہو گئی تھی۔ یہ اللہ کا مجھ پر خاص کرم تھا کہ لوگ مجھ سے دوستی کرنے پر خوشی محسوس کرتے تھے۔ جیکوف کے گھر میں اس کی بیوی بھی موجود تھی اور وہ مجھے حیرت سے اور غور سے دیکھنے لگی کیونکہ میں غیر رشین تھا۔ مارٹینا یہ میرے دوست شہباز ہیں اور ہندوستانی ہیں اور ایک مشکل کا شکار ہیں اور ہمارے مہمان ۔جیکوف نے اپنی بیوی کی طرف دیکھ کر کہا جو نوجوان اور بہت حسین لڑکی تھی۔

رشین لوگ ویسے ہی دودھ کی طرح گورے چٹے ہوتے ہیں اس لیے جیکوف اور خاص کر اس کی بیوی مارٹینا تو دودھ کی طرح گوری تھی کیونکہ رشین خواتین کا رنگ ایسا ہی ہوتا ہے۔ مارٹینا نے

مجھے غور سے دیکھا اور اس کے چہرے پر میرے لیے پسندیدگی کے آثار آ گئے۔

''لگتا ہے مسٹر شہباز پاکستانی، بنگالی یا ہندوستانی ہیں۔'' ماٹینا نے کہا۔

''ہاں میرے دوست شہبار کا تعلق ہندوستان سے ہے اور مسلمان ہیں اور یہاں اپنی محبت کی تلاش کے لیے ہمارے ملک آئے ہوئے ہیں۔'' جیکوف نے مسکراتے ہوئے کہا تو میرے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''مسٹر شہباز آپ سے مل کر خوشی ہوئی اور حیرت ہے آپ ایک لڑکی کے لیے یہاں آئے ہوئے ہیں اور تین دن پہلے میں اور میرا خاوند جیکوف گولڈن ہوٹل کھانا کھانے گئے تھے وہاں میں نے ایک مشرقی جو غالباً آپ کی طرح ہندوستانی لڑکی تھی کو دیکھا تھا اور اس کا مثالی اور بے پناہ حسن دیکھ کر ہم دونوں کافی متاثر ہوئے تھے اور آج آپ کو دیکھ رہی ہوں۔ واقعی قدرت نے آپ کو بھرپور مردانہ وجاہت سے نوازا ہے۔'' مارٹینا نے خوش اخلاقی سے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ مارٹینا حسین ہونے کے ساتھ ساتھ خوش اخلاق لڑکی بھی تھی۔

اب جیکوف نے اپنی بیوی مارٹینا کو میرے بارے میں بتایا کہ اسی حسین ترین ہندوستانی لڑکی کے لیے ہی مسٹر شہباز جو ایک کامیاب شکاری ہیں اپنی شکاری محبت مہ جبیں کے لیے یہاں آئے ہیں۔

''واہ واقعی اگر ایسا ہے تو مسٹر شہباز آپ کی اور آپ کی چاہت جن کے لیے آپ بال بال بھیانک موت کے منہ سے بھی نکلے ہیں آپ کی مہ جبیں دونوں کی جوڑ سورج اور چاند کی جوری کہلائی گی اور میں گاڈ سے دعا کرتی ہوں کہ آپ کی محبت مہ جبیں خیریت سے ہو اور آپ کو مل جائے۔'' مارٹینا نے خوش دلی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شہباز تم کیا کھانا پسند کرو گے۔'' جیکوف نے میری طرف دیکھ کر پوچھا۔

''میرے خیال میں مسٹر شہباز شراب پینا تو ہرگز پسند نہیں کریں گے۔'' مارٹینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں بھابی شراب ہم مسلمان نہیں پیتے۔''میں نے بھی مسکراتے ہوئے انگلش میں کہا۔

''یہ بھابی کسے کہتے ہیں۔''مارٹینا نے حیرت سے پوچھا۔

''ہمارے ہاں بھابی بھائی کی بیوی کو کہتے ہیں اور دوست کی بیوی بھی بھابی ہی ہوتی ہے اس لیے میں نے آپ کو بھابی کہا ہے۔''میں نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی تو مارٹینا اور جیکوف دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ٹھیک ہے شہباز اپنے پانچوں خاص شکاری دوستوں میں مجھے بھی شامل کرلو اور تمہارے پانچوں دوست شادی شدہ ہیں اور تمہاری پانچ بھابیاں ہیں ان میں مارٹینا کا بھی اضافہ کرلو۔''جیکوف نے گرم جوشی سے کہا۔

''جی ہاں مسٹر شہباز آج سے آپ بھی میرے خاوند کے بھائی اور دوست اور میں آپ کی بھائی ہوں۔''مارٹینا نے بھی خوشدلی سے کہا۔

''تو پھر بھابی آپ مجھے مسٹر شہباز نہیں بلکہ شہباز بھائی کہا کریں تو مجھے خوشی ہوگی۔''میں نے کہا۔

''ٹھیک ہے شہباز بھائی آب بتائیں کیا پینا پسند کریں گے کیونکہ شراب تو آپ نہیں پیتے حالانکہ یہاں سائبیریا میں پاکستانی اور ہندوستانی مسلم لوگ یہاں مقیم ہیں لیکن ماڈرن مسلمان شراب سے شغل کرتے ہیں۔''ماٹینا نے کہا۔

''ہاں بھابی پیتے ہونگے کیونکہ ہر قسم کے لوگ دنیا میں موجود ہیں اور ہمارے ملک میں بھی بے شمار ہندو اور بعض مسلمان بھی شراب کو پیتے ہیں لیکن میرے گھرانے والے مذہب کے پابند ہیں اور اس لیے میں شراب نہیں پیتا۔ ویسے جہاں تک میرے اپنے دوستوں کی بات ہے تو برطانیہ کا سمتھ برازیل کا جیکب اور ساؤتھ افریقہ کا رچرڈ یہ سب اور ان کا گھرانہ کرسچن ہے اس لیے یہ شراب پیتے ہیں لیکن ہم دوستوں یعنی عزیز، صالح اور خاص کر میرے ساتھ ہونے پر شراب سے پرہیز کرتے ہیں لیکن جب آپس میں ہوتے ہیں تو پیتے ہیں خیر ہر کسی کی اپنی پسند لیکن میرا گھرانہ

بے شمار امیر کبیر ہونے کے باوجود مذہب سے لگاؤ بھی رکھتا ہے اس لیے میں شراب سے دور رہتا ہوں۔''میں نے سنجیدہ آواز میں کہا۔

''ٹھیک ہے جیسے ہمارے خوبرو شکاری دوست شہباز کی مرضی مارٹینا اس طرح کرو مشروب بنا لاؤ اور سبزیاں پکاؤ اور انڈے فرائی کرلو اور اس کے بعد کافی پیتے ہیں۔''جیکوف نے اپنی بیوی مارٹینا کی طرف دیکھ کر کہا۔

''ارے نہیں یار مشروب کو چھوڑ و تم لوگ تو یہاں کی خوفناک ٹھنڈ کے عادی ہو لیکن اتنی شدید ٹھنڈ میں مشروب پینے سے مجھے بخار ہو جائے گا۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو دونوں ہنس پڑے۔

مسٹر شہباز تم شکاری ہو اور شکاری کو یہاں کے ماحول کا بھی عادی ہونا چاہیے یعنی اتنی شدید ٹھنڈ کو بھی برداشت کرنے کی ہمت ہونی چاہیے۔''جیکوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جیکوف کی بات سن کر میرا دل اداس ہو گیا اور میرے منہ سے طویل سانس نکلا کیونکہ مہ جبیں میری غزالی اور جھیل جیسی آنکھوں والی شکاری حسینہ مجھے مسٹر شکاری کہتی تھی۔ میرے منہ سے غمزدہ طویل سانس کو نکلتا دیکھ کر مارٹینا اور جیکوف چونک کر مجھے دیکھنے لگے۔

''فکر نہ کرو میرے دوست میں یہاں کمشنر ہوں اور اپنی سراغ رساں زندگی میں یہاں کے برفانی جنگلوں اور برفانی پہاڑوں کا بے شمار دفعہ دورہ کر چکا ہوں اور یہاں سائبیریا میں دور تک کا بھید رکھتا ہوں اور میرے ساتھی بھی بہت تجربہ کار ہیں میں نے ان کو اطلاع کر دی ہے جلد ہی ہماری ہونے والی بھابی مہ جبیں کے بارے میں اطلاع مل جائے گی بس مجھ سے غلطی ہوئی کہ جیسے ہی میں نے اس دن مس مہ جبیں کو دیکھا تھا شک کی بنیاد پر میں ان سے پوچھ گوچھ کرتا۔ خیر اب بھی فکر نہ کرو جلدی اچھی خبر ملے گی۔''مجھے اداس ہوتا دیکھ کر جیکوف نے مجھے تسلی دی۔

میرے ان دونوں میزبانوں اور نئے دوست اور بھابی نے میری اچھی خدمت کی اور مجھے تسلی بھی دینے لگے کہ میرے دوست تو ضرور خیریت سے ہونگے کیونکہ کامیاب شکاری ہیں البتہ میری

گمشدگی پر پریشان ہونگے اور جہاں تک مہ جبیں کی بات ہے اس کا سراغ بھی جلدی ہی لگا لیا جائے گا۔

''ویسے شہباز تم بہت ہی بہادر انسان ہو کیونکہ جس طرح تم برف کے طوفان کے وقت بھیانک موت کے منہ پر لٹکے ہوئے تھے اور میں نے تمہاری مدد کی تھی یقینی موت کے خطرے سے نکلنے کے بعد تمہارے چہرے پر کوئی خوف طاری نہیں تھا حالانکہ کوئی اور بندہ ہوتا تو اس بھیانک مشکل سے زندہ بچ جانے کے بعد اس کے چہرے پر شدید خوف طاری ہوتا لیکن تم تو ایسی بھیانک مشکل سے نکلنے کے بعد نارمل ہو چکے تھے جیسے تمہارے ساتھ کچھ ہوا ہی نہ ہو۔'' جیکوف نے کہا۔

''میرے دوست میں شکاری ہوں اور کامیاب شکاریوں کو ایسے خطرناک صورت حال سے نکلناں پڑتا ہے اور اب تم جیسے اچھے سراغ رساں دوست بھی مجھے مل گئے ہیں تو مجھے یقین ہے کہ انشااللہ میری مہ جبیں مجھے جلد مل جائے گی اور میرے دوست بھی انشااللہ خیرت سے ہونگے۔'' میں نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔ اچانک جیکوف کے سرکاری ٹرانسمیٹر سپارک کرنے لگا تو جیکوف چونک گیا اور ٹرانسمیٹر پر کال کرنے لگا۔ میں غور سے جیکوف کی بات سننے لگا جو جیکوف اپنے کسی اسسٹنٹ میخوف سے باتیں کر رہا تھا اور بقول اس کے اسی گروہ کا سراغ لگا لیا گیا ہے جس پر شک تھا اور اسے چند دن پہلے گولڈن ہوٹل میں دیکھا گیا تھا۔

''میرے دوست تمہیں مبارک ہو اور تم اور تمہارے ساتھی گو کہ شکاری ہیں لیکن تم سب درست جگہ پر پہنچے تھے اور میرے اسسٹنٹ میخوف جو بہت کامیاب سراغ رساں ہے اس کی اطلاع کے مطابق اسی گروہ کو ان برفانی پہاڑوں میں ہی پائے جانے کا سراغ ملا ہے اور اب ہم جلد ہی اس گروہ کو پکڑ لیں گے۔'' جیکوف نے کہا تو میرے اندر ایک نئی طاقت بھرتی چلی گئی۔

''میں تیار ہوں جیکوف بتاؤ کس وقت ہم نے چلنا ہے۔'' میں نے پر جوش لہجے میں کہا۔

''میرے دوست اب تم مجھے بھی اپنا مخلص دوست پاؤ گے کیونکہ گاڈ نے تمہیں ایسا پر کشش اور

سحر انگیز و پر وقار مردانہ وجاہت سے نوازا ہے کہ تم سے خود دوستی کرنے کو دل کرتا ہے اور جس طرح تمہاری دلکش مردانہ وجاہت ہے ایک کیا ہزاروں لڑکیاں تم پر نچھاور ہو سکتی ہیں لیکن تم اپنی محبت مہ جبیں کے ایک خط پر یہاں آئے ہو اور موت کے منہ سے بھی بال بال بچے ہو لیکن تمہارے جذبات میں کوئی کمی نہیں آئی تم پر واقعی آفرین ہے۔''جیکوف نے میری بھرپور تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''لیکن جیکوف جس طرح ہم نے اس دن وہ ہندوستانی لڑکی دیکھی تھی اگر وہی شہباز بھائی کی محبت ہے تو اس کے لیے تو ان کا بے قرار ہونا کوئی اچھوتی بات نہیں ہے کیونکہ وہ لڑکی تو ہزاروں کیا لاکھوں میں ایک تھی اور مشرقی حسن کا شاہکار نمونہ ہے اور شہباز بھائی کے ہی لائق ہے۔''اس بار ماٹینا نے مسکراتے ہوئے میری طرف داری کی اور گو کہ انگلش میں بولی لیکن مجھے بھائی ضرور کہا۔

''بھابی آپ اور جیکوف جیسے دوست مجھے مل گئے ہیں اور مجھے آپ دونوں کی دوستی پر فخر ہے۔''میں نے گرم جوشی سے کہا تو دونوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی اور جیکوف نے گرم جوشی سے اپنا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے دیا۔

اب کھانا کھانے کے بعد میں اور جیکوف ایک دفعہ پھر اسی برفانی پہاڑیوں کی طرف روانہ ہو گئے جہاں سے آئے تھے۔ ہمارے ساتھ مزید پانچ افراد بھی ساتھ تھے اور ان کو میخوف گائیڈ کر رہا تھا اور میخوف جو جیکوف کا اسسٹنٹ تھا یہ بھی نوجوان اور شکل سے قابل بھرپور صلاحیتوں والا اور ذہین نوجوان لگ رہا تھا۔

ایک گاڑی میں، میں جیکوف میں میخوف اور ان کا ایک اور ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور پچھی گاڑی پر جیک وف کے مزید چار سیکرٹ ایجنٹ ماتحت بیٹھے ہوئے تھے۔گاڑی چل رہی تھی اور شدید سردی کے باوجود پاورفل ہیٹر کی وجہ سے جیپ میں گرمائش تھی۔

''مسٹر میخوف کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کو جو اطلاع ملی ہیں وہ حتمی ہیں۔''میں نے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''ہاں مسٹر شہباز باس کو معلوم ہے کہ میری اطلاعات کبھی غلط نہیں ہوتیں اس لیے آپ فکر نہ کریں ویسے باس کی طرح مجھے بھی آپ جیسے اچھے شکاری سے مل کر خوشی ہوئی ہے۔'' میخوف نے ادب سے کہا۔ دراصل جیکوف نے اپنے ساتھیوں سے میرا تعارف کرا دیا تھا اور بتا دیا تھا کہ میں یہاں کس مقصد کے لیے آیا ہوں۔ باس محبت میں ایسا بھی ہوتا ہے کاش مجھے بھی کسی صنف نازک سے سچی محبت ہو جائے اور میں بھی اس کے لیے صحرا بدر ہو جاؤں۔ میخوف نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور میں سمجھ گیا کہ میخوف زندہ دل انسان ہے۔

''تو مسٹر میخوف تمہارے نزدیک محبت کسے کہتے ہیں۔ کیونکہ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ تم محبت و چاہت کو کسی اور رخ کی طرف لے کر جا رہے ہو۔'' میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''مسٹر شہباز آپ تو مشرقی ہیں اور مشرق کی سچی محبتوں اور چاہتوں کے بارے میں بہت کچھ سنا تھا اور آپ کو دیکھ کر واقعی یقین آ گیا ہے جو ایک خط پر ہی یہاں ہمارے ملک بھاگتے چلے آئے اور بھیانک موت کے قریب بھی پہنچ گئے تھے لیکن ہمارے باس کے دوست بن گئے۔ خیر اب ہم سب آپ کے ساتھ ہیں ورنہ میری محبت میں تو اتنا جزبہ نہیں ہے۔'' میخوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میخوف تمہاری ایک محبت ہو تو بات بنے ہر نئی حسین لڑکی کو دیکھ کر تمہارا دل ڈول جاتا ہے اور تمہاری پرانی محبت ختم اور نئی محبت شروع ہو جاتی ہے۔'' جیکوف جو خود گاڑی چلا رہا تھا، نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو مسٹر میخوف رنگین مزاج ہیں۔'' میں نے ہنستے ہوئے کہا تو سب ہنس پڑے۔ اس طرح ہم مسکراتے ہوئے باتیں کرتے ہوئے اس جگہ پہنچ گئے جہاں سے میری ملاقات جیکوف جیسے قابل افسر اور جہاندیدہ افسر سے ہوئی تھی۔

''شہباز تمہارے پانچوں دوست میری معلومات کے مطابق ابھی تک یہیں ہیں اور تمہارے

لیے بہت پریشان ہونگے اس لیے اس خطرناک گروہ کے ساتھ ہمیں ان کو بھی تلاش کرنا چاہیے جو کسی دہانے میں بیٹھے تمہارے بارے میں پریشان ہونگے ویسے ان سے مل کر مجھے خوشی ہوگی کہ وہ تم جیسے جی دار شکاری کے شکاری دوست ہیں۔'' جیکوف نے کہا۔

''ہاں جیکوف میرے دوست مجھے بھی اپنے دوستوں کی بہت فکر ہے وہ میری وجہ سے خوار ہورہے ہیں۔'' میں نے قدرے تشویش سے کہا اور ہم سب ایک دفعہ پھر جیپوں سے اتر کر برف زار پہاڑوں پر سفر کرنے لگے تھے۔ جیکوف اور اس کے پانچوں ساتھی بھی ہمارے ساتھ تھے۔ ان سب کے ہاتھوں میں کلاشنکوف تھیں اور سب ہی بہت مستعد تھے۔

''شہباز جب دوستی کی بات ہوجاتی ہے تو پھر دوست کے لیے کام کرنا پڑتا ہے اور تم میرے دوست ہو اور مجھے تمہارے دیگر دوستوں سے ملنے کی بھی تمنا ہے۔ ان جیسے تجربہ کار اور کامیاب بہادر شکاری جلد ہی ہمیں یہاں برف زاروں میں مل ہی جائیں گے اور جہاں تک مہ جبیں اور اس خطرناک گروہ کی بات ہے واقعی میرے اسسٹنٹ میخوف کی سراغ رسائی کی خبر کبھی غلط نہیں ہوئی اور گاڈ نے چاہا تو تم جلد ہی اپنی مہ جبیں سے بھی مل لوگے اور جہاں تک مس مہ جبیں کی بات ہے تو جہاں تم نے میری بیوی مارٹینا کو اپنی بھابی بنا لیا ہے تو مجھے بھی اپنے ہونے والی بھابی مہ جبیں کی تمہاری طرح ہی فکر ہے۔'' جیکوف نے پرجوش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے بے اختیار اس کا ہاتھ گرم جوشی سے تھام لیا۔

''مجھے تم جیسے مخلص، بہادر اور اچھے دوست کی دوستی پر فخر ہے۔'' میں نے بدستور پرجوش انداز میں کہا تو جیکوف اور میخوف مسکرانے لگے لیکن باقی اس کے پانچوں ساتھیوں کے چہرے خاموش تھے جیسے یہ انگلش زبان سے نابلد ہوں۔ اب جیکوف اپنے دیگر ساتھیوں کو رشین زبان میں کچھ کہنے لگا جو مجھے سمجھ تو نہیں آرہا تھا لیکن اتنا سمجھ گیا تھا کہ غالباً وہ اپنے ساتھیوں کو یہاں خطرناک گروہ کے بارے میں بریفنگ دے رہا ہے۔

جیکوف میں اور اس کے ایک دو ساتھی برف زار پہاڑ کی مغربی سمت ہو کر آگے بڑھنے لگے اور

میخوف کی نگرانی میں تین ساتھی دوسری سمت چلے گئے اور کچھ دیر بعد برفانی پہاڑوں میں ہماری نظروں سے غائب ہو گئے۔

''جیکوف تمہارے ساتھی انگلش نہیں جانتے۔''میں نے پوچھا۔

''نہیں شہباز سوائے میخوف کے میرے بقیہ ساتھی مقامی زبان ہی جانتے ہیں تمہارے ملک میں مقامی زبان کے ساتھ انگلش کو بھی بہت ترجیہہ دی جاتی ہے لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔''جیکوف نے کہا۔

سردی اتنی زیادہ تھی کہ بولتے ہوئے ہمارے منہ سے دھواں نکل رہا تھا اور گرم لباس کے باوجود میرا وجود کانپنے لگا تھا کیونکہ ہم کھلے ایریئے میں سفر کر رہے تھے۔ دو گھنٹے ہم یہاں برفانی پہاڑوں میں مٹرگشت کرتے رہے اور ٹرانسمیٹر کی وجہ سے جیکوف کا رابطہ اپنے اسسٹنٹ میخوف اور دیگر ماتحتوں سے ضروری تھا۔

''کاش ہم بھی ٹرانسمیٹر لاتے تو میرا اپنے شکاری ساتھیوں سے رابطہ ہو جاتا۔ میں نے کہا۔''

''معذرت کے ساتھ میرے دوست شکاری اور سراغ رساں میں بس یہی فرق ہوتا ہے کامیاب شکاری کا جذبہ بھی کم نہیں ہوتا لیکن سراغ رسائی میں تکنیک کو بھی دیکھا جاتا ہے خیر ہم بہت جلد اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ تمہارے ساتھیوں کے علاوہ وہ خطرناک گروہ جن کے نرغے میں تمہاری مہ جبیں قیدی کی حیثیت سے ہے سب کے بارے میں معلومات مل جائیں گی۔ جیکوف نے یقین بھرے لہجے میں کہا۔

یہاں برفانی پہاڑوں پر سفر کرتے ہمیں کافی دیر ہو گئی لیکن نہ مجھے اپنے ساتھیوں کے بارے میں کوئی انفارمیشن ملی اور نہ ہی اس خطرناک گروہ کا سراغ ملا جن کے نرغے میں مہ جبیں قیدی کی حیثیت سے تھی اور ان کی آلہ کار بننے پر مجبور تھی۔ اب شام کے دھندلکے پھیل چکے تھے اور جیکوف نے اس ٹھنڈے یخ برفانی پہاڑوں میں ایک بڑا دہانہ ڈھونڈ لیا تھا جہاں ہم رات کو آرام کر رہے تھے۔ یہاں سفر کرتے ہوئے ہمیں ایک جگہ برفانی ریچھ بھی نظر آئے تھے لیکن ہمارے

لیے خطرہ نہیں بنے تھے کیونکہ ہلکے دھماکوں کے بموں نے ہی ان کو ہم سے دور بھاگنے پر مجبور کر دیا تھا لیکن اتنا مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ یہاں اکیلا ہونا خطرناک ہے کیونکہ بہرحال برفانی ریچھوں کا علاقہ تھا۔ رات کے آرام کے لیے جیکوف نے پورا انتظام کیا ہوا تھا اور اس کے ساتھیوں نے اپنے بھاری بیگوں میں انگیٹھی کوئلے اور گرم بستروں کا انتظام کیا ہوا تھا۔ یہاں ہم پہرے داری کرتے ہوئے پہلے میں اور جیکوف سو گئے اور آدھی رات کے آخری پہر اٹھے اور انگیٹھی میں نئے کوئلے جلا کر بیٹھ گئے۔

''مجھے اپنے دوستوں کی فکر ہے معلوم نہیں وہ بیچارے میری خاطر یہاں برف زار پہاڑوں میں اور اس کڑاکے کی خوفناک سردجگہ پر آ گئے تھے اور معلوم نہیں یہاں برف زار پہاڑوں میں کہاں بھٹک رہے ہیں اور کس حال میں ہونگے اور اپنی مہ جبیں کی بھی بہت فکر ہے''۔ میں نے آگ پر ہاتھ سیکتے ہوئے پریشانی سے کہا۔

''فکر نہ کرو کچھ نہیں ہوگا اگر تمہاری محبت اور لگن سچی ہے تو جہاں قدرت نے مجھے تم جیسے اچھے دوست سے ملایا ہے اور میں تمہاری مدد کر رہا ہوں وہاں مجھے یقین ہے کہ تمہاری مہ جبیں تمہیں باحفاظت مل جائے گی اور مجھے یقین ہے تمہارے تجربہ کار دوست بھی خیرت سے ہونگے۔'' جیکوف نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مجھے تسلی دے کر کہا۔،،

''اگلے دن ایک دفعہ پھر ہم دونوں اور اس کے دونوں ماتحت برف زار پہاڑوں پر سفر کرنے لگے اور جیکوف کا اپنے ساتھیوں سے مسلسل رابطہ تھا اور بقول ان کے ابھی تک تو اس گروہ اور کسی شکاری پارٹی کے آثار نظر نہیں آئے ہیں جس پر میں پھر پریشان ہو گیا تھا مہ جبیں کے ساتھ مجھے اپنے شکاری ساتھیوں کی بھی فکر ستا رہی تھی۔ ہم نے یہاں ٹراؤٹ فش کا شکار کیا تھا اور میں نے ان کو خود ذبح کیا تھا اور بھون کر اس کا گرم گوشت کھایا جس سے شدید سردی کی وجہ سے بھی جسم میں حرارت بھر گئی تھی اور ہم پھر سے نئے جذبے سے اپنا سفر شروع کر دیا تھا۔ اس دن بھی ہمیں کوئی اطلاع نہ ملی نہ ہی ہمارا گروپ اس خطرناک گروہ جہاں مہ جبیں ایک قیدی کی حیثیت سے تھی اس کا

اور نہ ہی میرے ساتھیوں کا کچھ معلوم ہو سکا اور نہ ہی جیکوف کے اسسٹنٹ میخوف کے گروپ جو ہم سے الگ ہونے کے باوجود جیکوف سے رابطہ رکھے ہوئے تھا ان کو بھی میرے شکاری ساتھیوں اور اس مطلوبہ خطرناک گروپ کے بارے میں کچھ معلومات نہیں ملی تھیں جس کی وجہ سے میری پریشانی بہت بڑھ گئی تھی۔

آج پھر سارے دن گھومتے ہوئے شام ہو چکی تھی۔ اچانک ایک دفعہ موسم پھر خراب ہونے لگا۔

''اوہو لگتا ہے ہمیں جلدی سے کوئی غار یا دہانہ تلاش کرنا پڑے گا کیونکہ موسم کے تیور بدل رہے ہیں اور برف کا طوفان شروع ہونے ہی والا ہے۔'' جیکوف نے چونکتے ہوئے کہا اور چونکہ وہ یہاں کا مقامی تھا اس لیے اسے یہاں کے حالات کا معلوم تھا۔ اس کی بات سن کر میں مزید پریشان ہو گیا کیونکہ پہلے بھی میں اسی برف کے طوفان کی زد میں آ کر یقینی اور بھیانک موت سے بال بال بچا تھا۔

جیکوف مقامی زبان میں اپنے ساتھیوں کو کچھ کہنے لگا جس کی مجھے سمجھ نہ آئی لیکن یہی اندازہ لگا یا کہ یہ سب جلدی سے اس برف سے اٹے پہاڑوں پر کوئی غار یا دہانہ تلاش کرنے کا پروگرام بنا رہے ہیں۔

''جلدی کرو شہباز آگے بڑھو بقیہ مشن کو کل دیکھا جائے گا ہماری تو خیر ہے اور میرے دوست بے شک تم ایک کامیاب شکاری ہو لیکن یہ کوئی ایمزون، افریقہ یا تمہارے ملک کے سندربن کے جنگلات نہیں ہیں بلکہ سائبریا کے برف سے ڈھکے پہاڑ اور خوفناک سردی کا علاقہ ہے اور ہم سے بچھڑنے کی صورت میں تم بہت مشکل کا شکار ہو سکتے ہو۔'' جیکوف نے مجھے تیز لہجے میں کہا کیونکہ اچانک ہی برف کا طوفان شروع ہو چکا تھا اور جسم کو چیرنے والی یخ بستہ تیز ترین ہوا شروع ہو چکی تھی اور برفباری بھی شروع ہو چکی تھی۔

میں جیکوف اور اس کے دونوں ماتحتوں کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ چونکہ ہم نے

برف زار پہاڑیوں پر سفر کرنے والے مخصوص بوٹ پہن رکھے تھے اس لیے پھسلن کا خدشہ تو نہیں تھا لیکن اب بہت ہی تیز ترین اور ہڈیوں میں اتر جانے والی تیز ہوا طوفان کا روپ دھارنے لگی تھی جس سے میرے جسم کو گویا دھکے سے لگنے لگے تھے اور برف کے گولے اڑ اڑ کر میرے وجود سے ٹکرا رہے تھے اور گرم لبادوں کے باوجود شدید ترین سردی میرے جسم کے اندر گھستی چلی گئی تھی اور میرا وجود کانپنے لگا تھا کیونکہ میں اتنی شدید سردی کا عادی نہیں تھا۔ ہم نے تیز رفتار ٹارچیں جلا لیں کیونکہ شام ہو چکی تھی اور روشنی ختم ہو گئی تھی تیز ہوا اور برف کے گولے متواتر میرے وجود کو لگ رہے تھے۔ میں تیز رفتاری کے باعث جیکوف سے بھی آگے بڑھا کیونکہ میں گھبرا گیا تھا۔

''شہباز رکو آگے کھائی ہے۔'' اچانک مجھے جیکوف کی چیختی ہوئی آواز تیز ہوا کی وجہ سے ہلکی سے سنائی دی اور جیکوف تیزی سے میری طرف لپکا تا کہ مجھے پکڑ سکے لیکن اچانک ہی تیز برفانی ہوا کے تیز رفتار زور نے مجھے ایک دھکا دیا اور میں چیختے ہوئے نیچے گرنے لگا۔

دراصل جلد بازی اور گھبراہٹ کی وجہ سے میں کھائی کو نہیں دیکھ سکا تھا اور میرا وجود تیزی سے نیچے کی طرف گرنے لگا۔ میرے منہ سے زوردار چیخ نکلنے لگی اور میں بدستور برفانی پہاڑ سے نیچے گرتا چلا جا رہا تھا۔ میں ایک شکاری تھا اور اپنے اعصاب پر قابو پانے کا تجربہ رکھتا تھا اس لیے ایک دفعہ پھر بہت ہی دھیمی روشنی میں نیچے گرتے ہوئے بھی خود کو بچانے کی کوشش کرنے لگا لیکن یہاں سپاٹ برف تھی اس لیے مجھے کہیں بھی اپنے ہاتھ یا پاؤں کو گرپ کرنے کا موقع نہ مل سکا اور میں سمجھ گیا کہ اب بھیانک موت ہی میرا مقدر ہے اور میں نے خود کو سنبھالتے ہوئے کلمہ طیبہ کا ورد شروع کر دیا۔

''اچانک میرا وجود نیچے گر کر کسی نرم جگہ گرا اور میں بھیانک موت مرنے سے ایک دفعہ پھر بچ گیا تھا لیکن پھر بھی نیچے گرنے سے میری دائیں ٹانگ پر لکڑی کی نوک لگی تھی جس سے میری ٹانگ میں خراش آتی چلی گئی اور گرم لبادے کے اندر میری ٹانگ زخم ہونے سے خون میں تر ہو گئی جس سے میرے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی اور درد کی شدید لہر میرے وجود میں دوڑتی چلی گئی۔ میں

نے غور کیا تو اس وقت میں کسی درخت کے کافی سارے پتوں کے اوپر گرا تھا اور اس وجہ سے بچ گیا تھا ورنہ میری موت یقینی تھی۔ میں خود پر جبر کرتے ہوئے اٹھا تو درد کی شدید لہر پھر میری زخمی ٹانگ سے ہوتی ہوئی پورے وجود میں پھیل گئی اور شدید سردی کی وجہ سے میرا زخم بہت درد کرنے لگا تھا۔ میں اٹھا اور اپنی ٹارچ جیب سے نکالی اور اسے جلا لیا تو یہ دیکھ کر میں کانپ گیا اور میری مثال وہی تھی آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔

دراصل ایک قوی ہیکل سفید رنگ کی مادہ ریچھ جو ریچھنی تھی غراتی ہوئی اپنی سرخ انگارہ آنکھوں سے مجھے دیکھ رہی تھی اور ایک بھرپور اور نوجوان مرد کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت تھی۔ نیچے گرتے ہوئے میری رائفل کہیں گر گئی تھی اور میں نے ہاتھ مارا تو میرے منہ سے طویل سانس نکل گیا کیونکہ میرا تیز دھار چاقو بھی کہیں گر گیا تھا اور میں اس وقت نہتا تھا اور ظاہری بات ہے ایک ٹارچ سے تو میں اس قوی ہیکل سفید رنگ کی طاقت ور ریچھنی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور ٹانگوں کے زخم کی وجہ سے بھی شدید سردی کی وجہ سے میرا زخم مجھے ٹیسیں دینے لگا تھا اور کہر کی خوفناک شدید سردی سے زخم کا خون جمنے کی وجہ سے تکلیف بہت زیادہ ہو چکی تھی۔

میں لنگڑاتے ہوئے آگے بڑھا اور اس مادہ ریچھ سے مقابلہ کرنے کے بجائے یہاں سے بھاگنے کو ترجیح دینے لگا تھا ورنہ اس سے مقابلے پر خود مشکل کا شکار ہو سکتا تھا۔ ریچھنی نے مجھے غراتے ہوئے غور سے دیکھا اور مجھے پسپا ہو کر بھاگتے دیکھ کر اپنے منہ سے ایک زوردار چنگھاڑ نکالی اور تیزی سے میری طرف بڑھی اور اس سے پہلے کہ میں یہاں سے بھاگتا اس ریچھنی نے مجھے اپنے کندھوں پر اٹھا لیا اور تیزی سے ایک طرف جانے لگی۔

میں نے خود کو اس ریچھنی کے شکنجے سے نکلنے کی کوشش کی لیکن میری ٹانگوں کا زخم شدید درد کرنے لگا اور سردی کی وجہ سے میرا جسم بھی اکڑنے لگا تھا اور میری حالت خراب ہونے لگی اس لیے میں نے مزاحمت بند کر دی اور خود کو اس ریچھنی کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا کہ یہ اب میرے ساتھ کیا نا روا سلوک کرتی ہے۔ میں نے سن رکھا تھا کہ اگر کسی ریچھ کو کوئی حسین اور جوان عورت نظر

آ جائے تو وہ اسے اٹھا لے جاتا ہے اور اپنے مسکن لے جاتا ہے اور اس حسین اور نوجوان عورت سے مستی کرتا ہے اور یہی کچھ مادہ ریچھ میں بھی ہوتا ہے اور اگر اسے کوئی جوان مرد پسند آ جائے تو وہ اسے اٹھا کر اپنے مسکن یا بھٹ میں لے جاتی ہے اور اس مرد سے مستی کرواتی ہے۔

''یہ سوچ کر میں لرز گیا تھا لیکن نیچے گرنے اور شدید سردی سے اکڑے جسم اور زخم کے درد کی وجہ سے میری طاقت ختم ہو چکی تھی۔ یہ ریچھنی منہ سے بدستور خوفناک آوازیں نکالتی اور غراتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی اور اب میری آنکھیں بھی کچھ حد تک اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہو چکی تھیں اس لیے میں نے دیکھا کہ یہ ریچھنی برف زار پر چلتی ہوئی ایک پہاڑی غار میں داخل ہوئی جو دہانے کی صورت میں اندر کی طرف جا رہا تھا۔ ریچھنی تیزی سے آگے بڑھی اور مجھے دبوچے ہوئے اندر داخل ہوتی گئی۔

''یہ غار کا دہانہ اندر سے کافی لمبا تھا اور آگے جا کر گھوم گیا تھا یہاں دہانے کے اندر ایک اور غار تھا جہاں گھاس پوس کا ڈھیر تھا یہاں ریچھنی نے مجھے زوردار جھٹکے سے نیچے گرایا اور غرانے لگی۔ اب میری حالت ایسی نہیں تھی کہ میں اٹھ سکتا اس لیے نیچے گھاس پر لیٹا ہی رہا۔ معلوم نہیں اس خونخوار آنکھوں والی طاقت ور ریچھنی کا کیا ارادہ تھا اور کس ارادے سے مجھے یہاں لے آئی ہے ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک باہر مجھے کلاشنکوف کے چلنے کی آواز سنائی دی تو میں چونک گیا اور پھر مجھے ایک ریچھ کی زوردار چیخ سنائی دی جیسے اسے کلاشنکوف سے نشانہ بنایا گیا ہو۔

''کلاشنکوف کی تیز آواز جو دہانے میں ہونے کی وجہ سے اتنی نہیں گونجی تھی لیکن پھر بھی ریچھنی زور سے غرائی اور باہر کی طرف لپکی۔ یہاں اندر گھٹا ٹوپ اندھیرا تھا اور ریچھنی کے پکڑنے سے ٹارچ بھی میرے ہاتھ سے گر گئی تھی۔ یہاں باہر کی نسبت قدرے کافی حد تک کم ٹھنڈ تھی اس لیے اندھیرا ہونے کے باوجود میں نے خود کو سنبھالا اور گھاس پر بیٹھ کر اپنی ٹانگ پر سے جرابیں ہٹائیں اور گرم ٹانگوں میں پہنے ہوئے گرم لیگن کو ایک طرف کیا اور اپنے زخم والی جگہ پر ہاتھ لگایا جہاں شدید سردی کی وجہ سے واقعی خون جلد ہی پر جم گیا تھا جس کی وجہ سے غالباً جگہ نیلی ہو گئی تھی اور

شدید ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں۔

''میرے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی جس سے میں اپنی ٹریٹمنٹ کر سکتا۔ میرے منہ سے کراہ نکلی اور میں گھاس میں لیٹ گیا کیونکہ خراش کافی لمبی اور گہری تھی جس کی وجہ سے درد سے برا حال ہو گیا تھا اس گھاس اور پتے جو غالباً اسی ریچھنی نے ہی کہیں سے اکھاڑ کر اپنے لیے بچھائے تھے اور میں ان پر گر کر مرنے سے تو بچ گیا تھا لیکن کسی نوک دار لکڑی کی وجہ سے میری ٹانگ پر گہرا گھاؤ ضرور آ گیا تھا جس کی وجہ سے میں شدید تکلیف میں مبتلا ہو چکا تھا۔ میں نے خود کو تقدیر کے حوالے کر دیا تھا۔ میں ایک دفعہ پھر ہمت کر کے لیٹنے کے بجائے اٹھ کر بیٹھ گیا جس کی وجہ سے ایک دفعہ پھر میری ٹانگ کے زخم سے درد اور ٹیسیں اٹھنے لگیں لیکن میں نے خود پر قابو پا لیا۔ باہر مجھے ریچھوں کی غراہٹوں اور چیخوں اور کلاشنکوف کی آوازیں متواتر سنائی دے رہی تھیں معلوم نہیں کس پارٹی کا ان ریچھوں سے ٹاکرا ہو گیا تھا اور ان سے مقابلہ ہو رہا تھا۔

کہتے ہیں محبت کرنا آسان نہیں ہوتا اپنی محبت اور چاہت کو پانے کے لیے تکلیفیں اور پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں اور میری محبت تو ایسی تھی کہ میرے اور میری چاہت مہ جبیں دونوں کے والدین ہماری شادی کے لیے دل و جان سے راضی تھی لیکن یہاں میں مہ جبیں کی تلاش میں تکلیفیں اٹھا رہا تھا لیکن اس قاتل نظر آنکھوں والی، جھیل جیسی آنکھوں والی شرم و حیا کے کا پیکر آنکھوں والی شکاری حسینہ کی محبت اور چاہت میرے دل سے کم نہیں ہوئی تھی بلکہ میری آنکھیں اس کے حسین چہرے کے دیدار کو ترس گئی تھیں اور میں اس کی تلاش میں اس مقام تک پہنچ گیا تھا۔

''اے میرے پاک اور عظیم اللہ اے رب کائنات آپ کو سرور کونین حسن کائنات سید المرسلین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم ذات کا صدقہ مجھے کامیابی عطا فرما بے شک مہ جبیں ابھی میرے لیے غیر محرم ہے لیکن میں اس سے دل کی گہرائیوں سے نکاح کرنا چاہتا ہوں اور نکاح تو آپ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت ہے۔ اے اللہ اے زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اے دنیا جہاں کا نظام سنبھالنے والی عظیم و برتر ذات میں تیرا حقیر بندہ تجھ سے

دعا کر رہا ہوں اے پاک اللہ میں آج تک بے شمار دفعہ موقع ملنے کے باوجود گناہ کی دنیا میں نہیں گیا اور یہ آپ کا مجھ پر احسان عظیم بھی ہے لیکن اللہ پاک میں بہت گنہگار انسان ہوں میرے گناہ معاف کر اور میری مدد فرما مجھے میری مہ جبیں سے ملا دے اے پاک اللہ سب کچھ آپ کے اختیار میں ہے آپ ہر چیز پر قادر ہیں اس دیار غیر میں جہاں آپ نے میری اتنی مدد فرمائی ہے اور وہاں میری مہ جبیں سے مجھے ملا دے۔'' میں دعائیہ انداز میں دل کی گہرایوں سے دعا کی اور دل کی گہرایوں سے دعا مانگتے ہوئے بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے۔

''میں نے دعا ختم کر دی اور باہر کی طرف متوجہ ہو گیا کیونکہ مجھے اب دھماکوں اور کلاشنکوف کی آوازیں اسی دہانے کے اندر سنائی دینے لگی تھیں۔ میں ہوشیار ہو کر بیٹھ گیا کیونکہ معلوم نہیں کون ہے اور یہ جیکوف کے بندوں کا دوسرا گروپ بھی ہو سکتا تھا جس کا لیڈر جیکوف کا اسسٹنٹ میخوف تھا کیونکہ جیکوف اتنی جلدی پہاڑوں سے نیچے نہیں اتر سکتا تھا جہاں سے میں نیچے گرا تھا اور یہ کسی شکاری پارٹی کا گروپ بھی ہو سکتا تھا یا پھر وہی خطرناک گروہ بھی ہو سکتا تھا جہاں مہ جبیں قیدی کی حیثیت سے تھی۔ میں چوکنا ہو کر بیٹھ گیا بلکہ پوری قوت کر کے اٹھ کھڑا ہوا اور غار کے کونے میں ایک بڑے پتھر کے پیچھے ہو گیا کہ کہیں گولیاں مجھے ہی نہ چاٹ جائیں۔ میں قیاس آرائیاں کرتا رہا کہ کون ہے۔ اچانک مجھے وہ آواز سنائی دی جس کی میں توقع بھی نہیں کر پا رہا تھا اور یہ آواز تو مجھے ہزاروں کیا لاکھوں میں بھی سنائی دے سکتی تھی۔

''راٹر باہر نکلو مجھے معلوم ہے تم جیسا بزدل انسان یہاں چھپا ہوا ہے شاید ریچھوں کے خوف سے تم یہاں آن چھپے ہو لیکن ریچھوں کے ہاتھوں تمہاری موت نہیں بلکہ میرے ہاتھوں لکھی ہے نکلو جلدی ورنہ میں فائر کھول دوں گی۔'' واہ قربان باؤں اس پاک ذات پر میں نے اللہ رب العزت سے جب بھی دل کی گہرایوں سے دعا کی تھی اور مشکل وقت میں اللہ پاک سے مدد مانگی تھی اللہ کی عظیم ذات نے مجھ ناچیز کی دعا پوری کی تھی کیونکہ مجھے مہ جبیں کی سریلی اور کھنکھاتی مگر غصے سے بھری ہوئی آواز سنائی دی تو خوشی سے مجھ پر شادی مرگ کی کیفیت چھا گئی اور میں نہ یقین

آنے والی نظروں سے اس صنف نازک کو دیکھنے لگا جس کی خاطر میں یہاں ٹھوکریں کھا رہا تھا۔

''میرا سینہ حاضر ہے میری شکاری حسینہ میں کوئی راٹر تو نہیں ہوں مگر تمہاری چاہت میں مبتلا تمہارا مسٹر شکاری ہوں جو تمہاری خاطر مشکلات کا شکار ہوا ہوں۔ میں نے پرجوش آواز میں کہا اور پتھر کی آڑ سے نکل آیا۔

''شہباز آپ اور یہاں آپ کیسے یہاں پہنچے اور یہاں کیا کر رہے ہیں۔'' مہ جبیں نے حیرت سے اور خوشی کی شدت سے کہا اور ٹارچ کی روشنی میرے چہرے پر ماری تو میں نے گرم رومال اپنے چہرے سے ہٹا دیا جس سے چہرہ چھپا ہوا تھا۔

مجھے یہاں دیکھ کر حیرت اور خوشی سے اس کی آنکھوں سے بھی میری طرح خوشی کے آنسو نکل آئے۔ مہ جبیں بے اختیار آگے بڑھی اور بے اختیار میرے سینے کے ساتھ لگ گئی اور سسکنے لگی۔ گو کہ مہ جبیں نے بھی اپنے چاند جیسے حسین چہرے پر گرم رومال اور ہاتھوں میں گرم دستانے پہنے ہوئے تھے لیکن مجھے دیکھ کر اس نے اپنے چہرے سے گرم مفلر ہٹا دیا تھا۔

''شہباز آپ یہاں میری خاطر آئے ہیں مجھے تو یقین نہیں آ رہا کہ مجھے اپنے محبوب کا دیدار ہوگا۔'' مہ جبیں نے بدستور سسکتے ہوئے کہا۔

میں نے دل کی گہرائیوں سے مسکراتے ہوئے اور دل میں اللہ پاک کا دل کی گہرائیوں سے شکر ادا کرتے ہوئے سر ہلا دیا۔

''ہاں مہ جبیں میری زندگی میری چاہت میرا سکون میں تمہاری خاطر یہاں آیا ہوں اور مجھے یقین نہیں آ رہا کہ تم مجھے دوبارہ مل سکو گی۔'' میں نے بھی جذبات میں ڈوبے ہوئے کہا اور بے اختیار اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔ کچھ دیر بعد جذبات کا بندھ ٹوٹنے کے بعد مہ جبیں کے حسین چہرے پر شرم و حیا کی سرخیاں پھر دوڑ گئیں اور مہ جبیں شرماتے ہوئے میرے سینے سے اپنا سر ہٹا لیا لیکن خوشی سے مجھے دیکھنے لگی اور میری طرح اس کی جھیل جیسی غزالی آنکھوں سے بھی آنسو امڈ آئے تھے۔ اب ہم دونوں گھاس پر بیٹھ گئے۔

''مہ جبیں تمہیں کس راٹر کی تلاش ہے جس کو تم مارنا چاہتی ہو خدا نہ کرے کہیں تمہاری عزت وعصمت کو تو'' یہ بات کہہ کر میں نے بات ادھوری چھوڑ دی اور میرا دل پریشان ہو کر لرزنے لگا۔

''شہباز میرے مسٹر شکاری آپ کی مہ جبیں آپ کی شکاری حسینہ صرف آپ کے لیے بنی ہے اور ہرلحاظ سے [illegible]ط ہے۔'' مہ جبیں نے اس بار اعتماد بھرے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تو سکون سے میرے چہرے پر بھی دلکش مسکراہٹ رینگ گئی۔

''کیا آپ کو میرا خط مل گیا تھا جو میں نے اپنے والدین کو لکھا تھا۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں میری شکاری حسینہ مجھے وہ خط مل گیا تھا اور میں اپنے پانچوں شکاری دوستوں کے ساتھ سائبریا روانہ ہو گیا تھا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''شہباز یہ ریچھوں کا علاقہ ہے میں نے آپ سے بہت کچھ پوچھنا ہے اور آپ نے بھی مجھ سے بہت کچھ پوچھنا ہے اور ہم دونوں کو ایک دوسرے کی آپ بیتی سننے کا تجسس ہے لیکن یہ جگہ برفانی ریچھوں کا مسکن ہے میں نے دو مگر مچھ تو مار گرائے ہیں لیکن یہ جگہ ان سیف ہے۔'' مہ جبیں نے اس بار تشویش سے کہا۔

''میری شیرنی کی طرح بہادر شکاری حسینہ تم یہاں اکیلی کیسے ہو اور کیسے اس خطرناک گروہ کے چنگل سے آزاد ہوئی ہو اور کیسے یہاں تک پہنچی ہو اور اکیلی ہونے کے باوجود بہادری سے اس برف زار کا بھی مقابلہ کیا اور ان برفانی درندوں کا بھی مقابلہ کیا۔'' میں نے تجسس سے پوچھا۔

''شہباز میری جان میری زندگی میں آپ کو اپنے بارے میں سب کچھ بتا دوں گی اور اس کمینی فطرف مادام جوزفین کے چنگل سے آپ کیسے نکلے ہیں اور دیش کیسے پہنچے اور یہاں تک کا سفر صرف میری ذات کے لیے کیسے کیا اور کیسے یہاں اس ریچھ کے بھٹ میں پہنچے ہیں سب پوچھناں ہے۔ لیکن ابھی ہمیں یہاں سے نکل کر کسی مناسب جگہ کو تلاش کرنا ہوگا اس لیے باتیں تو ہم نے کرنی ہے لیکن ابھی یہاں سے نکلیں بلکہ آپ مجھے راستے میں اپنے بارے میں بتاتے چلیں پھر

میں آپ کو اپنے بارے میں بتاؤں گی کہ کس طرح اس کمینی بدفطرت مادام جوزفین نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا تھا اور یہاں تک کیسے پہنچی۔ مہ جبیں نے محبت سے میرا ہاتھ تھام کر مجھے کا اٹھنے اشارہ کیا اور خود بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

''سوری مہ جبیں میری دائیں ٹانگ میں زخم کا نشان ہے اور سردی کی وجہ سے درد ہے اور ٹیسیں اٹھ رہی ہیں۔'' میں نے کہا۔

''اوہو آپ نے مجھے بتایا ہی نہیں چلیں جلدی کریں اپنی ٹانگ پر سے کپڑے ہٹائیں میرے پاس بینڈج کا سامان ہے۔'' مہ جبیں نے اپنے بیگ کو کندھے سے اتارتے ہوئے کہا اسے کھول کر بینڈج کا سامان نکال لیا جو اس کے بیگ میں موجود تھا۔ اب میں نے اپنی ٹانگ پر سے جراب اتارا۔ مہ جبیں نے ٹارچ کی روشنی میں میرے زخم کو غور سے دیکھا اور پھر سپرٹ نکال کر روئی سے میرے زخم پر لگایا تو درد سے میرے منہ سے سسکاری نکل گئی۔ مہ جبیں نے سپرٹ سے میرے زخم کو اچھی طرح صاف کیا اور کریم لگا کر پٹی باندھ دی اور اپنے بیگ میں سے ایک گرم اور موٹا کپڑا نکال کر اچھی طرح میری ٹانگوں پر باندھ دیا۔

''امید ہے آپ اب کافی حد تک پرسکون ہو چکے ہونگے۔'' مہ جبیں نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور میں حیرت اور دلکش نظروں سے اس شیرنی جیسی بہادر غزالی آنکھوں والی اور چاند جیسے مکھڑے والی لڑکی کو دیکھنے لگا۔

''اللہ پاک واقعی بہت کریم اور رحیم ہیں اور اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتے ہیں میں نے یہاں دل سے تمہاری سلامتی کی دعا کی تھی اور تم مجھے یہاں اس ریچھ کے بھٹ میں آن ملی جس کا میں تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اب اٹھ کھڑا ہوا۔

''شہباز کیا آپ چل سکیں گے۔'' مہ جبیں نے پوچھا۔ ''ہاں میری فکر نہ کرو میں ایک شکاری ہوں اور شکاریوں کو مشکل صورت حال سے گزرنہ پڑتا ہے آؤ اب یہاں سے نکلیں۔'' میں نے کہا تو مہ جبیں نے دلکش مسکراہٹ کے سر ہلا دیا۔ اب ہم دونوں اس غار سے نکل کر دہانے میں

چلنے لگے اور باہر نکل آئے جہاں مجھے دور ریچھ مردہ نظر آئے جو مہ جبیں کے ہاتھوں مارے گئے تھے۔اس وقت برفانی طوفان تھم چکا تھا لیکن باہر سردی تو شدت کی تھی لیکن چاند کی روشنی میں ہمیں باہر کا برفانی ماحول اجاگر نظر آ رہا تھا۔

''گو کہ مجھے چلتے ہوئے تکلیف تو اب بھی ہو رہی تھیں لیکن زخموں پر بینڈج ہونے اور گرم کپڑا لپیٹنے کے بعد اتنی تکلیف نہیں تھی۔مہ جبیں نے اپنے بیگ میں سے ایک رائفل نکال لی تھی جو اب میرے ہاتھ میں تھی اور ہم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے برف زار پہاڑی علاقے میں آگے بڑھ رہے تھے۔ چونکہ اب مجھے میری منزل میری چاہت میرے دل کا سکون میری خوشنما آنکھوں والی مہ جبیں مل چکی تھی اس لیے مجھے اب اپنے شکاری دوستوں کی پریشانی تھی اور جیکوف جیسا مخلص رشین دوست بھی میری وجہ سے پریشان ہوگا۔

''شہباز میں آپ کا کس طرح شکر ادا کروں کہ آپ میری خاطر یہاں آئے ہیں اور مشکلات اٹھائیں ہیں۔'' مہ جبیں نے دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا اور اس کی آنکھوں میں میری محبت کا چراغ جل رہا تھا اور جہاں تک میری بات ہے تو میری تو آنکھیں مہ جبیں کو دیکھ کر کھل اٹھی تھیں اور مجھے دنیا کی سب سے بڑی خوشی مل گئی تھی میں یہاں جس مقصد کو لے کر آیا تو وہ اللہ پاک کے خاص کرم سے پورا ہو گیا تھا۔

''مہ جبیں اگر تم بھی محبت کو پہچاننے لگی ہو تو پھر محبت اور چاہت میں یہ سفر کچھ معنی نہیں رکھتے ویسے مجھے تمہارے خط کو پڑھ کر حیرت کے ساتھ خوشی بھی ہوئی تھی کہ تمہیں مجھ پر اتنا اعتماد تھا کہ میرے بارے میں یقین تھا کہ میں مادام جوزفین کے چنگل سے نکل بھی جاؤں گا اور اپنے ملک بھی خیرت سے پہنچ جاؤں گا۔'' میں نے پیار بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور مہ جبیں کے اس طرح مل جانے کے بعد یہاں رات کے وقت شدید اور کڑاکے کی خوفناک سردی بھی میری خوشی کے نیچے دب گئی تھی اور مہ جبیں کے اس طرح اچانک مل جانے سے خوشی سے میرا دل کھل اٹھا تھا۔

’’ہم دونوں برفانی پہاڑی علاقے پر مسلسل آگے بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن کب تک کیونکہ یہاں کی شدید ترین سردی سے ہم کب تک مقابلہ کر سکتے تھے وہ بھی رات کے وقت کھلے ایریئے میں گوکہ ہم مکمل طور پر گرم لبادوں سے ڈھکے ہوئے تھے اور چلنے سے سردی بھی کم لگنے لگی تھی لیکن پھر بھی سائبریا جیسے دنیا کے سرد ترین مقام کی سردی تھی اس لیے اب ہم دونوں کے دانت سردی کی شدت سے بجنے لگے تھے اور بولنے میں مشکل ہو رہی تھی اور بولتے ہوئے منہ سے گویا دھواں نکلنے لگتا تھا۔

’’شہباز آپ زخمی ہیں اور مجھے معلوم ہے آپ ان زخموں سے گھبرانے والے نہیں ہیں لیکن یہاں کی کڑاکے کی خوفناک سردی ہم دونوں کی برداشت سے باہر ہے اور ہم کافی آگے بڑھ آئے ہیں گوکہ یہ سارا برفانی علاقہ ان برفانی درندوں کی آماج گاہ ہے لیکن ہمیں رات گزارنے کے لیے کسی ط دہانے کو تلاش کرنا ہوگا ورنہ ہمارے جسم اکڑ جائیں گے۔‘‘ مہ جبیں نے سردی کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا اور اس کے دانت اب سردی سے باقاعدہ بج رہے تھے اور میری حالت بھی اس سے کم نہیں تھی اور ایسی ہی تھی۔

’’ہاں مہ جبیں چلو جلدی کرو اور یہاں کسی دہانے یا ط غار کو دیکھنے کی کوشش کرو جہاں جا کر ہم یہاں باہر کی خوفناک سردی سے بچ سکیں ورنہ واقعی کچھ دیر بعد ہماری قوتِ مدافت اور اعصاب جواب دے جائیں گے۔‘‘ میں نے بھی شدت سردی سے کانپتے ہوئے کہا اور واقعی ہم دونوں کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔

’’چلیں شہباز آگے بڑھیں مجھے یقین ہے کہ یہاں ہمیں خود ساختہ یا پھر قدرتی دہانوں میں سے کوئی ایک مل ہی جائیں گے۔‘‘ مہ جبیں نے کہا۔

سردی کی شدت سے کانپنے کے باوجود ہم نے ہاتھوں میں ہتھیار ضرور تھامے ہوئے تھے کیونکہ یہاں برفانی علاقے میں کہیں سے بھی برفانی درندہ یہاں آ کر ہمیں اپنا شکار بنا سکتا تھا۔

’’کیا مطلب یہ قدرتی دہانے تو یہاں برفانی علاقے میں ضرور ہونگے لیکن یہ بنائے گئے

غاروں اور دہانوں سے تمہاری کیا مراد ہے۔‘‘میں نے حیرت سے پوچھا۔

’’شہباز یہ علاقہ برفانی درندوں کی آماج گاہ ہے اس لیے یہاں درندوں کا شکار کرنے والی شکاری پارٹیاں بھی عموماً آتی رہتی ہیں اور ان کے پاس بارود دھماکے کا سامان بھی ہوتا ہے اور اگر یہاں کڑاکے کی خوفناک سردی میں قدرتی غاریں یا دہانیں نہ ملیں تو سردی سے بچنے کے لیے بارود کے ذریعے یہاں خود ساختہ غاریں اور دہانے خود ہی بنا لیتے ہیں تاکہ جب تک شکار کا کام پورا نہ ہو جائے ان کے رہنے کے لیے اور سردی سے بچنے کے لیے غار اور دہانے بنے ہوئے ہوں اور ظاہری بات ہے اس برف زار میں جب وہ شکاری واپس جاتے ہیں تو غار اور دہانے جو یہاں بنا کر جاتے ہیں وہ بنے رہتے ہیں اور نئی شکاری پارٹیوں کو بھی مشکل نہیں ہوتی۔‘‘ مہ جبیں نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا۔

’’اف میرا زخم پھر درد کرنے لگا ہے۔ شاید سردی سے اکڑنے لگا ہے اللہ کرے جلد ہی کوئی قدرتی یا خود ساختہ غار یا دہانہ مل جائے ورنہ اب ہمت جواب دے چکی ہے۔‘‘میں نے سردی کی شدت سے کانپتے ہوئے کہا۔‘‘ میرے ہونٹ نیلے پڑ چکے تھے۔ گو کہ مہ جبیں نے گرم مفلر اور شال سے اپنا چہرہ لپیٹا ہوا تھا لیکن مجھے یقین تھا کہ اس کے ہونٹ بھی سردی کی شدت سے نیلے پڑ چکے ہونگے۔ چونکہ میں نے کوئی گرم دستانہ ہاتھ میں نہیں پہنا ہوا تھا اس لیے اپنا بائیں ہاتھ گرم جیکٹ کی جیب میں دیا ہوا تھا البتہ میرا دائیاں ہاتھ مہ جبیں کے ہاتھ میں تھا اور اس نے سائبریا میں استعمال ہونے والے مخصوص گرم دستانے پہن رکھے تھے اس لیے اس کی حرات مجھے محسوس ہو رہی تھی۔ سوائے آنکھوں کے ہم دونوں کے وجود مکمل طور پر گرم کپڑوں سے ڈھکے ہوئے تھے اس لیے ہم دور سے بھوت ہی معلوم ہوتے ہونگے لیکن اس وقت ہمیں صرف کسی دہانے کی تلاش تھی۔

’’ارے وہ دیکھیں شہباز اس جگہ مجھے ایک دہانہ نظر آتا محسوس ہوتا ہے جو غالباً برف کی وجہ سے بند ہو چکا ہے۔‘‘ اچانک مہ جبیں نے ایک جگہ دیکھ کر کہا تو میں بھی چونک گیا کیونکہ واقعی مجھے بھی ایسا لگا جیسے یہ کوئی دہانہ تھا جو برف کی وجہ سے بند پڑا ہے۔ ہم دونوں محتاط انداز میں آگے

بڑھے اور مہ جبیں نے کلاشنکوف کی نال سے اور میں نے رائفل کے دستے سے برف پر ضربیں لگائی تو واقعی برف ٹوٹ گئی اور ہمیں یہاں ایک دہانے کا تنگ سوراخ نظر آیا جو اندر کی طرف جا رہا تھا۔ دہانہ ایسا تھا کہ ہم بیٹھنے کی حالت میں آگے بڑھ سکتے تھے کھڑے ہو کر اندر نہیں جا سکتے تھے۔

''اندر کہیں کوئی برفانی درندہ نہ ہو۔'' میں نے تشویش سے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''ہاں شہباز میں آپ کی بات سمجھ گئی ہوں یعنی دوسری طرف سے بھی دہانے کا راستہ ہو اور کوئی برفانی درندہ اندر ہو سکتا ہے لیکن ہم دونوں ہی شکاری ہیں اور درندوں سے نمٹنا اور ان کا مقابلہ کرنا ہی ہمارا کام ہے ویسے آپ جیسے کہیں گے میں ویسا ہی کروں گی۔'' مہ جبیں نے کہا۔

''میری جان مہ جبیں تم واقعی شیرنی جیسا جذبہ رکھتی ہو اب تمہاری باتوں میں مجھے بھی حوصلہ مل گیا ہے چلو اندر اب جو ہو گا دیکھا جائے گا ویسے مجھے یہ دہانہ خودساختہ نہیں بلکہ بنایا ہوا لگتا ہے۔'' میں نے کہا۔

''ہاں واقعی مجھے بھی ایسا ہی لگتا ہے اس طرح تو اگلی سمت سے دہانے کے کھلے ہونے کا کوئی چانس نہیں ہے بس یہیں سے ہی بند تھا جسے ہم نے کھول دیا ہے اس لیے میرے خیال میں اعتماد کے ساتھ لیکن محتاط ہوتے ہوئے ہمیں اندر داخل ہو ہی جانا چاہیے۔'' مہ جبیں نے کہا تو میں نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اب سردی کی شدت سے حال خراب ہو گیا تھا میں آگے بڑھ گیا اور بیٹھنے کی حالت میں رائفل تھامے اور مہ جبیں کی ٹارچ منہ میں دبائے آگے کی طرف کھسکنے لگا اور مہ جبیں بھی میرے پیچھے محتاط انداز میں آگے کھسکنے لگی ہم ابھی بیس فٹ آگے ہی گئے ہوں گے کہ دہانہ اندر سے کافی کھلا ہو گیا تھا اور کافی کھلا تھا۔ ہم دونوں اب کھڑے ہو کر تھوڑا ہی آگے بڑھے تھے کہ دہانہ گھوم گیا اور ہم جیسے ہی گھومے دونوں حیرت سے اچھل پڑے کیونکہ ٹارچ کی تیز روشنی میں ہمیں پیراشوٹ کا مضبوط خیمہ نظر آیا جو باہر سے بند تھا اور ڈوری بندھی ہوئی تھی۔

''ارے یہ کیا یہ کس کا خیمہ ہے۔'' میں نے حیرت سے کہا اور چاروں اطراف نظر دوڑانے

لگا لیکن دہانہ ختم ہو چکا تھا اور ہمیں صاف لگ رہا تھا کہ جیسے اسے اندر سے کاٹ کر بنایا گیا ہو اور قدرتی دہانہ نہیں تھا۔

''حیرت ہے یہ خیمہ کس نے اندر لگایا ہے اور دوسری طرف سے بھی کوئی راستہ نہیں ہے جیسے یہاں خیمہ لگانے کے بعد کہیں نکل گیا ہو۔'' مہ جبیں نے بھی حیرت سے کہا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔

''میرے خیال میں ہمیں خیمے کی ڈوری کھول کر اندر دیکھناں چاہیے کیونکہ میرے خیال میں یہاں کوئی نہیں ہے جو بھی تھا وہ خیمہ لگا کر یہاں سے جا چکا ہے۔'' میں نے کہا۔

''ہاں شہباز مجھے بھی ایسا لگتا ہے جس شکاری پارٹی نے بھی یہ خیمہ لگایا تھا وہ خیمہ لگانے کے بعد باہر گیا ہوگا لیکن برفانی درندوں کا شکار کرنے کے بجائے ان کا شکار ہو کر مارا گیا ہے اور یہاں خیمہ لگا ہی رہا ہے اور بند ہے۔'' مہ جبیں نے اپنا اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

''ہاں مہ جبیں تمہارا اندازہ درست ہے کیونکہ دہانے کے آغاز پر جس انداز میں برف کی تہہ جمی تھی اس سے لگتا ہے کہ کم از کم ایک ماہ تو یہاں کے مکین کو یہاں سے گئے ہوئے ہو چکے ہونگے۔'' میں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''چلیں شہباز جو بھی ہے قدرت نے ہم دونوں کی مزید مدد کر دی ہے اور اس سے ہمیں فائدہ اٹھا لینا چاہیے۔'' مہ جبیں نے کہا اور اپنے چہرے سے گرم مفلر اور شال ہٹا لی اور میں نے بھی ایسا ہی کیا اور اب ہم دونوں کے چہرے اوپن تھے کیونکہ ہم باہر برف زار میں نہیں بلکہ دہانے کے اندر تھے جہاں بدن کو چیرنے والی سردی اور سرد ہوا کا انعکاس نہیں تھا۔ اب مہ جبیں اور میں ایک اعتماد سے آگے بڑھے اور بند خیمے کی ڈوری کو کھول دیا اور ٹارچ کی روشنی میں اندر دیکھا تو ہم دونوں کے چہروں پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ خیمے کے اندر تو رہائش کا مکمل انتظام تھا۔ ہم دونوں خیمے کے اندر داخل ہو گئے اور میں نے اندر سے کپڑا لگا کر ڈوری کو بند کر دیا تا کہ سردی اور ہوا مکمل بند ہو جائے۔ اب میں نے اور مہ جبیں نے ٹارچ کی روشنی میں دیکھا کہ اس خیمے میں دو گرم بستر

موجود تھے اور کیروسین لمیپ بھی موجود تھا اس کے علاوہ ایک چولہا بھی تھا اور چائے بنانے اور کافی بنانے کا سامان خشک دودھ پتی چینی سب یہاں موجود تھا اور ایک جگہ کوئلے اور لائیٹر بھی پڑا تھا۔ رہائش کا مکمل انتظام تھا۔

''شہباز ہمیں ایمزون کے جنگلوں میں بھی کھانے اور گزر بسر کرنے کی چیزیں مل گئی تھیں اور یہاں تو قدرت نے ہماری مکمل رہنمائی کی ہے۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں میری جان اسے چوری تو کہتے ہیں لیکن دعوت بھی کہتے ہیں کیونکہ جس انداز میں برف جمی ہوئی تھی صاف لگ رہا تھا کہ یہاں کے مالک جو غالباً شکاری پارٹی تھی خود برفانی درندوں کا شکار ہو چکے ہیں اور اس لیے اس جگہ کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔'' میں نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

''شہباز میں نے یہاں بسکٹ کافی چائے وغیرہ کی ایکسپائری ڈیٹ پڑھ لی ہے اور ابھی کافی وقت پڑا ہے اور ہم اسے استعمال کر سکتے ہیں۔'' مہ جبیں نے دلکش مسکراہٹ سے کہا اور چونکہ خیمے کے بند ہونے کے بعد یہاں اتنی سردی نہیں تھی اس لیے میرے چہرے پر بھی دلکش اور محبت بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

''واقعی اللہ پاک بہت رحیم اور عظیم ذات ہے اور جب بھی میں نے اللہ پاک سے مدد مانگی ہے اس پاک ذات نے مجھے مایوس نہیں کیا اور اب دیکھو اتنی شدید سردی میں ہمارے قدم سیدھا اسی جگہ پہنچے ہیں جو ایک ڈیڑھ ماہ سے بند پڑی تھی اور یہاں کھانے پینے کی چیزیں بھی موجود ہیں جو ان مردہ شکاریوں کے بجائے ہمارے نصیب میں لکھی تھیں۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ مہ جبیں اور میں نے مل کر چولہے میں کوئلے ڈال کر لائٹر کے ذریعے آگ جلائی اور آگ سے اپنے ہاتھوں کو سینکنے لگے اور مہ جبیں نے اپنے دستانے اتار دیے تھے۔

''کچھ دیر آگ سینکنے کے بعد ہم دونوں پھر خیمے سے باہر نکلے اور دہانے سے باہر نکل آئے جہاں شدید ترین سردی تھی یہاں ہم نے خیمے میں موجود فرائی پین میں برف ڈالی اور پھر دہانے کے اندر آ کر خیمے کے اندر گھس کر خیمے کو بند کر دیا اور برف کو گرم کر کے فرائی پین کو دھویا اور اس

کے بعد مزید برف بھر کر اسے آگ میں پانی بنایا اور یہاں چونکہ چائے اور کافی بنانے کا سامان موجود تھا ہم نے مل کر کافی تیار کی یہاں تین چار پیالیاں بھی تھیں ان کو بھی پانی سے صاف کر دیا تھا اور گرما گرم کافی تیار کر کے اس طرح اعتماد سے پینے اور بسکٹ کھانے لگے جیسے ہم نے یہ خیمہ خود لگایا ہو اور سامان رکھا ہو بسکٹ کھانے اور گرم کافی پینے سے ہمارے سرد جسم میں حرارت بھرتی چلی گئی اور ہم دونوں کے جسم میں جان آئی اور ہمارے سردی سے نیلے ہوتے ہوئے ہونٹ پھر سے نارمل ہو گئے۔

''شہباز کوئلے تو جل چکے ہیں اور اس سے خیمے می گرمائش ہو رہی ہے اب بستر بھی کھول دینے چاہیں تا کہ اس میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی آپ بیتی سن سکیں۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ ہم نے بستر کھولے جو کہ تین بستر تھے لیکن فلحال دو بستر ہم نے رکھ دیے اور ایک بستر کھول دیا جس میں نرم اور بہت گرم رضائیاں اور گدے تھے جسے بچھا کر ہم ان پر براجمان ہو گئے۔

''بستر لگانے کے بعد میں اعتماد سے اور مسکراتے ہوئے لگاوٹ بھرے انداز میں مہ جبیں کے ساتھ بیٹھ گیا اور اس کے حنائی اور نازک حسین ہاتھوں کو اپنے سخت اور مضبوط ہاتھوں میں تھام لیا مہ جبیں کے حسین چہرے پر شرم کی سرخیاں دوڑ گئیں لیکن اس نے اپنے ہاتھ نہیں جھٹکے بلکہ خاموش بیٹھی رہی حسین پلکیں نیچے جھکا دیں اور اس کے ہونٹوں پر شرمیلی سی مگر محبت بھری مسکراہٹ تھی اور اس کی آنکھوں میں میری محبت کے دیئے روشن تھے۔

''مجھ پر اعتماد کرنے کا شکریہ مہ جبیں میری شکاری حسینہ۔'' میں نے دلفریب انداز سے کہا۔

''شہباز میرے مسٹر شکاری مجھے آپ پر اپنے بہادر شیر پر مکمل اعتماد ہے اور میں ایمزون کے جنگلوں اور دریا کے سفر میں آپ کے ساتھ ایک خیمے ایک کمرے میں رہ چکی ہوں اور آپ کی آنکھوں میں کبھی میل نہیں دیکھی مجھے آپ جیسے پاکیزہ سوچ والے عظیم انسان پر فخر ہے، آپ جیسے بلند کردار اور پاکیزہ سوچ کے مرد میں دنیا میں بہت کم ہوتے ہیں اگر میں آپ کی دلہن بنی تو مجھے فخر

ہوگا۔ خیر اب آپ مجھے اب بتائیں کہ آپ یہاں کیسے پہنچے اور کس طرح مشکل کا شکار ہو کر ریچھ کے بھٹ میں پہنچ چکے تھے اگر میں وہاں نہ پہنچتی تو آپ زخمی تھے اور ریچھ آپ کو نقصان پہنچا سکتے تھے۔'' مہ جبیں نے اپنی پلکیں اٹھا کر محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''تم جیسی بہادر شیرنی کے ہوتے ہوئے مجھے بھلا کیسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔'' میں نے لگاوٹ بھرے انداز میں کہا۔

''نہیں شہباز آپ خود ایک شیر ہیں اور گو کہ ابھی مجھے آپ نے نہیں بتایا مگر مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنی شکاری زندگی میں ایمونیشن سے نہیں بلکہ چاقو وغیرہ سے خطرناک درندوں سے لڑ چکے ہیں اور آپ کے بازوؤں میں فولادی طاقت ہے اور اس کے علاوہ مارشل آرٹ کے بھی اچھے فائیٹر ہیں۔'' مہ جبیں نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا تو میں حیران ہو گیا۔

''ارے واہ تمہیں میری صلاحیتوں پر اتنا بھروسہ ہے۔ تمہارا یقین سچا ہے۔'' میں نے کہا کیونکہ واقعی اپنی شکاری زندگی کے دوران میں ایک دفعہ افریقہ کے جنگلوں میں ایک قوی ہیکل شیر سے اور سندر بن کے جنگلوں ایک دفعہ بنگال ٹائیگر سے اور مختلف جنگلوں میں تین دفعہ چیتوں سے اور دو دفعہ تیندوں سے صرف ایک تیز دھار چاقو کے سہارے فائیٹ کر کے ان خطرناک درندوں سے مدبھیڑ ہو کر ان کو مار چکا تھا۔

''اچھا مجھے اب اپنے بارے میں بتائیں کہ جب مادام جوزفین جیسی کمینی بدفطرت لڑکی کی وجہ سے میں آپ سے الگ ہوئی تھی بلکہ اس بدبخت نے بھرپور پلاننگ کے تحت مجھے آپ سے الگ کیا تھا اس کے بعد آپ کے ساتھ کیا ہوا اور کیسے اپنے ملک پہنچے اور پھر میرے خط کو پڑھ کر صرف میری ذات کی خاطر آپ نے سائبریا کا رخ کیا۔'' مہ جبیں نے محبت بھری نظروں سے میری طرف دیکھتے ہوئے تجسس سے پوچھا۔

''میں مہ جبیں کو اپنے بارے میں تفصیل سے بتانے لگا کہ میں کس طرح مادام جوزفین اور اس کے ماتحتوں کے ساتھ ایمزون کے جنگلوں میں پھرتا رہا اور مادام جوزفین کی المناک موت اور پھر

واپسی کا سفر اور اپنے ملک پہنچنا اور تمہارے یقین بھرے خط کو پڑھناں جس میں تم نے میری تعریفوں کے پل باندھ دیے تھے اور اپنے گھر واپس آنا اور اپنی والدہ کی طرف سے اجازت حاصل کرنا اور یہاں سائبریا میں کس طرح اپنے شکاری دوستوں کے ساتھ مشکل کا شکار ہونا اور جیکوف مارٹینا سے ملاقات وغیرہ اور جیکوف کے ساتھ سفر کرنا اور ریچھ کے بھٹ تک پہنچنے تک کے تمام واقعات سنا دیئے۔

''آپ نے میری خاطر اتنی تکلیف برداشت کی اور دو دفعہ بھیانک موت سے مرنے سے بچے ہیں۔ شہباز میں آپ کا کس منہ سے شکریہ ادا کروں اور آنٹی نے خود آپ کو اجازت دی ہے کہ میری ہونے والی بہو کو لے کر آؤ میں آنٹی کے اس جذبے کا بہت احترام کرتی ہوں کیونکہ میں آنٹی کو اپنے بیٹے یعنی آپ کے لیے پسند تو آئی تھی لیکن میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آنٹی میری خاطر آپ کو سائبریا آنے اور خطرناک گروہ سے لڑ کر مجھے چھڑوانے کا کہیں گی یہ ان کے یقین اور محبت کی دعاؤں کا اثر ہے انکل اور آنٹی کی محبت میرے دل میں اور بڑھ گئی ہے۔'' مہ جبیں نے کہا اور اس کی آنکھوں سے خوشی سے آنسو رواں ہو گئے۔

''میرے ماں باپ سے تو تم محبت جتا رہی ہو مجھ ناچیز سے بھی محبت کے دو لفظ بول دو۔'' میں نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا اس کی حسین آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کر دیا تو مہ جبیں کے حسین چہرے پر ایک دفعہ پھر شرمیلی سی مسکراہٹ رینگ گئی مگر مجھے خوشی سے دیکھنے لگی۔

''میرے مسٹر شکاری میں تو آپ کی ہی ہوں اور انشاءاللہ آپ کی ہی رہوں گی میں نے اپنی زندگی آپ کے نام منسوب کر دی ہے باقی آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔'' مہ جبیں نے دلفریب اور محبت بھرے انداز میں کہا۔

''نہیں ایسا نہ کہو اللہ پاک تمہیں خوشیوں بھری لمبی زندگی دے۔'' میں نے بے اختیار اس کے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

''شہباز میری خوشیاں تو آپ کے ساتھ منسوب ہیں بس مجھے آپ کی چاہت چاہیے۔ مہ جبیں نے جذباتی لہجے میں کہا لیکن اپنی بات کرنے کے بعد اس کے چہرے پر شرم آڑے آ گئی اور اس نے مسکراتے ہوئے اپنی آنکھیں جھکا دیں۔ میں نے لگاوٹ سے مسکراتے ہوئے اس کے حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے لیا۔

''مہ جبیں میری چاہت میری زندگی میری خوشبو میری رانی میری تڑپ میری آرزو میری دعا تم میری ہو اور میں تمہارا ہوں اللہ رب العزت کا بے پناہ شکر ہے کہ اس نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ہم دونوں کو پھر ملا دیا ہے اب انشا اللہ ہم پر کوئی آنچ نہیں آئے گی۔'' میں نے محبت پاش نظروں سے اس کے حسین چہرے کو اوپر کرتے ہوئے کہا تو میرے منہ سے اتنی جذباتی اور محبت بھری تعریف سن کر اس کے چہرے پر خوشیوں بھری مسکراہٹ نمودار ہو گئی اور اس نے شرماتے ہوئے مجھے دیکھا اور پر خلوص انداز میں انشا اللہ کہا۔

''میرے مسٹر شکاری مجھے آپ کی پاکیزہ سوچ اور بلند کردار پر مکمل اعتماد ہے۔ انشا اللہ آپ کی ہی دلہن آپ کی ہی بیوی اور آپ کی ہی شریک حیات بنوں گی لیکن ابھی ہمارا نکاح نہیں ہوا اس لیے آپ زرا اپنے ہاتھوں کو آرام دیں شادی کے بعد تو میں آپ کی امانت ہی ہونگی۔'' مہ جبیں نے دلفریب انداز میں مسکراتے ہوئے بہت آہستگی سے میرے ہاتھ اپنے چہرے سے ہٹا دیے البتہ میں نے اس کے حسین ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام لیا تو اس پر مہ جبیں نے کوئی اعتراض نہ کیا۔

''کیا تمہیں برا لگا کہ میں نے تمہارے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''نہیں میرے مسٹر شکاری میری چاہت میں ایمزون کے جنگلوں میں آپ سے الگ ہونے کے بعد آپ کی ہی یاد میں رہی ہوں اور آپ کے دیدار میں رہی ہوں اور میری نظریں ہر وقت آپ کے ہی دیدار کو ترستی رہی ہیں لیکن ہندوستانی اور مشرقی اور مسلمان لڑکی ہو اس لیے بس مجھے شرم آتی ہے اور جہاں تک اگر آپ کے بجائے کوئی اور مرد میرے چہرے کو تو کیا اگر میرے

ہاتھوں کو بھی چھوتا تو میں اس کی درگت بنا کر رکھ دیتی اور اگر مجھ پر حاوی ہو جاتا یا زبردستی کرتا تو میں اپنی عزت اور عصمت کے لیے اپنی جان دے دیتی۔

''جہاں تک آپ کی بات ہے تو میں اپنی زندگی ہی آپ کے نام کر چکی ہوں کیونکہ ایمزون کے جنگلوں میں جب ملکہ تامنی اور ساڈار مجھے مگرمچھ کے گہرے موت کے کنویں میں ڈال رہے تھے آپ سب ٹھاٹھ اور شان چھوڑ کر صرف میرے لیے خطرے میں کود ے تھے اور میں آپ کو بتا چکی ہوں کہ میں آپ کے ساتھ تنہائیوں میں سفر کر چکی ہوں اور آپ کی پاکیزگی اور بلند کردار نے میرے دل میں آپ کی عظمت اور محبت کو اور بڑھا دیا تھا اور اپنے محبوب یعنی آپ کے لیے میں اپنی جان بھی قربان کر سکتی ہوں اور مجھے اب بھی آپ کی مضبوط کردار کا معلوم ہے لیکن ابھی ہم غیر محرم ہیں اس لیے ہمیں احتیاط برتنی چاہیے اور شادی کے بعد تو ہم سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ایک دوسرے کے لیے حلال ہو جائیں گے اور پھر آپ اپنی تمام خواہشات پوری کر سکتے ہیں۔'' مہ جبیں نے جذباتی لیکن لگاوٹ بھرے لہجے میں مجھے سمجھاتے ہوئے کہا تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

حالانکہ جب مہ جبیں مجھے ریچھ کے بھٹ میں ملی تھی مجھے اس طرح اچانک دیکھ کر جیسے مجھے یقین نہیں آیا تھا اس طرح اسے بھی یقین نہیں آیا تھا اور میری محبت میں سرشار مہ جبیں بے اختیار ہو کر میرے سینے سے تھوڑی دیر کے لیے ضرور لگ گئی تھی لیکن تھوڑی دیر کے لیے پھر اس کے حسین چہرے پر شرم وحیا آڑے آ گئی تھی لیکن میری طرح اس کی آنکھوں میں میری محبت کے دیئے بدستور ضرور جل رہے تھے اور میرا اپنا بھی یہی حال تھا۔

''اچھا مہ جبیں اب مجھے اپنے بارے میں بتاؤ کہ تمہیں جب طریقے سے مادام جوزفین نے اپنی لانچ سے الگ کیا تھا اس کے بعد تم پر کیا بیتی اور کیسے اس خطرناک گروہ کے ہاتھ لگی اور میڈم شیبا کون ہے جس کی وجہ سے تم ط رہی ہو۔'' میں نے اس بار تجسس سے پوچھا۔ اب مہ جبیں مجھے اپنے بارے میں بتانے لگی کہ وہ کس طرح مشکل کا شکار ہوئی اور یہ بات میں آپ کو مہ جبیں کی

اپنی زبانی ہی سنانا چاہتا ہوں۔

مہ جبیں نے مجھے اپنے بارے میں بتانا شروع کیا۔

''مادام جوزفین نے مجھے آپ سے بھر پور پلاننگ کے تحت آپ سے الگ کیا تھا کہ اسے آپ سے نفرت بھی نہ ہو۔ میں بے بسی سے لانچ کو دیکھتی رہ گئی تھی اور یہاں تک تو آپ کو مادام جوزفین کی ماتحت اور آپ کی منہ بولی بہن مس جینی فرا اور ان کے ساتھی آپ کو بتا چکے ہیں اور آپ کو یہاں تک معلوم ہے اب آگے سنیے۔''

''میں اس وقت بالکل تنہا تھی اور رات کا وقت تھا میں مارشل آرٹ کی اچھی فائیٹر اور ایک کامیاب شکاری تو ضرور تھی لیکن پھر بھی درندوں سے پر خطرناک جنگلوں میں اکیلی تھی اور ایک تیز دھار چاقو کے سہارے درندوں سے اپنا دفاع نہیں کر سکتی تھی اور مجھے گھبراہٹ ہونے لگی تھی اور سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے اس بات کا بے حد دکھ تھا کہ مجھے آپ کا ساتھ اب نصیب نہیں تھا۔ دراصل آپ کے ہوتے ہوئے میں خطرناک جنگلوں میں بھی خود کو کسی مضبوط قلعے میں [illegible]ظ سمجھتی تھی اور آپ میرے دل میں مکمل طور پر بس چکے تھے اور مجھے آپ پر یقین تو تھا کہ آپ مادام جوزفین جیسی عیار اور عیاش حسین لڑکی کے چکر میں نہیں آئیں گے اور مجھے آپ جیسے کامیاب شکاری کی صلاحیتوں پر بھی بھروسہ تھا لیکن مجھے ڈر تھا کہ کہیں اپنی ناکامی پر مادام جوزفین آپ کو مروا ہی نہ دے۔

''خیر میں دریا کے کنارے سے نکل کر جنگل میں گئی اور چونکہ میرے پاس ایک پاور فل ٹارچ بھی تھی اس کے سہارے میں نے ایک اونچے اور گھنے درخت پر ٹارچ کی تیز روشنی میں دیکھا کہ اس میں کوئی خطرہ تو نہیں ہے کیونکہ آپ بھی مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ ایمزون کے جنگلات میں سانپ کثرت سے ہوتے ہیں اور بعض جگہ درختوں پر بھی لپٹے ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ چیتے اور تیندو قدرت نے ان کو یہ خاصیت دی ہے کہ یہ دونوں درندے اونچے درختوں پر بھی آسانی سے چڑھ جاتے ہیں اور عموماً درختوں پر ہی بسیرا کرتے ہیں اور خاص کر جب چیتے اور تیندوے

شکار کرتے ہیں تو شیروں اور لگڑ بھگوں کے خوف سے اپنے شکار کو درخت کے اوپر لے جا کر ہی اسے کھاتے ہیں۔

''خیر اس درخت پر کوئی خطرہ نہیں تھا اور جانچ پڑتال کے بعد میں درخت کے اوپر چڑھ گئی اور ٹہنیوں اور ڈالوں میں خود کو پھنسا کر گھنے پتوں کے اندر آرام کرنے کی غرض سے سونے کا ارادہ بنالیا کیونکہ بے شک لیموں چاٹنے سے اس تیز نیند والے بلکہ نشہ آور مشروب کا اثر تو کم ہو چکا تھا لیکن پھر بھی اب مجھے نیند آنے لگی تھی اور میں نے آیت الکرسی اور درود پاک کا ورد کیا اور سو گئی اور شکر ہے رات خیریت سے گزری اور جب میری آنکھ کھلی تو سورج کافی نکل آیا تھا۔

''میں درخت سے نیچے اتر آئی اور نیند آ جانے کی وجہ سے اب خود کو فریش محسوس کر رہی تھی۔ میں دعا کرنے لگی کہ کوئی اور شکاری پارٹی یہاں کا رخ کرے کیونکہ میں ایک چاقو اور ٹارچ کے سہارے کب تک ان خطرناک درندوں سے پر جنگلوں میں زندہ رہ سکتی تھی۔ مجھے پل پل آپ کی یاد بھی ستا رہی تھی۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اب بدبخت مادام جوزفین کی چکر بازیوں اور گھرے پلان کے مطابق آپ مجھ سے بچھڑ کر کوسوں دور پہنچ چکے ہیں۔ مگر میں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں تھی۔ میں نے اللہ کا نام لیا اور درود پاک کا ورد کرتے ہوئے گھنے درختوں کے جھنڈ یعنی جنگل سے نکل کر پھر دریا کے کنارے آ گئی اور آگے بڑھنے لگی اور دل میں دعا کرنے لگی کہ کسی پارٹی سے ٹکراؤ ہو جائے جن کی مدد سے میں یہاں ان تاریک جنگلوں سے نکل کر مہذب دنیا جا سکوں۔

گو کہ اس بات میں بھی بہت خطرہ تھا کیونکہ اگر کسی خطرناک لوگوں سے سامنا ہوا تو میں مشکل میں پڑ سکتی تھی کیونکہ عموماً زیادہ تر مرد ہوس پرست ہوتے ہیں۔ گو کہ میں ان شیطانی ہوس پرست انسانی بھیریوں سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتی تھی کیونکہ مجھے اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ تھا میں ایک مارشل آرٹ کی خوفناک فائیٹر اور کمانڈو ایکشن کی ماہر ٹرینر تھی اور ایک کامیاب شکاری تھی جوان ہوس پرست انسانی درندوں کا شکار ہونے کے بجائے ان کی ٹھکائی کر کے ان کی مزاج پرسی کر سکتی تھی لیکن ان سب کے باوجود میں ایک بہت حسین اور نوجوان لڑکی تھی اور کافی تعداد ہونے پر میں

مشکل کا شکار ہوسکتی تھی یا مجھے دھوکے سے بھی قابو پایا جاسکتا تھا لیکن ان سب کے باوجود میں خود کو ایمزون کے ان طویل ترین درندوں سے پر خطرناک جنگلوں میں خونخوار درندوں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑ سکتی تھی اور پیدل مہذب دنیا کا تو تصور ہی ممکن نہیں تھا اس لیے سہ پہر گزرنے کے بعد بھوک اور تھکاوٹ کے باعث اور اس خطرناک جگہ پر بالکل تنہا ہونے پر پریشان ہوگئی تھی۔

اچانک مجھے دریا میں دور ایک بڑی لانچ اپنی طرف بڑھتی ہوئی نظر آئی تو میں چونک گئی اور میرے اندر ایک نیا ولولہ پیدا ہوگیا اور میں کنارے کے اور قریب ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر اس بڑی لانچ والوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے لگی۔ واقعی اس لانچ والوں نے بھی مجھے غالباً دیکھ لیا تھا یا شاید انہوں نے یہاں اسی جگہ ہی آنا تھا کیونکہ اب کچھ دیر بعد شام ہوجانی تھی۔ کچھ دیر بعد لانچ اسی جگہ دریا کے کنارے ساحل پر لگی اور اس میں سے مجھے دس کے قریب افراد نیچے اترتے نظر آئے جن میں چار خواتین اور چھ ہٹے کٹے اور خوفناک شکلوں کے نوجوان مرد تھے اور چار عورتوں میں سے تین عوتیں تو نوجوان اور خوبصورت تھیں جن میں ایک چینی ایک حبشی اور ایک گوری لڑکی تھی اور ایک عورت ادھیڑ عمر تھی جس کے چہرے پر ایک رعب تھا اور یہ بھی گوری تھی۔

مردوں میں دو گورے دو نیگرو اور دو چینی یا جاپانی ٹائٹ مرد تھے۔ سب مجھے حیرت اور غور سے دیکھنے لگے۔ خاص کر سب چھ کے چھ مردوں کے چہروں پر مجھے دیکھ کر کے چہروں پر شیطانیت ناچ رہی تھی کیونکہ مجھے سب ہی سمگلر اور شیطان صفت لگ رہے تھے اور تینوں نوجوان لڑکیاں بھی مجھے پارسا معلوم نہیں ہورہی تھیں اور ان کی آنکھوں میں بھی مجھے شیطانیت نظر آرہی تھی جیسے بدفطرت لڑکیاں ہوں اور تھا بھی ایسا ہی یہ سب سمگلر اور عیاش پرست اور بردہ فروشوں کا گروہ تھا۔ وہی ہوا جس کا مجھے خدشہ تھا اور میں مدد حاصل کرنے کی وجہ سے ایک خطرناک گروہ کے ہاتھوں پھنس چکی تھی۔ مجھے ایسا لگا جیسے یہی ادھیڑ عمر خاتون ہی اس گروہ کی لیڈر رہے جس کے چہرے پر سختی اور کرختگی تھی۔

''لڑکی کون ہو تم اور یہاں ان خطرناک جنگل میں اکیلی کیا کر رہی ہو۔'' اس ادھیر عمر عورت

نے مجھ سے سخت اور کرخت لہجے میں پوچھا۔

''آنٹی میں ایک شکاری ہوں اور اپنے ساتھیوں سے بچھڑ کر مشکل کا شکار تھی اور ان سے الگ ہونے پر یہاں کسی شکاری پارٹی کی مدد حاصل کرنے کے لیے یہاں کھڑی تھی کیونکہ یہ جنگل درندوں سے پر خطرناک جنگل ہے۔''میں نے اس ادھیڑ عمر عورت کی طرف دیکھ کر کہا جو اپنی جوانی کے دور میں بہت حسین ہوگی لیکن اس کے چہرے پر بہت سختی تھی۔

''خبردار لڑکی اگر اب تم نے مجھے آنٹی کہا سب مجھے میڈم شیبا کہتے ہیں اور تم بھی مجھے اسی نام سے پکاروگی۔''اس بار ادھیڑ عمر عورت میڈم شیبا نے کرخت لہجے میں مجھے ڈانتے ہوئے کہا۔

''میڈم لڑکی تو حد سے زیادہ حسین اور نوجوان ہے اور مشرقی لگ رہی ہے اور اس کا حسن تو واقعی لاجواب ہے۔''ایک گورے مرد نے مجھے کسی بھوکے بھیریئے کی طرح ہوس پرست نگاہوں سے گھورتے ہوئے کہا جیسے ابھی اپنی نظروں سے ہی مجھے کھا جائے گا۔

''ہاں راٹر واقعی یہ نوجوان لڑکی تو واقعی حد سے زیادہ خوبصورت ہے جو خود کو شکاری کہہ رہی ہے لیکن تم خاموش رہو مجھے اس سے بات کرنے دو۔''میڈیم شیبا نے اس راٹر نامی شیطان کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں کہا اور پھر مجھے غور سے دیکھنے لگی۔

''لڑکی کیا نام ہے تمہارا اور کس ملک سے تمہارا تعلق ہے۔''میڈم شیبا نے مجھ سے بدستور کرخت لہجے میں پوچھا۔

''میڈم شیبا میرا تعلق ہندوستان سے ہے اور میرا نام مہ جبیں ہے اور مجھے اب اپنے ملک واپس جانا ہے اور مجھے آپ جیسے اچھے لوگوں کی مدد درکار ہے۔''میں نے اس کے کرخت لہجے کے باوجود مہذب لہجے میں کہا۔کیونکہ میں ان کے رحم وکرم پر تھی اور میں سمجھ چکی تھی کہ میں بہت ہی خطرناک لوگوں جو سب ہی اچھے فائیٹر بھی ہیں اور خطرناک سمگلر اور بدمعاش قسم کے عیاش پرست لوگ ہیں اس لیے پریشان تو ہوگئی تھی لیکن ان پر ظاہر نہیں ہونے دیا اور خود کو سنبھال لیا تھا۔

''ہاہاہاہا! ارے واہ اچھے لوگ، خوبصورت لڑکی ہم سب سمگلر، بردہ فروش اور خطرناک لوگ ہیں

اور اب تمہیں ہمارے ساتھ سفر کرنا ہوگا لیکن میرے حکم پر چلناں ہوگا پھر تمہیں تمہارے ملک پہنچایا جائے گا۔'' میڈیم شیبا نے ہنستے ہوئے کہا۔ میری بات پر میڈیم شیبا کے تمام ساتھیوں نے کسی بدمعاشوں کی طرح بے ہودہ قہقہے لگائے اور تینوں لڑکیاں جو نوجوان اور حسین تھیں یہ بھی اپنے مرد ساتھیوں کے ساتھ قہقہے لگا رہی تھی جیسے مجھ پر طنز کر رہی ہوں۔

''میرے ساتھیوں سے ملو لڑکی یہ راٹر ہے، پرتگال کا ہے یہ برٹ ہے جو فرانس سے ہے۔ راٹر کی طرح برٹ بھی گورا اور مغربی تھا۔ یہ جو باٹا ہے جو کینیا کا ہے اور دوسرا میرا نیگرو ساتھی صومالیہ کا زوبو ہے۔ اور یہ میری نیگرو ماتحت لڑکی میکا زوز مباوے کی ہے اور دوسری میری طرح گوری اور مغربی لڑکی فینا ہے جو جرمن ہے اور چیان چین کا باشندہ ہے اور موگا چو چاجاپان ہے باشندہ ہے اور میری دوسری ساتھی اور ماتحت سومی، کورین ہے اور میرا یعنی میڈم شیبا کا تعلق برطانیہ سے ہے۔ ہم سب مختلف ملکوں سے ہونے کے باوجود ایک گروپ کے افراد ہیں اور میں ان سب کی لیڈر ہوں اور مہ جبیں تمہیں بھی میرے ان تمام ساتھیوں کا دل بھی خوش کرنا ہوگا اور ان سب کے ساتھ مل کر چلناں ہوگا اگر تم نے ہمارا ساتھ دیا تو فائدے میں رہو گی ورنہ لڑکی تمہارا انجام بہت بھیانک ہوگا۔'' میڈیم شیبا نے اپنے تمام ساتھیوں کا تعارف کرانے کے بعد مجھے کرخت لہجے میں گویا حکم دیا۔

''میڈیم شیبا تمہارے ساتھ تعاون کرنا تو مجھے سمجھ آتا ہے لیکن تمہارے ان مشٹنڈے اور شیطانی اور بدنظر مردوں کا دل خوش کرنے سے تمہاری کیا مراد ہے۔'' میں نے بھی خطرے میں ہونے اور ان کے رحم وکرم میں ہونے کے باوجود انتہائی کرخت لہجے میں میڈیم شیبا کی آنکھوں میں بے خوفی سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مجھ سے ادب سے بات کرو لڑکی اور تم کوئی دودھ پیتی بچی نہیں ہو کہ تمہیں کچھ سمجھانہ پڑے میرے تمام ماتحت میرے حکم کے تابع ہیں اور ہر سفر میں ان کا دل خوش رکھنا اور ان کا خیال کرنا میرا فرض ہے اور ان کا دل خوش کرنے والی بات تم اچھی طرح سمجھ چکی ہو یا پھر اب ہمارے پاس

آنے کے بعد سمجھ جاؤ گی۔'' میڈیم شیبا نے کہا تو اس کے تمام ساتھی تمام چھ بدمعاش اور تینوں بدفطرت لڑکیاں بھی ہنسنے لگیں جیسے میرا مزاق اڑا رہے ہوں۔

''میڈم شیبا میں ایک شکاری لڑکی ہوں اور مجھ میں اتنی صلاحیت ہے کہ تمہارے بہت ہی معصوم سے ماتحت مردوں کا دل اس طرح خوش کروں گی کہ ان سب کی طبیعت فریش ہو جائے گی اس لیے مجھے تم آئندہ ایسی گھٹیا بات ہرگز نہیں کرو گی کیونکہ میں اپنے شہباز کی امانت ہوں جو بہت عظیم انسان ہے اور میں مسلمان ہوں اور اگر تمہارے کسی ماتحت نے میری طرف میلی آنکھ سے دیکھا تو میں اس کی آنکھ پھوڑ دوں گی۔'' میں نے اتنے کرخت لہجے میں کہا اور میرا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔

''مہ جبیں تم مجھے بہت بہادر اور دل گردے والی لڑکی لگتی ہو اور جتنی زیادہ حسین ہو اتنی ہی مجھے جی دار بھی لگ رہی ہو لیکن حسین شکاری لڑکی اب تم میڈیم شیبا اور اس کے ساتھیوں کے قبضے میں ہو اس لیے مجھ سے ادب سے بات کرو ورنہ تمہیں چیر کر رکھ دیا جائے گا۔'' میڈیم شیبا نے میری تعریف کی لیکن پھر بھی کرخت لہجے میں مجھے کہا البتہ اس کے تمام ساتھی مرد اور لڑکیاں مجھے اس بار حیرت سے دیکھنے لگے۔

''میڈم میں ایک شکاری اور ہر قسم کے خطرناک فائیٹ میں یکتا ہوں میں بے شک تمہارے کہنے پر تمہارے ساتھیوں کے ساتھ مل رہی ہوں اور میڈیم۔ اگر تم مجھ سے بنا کر رکھو گی تو ہر ان خطرناک جنگلوں میں تمہاری خاطر اپنی جان تک لڑا دوں گی لیکن اگر میری عزت اور عصمت پر کوئی آنچ آئی تو میں پھر شعلہ فشاں بن جاؤں گی۔'' میں نے بدستور گرجتے ہوئے بے خوف لہجے میں کہا۔ اس بار میڈیم شیبا مجھے بہت ہی حیرت سے دیکھنے لگی اور اس کے چہرے پر پہلی دفعہ مسکراہٹ رینگ گئی۔ واہ تم تو کوئی شیرنی ہو جو اپنی عزت کے لیے ہم اتنی تعداد کے ساتھیوں کے ہونے کے باوجود کسی شیرنی کی طرح گرج رہی ہو میڈیم شیبا نے اس بار تحسین آمیز نگاہوں سے مجھے دیکھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے پر بھی میرے آگ بگولہ چہرے کو دیکھ کر

شدید حیرت نمودار ہو گئی تھی کیونکہ یہ سب کچھ ان کے وہم وگمان میں بھی نہیں تھا۔

''ٹھیک ہے مہ جبیں مجھے تمہارے ارادوں میں پختگی نظر آتی ہے اور میں تمہیں کچھ دن آزماؤں گی اور میرے کاموں میں اگر تم نے دخل نہ ڈالا اور میرے امتحانوں پر پوری اتری تو اس وقت تک تمہاری عزت اور عصمت کو کوئی آنچ نہیں آسکتی اور یہ میرا یعنی میڈیم شیبا کا وعدہ ہے اور میری عمر میں مت جانا میں مارشل آرٹ کی بہت ہی خوفناک فائیٹر ہوں جو اپنے مدمقابل کو کسی بھوکی شیرنی کی طرح چیر کر رکھ دیتی ہوں اور میرے وعدے بھی پکے ہوتے ہیں۔'' میڈیم شیبا نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے میڈیم اب مجھے اپنا ساتھی اور ماتحت سمجھو بتاؤ تمہارا گروپ کیا کام کرتا ہے اور مجھے تمہارے لیے کیا کام کرنا ہوگا۔'' میں نے بدستور بے خوفی سے لیکن اس بار نرم لہجے میں اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''اس کے بارے میں تمہیں جلد معلوم ہو جائے گا لیکن اب ہمیں لانچ کو یہاں درخت سے باندھ کر ان جنگل کے اندر سفر کرنا ہے اور تم بھی ہمارے ساتھ چلو گی اور اگر خود کو ماہر شکاری سمجھتی ہو تو ہماری رہنمائی کرنی ہوگی۔'' میڈیم شیبا نے کہا۔

''اوکے میڈیم میں ایک شکاری لڑکی ہوں اور یہ تو میرا جنونی شوق ہے تم مجھے ان خطرناک جنگلوں میں اپنے ساتھیوں سے زیادہ مستعد پاؤ گی۔'' میں نے اس بار اعتماد سے مسکراتے ہوئے کہا تو میڈیم شیبا بھی مسکرانے لگی اور اس کے تمام ساتھی میری ہمت اور بے خوفی کو دیکھتے ہوئے مجھے بدستور حیرت سے دیکھنے لگے۔ خیر لانچ کو کنارے پر کھینچ کر طویل رسی کے سہارے ایک درخت سے باندھ دیا گیا تھا اور پھر سب جنگلوں میں داخل ہو گئے اور مجھے ابھی کچھ معلوم نہیں تھا کہ ان خطرناک لوگوں کا اس گھنے اور درندوں سے پر جنگلات میں کیا کام ہے اور یہاں کس مقصد کے لیے داخل ہوئے ہیں لیکن چونکہ میڈیم شیبا نے مجھ سے وعدہ لیا تھا کہ اگر میں نے ان کے ساتھ تعاون کیا اور ان کے کسی کام میں رکاوٹ نہ بنی تو اس وقت تک میری عزت وآبرو محفوظ ہوگی

اس لیے خطرناک لوگوں کے ساتھ ہونے کے باوجود مجھے اب درندوں کا خوف نہیں تھا کیونکہ ہم سب کافی تعداد میں تھے اوران کے پاس وافر مقدار میں اسلحہ تھا۔ چونکہ شام ہونے کو تھی اس لیے سب نے یہیں رات خیمے لگا کر آرام کرنے کا پروگرام بنایا۔

''میڈم شیبا جب لانچ ہے تو پھر اس کے کیبن میں آرام کرنے کے بجائے یہاں دریا کے کنارے کیمپ لگانے کا کیا فائدہ لانچ میں رات کو آرام کیا جائے پھر آگے بڑھا جائے تاکہ اگر رات کو درندے یہاں کا رخ کریں تو ہم لانچ کے اند[illegible]ط ہونگے البتہ جب کل اپنا سفر گھنے جنگل میں شروع کریں گے تو پھر خیمے ساتھ ہونگے اور راتوں کو خیموں میں آرام کیا جائے گا لیکن ابھی تو ضرورت نہیں ہے۔''میں نے اس کی طرف دیکھ کر اسے مشورہ دیا۔

''اے لڑکی تم خود کو بہت ہوشیار سمجھتی ہو اور تم صرف شکاری نہیں ہو بلکہ ہم سب بھی شکاری ہیں اور اپنے مطلب کا شکار کرنا خوب جانتے ہیں اس لیے تم زیادہ باتیں مت کرو۔'' راٹر نے نحوست سے اور کسی بھیڑیئے کی طرح ہوس کی نظروں سے مجھے گھورتے ہوئے کہا اور اس کی آنکھوں میں شیطانیت رقص کر رہی تھی اور میں اس کے بدکار نظروں کا مفہوم سمجھ چکی تھی۔

''ہاں لڑکی تم حسین ضرور ہو لیکن یہ شکار اور شکاری کا کھیل تمہاری جیسی معصوم ہرنیوں کا کھیل نہیں ہے۔'' فینا نے بھی تیز انداز میں میری طرف دیکھتے ہوئے کہا تو سب زور سے ہنس پڑے۔

''یہ تو وقت ہی بتائے گا کہ میں تم سب کے لیے ایک ہرنی بن کر تمہارا شکار بنتی ہوں یا پھر شیرنی بن کر تم شکاریوں کا ہی شکار کرتی ہوں۔'' میں نے پہلے فینا اور پھر راٹر کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے غصے سے بے خوف لہجے میں کہا دونوں کے منہ بن گئے اور اسی وقت راٹر کا ہاتھ گھوما اور میرے منہ پر اس نے تماچہ جڑنے کی کوشش کی تھی اور ساتھ ہی فینا نے بھی میرے بال پکڑنے کی کوشش کی تھی لیکن میں تیزی سے نیچے جھک گئی اور فینا کا ہاتھ اوپر رہ گیا اور راٹر کا ہاتھ فضا میں ہی گھوم کر رہ گیا۔

''بدکردار انسان اب اگر مجھے موت بھی آتی ہے تو پرواہ نہیں کیونکہ تم بدکردار نے مجھے چھونے

کی کوشش کی ہے اب میری موت تو تم سب کے ہاتھوں ہو گی لیکن اپنی عزت کی خاطر مرنے سے پہلے تمہاری درگت بنا کر ہی مروں گی ۔میں نے غصے کی شدت سے چلاتے ہوئے کہا اور دونوں پیر ملا کر فضا میں اچھل کر اتنی تیزی سے اور بجلی کی رفتار سے راٹر کے پیٹ میں لاتیں رسید کیں کہ راٹر کراہتے ہوئے دور جا گرا اور نیچے گر کر چیخنے لگا کیونکہ میرے ایک ہی خوفناک وار نے اس کے ہوش اڑا دیے تھے اور ساتھ ہی میں اچھل کر کھڑی ہوئی اور فضا میں اوپر اچھلتے ہوئے جیسے فینا کی گردن پر دونوں پاؤں کی قینچی ڈالی اور اسے لیتے ہوئے نیچے گری اور ہلکا سا جھٹکا دیا تو فینا کے منہ سے زوردار چیخ نکل گئی ۔پھر میں نے اس کی گردن سے پاؤں الگ کیے اور اٹھ کر ہاتھ جھاڑنے لگی ۔میڈیم شیبا حیرت کی شدت سے مجھے دیکھنے لگی۔

''فینا اور راٹر ۔تم دونوں کو کس نے کہا کہ اس ہندوستانی مسلمان لڑکی مہ جبیں پر حملہ کرو جبکہ میں اس سے وعدہ لے چکی ہوں۔'' میڈیم شیبا نے غصے سے ان دونوں کی طرف دیکھ کر کہا جواب اٹھ کر دوبارہ مجھ پر حملہ کرنے کے پر تول رہے تھے لیکن میڈیم شیبا کے غصے کو دیکھ کر خاموش ہو گئے ۔

''سوری میڈیم یہ لڑکی جتنی زیادہ حسین ہے اتنی ہی منہ پھٹ اور بدزبان ہے اس لیے اسے سبق سکھانا چاہتا تھا۔'' راٹر نے مجھے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

''بظاہر تو تم دونوں نے اس دھان پان جیسی نازک لڑکی کو واقعی سبق سکھا دیا ہے یہ تو ہم نے بھی دیکھ لیا ہے لیکن اب میرے کہنے پر ہی عمل کیا جائے ورنہ میں کھال ادھیڑ کر رکھ دوں گی۔'' میڈم شیبا نے پہلے فینا اور پھر راٹر کی طرف دیکھ کر تیز لہجے میں کہا تو اس کے دیگر ساتھی ہنس پڑے ۔

''میڈیم مجھے لگتا ہے واقعی یہ لڑکی شیرنی ہے ۔کامیاب اور بہادر تجربہ کار شکاری ہے اس لیے تو اس خطرناک جنگل میں اکیلی ہونے کے باوجود اس کے حوصلے بلند تھے اور زندہ تھی ورنہ عام لڑکی کا یہاں ان خطرناک جنگلوں میں اکیلے پھرنا نہ ممکن ہے۔'' اس بار فرانسیسی مرد برٹ نے میری تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں میڈم اگر یہ بے حد حسین ہندوستانی اور مسلمان لڑکی بزدل ہوتی اور ہم سے اپنی عزت وآبرو بچانے کے لیے معافیاں مانگتی تو ہم ہنستے ہوئے اسے کھلونہ بناتے کیونکہ لڑکیوں سے زبردستی کرنے میں ہمیں مزہ آتا ہے لیکن یہ کوئی عام لڑکی نہیں بلکہ سپیشل لڑکی لگتی ہے اور جنگلوں میں اس کا تجربہ ہمارے بہت کام آئے گا۔'' اس بار چین کے مرد چیان نے بھی میری تعریف کرتے ہوئے کہا تو میڈم شیبا کے چہرے پر گہری مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اب اگر کسی نے میری حکم عدولی کرتے ہوئے مہ جبیں پر ہاتھ اٹھایا تو اسے سخت سزا دی جائے گی کیونکہ بہادر اور نڈر لڑکیاں مجھے بہت پسند ہیں اور مجھے اس شیرنی جیسی لڑکی جسے یہ بھی معلوم ہے کہ ہمارے رحم وکرم پر ہے لیکن اپنی آبرو کے لیے واقعی کسی شیرنی کی طرح گرج رہی ہے مجھے اس خاص لڑکی سے محبت ہوگئی ہے اور مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ یہ کوئی عام نہیں بلکہ بہت کامیاب اور بہادر تجربہ کار شکاری لڑکی ہے۔ یہ لڑکی میرے ماتحتوں کے لیے نہیں بلکہ کسی خاص مرد کے لیے بنی ہے اور جس کے آنگن میں یہ شیرنی جائے گی وہ خوش نصیب ہوگا۔'' اس بار میڈیم شیبا نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر میری تعریف کی تو میں نے دیکھا کہ اس بار فینا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی تھی البتہ راٹر ابھی تک مجھے کینہ طوز نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

''مہ جبیں تمہارے کہنے پر میں پہلی دفعہ اپنے ساتھیوں کے بجائے کسی غیر ساتھی کی بات مان رہی ہوں کیونکہ میں رونے دھونے اور معافیاں مانگنے والی لڑکیوں سے نفرت کرتی ہوں اور میرے ماتحت ان کو اپنا شکار بناتے ہیں جن پر مجھے بھی خوشی ہوتی ہے کیونکہ میں صرف طاقت اور ہمت وبہادری کی قدر دان ہوں اور تمہاری بہادری اور ہمت نے میرا دل جیت لیا ہے اور تم پہلی لڑکی ہو جسے میں یہ اعزاز دے رہی ہوں کہ تم میرے کیبن میں اور جنگلات کے سفر میں بھی میرے خیمے میں رہو گی اور ہم دونوں اکٹھے رہیں گے بقیہ میرے ساتھی جس طرح رہیں مجھے کوئی غرض نہیں ہے۔'' میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے دیکھا کہ اس کے تمام ساتھی کینہ طوز نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے تھے اور راٹر کے چہرے پر تو میرے لیے شدید نفرت کے آثار

تھے۔

رات ہم نے لانچ کے کیبن میں گزاری اور اگلے دن ناشتہ کرنے کے بعد سب گھنے جنگلات کی طرف روانہ ہوگئے اور مختصر یہ کہ ہم دو دن اس خطرناک جنگلات میں سفر کرتے رہے اور رات کو میں میڈیم شیبا کے ساتھ اس کے خیمے میں ہی سوتی تھی اور یہ دیکھ کر اس کے ماتحت مرد مجھے کینہ طوز نگاہوں سے دیکھتے تھے کیونکہ وہ مجھے کسی بھیڑیے کی طرح نوچنے کے چکروں میں تھے کیونکہ میرا بے پناہ حسن ان کے شیطانی ہوس کو ابھار رہا تھا لیکن ایک تو میڈم شیبا حیرت انگیز طور پر مجھ سے کافی متاثر ہو چکی تھی اور دوسرا میں ایمزون کے ان خطرناک اور طویل ترین گھنے جنگلات میں ان کی چند بار مدد بھی کر چکی تھی اور درندوں کی آمد سے پہلے ان کو اپنے شکاری تجربے کی بنیاد پر خطرے سے پہلے آگاہ کرتی رہی تھی اور اس وجہ سے یہ سب اب مجھ سے کترانے بھی لگے تھے بلکہ کافی حد تک میری صلاحیتوں کے قائل ہو چکے تھے اور مجھے تحسین آمیز نگاہوں سے بھی دیکھنے لگتے تھے۔

''تیسرے دن ہم جنگل کے گھنے حصے میں آگے سفر کر رہے تھے اور اب مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ میڈیم شیبا کے پاس ایک نقشہ تھا جس کی نشانیوں کے مطابق یہ درست سفر کر رہے تھے اور کسی خزانے کی تلاش میں تھے اور جیسے مادام جوزفین دفینوں کے چکروں میں تھی یہاں بھی وہی چکر تھا اور مجھے ان کے ساتھ رہ کر یہ بھی معلوم ہو چکا تھا کہ یہ نوجوان مختلف ملک جا کر وہاں نوجوان لڑکیوں کو اغوا کرنے کا بھی مکروہ دھندہ کرتے ہیں لیکن میں نے یہاں کوئی بات نہیں کی اور خاموشی کے ساتھ ان کا ساتھ دینے پر مجبور تھی کیونکہ ہم سب خطرناک جنگلوں میں تھے اور مجھے اس گروہ سے الگ ہو کر بھاگنے کے بھی موقے ملے تھے لیکن یہ بیوقوفی تھی کیونکہ اکیلی ہونے پر خطرناک درندوں کے رحم و کرم پر خود کو حوالے کرنا تھا۔

''میڈم اب تک آپ نے کتنے ملکوں میں جا کر وہاں نوجوان لڑکیوں کو اغوا کیا ہے اور تم لوگ ان کو کہاں بیچتے ہو۔'' آخر میں نے ہمت کر کے میڈم شیبا سے پوچھا۔

''میں زیادہ تر گوری اور مغربی اور بے حد حسین لڑکیوں کو اغوا کرواتی ہوں اور میرے اور بھی چند ساتھی ہیں جو میرے احکام کے پابند ہیں اور میرے زیادہ گاہک عربی ممالک ہیں جہاں تیل کی فروانی ہے اور عربی مرد عیاش پرست ہوتے ہیں اور ان کو اپنی لونڈی بناتے ہیں اور مجھے اچھے دام ملتے ہیں۔'' میڈم شیبا نے فخر سے مسکراتے ہوئے کہا۔ تو مجھے بہت دکھ ہوا ویسے میں نے خود بھی پہلے سن رکھا تھا کہ بعض عرب ممالک کے عیاش پرست شیخ نوجوان اور لڑکیوں کو خرید کرتے ہیں اور پھر وہ ان کی ملکیت ہوتے ہیں اور یہ دھندا ابھی تک عرب ممالک میں جاری ہے۔ میں خاموش رہی اور کچھ بھی نہ کہا کہ میڈم تم اچھا نہیں کرتی وغیرہ کیونکہ میں مہذب دنیا پہنچ کر اس خطرناک گروہ سے علیحدگی چاہتی تھی اور یہاں اتنے خطرناک جنگلوں میں یہ سب ممکن نہیں تھا۔

اچانک میں رک گئی اور چونک گئی کیونکہ میرے شکاری تجربے نے مجھے رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اچانک ایک بجلی کوندی اور دو سرخ انگارہ آنکھیں غراتے ہوئے میڈم شیبا کی طرف بڑھے جو کہ ایک چیتا تھا جو چھپ کر ہمارا پیچھا کر رہا تھا اور اس نے میڈم شیبا پر حملہ کر دیا تھا مگر میں تیزی سے اچھلی اور بجلی کی رفتار سے میڈم شیبا کو دھکا دیا میڈیم شیبا دھڑام سے نیچے گری۔ اسی دوران اس چیتے نے اپنا رخ پھیرا اور میڈم شیبا کی طرف پلٹ کر وار کیا۔

چونکہ میں اور میڈم شیبا سب سے آگے تھے اس لیے چیتے نے حیران کھڑی میڈم شیبا پر زقند لگائی تھی۔ اچانک میڈم شیبا کے ساتھیوں نے چیتے پر فائر کرنا چاہا۔

''رکو بے وقوف لوگو چیتے کا رخ میڈم شیبا کی طرف ہے اور بلٹ چیتے کے ساتھ میڈم شیبا کو بھی لگ سکتی ہیں۔'' میں نے چیختے ہوئے کہا اور پوری قوت سے فضا میں اچھل کر چاقو کے ذریعے چیتے پر وار کیا۔

میرے کہنے پر میڈم شیبا کے ساتھیوں نے فائرنگ نہیں کی اور میرے بجلی کی رفتار سے اچھل کر چیتے کے وار نے اسے لڑھکنے پر مجبور کر دیا ورنہ میری تھوڑی سی دیر ہونے پر ہی یہ چیتا میڈم شیبا کی گردن کو ادھیڑ چکا ہوتا لیکن چیتا اب غراتے ہوئے میری طرف لپکا اور اڑتے ہوئے میری

طرف آیا لیکن میں چیتے جیسے درندے کے ایسے پینتروں کو سمجھتی تھی اس لیے بجلی کی رفتار سے نیچے لیٹ گئی اور چیتا اپنی ہی زقند میں آگے بڑھ گیا لیکن میرے چاقو کے وار نے اس کے پیٹ میں گہرا گھاؤ ضرور ڈال دیا تھا۔ میں نے الٹی قلابازی کھائی اور میڈم شیبا کی طرف لپکی جو حیرت اور خوف سے چیتے کو دیکھ رہی تھی کیونکہ یہ اس کا شکار ہوتے بال بال بچی تھی۔ زخمی چیتا واپس پلٹا اور ہماری طرف غراتے ہوئے لپکا اگر میں چاہتی تو ہائی جمپ لگا کر تیزی سے ایک طرف ہو کر اپنی جان بچا سکتی تھی لیکن اس سے میڈم شیبا خطرے میں تھی۔

اسی دوران میرے کہنے کے باوجود میڈم شیبا کے گھبرائے ہوئے ساتھیوں نے فائرنگ کی تھی لیکن گولیاں خالی گئیں تھی کیونکہ پھرتیلا چیتا تیزی سے ایک طرف ہو گیا تھا اور میرے چاقو کے وار سے زخمی ہو کر بپھر چکا تھا۔ اب میں نے اپنے پاؤں دونوں ملائے اور ہوا میں اچھل کر مارشل آرٹ کے خوفناک داؤ کے مطابق پوری قوت سے اس پر وار کرنے والے چیتے کے سر پر دونوں ٹانگوں کا کاری وار کیا تو چیتا اچھل کر نیچے گرا اور اس وار سے میں بھی شدید خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ کیونکہ میری ٹانگیں بپھرے ہوئے چیتے کے بھار جیسے منہ میں بھی جا سکتی تھی لیکن شکر کہ اس کے سر پر وار ہوا تھا اور چیتا لڑھک کر کچھ دور گرا تھا۔

''فائر۔'' میں زور سے چیخی تو جیسے میڈم شیبا کے ساتھیوں کو ہوش آ گیا اور انہوں نے چیتے پر کئی فائر جھونک دیے اور اتنے فائر سے چیتا اٹھنے کے قابل نہ رہا اور میڈم شیبا کا شکار کرنے والا چیتا میری بے پناہ پھرتی اور شکاری تجربے کی بنا پر خود شکار ہو گیا تھا۔

''اف چیتا اتنا پھرتیلا ہوتا ہے اور بجلی کی رفتار سے حملہ کرتا ہے لیکن اے شیرنی لڑکی تم پر آفرین ہے اگر آج تم جیسی بہادر لڑکی کا ساتھ میرے ساتھ نہ ہوتا تو میں آج زندہ نہ ہوتی اور گو کہ چیتا میرے ساتھیوں کے ہاتھوں مارا جاتا لیکن یہ مرنے سے پہلے میری گردن ادھیڑ چکا ہوتا تم پر آفرین ہے مہ جبیں تم واقعی شیرنی اور سپیشل لڑکی ہو۔'' میڈم شیبا نے بے اختیار مجھے اپنے گلے لگاتے ہوئے کہا۔

میں نے دیکھا کہ میڈم شیبا کے ساتھی مجھے انتہائی حیرت بھری اور تحسین بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے اور اس بار ان کی آنکھوں میں میرے لیے ایک عزت تھی کیونکہ جس طرح میں نے خود کو مشکل میں ڈال کر ان کی لیڈر کی جان بچائی تھی اس سے ان کے دل میں میرا احترام بڑھ گیا تھا اور میں نے غور کیا کہ سوائے راٹر کے بقیہ تمام پانچوں مردوں کی نظروں میں مجھے نوچنے اور اپنا عیش کا نشانہ بنانے کے بجائے ایک احترام تھا اور یہ بھی میں نے نوٹ کیا کہ میڈم شیبا کے زندہ بچ جانے پر جہاں اس کے دیگر ساتھی خوش تھے وہاں راٹر کے چہرے پر الجھن کے آثار اور میرے لیے نفرت تھی۔

''مادام مہ جبیں یقین کریں آپ بے حد حسین ترین ہیں اور آپ کو دیکھ کر میرا دل خوش ہو گیا تھا کہ ایک حسین شکار آسانی سے ہتھے چڑھا جسے ہم کھلونہ بنائیں گے اور عیش کریں گے لیکن آپ تو خود بجلی ہیں اور اپنے شکار پر بجلی بن کر گرتی ہیں۔ اپنے شکاری کا ہی شکار کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں معلوم نہیں وہ کون خوش قسمت مسٹر شہباز ہے جس کی تعریف کر رہی تھیں اور غالباً آپ کسی مسٹر شہباز کو پسند کرتی ہی لیکن جو بھی ہے آپ واقعی شیرنی ہیں جو صرف راج کرنا جانتی ہیں۔'' اس بار چیان نے بھرپور انداز میں میری تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں مہ جبیں تم آج سے ان سب کی مادام ہو اور میں اپنے ساتھیوں کے سامنے تمہیں اپنی منہ بولی بیٹی بنا رہی ہوں اور اگر اب کسی نے میری بیٹی کی طرف میلی نظروں سے دیکھا تو سزا اسے ملے گی۔'' میڈم شیبا نے جذباتی لہجے میں کہا کیونکہ میری وجہ سے وہ بال بال موت کے منہ سے بچی تھی۔

''میڈم میں نے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو کہا تھا کہ جنگل کی زندگی میں ایک لمحے کی غفلت موت کا سبب بنتی ہے اس لیے احتیاط بہتر ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مادام مہ جبیں اگر تمہاری جگہ میں میڈم کے قریب ہوتی اور اس طرح یہ خطرناک درندہ حملہ آور ہوتا تو میرے اعصاب جواب دے چکے ہوتے اور میڈم تو اس درندے کا شکار بنتیں میں خود

اپنے حواس کھو بیٹھتی تم واقعی تجربہ کار شکاری اور بے حد نڈر بہادر اور ہر فن میں یکتا شیرنی لڑکی ہو۔'' زمباوین نیگرو مگر خوبصورت اور بھرپور بدن والی لڑکی میکازو نے تحسین آمیز نگاہوں سے میری تعریف کی تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

پھر اچانک مجھے مادام کے نام پر مادام جوزفین یاد آ گئی جو خود کو مادام کہلانے پر فخر محسوس کرتی تھی اور مجھے پھر آپ کی یاد آ گئی کیونکہ اس کمینی نے بھرپور طریقے سے مجھے آپ سے الگ کیا تھا اور اب میں ایک خطرناک گروہ کے رحم وکرم پر تھی یہ اور بات ہے کہ میں اپنی بھرپور صلاحیتوں اور شکاری تجربے کی بنیاد پر اپنی اہمیت جتا چکی تھی اور میرا شکار کرنے والے میری تعریف کرنے پر لگے ہوئے تھے۔

میں اپنے بیان کو کچھ مختصر کرتی ہوں بس اتنا بتا دوں کہ ہم مزید تین دن ان جنگلوں میں بھٹکتے رہے لیکن میڈم شیبا اور اس کے ساتھیوں کو جو خزانوں کے نقشے ملے تھے یہ اس تک نہ پہنچ سکے اور جنگلات کی زندگی سے کچھ تھک کر کچھ خوفزدہ ہو کر میڈم شیبا نے واپسی کا سفر شروع کر دیا اور ہم کچھ دن بعد واپس ناکام لانچ تک پہنچ گئے۔ دراصل رموٹ کے ذریے لانچ کی آپریٹنگ سسٹم کا رموٹ میڈم شیبا کے پاس تھا جس کی رہنمائی میں ہم واپس لانچ تک پہنچے اور یہاں بھی چار پانچ دفعہ ہم درندوں کے حملوں اور دیگر خطرات سے دوچار ہوئے تھے لیکن میں نے اپنے شکاری تجربے کو بھرپور طریقے سے استعمال کیا تھا اور ہم لانچ تک کامیابی سے پہنچ گئے تھے اور اب میں نے نوٹ کیا تھا کہ میری بہادری اور بھرپور صلاحیتوں کی وجہ سے میڈم شیبا اور اس کی تینوں ماتحت لڑکیاں اور سوائے راٹر کے پانچوں ہٹے کٹے اور بدفطرت عیاش مرد واقعی کسی مادام کی طرح میرا احترام کرنے لگے تھے اور جنگل کے اس سفر میں میری بھرپور صلاحیتوں کے قائل ہو گئے تھے اور مجھے اب کسی بھوکی اور شکاری نظروں کے بجائے قدرے خوفزدہ اور احترام کی نظروں سے دیکھتے تھے۔

لیکن میں نے واضح نوٹ کیا تھا کہ راٹر کے چہرے پر ابھی تک میرے لیے شدید نفرت اور

شیطانی ہوس کے آثار تھے اور وہ مجھے اپنا شکار کر کے مجھ سے بدلہ لینے کے چکروں میں تھا اس لیے میں اس سے محتاط ہو گئی تھی۔

''میڈم شیبا آپ کا جو بھی کام ہو مجھے اس سے غرض نہیں ہے اور آپ خود کہتی ہیں کہ مجھے رونے دھونے والی بزدل لڑکیاں پسند نہیں ہیں بلکہ بہادر اور نڈر لڑکیاں پسند ہیں اور میں نہ چیز ان جنگلوں میں کئی بار آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مدد کر چکی ہوں اس لیے آپ نے برازیل کے کسی شہر پہنچ کر مجھے چھوڑ دینا ہے۔'' میں نے کہا تو میڈم شیبا غور سے مجھے دیکھنے لگی۔

''ہاں مہ جبیں تم میری اب منہ بولی بیٹی بن چکی ہو مجھے تم اچھی لگنے لگی ہو۔'' شیبا نے اتنا کہا تو میں سمجھی کہ شاید یہ مجھے برازیل کے کسی شہر چھوڑ کر مجھ سے علیحدہ ہو جائے گی جو کہ میری غلط فہمی تھی۔

''مہ جبیں تم اب میرے کیبن میں جا کے سو جاؤ پھر ملاقات ہو گی مجھے اپنے ساتھیوں سے کچھ کام ہے پھر میں بھی آرام کرنے آتی ہوں۔'' میڈم شیبا نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا اور آرام کرنے اس کے کیبن چلی گئی ویسے مجھے خوشی تھی کہ میں ان ہوس پرست خطرناک گروہ میں اپنا اتنا مقام بنا چکی تھی کہ یہ مجھے مادام کہنے پر مجبور ہو گئے تھے اور مجھ سے بے حد متاثر ہو چکے تھے اس لیے میں کیبن میں آ کر سو گئی۔

اگلی صبح لانچ کو واپسی کے سفر پر روانہ کر دیا گیا اور رات کو سارے سو گئے تھے کیونکہ سب بے حد تھکے ہوئے تھے لیکن میڈم شیبا اور ان سب کے درمیان کچھ ایسی باتیں ہوئی تھیں جو مجھے ہوشیار ہو کر سننی چاہیے تھیں جن کی وجہ سے مزید مشکلات میرے مقدر میں لکھی تھیں اور ہونی کو کون ٹال سکتا ہے۔ کچھ دن بعد ہم برازیل کے ایک شہر پہنچ گئے اور آخر کار برازیل کے ہزاروں کلومیٹر پھیلے طویل ترین جنگلات سے نکل ہی آئے تھے جس پر مجھے بے حد خوشی تھی اور شہباز یقین کریں اس خطرناک گروہ پر اپنی صلاحیتوں کا سکہ جمانے کے باوجود میں متواتر استغفار اور خاص کر درود پاک کا ورد کرتی رہتی تھی کیونکہ جو بھی تھا میں انسانی درندوں کے بیچ میں تھی اور ایسے شیطانی لوگوں کے

دماغ کا کوئی پتہ نہیں تھا کہ کسی بھی وقت خراب ہوسکتا ہے۔ خیر میڈم شیبا اور اس کے ساتھیوں کا ایک ہوٹل میں پہلے سے ہی قیام کا بندوبست تھا اور میڈم شیبا مجھے بھی یہاں لے آئی۔ کھانے کے بعد میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے مجھے مشروب دیا اور خود شراب سے شغل کرنے لگی۔ میں نے شراب پینے سے صاف انکار کر دیا۔''

''تم شراب نہیں پیتی تمہاری مرضی میری بیٹی لیکن یہاں اس ہوٹل میں مسلمان ٹورسٹ بھی آتے رہتے ہیں اور یہاں حلال مشروب بھی ملتے ہیں جو میں نے خاص تمہارے لیے منگوایا ہے۔'' میڈم شیبا نے شفیق انداز میں کسی ماں کی طرح کہا۔

یہاں پہلی بار میڈم شیبا نے مجھے دھوکہ دیا تھا اور اس شربت میں نشے کی ہلکی مقدار ڈلوائی ہوئی تھی جس سے میرا سر ہلکے سے چکرانے لگا تھا۔

''بیٹی اب تم آزاد ہو لیکن تم نے ہمارے ساتھ سفر کیا ہے اور میری اور میرے ساتھیوں کی رہنمائی بھی کی ہے اس لیے کچھ روپے میں تمہارے نام کرنا چاہ رہی ہوں اس کاغذ پر دستخط کر دو۔'' میں نے حیرت سے میڈم شیبا کی طرف دیکھا۔ چونکہ میرا سر بھاری ہو رہا تھا اور مجھے میڈم شیبا کے چہرے پر بھی ایک شفیق مسکراہٹ نظر آ رہی تھی اس لیے میں دھوکے میں آ گئی اور اس کاغذ پر دستخط کر دیے جو کہ میری بہت بڑی غلطی تھی۔ دراصل یہ کاغذ اس کی تنظیم کے کارکنوں کا تھا جس میں سب نے یہ اقرار کیا تھا کہ وہ نوجوان لڑکیوں کو اغوا کرنے والے گروہ کا ممبر ہے اور تنظیم سے الگ ہونے پر غدار ہونے کا مترادف ہوگا اور اسے کسی بھی ملک میں ہونے پر فرار کی صورت میں مارا جائے یا وہاں کے قانون کے ہاتھوں گرفتار کیا جائے تو تنظیم کے اصول کے مطابق درست ہوگا

۔

ایسی خطرناک شرطیں اس تنظیم کے کاغذ پر لکھی تھیں۔ اب مجھ پر نیند طاری ہونے لگی۔ میں سونے چلی گئی پھر معلوم نہیں کب تک مجھے میڈم شیبا کے حکم پر نیند کی حالت میں بے ہوش رکھا گیا تھا اور جب مجھے ہوش آیا تو مجھے شدید سردی کا احساس ہوا حالانکہ میرے اوپر گرم لحاف ڈلا

ہوا تھا۔ میں حیرت سے اٹھ کھڑی ہوئی اور دیکھا کہ میں ایک کمرے میں موجود ہو جہاں بہترین بستر لگا ہوا ہے اور یہ وہ ہوٹل نہیں تھا جہاں میں برازیل میں رات کو سوئی تھی۔ اچانک میری نظر کمرے میں ایک جگہ بورڈ پر پڑی جس پر لکھا تھا ریگن کلب سائبریا۔ میں ایک جھٹکے سے بستر سے اتری اور آنکھیں پھاڑ کر یہ پڑھنے لگی کیونکہ رشین زبان کے ساتھ انگلش زبان میں بھی لکھا ہوا تھا۔

''کیا مطلب یہ میں کہاں پہنچا دی گئی۔'' میں نے حیرت سے اچھل کر کہا اور ابھی کمرے سے باہر جانے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ مجھے ڈور کھلنے کی آواز سنائی دی اور میڈم شیبا مسکراتی ہوئی نظروں سے مجھے دیکھ رہی تھی۔

''کیا مطلب میڈم یہ میں کہاں ہوں اور یہ وہ ہوٹل اور جگہ تو نہیں ہے جہاں میں سوئی تھی۔'' میں نے حیرت سے اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''سوری مہ جبیں تم جیسی بہادر لڑکی میرے دل کو پسند آ گئی ہو اور میں نے تمہیں اپنی تنظیم کا ممبر بنا لیا ہے اور اب تم میری ٹیم کی سیکنڈ مادام اور ممبر ہو اور اس وقت تم برازیل نہیں بلکہ تمہیں سپیشل فلائیٹ کے ذریعے میرے ساتھیوں نے برازیل سے بہت دور روس کے علاقے سائبریا پہنچا دیا ہے اور اب تم جیسی بہادر اور باصلاحیت لڑکی نے میری تنظیم کا ساتھ دینا ہے۔'' میڈم شیبا نے اس طرح مسکراتے ہوئے کہا جیسے مجھ پر کوئی بہت بڑا احسان کیا ہو۔

''کیا مطلب میڈم۔ تم میرے ساتھ اتنا بڑا دھوکہ کیسے کر سکتی ہو اور مجھے مسلسل بے ہوشی کی صورت میں برازیل سے یہاں کیوں پہنچایا گیا ہے۔'' میں نے غصے سے کہا۔

''فکر نہ کرو مہ جبیں تم جیسی بہادر لڑکی نے مجھے بہت متاثر کیا ہے اور میں تمہیں اب ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ رکھناں چاہتی ہوں اور جہاں تک تمہاری عزت اور آبرو کی بات ہے تو فکر نہ کرو وہ بالکل [illegible]ط ہے میرے کسی ماتحت مرد نے تمہیں چھوا تک نہیں کیونکہ تم جیسی شیرنی مرنے کو ترجیح دو گی اور کسی بدفطرت مرد کی آغوش میں نہیں آؤ گی اور مجھے معلوم ہے تم کسی شہباز نامی شکاری کو پسند کرتی ہو جس کے بارے میں تم مجھے ایمزون کے جنگلوں میں بتا چکی ہو اور وہ شہباز خوش قسمت ہے جسے

تم جیسی بے حد ذہین اور شیرنی بہادر لڑکی پسند کرتی ہے۔مہ جبیں میں نے اپنا وعدہ پورا کیا اور میری ماتحت لڑکیاں ہی تمہاری بے ہوشی میں تمہارے ساتھ رہی ہیں اور اب مہ جبیں تم نے جس کاغذ پر دستخط کیے تھے اصول کے تحت تم میری تنظیم سے غداری نہیں کر سکتی اور میں نے اپنا وعدہ یعنی اس کی طاقت رکھنے کے باوجود تمہاری آبرو پر آنچ نہیں آنے دیا تو اب اصول کے تحت تمہیں میری تنظیم کا وفادار رہنا ہوگا۔'' میڈیم شیبا نے کہا۔اس کی باتیں سن کر میرے دل و دماغ میں طوفان چلنے لگے کیونکہ اس خطرناک عورت پر مکمل بھروسہ کر کے میں نے خود کو ہی گہرے گڑھے میں ڈال دیا تھا اور میں حیرت اور پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

''میڈم یہ ٹھیک ہے تم نے مجھے اپنی بیٹی بنا کر رکھا ہے اور میری صلاحیتوں کی وجہ سے تم مجھ پر بہت مہربان بھی ہو لیکن تم نے مجھے دھوکہ دیا ہے کیونکہ مجھے تمہاری تنظیم سے کوئی غرض نہیں ہے اور مجھے تمہارے ماتحتوں کی مادام بننے کا بھی کوئی شوق نہیں ہے۔میں ایک شکاری ہوں اور یہ بردہ فروشی کے کام کو حرام سمجھتی ہوں اس لیے معزرت مجھے اس مکروہ کام سے دور رکھو کیونکہ شکاری ہونے کے ناطے میں نے کامیابی سے ایمزون کے خطرناک جنگلوں میں تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا بار بار ساتھ دیا ہے اور کئی بار خطرات سے بچایا ہے یہ اور بات ہے کہ تم ایسے ہی جھوٹی اطلاعات پر خزانے تلاش کرنے اتنے خطرناک جنگلوں میں چل پڑی تھی جہاں سوائے خواری کے کچھ حاصل نہیں ہوا خیر وہ بات گزر گئی لیکن اس گھٹیا ترین کام میں تمہارا ساتھ دینا میرے لیے ہرگز ممکن نہیں ہے۔'' میں نے خشک لہجے میں اس کی طرف دیکھ کر کہا۔

''دیکھو لڑکی۔تم مجھے پسند آ گئی ہو اور تمہارے اندر بھرپور صلاحیتوں اور تمہاری بہادری کو دیکھتے ہوئے میں نے تمہیں اپنی بیٹی کا درجہ دیا ہے اور میرے ساتھی تمہیں مادام کہتے ہیں۔میری وجہ سے تمہاری عزت و آبرو پر بھی کوئی آنچ نہیں آئی اور اب تم میری تنظیم کی اہم رکن ہو سمجھی اس بات کو ذہن میں اچھی طرح بٹھا لو کیونکہ اگر تم نے مجھ سے غداری کی تو پھر اس کاغذ جس میں تمہارے دستخط کرائے گئے ہیں اگر کسی بھی ملک کے حوالے کیا گیا تو میری تنظیم کی دوسری بڑی

رکن ہونے کی وجہ سے تم بہت بری طرح پھنسو گی اور اب تم میری تنظیم سے باہر نہیں ہو سکتی۔'' اس بار میڈم شیبا نے انتہائی سخت لفظوں میں اور کرخت لہجے میں گویا مجھے دھمکی دی تو میں بہت زیادہ پریشان ہو گئی کیونکہ اس مکار عورت نے مجھے بری طرح پھنسا دیا تھا۔

''میڈم تم میرے ساتھ دھوکہ نہیں کر سکتی تمہیں وہ کاغذ میرے حوالے کرنا ہو گا تا کہ میں اسے تلف کر سکوں اور اپنے ملک جا سکوں اور یہ سائبریا میں تم کس لیے پہنچ گئی ہو اور کیسے مجھے بے ہوشی کی حالت میں اتنی دور تک لے آئی ہو۔'' میں نے بھی خشک لہجے میں کہا۔

''میں نے تمہیں کہا ہے کہ میرے بندے کئی ملکوں میں پھیلے ہوئے ہیں جن کی لسٹ اور ان کے نام پتے میری ڈائری میں موجود ہیں اور ایک کیا درجنوں حسین ترین اور نوخیز لڑکیاں اغوا کرانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے اور یہی میرا اصل پیشہ بھی ہے جس کے تحت مجھے دولت ملتی ہے۔'' میڈم شیبا نے اس طرح فخر سے مسکراتے ہوئے یہ گھٹیا اور مکروہ بات کہی جیسے بہت بڑا کارنامہ انجامہ بتا رہی ہو۔

''میڈم شیبا تم ایک عورت ذات ہو اور بیچاری مجبور اور معصوم لڑکیوں سے ساتھ یہ گھناؤنا کام کرتی ہو تمہیں ذرا بھی شرم و حیا نہیں آتی۔'' میں نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''شرم کس بات کی بس دولت آنی چاہیے اس دنیا میں جس کے پاس دولت اور طاقت ہے اسی کی عزت اور احترام ہے ویسے بھی اس دنیا کے لوگ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے پر لگے ہوئے ہیں تو پھر میں کیوں نہ اپنا کام کروں۔'' میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے کہا اور میں غصے سے اس مکار عورت کو دیکھنے لگی جس نے شفیق بن کر مجھے طریقے سے اپنے گھناؤنے جال میں پھنسا دیا تھا۔

''تو اب تم یہاں معصوم لڑکیوں کی بردہ فروشی کے لیے آئی ہو۔'' میں نے بدستور خشک لہجے میں پوچھا۔

''ہاں بالکل اب تم بھی اسی تنظیم کی رکن ہو کیونکہ مجھے اپنے پارٹنر کے طور پر ایک بہت ہی نڈر بہادر اور مارشل آرٹ کی ماہر اور بھرپور صلاحیتوں والی اسسٹنٹ کی سخت ضرورت تھی اور ایمزون

کے جنگلوں میں وہ سب خاصیت میں نے تمہارے اندر دیکھی ہیں اور اب مجھے تمہاری صورت میں اپنے کام کی لڑکی مل گئی ہے اور تم تو خوش ہو کہ میں نے تمہیں اپنے تنظیم کی سیکنڈ لیڈر اور مادام بنا دیا ہے اور تمہاری عزت پر تو واقعی کوئی آنچ نہیں آئے گی جب تک تم خود عیش کی عادی نہیں ہو جاتی لیکن تمہیں تنظیم کے اصول کے مطابق میرے کاموں اور احکامات میں کوئی رکاوٹ نہیں بنو گی بلکہ اس کام میں میری معاون بنو گی۔'' میڈم شیبا نے مکروہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا تو میرا دل کیا کہ اس مکار عورت کا سر کاٹ دوں۔

''میں جا رہی ہوں تم اچھی طرح سوچ لو تم کیا چاہتی ہو شاہانہ زندگی یا بھیانک موت اس کا فیصلہ تم نے کرنا ہے۔'' یہ کہہ کر میڈم شیبا کمرے سے نکل گئی اور میں غصے اور پریشانی سے اپنے ہونٹ کاٹنے لگی کیونکہ اس گھٹیا عورت نے مجھے طریقے سے اپنے خوفناک جال میں پھنسا دیا تھا ۔میں دوبارہ بیڈ پر بیٹھ گئی اور سوچنے لگی کہ یہ کیسے اس خطرناک تنظیم سے جان چھڑواؤں۔میں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیئے اور استغفار اور درود پاک کا ورد کرنے لگی اور کافی دیر پڑ رہی اور پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کرنے لگی۔

''اے اللہ رب العزت اے رحیم اور پاک ذات میں بہت مشکل میں پھنس چکی ہوں اور یہ شیطان پرست لوگ مجھ سے گھٹیا اور مکروہ کام کروانا چاہتے ہیں مجھے اپنی امان میں رکھ اور اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اس مشکل سے نکال دے اور مجھے اپنے والدین اور میرے شہباز سے ملا دے اور ان کو بھی مشکلات سے نکال دے، اے اللہ پاک میں نے ہمیشہ آپ سے مدد اور دعا کی ہے مجھے اس تکلیف سے نکال دیں۔'' میں کافی دیر دعا کرتی رہی۔اچانک مجھے ایک دفعہ پھر دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور میں نے دیکھا کہ فینا اندر آ رہی تھی۔

''مادام امید ہے آپ نے بہت آرام کر لیا ہو گا اور اب آپ تو ہماری تنظیم کی بہت بڑی بلکہ سیکنڈ رکن بن چکی ہیں یہ اعزاز میڈم شیبا نے آپ کو ہی دیا ہے اور ہم تو منہ دیکھتے رہ گئی ہیں۔'' فینا نے مجھے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

''فینا میں نہ ہی تمہاری مادام ہوں کیونکہ مادام کے نام سے مجھے چڑ ہے کیونکہ میرے ماضی میں مادام نامی ایک فتنہ گر لڑکی نے مجھے میرے محبوب شہباز سے چھین لیا تھا جس کا میں تم سب کو بتا چکی ہوں اگر مجھے عزت بھی دینی ہے تو مجھے مادام کے بجائے میرے نام کے ساتھ مس کا اضافہ کر دو اور مجھے مس مہ جبیں کہا کرو اور مجھے تمہاری میڈم اور تم سب سے کوئی غرض نہیں ہے اور میں اس گھناؤنے کام سے الگ ہونا چاہتی ہوں۔''میں نے اس کی طرف دیکھ کر خشک لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے مادام میرا مطلب ہے مس مہ جبیں لیکن یہ آپ کو بتا دوں شروع میں ہماری بھی یہی سوچ تھی لیکن ایک دفعہ جو اس تنظیم کا رکن بن جاتا ہے وہ آکٹوپس کی طرح پھنس جاتا ہے اور میڈم ویسے ہی آپ سے تنظیم کی اہم فائل جو تنظیم کے ارکان کی پروفائل ہے اس میں وفاداری تنظیم کا اہم رکن ہونے کے عہدے کا دستخط کروا چکی ہیں اور اب کچھ نہیں کر سکتیں۔''فینا نے کہا۔

''تو کیا تم سب کو بھی طریقے سے اس تنظیم کا رکن بنوایا گیا تھا۔''میں نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں مس ایسا ہی ہے اور اب ہم بہت گہرائی تک اس میں پھنس چکی ہیں اور شروع میں تو میں بھی بہت روئی تھی لیکن اب تو عادی ہوگئی ہوں اور مجھے اب اس کام میں مزہ آنے لگا ہے۔''فینا نے کندھے ہلاتے ہوئے بے حیائی سے اقرار کیا۔

''حیرت ہے تمہیں اس بات پر کوئی پریشانی نہیں ہوتی کہ نوخیز اور معصوم نوجوان لڑکیوں کو اغوا کیا جائے کیونکہ تم خود عورت ذات ہو۔''میں نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

''شروع میں تھی پریشانی لیکن ماحول میں ایڈجیسٹ ہونا ہی پڑتا ہے کیونکہ تنظیم سے غداری صرف موت ہے ویسے مس مہ جبیں تم خوش نصیب ہو کہ میڈم شیبا نے تمہاری بھرپور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے تمہیں اپنی تنظیم کی سیکنڈ لیڈر بنایا ہے اور اس کے علاوہ تنظیم کے مردوں کا دل بہلانے کے بجائے تمہاری عزت وآبرو کا وعدہ کیا ہے اور اب تک قائم ہے غالباً وہ تم سے حد سے زیادہ متاثر ہو چکی ہے۔

’’ویسے تو میڈم ہم تینوں لڑکیوں سے بھی متاثر ہو کر اور ہماری صلاحیتوں کو دیکھ کر ہمیں اپنی تنظیم کا رکن بنایا تھا لیکن ہم اپنی عزت و آبرو کی حفاظت نہ کر سکیں اور تنظیم کے خاص چھ مردوں کے لیے کھلونہ بن گئیں اور تنظیم کے ان چھ خاص بندوں کا جب دل کرتا ہے ہم تینوں لڑکیوں میں سے جسے چاہے اپنے عیش کے لیے استعمال کر سکتا ہے لیکن اب تو ہم بھی اس چیز کی عادی ہو چکی ہیں۔لیکن آپ واقعی شیرنی ہیں اور آپ کی حد سے زیادہ بھرپور صلاحیتوں کو دیکھتے ہوئے میڈم کی وجہ سے آپ کی آبر[illegible]ط ہے جو کہ ہم تینوں لڑکیوں کے لیے حیرت کی بات ہے ورنہ آپ اتنی زیادہ حسین ہیں کہ بس جنس مخالف آپ کو دیکھتا ہی رہ جاتا ہے اور تنظیم کے رکن بھی آپ کی صحبت کے لیے بے تاب ہیں لیکن میڈم کی وجہ سے مجبور ہیں اور حقیقت میں آپ جیسی شیرنی لڑکی کی بھرپور صلاحیتوں سے بھی کافی حد تک متاثر ہیں لیکن جہاں تک ہماری بات ہے اب تنظیم کے خاص ممبران کی راتوں کو رنگین کرتے کرتے اب عادی ہو چکی ہیں اور اب پرواہ نہیں ہوتی۔اس کے علاوہ بھی جہاں کہیں موقع ملتا ہے تنظیم کے رکن معصوم لڑکیوں سے اپنی ہوس کی خواہش کو پورا کرتے رہتے ہیں کیونکہ ہمارا کام ہی نوجوان اور معصوم حسین لڑکیوں کی بردہ فروشی کا کام اور کہیں اگر کوئی خزانے کے بارے میں معلومات ملے تو ہم وہاں بھی ہاتھ صاف کرنے چل پڑتے ہیں ۔‘‘فینا نے مسکراتے ہوئے لاپروائی سے اور بے حیائی سے کہا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

’’فینا حیرت ہے تم مکروہ کام کرتے اور مکروہ لوگوں کے ساتھ کام کرتے کرتے بہت سنگدل ہو چکی ہو لیکن میں ایک مسلمان لڑکی ہوں اور میں صرف اپنے شہباز کے لیے بنی ہوں اگر کسی اور نے مجھے غلط نگاہ سے دیکھا تو اسے چیر کر رکھ دوں گی یا پھر اپنی جان دے دوں گی اور میں کبھی بھی تم لوگوں کی گھٹیا تنظیم کے لیے یہ کام ہرگز نہیں کروں گی۔‘‘میں نے سخت لہجے میں کہا۔

’’مس مہ جبیں تم بھول رہی ہو کہ تم تنظیم کے اہم کاغذ پر دستخط کر چکی ہو اور بے شک تم خود کو عیش کا عادی نہ بناؤ لیکن تنظیم کے لیے تو آپ کو کام کرنا پڑے گا ورنہ انکار کا مطلب صرف موت ہے اور ہماری طرح تم بھی مجبور ہو لیکن خوش نصیب ہو کہ تنظیم کی اہم سیٹ پر فائز ہو۔‘‘فینا نے

مسکراتے ہوئے کہا تو میں افسوس سے اسے دیکھنے لگی جو سنگدلانہ اور گھٹیا تنظیم کی رکن بننے کے بعد سنگدل ہو چکی تھی۔

''ٹھیک ہے میں سوچوں گی اور پھر فیصلہ کروں گی۔'' میں نے بدستور خشک لہجے میں کہا اور یہ بات میں نے صرف ان شیطانی لوگوں کو ویسے ہی کہی تھی تا کہ یہاں سے ان کے چنگل سے نکلنے کا کوئی حل سوچ سکوں ورنہ میں مرنا پسند کرتی اور ایسا گھٹیا اور معصوم جوان لڑکیوں کی بردہ فروشی اور اغوا کا کام کرنے والوں کا ساتھ دینے کا سوچ بھی نہیں سکتی تھی اور میں نے سوچ لیا تھا کہ اگر نا کام ہوئی تو موت کو ہی ترجیح دوں گی۔

''مس مہ جبیں ہماری تنظیم کے زیادہ کسٹمر مسلم اور عرب ممالک ہیں ویسے افریقہ اور یورپ اور جنوبی امریکہ کے چند ملک بھی ہمارے کسٹمر ہیں جن سے میڈم اور ہم بھی پیسوں سے کھیل رہے ہیں اور پیسا ہی سب کچھ ہے۔'' فینا نے مسکراتے ہوئے کہا کیونکہ اس کا دل گناہوں کی دنیا میں سیاہ ہو چکا تھا اور اب اسے کوئی پرواہ نہیں تھی۔

''ٹھیک ہے اب مجھے فریش ہونا ہے تم جا سکتی ہو۔'' میں نے کہا تو فینا اٹھی اور کمرے سے نکل گئی تو میں واش روم میں چلی گئی جہاں گرم پانی میسر تھا کیونکہ اب میں دنیا کے سب سے سرد علاقے میں پہنچ چکی تھی۔ یہاں اگلے دن میڈم شیبا اور اس کے چند ساتھی مجھے پہاڑوں میں لے گئے اور ہم پاور فل ہیٹر والی گاڑیوں میں گئے تھے اور وہاں مجھے میڈم شیبا نے کہا کہ ہم نے یہاں اپنا خفیہ ٹھکانہ بنا لیا ہے اور ہوسکتا ہے مشکل پڑنے پر شہر سے نکل کر یہیں بسیرا کرنا پڑے۔

''ویسے ابھی تک ت[illegible]ط ہیں پھر مجھے خود سروے اور مجھے بھی یہاں برف زار پہاڑوں کا سروے کر کے میڈم شیبا نے دوبارہ شہر کا رخ کیا اور میں اس کے ساتھ تھی اور پھر میرے بغیر میڈم شیبا اور اس کے ساتھی پھر بھی اپنے برفانی علاقے کے خفیہ ٹھکانوں پر جاتے رہے جہاں غالباً یہاں سے اغوا کی گئی نوجوان حسین لڑکیاں کو رکھا جا رہا تھا کیونکہ یہاں مجھے ایک دو دنوں میں ہی معلوم ہو گیا کہ سائبریا کے برفانی علاقے میں کسی بڑے دہانے میں انہوں نے اپنا خفیہ ٹھکانہ بنایا ہوا

ہے جہاں خفیہ اور بھرپور طریقے سے یہاں کی حسین اور نوجوان لڑکیوں کو اغوا کر کے رکھا جا رہا ہے اور خفیہ طریقے سے دوسرے ملک سپلائی کیا جا رہا ہے اور یہ گھناؤنا نہ کام جاری تھا۔

''تم نے کیا سوچا ہے مہ جبیں۔'' چند دنوں بعد میڈم شیبا نے مجھ سے پوچھا۔

''میڈم مجھے ابھی سوچنے کا موقع دو اور مجھے کچھ دن چاہیں کیونکہ تم میرے ارادے سے واقف ہو میں اگر میری سوچ نفی میں ہوئی تو بے شک مجھے موت قبول ہوگی لیکن تم اسے ہاں میں نہیں بدل سکو گی لیکن شاید ہو سکتا ہے میں تمہارے کسی کام آ سکوں کیونکہ تمہاری وجہ سے میری تمہاری تنظیم کے لوگوں میں عزت ہے۔'' میں نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے تمہارے پاس بہت ٹائم ہے اور میں تمہیں ایک ماہ کا عرصہ دے سکتی ہوں ابھی ویسے بھی یہاں تم سے میں کوئی کام نہیں لے سکتی بس تم نے سائبریا سے نکلنے کی کوشش نہیں کرنی اور مجھ سے غداری نہیں کرنی مجھے تمہاری جیسی ہنرمند اور بہادر لڑکی کی ضرورت ہے۔'' میڈم شیبا نے کہا تو میں نے قدرے سکھ کا سانس لیا۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں تھا کہ میں آزاد تھی بلکہ مجھ پر پہرے لگے ہوئے تھے اور میری نگرانی ہو رہی تھی۔ ایک دن میں ان لوگوں کے ساتھ گولڈن ہوٹل گئی وہاں میں نے ایک پولیس افسر کو دیکھا تو میرے دل میں خیال آیا کہ اسے آگاہ کر دوں کہ یہاں ان کے ملک میں کیا گھناؤنا کام جاری ہے کیونکہ یہاں کی نیوز پیپر میں تو لڑکیوں کے اغوا کی خبریں گردش کر رہی تھیں لیکن معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ اس میں کس کا ہاتھ ملوث ہے۔

''دراصل میڈم شیبا اور اس کے ساتھیوں کا یہاں کی زیر زمین دنیا کے باسیوں سے تعلقات تھے جن کو پیسوں سے خرید کر لایا گیا تھا اور ان کے ذریعے یہاں کی حسین اور نوجوان لڑکیوں کو اغوا کرنے کا خفیہ طریقے سے کام جاری تھا اور مجھے تینوں لڑکیوں میکازو، سومی اور خاص کر فینا کے ذریعے تمام باتوں کی معلومات ملتی رہتی تھیں لیکن میں نے خاموشی اختیار کی ہوئی تھی اور مجھے کوئی موقع نہیں مل رہا تھا کہ میں یہاں کی مقامی پولیس کو اس گھناؤنے کام کے بارے میں بتا سکوں کیونکہ میں بظاہر آزاد تھی مگر ایک قیدی کی حیثیت سے تھی۔

''ایک دن گولڈن ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے مجھے ایک پولیس افسر نظر آیا تو میں نے اسے اس تنظیم کے کالے کرتوت کے بارے میں انفارم کرنے کا ارادہ کرلیا۔ چونکہ میں یہاں تھی تو آزاد قیدی لیکن پھر بھی ان کی سیکنڈ باس بنی ہوئی تھی اس لیے تنظیم کے رکن کو واش روم جانے کا کہہ کر کاؤنٹر پر گئی اور ایک پین اور کاغذ طلب کیا اور واش روم جا کر جلدی میں ایک مختصر تحریر لکھی جس میں آفیسر کو لکھا وہ مجھے ملے اس سے کچھ اہم باتیں کرنی ہیں اور اپنے ہوٹل اور روم کا نمبر بھی بتا دیا اور خاموشی سے واپس آتے ہوئے تحریر آفیسر کی ٹیبل پر جلدی سے رکھی اور اس کو دیکھے بغیر واپس میڈم شیبا کے ساتھیوں کے پاس آ کر بیٹھ گئی جو اپنی باتوں میں مگن تھے۔

میں یہی سمجھ رہی تھی کہ یہ سب میری حرکات سے نہ واقف ہیں لیکن یہ میری غلطی تھی۔ خیر کچھ دیر بعد یہاں کھانا کھانے کے بعد ہم اپنے ہوٹل پہنچ گئے اور میں اپنے روم گئی تو ایک گھنٹے بعد مجھے وہی آفیسر نظر آیا وہ ڈور بجا رہا تھا اور میرے کہنے پر میرے روم میں موجود تھا اور میرے بے پناہ حسن کو دیکھ کر ایک دفعہ تو مبہوت ہو گیا اور میں نے نوٹ کیا کہ اس کے چہرے پر شیطانی ہوس جاگ اٹھی تھی۔

''یس مادام آپ نے مجھے کس کام کے لیے یہاں بلایا ہے۔'' اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا تو میں نے مختصر لفظوں میں اسے بتا دیا کہ یہاں میڈیم شیبا کی تنظیم کے لوگ یہاں کیا گل کھلا رہے ہیں۔ میری باتیں سننے کے بعد اس نے چونک کر سر ہلا دیا۔

''شکریہ مادام آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی۔'' اس نے کہا اور مجھ سے ہاتھ ملانے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

''سوری میں مردوں سے ہاتھ نہیں ملاتی لیکن آپ کو جو کہا ہے آپ اس پر فوراً عمل کریں کیونکہ یہ خطرناک گروہ آپ کے ملک میں کئی گھروں کے چراغ اور معصوم لڑکیوں کو اغوا کر رہا ہے۔ میں نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا تو اس نے حیرت سے مجھے دیکھا لیکن خاموشی سے واپس چلا گیا۔ میں نے اسے یہاں تنظیم کے لوگوں کے ٹھکانے بھی بتا دیے تھے۔

اگلے دن شام کو اچانک میڈم شیبا نے مجھے اپنے روم میں طلب کیا اور میں جب اس کے کمرے میں گئی تو میں نے دیکھا کہ اس کی تنظیم کے تمام نو افراد یہاں موجود تھے اور مجھے غصے کی شدت سے دیکھ رہے تھے اور میڈم شیبا کا چہرہ بھی غصے سے سرخ تھا۔

''مہ جبیں میں نے تم پر اعتماد کیا اور اپنی تنظیم کے اہم ممبران کا سیکنڈ لیڈر بنایا لیکن تم آستین کا سانپ نکلی۔'' میڈم شیبا نے میری طرف دیکھ کر غصے سے کہا۔

اسی دوران میں نے دیکھا کہ وہی آفیسر میڈم شیبا کے کمرے میں داخل ہو رہا تھا اور اس کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ تھی اور اس کو دیکھ کر میں نے طویل سانس لیا۔

''ہاں مہ جبیں پیسوں سے ہر چیز خریدی جا سکتی ہے اور میں نے باماکوف کو خرید لیا ہے اور یہ اب ہمارے ساتھی ہیں لیکن تم نے میرے اعتماد کو جو ٹھیس پہنچائی ہے وہ تم نے اپنے لیے بہت غلط کیا ہے۔'' میڈم شیبا نے غصے سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

''میڈم یہ بڑی پاکباز بنتی ہے ورنہ جو حرکت اس نے کی ہے وہ فحاشہ لڑکیوں سے بھی بر تر ہے اور تنظیم کے ساتھ غداری کی ہے۔'' راٹر نے کہا غالباً اس کے دل میں ابھی تک میرے خلاف بغض تھا اس لیے اس نے موقع دیکھ کر کہا۔

بکواس بند کرو راٹر تم جیسے کتے نے اب مجھے کچھ کہا تو میں موت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تمہاری درگت تو بنا کر ہی مروں گی۔'' مجھے اس خبیث کی باتیں سن کر اچانک بے تحاشہ غصہ آ گیا اور مجھے معلوم تھا کہ اس وقت میں انتہائی نازک حالات میں ہوں اور خطرے میں ہوں لیکن پھر بھی میں نے غصے کی شدت سے چلاتے ہوئے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا تو میڈم شیبا اور اس کے دیگر ساتھی اور یہ ضمیر فروش افسر بھی مجھے حیرت سے میرا منہ دیکھنے لگا اور میرا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ تھا۔

''مہ جبیں تمہیں معلوم ہے کہ تنظیم سے غداری کرنے پر تم بھی نہیں بچ سکو گی اور تنظیم کے اصول کے مطابق تم ہی اس تنظیم کی سیکنڈ لیڈر رہو اور میرے ساتھ تم بھی عتاب کا شکار ہو سکتی ہو پھر تم نے یہ

گھٹیا حرکت کیوں کی اور خود کو خطرے میں کیوں ڈالا۔'' میڈم شیبا نے بدستور غصے سے میری طرف دیکھ کر کہا۔

''میڈم شیبا اگر کہیں بھی دنیا کے کسی بھی کونے اور جنگلات میں اگر تمہیں کسی جگہ سفر کرنا ہے اور کوئی کام ہے تو میں تمہاری مدد اپنی زندگی سے بڑھ کر کروں گی۔لیکن یہ گھٹیا کام مجھ سے نہیں ہوسکتا میں مسلمان لڑکی ہوں اور میرا گھرانہ مذہبی ہے اور اگر تمہارے نزدیک میں نے غلط کیا ہے لیکن میں نے اپنے نزدیک ٹھیک کیا ہے لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ ایسے کتے اور بے غیرت ضمیر فروش افسر اور پیسوں کے غلام بھی یہاں پائے جاتے ہیں جو بک جاتے ہیں تو میں ایسا نہیں کرتی لیکن اب تم مجھے بے شک گولی ماردو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ حرام کام کرنے سے موت کو گلے لگا لینا ہی بہتر ہے۔'' میں نے بھی غصے سے اور اپنی بات پر قائم ہوتے ہوئے پختہ ارادے سے کہا تو میڈم شیبا اس بار غصے کے ساتھ اور حیرت سے مجھے دیکھنے لگی۔

''تم واقعی چٹانوں کی سختی رکھتی ہو اور کسی شیرنی سے کم نہیں ہو اور چونکہ یہ تمہاری پہلی غلطی ہے اس لیے تمہیں معاف کرتی ہوں لیکن اگلی بار ایسا ہوا تو مجھے تم جیسی بہادر لڑکی کی بے حد ضرورت ہے اس کے باوجود تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا اور بھیانک موت سے دوچار کردیا جائے گا۔'' میڈم شیبا نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

''میڈم میں اس کام میں تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوسکتی ویری سوری ہاں اگر کسی مہماتی اور جنگل کی مہم ہے تو میں تمہاری سب سے وفادار ساتھی ہونگی۔'' میں نے پھر اپنی بات پر قائم ہوتے ہوئے کہا۔

''ہاں مہ جبیں یہاں سائبیریا کے برف زاروں میں بھی ایک جگہ چھپے اور خفیہ خزانوں کے بارے میں معلومات ملی ہیں اور اس پر ہم کچھ دنوں تک کام شروع کردیں گے اور شہر چھوڑ کر برفیلے پہاڑوں پر ہمارا بسیرا ہوگا جہاں تمہیں ایک دفعہ لے جایا گیا ہے۔اس وقت تک تم آرام کرو لیکن تم پر نظر رہے گی اور پھر بتادوں کہ اگر تم نے ایسی غلطی کی تو اس کاغذ کے مطابق میرے بعد تم بھی سیکنڈ

لیڈر ہونے پر پھنسو گی اور تمہاری موت یا ہمارے ہاتھوں یا ان کے ہاتھوں لکھی ہو گی اور مہ جبیں ٹھیک ہے میں تمہیں اس بردہ فروشی کے کام میں شامل نہیں کرتی لیکن تم نے اب تنظیم سے اور مجھ سے غداری نہیں کرنی اور مجھے یقین ہے کہ تم جیسی بے حد ذہین اور باصلاحیت لڑکی ایسی غلطی نہیں کرے گی۔'' میڈم شیبا نے کہا تو میں نے طویل سانس لیا۔

''ٹھیک ہے تم جا سکتی ہو لیکن اب مجھے کوئی شکایت کا موقع نہ ملے۔ میڈم شیبا نے کہا تو اس کے ساتھی مجھے بے حد حیرانگی سے دیکھنے لگے کیونکہ ان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ میڈم شیبا تنظیم سے غداری پر مجھے اس طرح معاف بھی کر سکتی ہے۔

دراصل میرے پختہ ارادوں اور دیرہ دلیری نے اسے میرا گرویدہ بنا دیا تھا اور اس نے اپنے اصولوں سے ہٹ کر پہلی دفعہ مجھ پر کرم کیا تھا اور معاف کر دیا تھا۔

''شکریہ میڈم اگر کوئی مہماتی سفر سامنے آتا ہے تو میں تمہارے ساتھیوں میں سب سے بڑھ چڑھ کر آگے ہونگی اور شکریہ کہ تم نے مجھے اس بردہ فروشی کے کاموں میں ملوث نہیں کیا۔'' میں نے اٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں یہ میں پہلی بار صرف تمہاری وجہ سے اپنے اصول سے ہٹی ہوں کیونکہ میں نے تم جیسی بہادر نڈر اور شیرنی جیسی ہمت اور حوصلے والی لڑکی نہیں دیکھی اس لیے ایک موقع دے رہی ہوں کیونکہ تم موت سے تو ڈرتی ہی نہیں ہو کسی کو خاطر میں ہی نہیں لاتی اور ایسی بہادر لڑکیاں مجھے پسند ہیں لیکن پھر وہی بات کہ اب تم سے کوئی غلطی نہ ہو اور تم نے کوئی غلط حرکت نہیں کرنی اور میرے کسی کام میں رکاوٹ نہیں بننا۔'' میڈم شیبا نے کہا تو میں نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔

''لیکن میڈم تم نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا کہ مجھے دولت میں تول دو گی اور مجھے عیش کراؤ گی۔'' اسی دوران اس ضمیر فروش افسر نے مجھے بدنظری سے دیکھتے ہوئے پھر میڈم شیبا کی طرف دیکھ کر شکوے بھرے انداز میں کہا۔

''ہاں میں نے تم سے وعدہ کیا تھا اور تمہارے اکاؤنٹ میں، میں نے بے شمار پیسے بھجوائے

ہیں اور تم کھل کر عیش کرو۔'' میڈم شیبا نے حیرت سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''لیکن میڈم مجھے عیش کے لیے یہی اڑیل اور منہ پھٹ لڑکی چاہیے جو تمہاری غدار ہے لیکن بلا کی حسین ترین لڑکی ہے مجھے بس کچھ دیر کے لیے اپنی یہی لڑکی بخش دو۔'' اس نے گھٹیا انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو میرے منہ سے طویل سانس نکلا کیونکہ مجھے ویسے اس کی آنکھوں کو دیکھ کر ہی محسوس ہو گیا تھا کہ یہ بدبخت مجھے نوچنے کے چکروں میں ہے۔

''ٹھیک ہے باماکوف مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اس کے لیے تمہیں خود ہی اس لڑکی کو قابو کرنا پڑے گا کیونکہ یہ لڑکی میرے خاص ساتھیوں کی بھی بھینٹ نہیں چڑھ سکی کیونکہ یہ تو کوئی شیرنی ہے اگر تم خود اسے قابو کر سکتے ہو تو میری طرف سے اجازت ہے۔'' میڈم شیبا نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے تمام ساتھیوں کے چہروں پر بھی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ہاں میں ایک بہادر اور طاقت ور آفیسر ہوں اور ان جیسی اڑیل لڑکیوں سے نمٹناں اور اپنا شکار کرنے کا ماسٹر ہوں اور ایسی ہی لڑکیوں سے اپنی من کی پیاس بجھا کر مجھے خوشی ہوتی ہے۔'' اس بار باماکوف جیسے ضمیر فروش بدبخت افسر نے مکروہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور اٹھ کر میری طرف بڑھا۔

''چل لڑکی اگر میرے ہاتھوں نہیں پٹناں تو خاموشی سے میرے ساتھ دوسرے کمرے میں چل تجھے دنیا جہاں کی سیر کراؤں آخر کو تم ہماری مہمان ہو۔'' باماکوف نے شیطانی انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں ٹھیک ہے مجھے بھی تم سے میٹنگ کرنی ہے اور کچھ سوال کرنے ہیں اپنے میزبان آفیسر سے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو میڈم شیبا اور اس کے تمام ساتھی میری بات پر حیرت کی شدت سے مجھے دیکھنے لگے اور باماکوف کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہو گئی۔

''کیا واقعی تم ہمارے میزبان دوست کو یہ اعزاز بخشنے پر راضی ہو۔'' میڈم شیبا نے بدستور حیرت کی شدت سے کہا۔

''ہاں میڈم مجھے اپنے میز بان کی سیوا کرنی ہے۔''میں نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو باماکوف کے چہرے پر خمار طاری ہوگیا اور میڈم شیبا کے مرد ساتھی آس بھری نگاہوں سے اور دوبارہ ہوس بھری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے کیونکہ یہ اعزاز میں نے ان کو نہیں بخشا تھا۔

''ٹھیک ہے مہ جبیں جیسے تمہاری مرضی ورنہ میں نے تو تم سے وعدہ کیا تھا کہ میں خود تمہاری عزت اور عصمت کی حفاظت کروں گی لیکن اگر تم خود ہمارے اس میز بان دوست کو یہ اعزاز دینا چاہتی ہو تو تمہاری مرضی۔''میڈم شیبا نے بدستور حیرت کی شدت سے اپنے کندھے اچکاتے ہوئے کہا کیونکہ اتنے دن اس نے آج تک مجھے ننگے سر ہی نہیں دیکھا تھا کیونکہ میں شکاری لباس کے باوجود ہر وقت سر پر سکارف باندھے رکھتی تھی اور میرا سر مکمل طور پر ڈھانپا ہوا ہوتا تھا اور انہوں نے دیکھ لیا تھا کہ جہاں عزت اور عصمت کی بات آتی ہے میں ان سے مرنے مارنے پر آجاتی ہوں لیکن یہاں آج تو خود یہاں کے میز بان کے ساتھ چلنے پر راضی تھی۔

''گو کہ میرا ارادہ یہ تھا کہ الگ کمرے میں اس بدبخت ضمیر فروش افسر سے پوچھ گچھ کروں گی جسے اس بات کی بالکل پرواہ نہیں تھی کہ یہاں اس کے ملک کی نوجوان لڑکیوں کو اغوا کرنے والے گروہ کا پتہ چل گیا ہے لیکن یہ پیسوں کا غلام پیسوں کے آگے بک گیا تھا اور میں اس کی دھلائی کرنا چاہتی تھی جسے یہ لوگ اور معنوں میں لے رہے تھے لیکن مجھے اس کی پرواہ نہیں تھی کیونکہ تھوڑی ہی دیر میں ان سب کو میرے ارادے کے بارے میں معلوم ہو ہی جانا تھا اور مجھے اپنی صلاحیتوں پر یقین تھا کہ میں اس خبیث افسر کا شکار بننے کے بجائے اس کی درگت بنادوں گی۔

''مہ جبیں یہ زیادتی ہے تم ہمارے ساتھ اتنے دن ساتھ رہی اور پارسا بنی رہی لیکن اب تم نے مجھے بھی باماکوف کے بعد اعزاز بخشناں ہے۔''راٹر نے نحوست سے اور شیطانی نظروں سے میری طرف دیکھ کر کہا۔

''پہلے اپنے میز بان دوست سے میٹنگ ہوجائے پھر تمہاری بھی اب خدمت کرنی پڑے گی کیونکہ تم میڈم شیبا کے خاص اور پرانے ممبر ہو۔''میں نے خشک لہجے میں کہا۔

''باماکوف میں بھی تمہیں کہہ رہی ہوں اور میڈم بھی تمہیں بتا چکی ہیں یہ لڑکی خود شکاری ہے اور ایمزون میں ہم مس مہ جبیں کی بھرپور صلاحیتوں کو دیکھ چکے ہیں یہ واقعی کسی شیرنی جیسی بہادر لڑکی ہیں اس لیے اپنا خیال خود کرنا مشکل کے وقت ہم میں سے تمہاری کوئی مدد نہیں کرے گا۔'' جوباٹا نے باماکوف کی طرف دیکھ کر کہا۔

''میں اپنا خیال خود کروں گا یہ کیا تم بار بار اس لڑکی کی تعریف کے پل باندھ رہے ہو جو تمہاری تنظیم کے لیے خطرہ بن رہی تھی اگر میرے علاوہ کوئی اور افسر ہوتا تو تم سب جیل میں ہوتے۔'' باماکوف نے نخوست بھرے لہجے میں کہا۔

''ہاں مس مہ جبیں سے بہت بڑی غلطی ہوئی ہے لیکن مس مہ جبیں نے شروع میں ہی مجھے کہہ دیا تھا کہ وہ اس گھاؤنے کام میں میرا ساتھ نہیں دے گی لیکن میں نے اس لیے اس جیسی بہادر اور صاف گو لڑکی نہیں دیکھی اس لیے مجھے یہ پسند ہے اور میں نے اس کی پہلی خطا معاف کر دی ہے۔'' اس بار میڈم شیبا نے کہا۔

''ہاں لڑکی تو واقعی بے حد حسین ہے اور شاطر بھی ہے۔'' باماکوف نے کہا۔

''مہ جبیں تم میری محسن ہو اور ایک دفعہ مجھے ایمزون کے جنگلوں میں یقینی موت سے بچا چکی ہو اگر تم چاہتی ہو کہ تمہاری عزت اور عصمت [illegible]ظ رہے تو میں باماکوف جیسے معزز میزبان دوست کے لیے اور لڑکیاں مہیا کر دوں گی تم یہ نہ سمجھناں کہ میڈم شیبا اپنے وعدے سے پھر گئی ہے۔'' میڈم شیبا نے پھر مجھے کہا جیسے اسے افسوس ہو رہا ہو کہ اب تک کسی شیرنی کی طرح اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی لڑکی اچانک کیسے اندھیرے کے گہرے میں جانے لگی ہے۔ میں نے مسکراتے ہوئے میڈم شیبا کو دیکھا لیکن خاموش رہی اس سے کوئی بات نہیں کی۔

''چلو باماکوف تمہارے ساتھ میٹنگ ہو ہی جائے۔'' میں نے اس بار خشک لہجے میں کہا تو باماکوف اور دیگر سب میرے اس بدلتے رویے پر حیران ہو گئے کہ جب باماکوف کو یہ اعزاز میں بخش رہی ہوں تو یہ خشک رویہ کیسا۔ خیر باماکوف جس پر میرے حسن کا خمار طاری تھا میرے

ساتھ، ساتھ والے کمرے میں جانے لگا اور جیسے ہی میں اندر داخل ہوئی میں نے یہاں لائٹ اوپن کر دی اور باما کوف نے جلدی سے دروازہ بند کر کے کنڈی چڑھا دی۔

''چلو حسین لڑکی جلدی کرو تمہارے پاگل کر دینے والے حسن نے مجھے دیوانہ کر دیا ہے ورنہ میں تو لڑکی ذات کو پاؤں کی جوتی سمجھتا ہوں لیکن تم سے عزت سے پیش آؤں گا۔'' باما کوف نے نحوست سے کہا۔

''لیکن میں تم سے عزت سے پیش نہیں آؤں گی۔'' میں نے اپنے منصوبے پر عمل شروع کر دیا اور میرا منصوبہ اس خبیث اور ضمیر فروش افسر کی ٹھکائی کا تھا اور اس کا خمار اتارنا چاہتی تھی اور سمجھ گئی تھی کہ یہ عیاش پرست اور واقعی لڑکی ذات کو پاؤں کی جوتی سمجھنے والا ہے۔

''چلو حسین لڑکی جلدی سے نیچے لیٹ جاؤ ہم اپنے مہمان کی سیوا کریں تم ہماری ہندوستانی مہمان ہو۔'' باما کوف نے مجھے شیطانی نظروں سے گھورتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مسٹر باما کوف میں سیوا تو یہاں تمہاری میں کروں گی اپنے ضمیر فروش اور بدبخت افسر کی ایسی کہ تم مرتے دم تک یاد رکھو گے یہاں میں نے تمہیں میٹنگ کے لیے بلایا ہے اس لیے مجھے تم سے چند سوال کرنے ہیں اس کا جواب دو۔'' میں نے اس بار کرخت لہجے میں کہا تو باما کوف نے مجھے چونک کر دیکھا اور میری باتوں سے اس کے چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

''اے لڑکی تم میڈم شیبا اور اس کے ساتھیوں کی نظر میں مجرم ہو اور گو کہ میڈم نے تمہیں معاف کر دیا ہے لیکن مجھے بخش دیا ہے زیادہ بکواس مت کرو اور اب مجھے گالیاں نہیں دینی ورنہ تمہاری ہڈی پسلی کروں گا۔'' باما کوف نے غصے سے چلاتے ہوئے کہا۔

''بتاؤ مجھے تم نے اپنے ملک اور قوم سے کیوں غداری کی حالانکہ میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ یہ سب خطرناک لوگ ہیں اور تمہارے ملک کی ہی لڑکیوں کو اغوا کر رہے ہیں پھر تم نے ان کو پکڑنے کے بجائے ان کے ساتھ کیوں ملے۔'' میں نے اس بار انتہائی سخت لہجے میں کہا تو باما کوف کا سارا خمار اتر گیا اور چونک کر مجھے دیکھنے لگا پھر اس کے مکروہ چہرے پر مکروہ سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''حسین لڑکی سب کچھ پیسہ ہوتا ہے جس کے پاس دولت ہے اسی کی عزت اور تکریم ہے ورنہ ساری زندگی دھکے ملتے ہیں۔'' باما کوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو تمہارے لیے ملک کی سالمیت کچھ اہمیت نہیں رکھتی۔'' میں نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا۔

''اے لڑکی زیادہ بکواس مت کرو تم کون ہوتی ہو مجھے اصول سکھانے والی اور اب زیادہ بکواس مت کرو اور خود کو میرے سپرد کر دو ورنہ خسارے میں رہو گی میں بہت سخت گیر افسر ہوں اور جو میرا حکم نہیں مانتا اسے سخت سزا دیتا ہوں۔'' باما کوف نے اس بار غصے سے کہا۔

''اچھا تو تم ایک شکاری کا شکار کرنا چاہتے ہو۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں شکاری کا شکار کرنے کا ہی اپنا مزہ ہے۔'' اس نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا اور میرا ہاتھ پکڑنے کی کوشش کی مگر اس سے پہلے کہ یہ بدبخت میرا ہاتھ پکڑتا میں ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا جس سے اس کا منہ دوسری طرف گھوم گیا اور اس نے حیرت اور غصے کی شدت سے مجھے دیکھا۔

''ناگن کی بچی میں تیرا خون پی جاؤں گا۔'' باما کوف نے کہا اور مجھے دھکا دے کر نیچے گرانے کی کوشش کی لیکن میں ایک طرف ہوگئی کیونکہ مجھے اس خبیث سے ایسی ہی توقع تھی۔ اب ایک دفعہ پھر باما کوف میری طرف بڑھا لیکن اب میں نے خود اس بدبخت کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا تھا اور اس کے پیٹ میں پوری قوت سے لات ماری تو باما کوف ڈکراتے ہوئے پیچھے دیوار سے لگا لیکن پھر تیزی سے اچھلا اور دونوں ٹانگیں ملا کر میری طرف آیا اور میرے ہوشیار ہونے سے پہلے میرے سینے پر وار کیا تو میں نے اپنا ہاتھ آگے کر دیے لیکن پھر بھی جھٹکے سے پیچھے دیوار سے جا لگی اور میرے منہ سے ہلکی سی چیخ بھی نکل گئی۔

اب باما کوف پھر میری طرف بڑھا اور میری گردن کو پکڑنے کی کوشش کی لیکن میں نے سر کی ٹکر اس کے پیٹ میں رسید کی تو باما کوف کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اسی دوران میں سنبھل گئی اور اٹھ کر اس کی گردن پر وار کیا لیکن باما کوف نے تیزی سے اپنا ہاتھ آگے کر دیا اور سنبھل کر

کھڑا ہو گیا۔

''ناگن کی بچی میں تیرا خون پی جاؤں گا اور تیری بوٹیاں نوچ لوں گا۔'' باما کوف غصے سے دھاڑا اور پاؤں کی ٹھوکر مجھے رسید کی۔ میں نے تیزی سے اس کی ٹانگ پکڑ لی اور اس کی ٹانگ کو پوری قوت سے مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو اس کی ٹانگ میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی اور میں نے اسے دھکا دیا اور اس دوران اوپر کی طرف اچھلی اور زور سے اس کے سینے پر دونوں ٹانگوں کی ٹکر رسید کی تو اس بدبخت کے منہ سے زوردار چیخیں نکلنے لگیں اور میں پیراٹروپنگ کے انداز میں الٹی قلابازی کھا کر سیدھی ہو گئی۔ باما کوف نیچے گر کر پھڑکنے لگا اور اس کے منہ سے دردناک چیخیں نکلنے لگیں۔ میں نے اس مردود ضمیر فروش کو حقارت سے دیکھا اور کنڈی کھول کر دروازہ کھول دیا اور کمرے سے باہر نکل آئی اور اپنے ہاتھ جھاڑنے لگی۔ میڈم شیبا اور اس کے ساتھی حیرت کی شدت سے مجھے دیکھنے لگے کیونکہ اندر شور سے ہی سمجھ گئے تھے کہ میں نے ان کے میزبان دوست باما کوف کو کونسے اعزاز سے نوازا ہے مجھے ایسے دیکھنے لگے جیسے میں کوئی قصائی ہوں۔

''چلو راٹر اگر خود کو بہت بڑا کھلاڑی اور شکاری سمجھتے ہو تو تمہیں بھی اعزاز سے بخش دوں۔'' میں نے راٹر کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی خشک لہجے میں کہا۔

''ہاں راٹر کیا اس شیرنی سے مقابلہ کرنے کی ہمت ہے تمہیں جس نے واقعی ہمارے میزبان دوست کی خوب خدمت کی ہے۔'' میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے کہا اور سمجھ گئی تھی کہ میں باما کوف کی ٹھکائی کرنے کے لیے اس کے ساتھ گئی تھی۔

''میرا وجود صرف اپنے شہباز کے لیے بنا ہے جو ببر شیر کی طرح بہادر شکاری اور پاکیزہ سوچ کے انسان ہیں اگر کسی اور نے میری طرف گندی نظر ڈالی تو اسے چیر کر رکھ دوں گی۔'' میں اس بار واقعی کسی شیرنی کی طرح غصے کی شدت سے گویا غراتے ہوئے کہا سب خاموش ہو گئے اور مجھے بس دیکھنے لگے اور سب سمجھ چکے تھے کہ میں اس میزبان کی بہت سیوا کر چکی ہوں اور ایسی اعزاز والی سیوا یہ مجھ سے نہیں کروانا چاہتے تھے کیونکہ ایمزون میں میری صلاحیتوں کو دیکھ چکے تھے۔

''نہیں میڈم۔ راٹر میں اتنا دم خم نہیں ہے کہ مس مہ جبیں جیسی شیرنی شکاری لڑکی کا شکار کر سکے۔'' برٹ نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے تمام ساتھی ہنس پڑے لیکن راٹر خاموش رہا کیونکہ یہ پہلے بھی ایمزون کے جنگلوں میں مجھ سے پٹ چکا تھا اور اب باما کوف کی چیخیں سن چکا تھا۔ اسی دوران باما کوف لنگڑاتے ہوئے باہر نکلا اور اس کا منہ سوجا ہوا تھا۔ میں ہوشیار ہو کر اسے دیکھنے لگی۔ لیکن اس نے مجھ پر حملہ نہ کیا۔

''میڈم شیبا مجھے پہلے بتاتی کہ یہ لڑکی تمہارے تنظیم کی سیکنڈ چیف ہے اور کسی بپھری ہوئی شیرنی سے کم نہیں ہے ورنہ میں اس بھوکی شیرنی اور شکاری لڑکی سے نہ لڑتا اس سنگدل لڑکی نے میری ٹانگ کا بھرکس بنا دیا ہے۔'' باما کوف نے کراہتے ہوئے کہا اور مجھے خوفزدہ نظروں سے دیکھنے لگا۔

''اچھا تو مہ جبیں اب سمجھ آئی تم ہمارے معزز دوست باما کوف کے ساتھ کونسی میٹنگ کرنا چاہتی تھی اور واقعی تم نے ہمارے دوست کی بہت سیوا کی ہے۔'' میڈم شیبا نے مجھ پر غصہ ہونے کے بجائے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میڈم یہ تم نے میرے ساتھ اچھا نہیں کیا میں نے تم لوگوں کو پکڑنے کے بجائے تمہاری مدد کی ہے اور تم نے اس خطرناک لڑکی کے ذریعے میری ٹھکائی کروا دی۔'' باما کوف نے بدستور درد سے کراہتے ہوئے شکوہ بھرے لہجے میں کہا۔

''میڈم نے تمہیں منع کیا تھا کہ یہ پاگل کر دینے والے بے پناہ حسن کی مالک لڑکی بظاہر نرم و نازک مگر حقیقت میں ایک خطرناک شکاری اور شیرنی کی طرح بہادر لڑکی ہے اور اپنے عاشق کی سیوا کرنا خوب جانتی ہے پھر بھی تم نے اس سے میٹنگ کرنے چل پڑے۔'' میکازو نے مسکراتے ہوئے کہا تو میڈم شیبا سمیت اس کے تمام ساتھی زور سے ہنس پڑے۔

''ہاں راٹر میری طرف سے تمہیں بھی اجازت ہے اگر تم میں ہمت ہے تو بے شک اس نرم و نازک اور بے حد حسین لڑکی سے عیش کر سکتے ہو لیکن یاد رہے اس سیوا کے دوران ہم تمہاری کوئی مدد نہیں کریں گے۔'' میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے راٹر کی طرف دیکھ کر کہا تو اس کے ساتھی پھر

ہنس پڑے لیکن راٹر خاموش رہا۔

''میڈم آپ کے بعد یہ ہماری ڈپٹی چیف ہیں اور آپ نے واقعی مس مہ جبیں کے اندر خوبیاں دیکھ کر ہی ان کو ہماری ڈپٹی چیف اور سیکنڈ باس بنایا ہے تو میں کیسے آپ کی منظور نظر کی گستاخی کر سکتا ہوں۔'' اس بار راٹر نے کھو کھلے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو سب پھر ہنس پڑے۔

''مس مہ جبیں ہم مسٹر شہباز کو نہیں جانتے اور گو کہ آپ میڈم کا اعتماد کھونے کے باوجود زندہ ہیں اور میڈم آپ پر اب بھی مہربان ہیں لیکن بہت خوش نصیب ہے مسٹر شہباز جن کا آپ ذکر کرتی رہتی ہیں اور دل کی گہرایوں سے چاہتی ہیں وہ بھی کوئی ببر شیر جیسا بہادر شکاری ہی ہوگا۔'' فینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں میرا شہباز واقعی ایک نیک سیرت پاکیزہ سوچ والا اور ببر شیر جیسا بہادر انسان اور شکاری ہے۔'' میں نے اس بار اعتماد سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''واقعی مہ جبیں ایک صاف گو اور بہت بہادر شکاری اور ہمت والی ہے اس لیے میں نے اسے ایک دفعہ اس کی غلطی معاف کی ہے لیکن اب کی بار ایسا نہیں ہوگا۔'' میڈم شیبا نے اس بار خشک لہجے میں کہا۔

''میڈم میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں اور بے فکر ہو جاؤ میں اب کوئی غلطی نہیں کروں گی۔'' میں نے کہا تو میڈم شیبا نے مجھے جانے کی اجازت دے دی اور میں اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

''یا اللہ یہ میں کس مصیبت میں پھنس چکی ہوں اس خطرناک عورت نے مجھے بہت مشکل میں پھنسا دیا ہے۔'' میں نے اپنے روم میں آنے کے بعد دعا کرتے ہوئے کہا۔ میں نے کسی کو بھی میڈم شیبا اور اس کی تنظیم کی حرکات کے بارے میں انفارم نہ کیا کیونکہ یہاں بھی ضمیر فروش افسر تھے جن کو پرواہ نہیں تھی کہ ان کے ملک کی نوجوان لڑکیاں اغوا ہو رہی ہیں بس پیسوں کے غلام تھے۔ میں بعض دفعہ کھانا اپنے روم میں بھی منگوا لیتی تھی اور یہاں ایک ویٹر کو اپنے اعتماد میں لے

لیا تھا وہ میرے بے پناہ حسن سے بہت متاثر تھا۔ایک دن میں نے اس سے کاغذ قلم منگوا کر اپنے گھر والوں کو اپنی اس مصیبت سے انفارم کیا اور آپ کا ذکر بھی کیا اور اس ویٹر کو کافی پیسے دے کر اس کے ذریعے خط پر اپنے گھر کا ایڈریس لکھ کر اسے پوسٹ کروا دیا۔

''گو کہ اس میں بھی بہت خطرہ تھا اور یہ ویٹر میڈم شیبا کا مخبر بھی ہوسکتا تھا لیکن میں نے یہ رسک لینے کا ارادہ کر لیا تھا اور شکر ہے کہ یہ ویٹر اچھا انسان نکلا تھا اور اس نے رازداری سے میرا خط میرے گھر کے ایڈریس پر خاموشی سے پہنچوا دیا تھا کیونکہ مجھے بس ایک یقین تھا کہ آپ انشاءاللہ مادام جوزفین کے چکروں سے نکل کر اپنے ملک اور گھر تک پہنچ جائیں گے اس لیے میں نے آپ کی تعریف اور آپ سے مدد مانگی تھی اور دعاؤں کے ساتھ متواتر درود پاک پڑھتی رہتی تھی۔

''گو کہ میڈم شیبا نے مجھ پر اعتماد اٹھنے کے باوجود مجھے زندہ چھوڑ دیا تھا اور میرا اعتماد اٹھنے کے باوجود اس نے میری عزت اور عصمت پر کوئی آنچ بھی نہیں آنے دیا تھا دراصل میری ہمت اور بہادری سے کافی حد تک متاثر ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود میں میڈم شیبا جیسی خطرناک عورت کی نظروں میں کافی حد تک گر چکی تھی اور وہ مجھے زندہ رکھنے کے باوجود مجھ پر کوئی اعتبار نہیں کرتی تھی ۔لیکن میری دعاؤں کو اللہ پاک نے سن لیا تھا اور میرا خط گھر تک پہنچ گیا تھا اور اللہ کے کرم سے آپ بھی کامیابی سے اپنے گھر پہنچ گئے تھے اور میرے خط کے بارے میں آپ کو معلومات مل گئی تھیں اور آپ نے میری خاطر اپنے شکاری ساتھیوں کے ساتھ سفر کیا اور قدرت کی مہربانیوں سے ہم دونوں مل سکیں ہیں۔

''خیر کچھ دن بعد ایک دفعہ پھر ہم گولڈن ہوٹل کھانا کھانے گئے وہاں میں نے ایک کشادہ پیشانی والا افسر دیکھا جو رینک سے کمشنر لگ رہا تھا اور مجھے چہرے سے شریف اور اپنے ملک کا وفادار لگ رہا تھا جو ایک بہت حسین لڑکی کے ساتھ کھانا کھانے آیا ہوا تھا اور وہ دونوں مجھے وقفے وقفے سے دیکھ رہے تھے اور میں شش و پنج میں تھی کہ کیا فیصلہ کروں غالباً یہ کمشنر جیکوف اور اس کی بیوی مارٹینا تھے جن کا ذکر آپ اپنی آپ بیتی میں مجھے سنا چکے ہیں۔ چونکہ میں پہلے ایک ضمیر فروش

افسر کی وجہ سے مشکل کا شکار ہو چکی تھی اس لیے میں نے اسے کچھ بتانہ مناسب نہ سمجھا۔ کچھ ہی دنوں بعد میڈم شیبا نے مجھے کہا کہ اب ہم سب نے برفانی علاقے میں اپنے خفیہ ٹھکانے پر رہنا ہے کیونکہ ہم سب یہاں کے ایک ذہین اور اپنے دیش کا وفادار افسر اور اس کی ٹیم کی نگاہوں میں آ چکے ہیں اور ان کو ہم پر شک ہے۔اس لیے فوراً ہی شہر کو چھوڑ کر برفانی گھپاؤں میں رہنا ہے اور بس چند دن بعد کسی نئے ملک جانا ہے ویسے یہاں کی اغوا شدہ نوخیز اور نوجوان حسین لڑکیاں بھی وہاں برفانی دہانوں میں کچھ قید ہیں اور کچھ کو بیرون ملک اپنے کسٹمرز کے پاس بھجوادیا گیا ہے۔

''میڈم شیبا نے کہا تو مجھے فوراً اسی کمشنر کا خیال آ گیا جس کو کل گولڈن ہوٹل دیکھا تھا۔میں نے کچھ نہ کہا کیونکہ میں یہاں آزاد ہونے کے باوجود قیدی تھی اور انکار تو کر ہی نہیں سکتی تھی اور ان انسانی بھیڑیوں کے ساتھ میں نے برفانی پہاڑی علاقے کا رخ کیا جس کا رقبہ کافی بڑا ہے اور میں یہ دیکھ کر حیران ہوگئی کہ برف زار پہاڑوں میں انہوں نے واقعی پہاڑوں کے دہانوں اور غاروں میں اپنے خفیہ ٹھکانے بنا رکھے تھے اور یہاں قدرتی کم اور خود ساختہ یعنی اپنے بنائے ہوئے دہانے زیادہ تھے جن کو بارود کے ذریعے کاٹ چھانٹ کر بنایا گیا تھا اور مجھے یہاں بیس کے قریب سولہ سے انیس سال کی نوجوان اور حسین لڑکیاں بھی نظر آئیں جو رو رہی تھیں لیکن یہاں ان کی فریاد سننے والا کوئی نہیں تھا کیونکہ یہاں سب ہی درندے تھے اور میں بھی ان بیچاروں کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی۔ان سب نے ایسی جگہ خفیہ ٹھکانے بنا رکھے تھے کہ یہاں کی پولیس اور دیگر سراغ رساں ادارے کے رکن یہاں آسانی سے نہیں پہنچ سکتے تھے۔

''یہاں شہباز آپ نے خود دیکھا ہے کہ ٹراؤٹ فش کی بھرمار ہے اور یہاں سائبریا میں کڑاکے کی خوفناک سردی پڑ رہی ہے جو وجود کو چند لمحوں میں اکڑا دیتی ہے لیکن قدرت نے ٹراؤٹ فش کے گوشت کو بہت گرم تاثیر دی ہے اس لیے تو برفیلے پانی میں رہتے ہیں اور اس کا گوشت کھانے سے جسم میں گرمی اور حرارت دوڑ جاتی ہے۔یہاں میڈم شیبا کے ساتھیوں نے کثیر تعداد میں ٹراؤٹ فش کا شکار کیا جو کہ مشکل نہیں ہے اور کھانے کے طور پر استعمال کیا جانے لگا ویسے

بسکٹ، کافی، چائے وغیرہ کا انتظام بھی ان لوگوں نے کر رکھا تھا۔

''یہاں ان خاص ممبران کے علاوہ کچھ مرد بھی تھے جو یہاں کی زیر زمیں دنیا کے باسی تھے اور پیسوں کے غلام تھے اور پیسوں کی خاطر اپنے ہی ملک کی لڑکیوں کو اغوا کرنے اور بیچنے پر ان کو کوئی پرواہ نہیں تھی کیونکہ یہ سب ضمیر فروش اور سنگدل اور ہوس کے بھوکے لوگ تھے۔ مجھے ان سب کے ساتھ دیکھ کر ان لوگوں کے چہرے پر حیرت امڈ آئی کیونکہ میرے چہرے پر چٹانوں کی سختی اور میرا میڈم شیبا کے ان خاص ساتھیوں پر ایک رعوب تھا۔ پہلے تو انہوں نے مجھے بھی ایک قیدی سمجھا مگر پھر سمجھ گئے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ میری حیثیت کچھ اور ہے۔ یہاں میں نے میڈم شیبا سے ایسا کچھ نہ کہا کہ اس نے ان معصوم اور مجبور لڑکیوں کو اغوا کر کے اچھا نہیں کیا وغیرہ کیونکہ میں اب طریقے سے اس تنظیم سے نکلناں چاہتی تھی اور ان پر اپنا اعتماد بنانا چاہتی تھی اس لیے ان خوفزدہ اور مجبور نوجوان بچیوں کو دیکھ کر کسی غصے یا افسوس کا اظہار نہیں کیا بلکہ بظاہر بے حس ہو کر ان لڑکیوں کو دیکھ کر بے حسی سے منہ پھیر لیا جیسے مجھے پرواہ ہی نہ ہوئی ہو۔

''یہ ہماری مادام ہیں اور ہم ان کو مس مہ جبیں کے نام سے پکارتے ہیں اس لیے تم سب پر بھی ان کا احترام لازم ہے کیونکہ ہماری مس جو بے حد حسین ترین ہیں اور بظاہر دھان پان سی لڑکی ہیں لیکن حقیقت میں اپنی طرف غلط نگاہ دیکھنے والے کو کسی شیرنی کی طرح چیر پھاڑ رکھنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔'' فرانس کے برٹ نے ان زیر زمیں مجرم افراد کو میرا تعارف کراتے ہوئے کہا تو یہ سب مجھے حیرت سے دیکھنے لگے کیونکہ مجھے دیکھ کر پہلے تو ان کی نظروں میں شیطانی ہوس تھی لیکن اب برٹ کی بات سن کر مجھے حیرت سے دیکھنے لگے تھے۔

دوپہر کو کھانا کھانے کے دوران ہم سب اکٹھے ہو گئے۔

''میڈم کب کسی جنگل کے سفر پر نکلناں ہے کیونکہ یہاں سائبریا کی شدید سردی مجھ سے تو برداشت نہیں ہوتی اور تم مجھے یہاں شہر سے نکال کر برف زاروں میں لے آئی ہو۔'' چونکہ اس خطرناک تنظیم سے ملنے کے بعد میں نے اپنا رویہ انتہائی سخت اور کرخت کر دیا تھا اس لیے خشک

لہجے میں پوچھا۔

''ہاں مہ جبیں میں خود اتنی شدید خوفناک سردی کی عادی نہیں ہوں لیکن کیا کروں رشین لڑکیاں چونکہ دودھ کی طرح گوری چٹی ہوتی ہیں اس لیے ان کی ڈیمانڈ اور کسٹمر زیادہ ہوتے ہیں اس لیے کچھ پانے کے لیے کچھ کھونا پڑتا ہے کے مصداق یہاں رہنے پر مجبور ہیں کیونکہ سائبرین لڑکیاں کافی حسین اور پرکشش ہیں اس لیے پیسوں کے لیے یہاں رہنے پر مجبور ہیں۔لیکن فکر نہ کرو جلد ہی کچھ دن تک اس ملک سے نکل جائیں گے اور جس ملک جائیں گے اس کے بارے میں تمہیں معلوم ہو ہی جائے گا۔'' میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے خاموشی اختیار کر لی۔

''یہاں میں ہر چیز کو نوٹ کرنے لگی تھی اور یہاں برف زار پہاڑوں میں ان کے ایک ٹھکانہ نہیں بلکہ تین چار خفیہ ٹھکانے تھے جہاں انہوں نے رہائش رکھی ہوئی تھی اور دوسروں ٹھکانوں میں کہیں اسلحہ اور کہیں رہائش کا انتظام تھا اور البتہ اغوا کی گئی لڑکیاں صرف ایک دہانے میں ہی قید تھیں۔میڈم شیبا نے مجھے ایک دہانہ دکھایا جو چھوٹا تھا لیکن اس میں گرم بستر کا انتظا تھا اور ایک انگیٹھی اور کوئلے موجود تھے۔یہاں اس دہانے پر میں میڈم شیبا کے ساتھ رہی اور اس نے مجھے کہا کہ بے شک تم یہاں میرے ساتھیوں کی سیکنڈ لیڈر رہو لیکن بے حد حسین اور بھرپور دلکش بدن کی مالک ہو میرے ساتھی اور یہاں کے غنڈے اور زیز زمیں دنیا کے لوگ تمہیں کسی شکار کی طرح دیکھتے ہیں اور ہو سکتا ہے یہاں تنہایوں میں تمہارے ساتھ دھوکہ کر بے ہوش یا باندھ کر اپنی ہوس پوری کر سکتے ہیں اس لیے تم میرے ساتھ ہی رہو کیونکہ تم جیسی بہادر لڑکی ان کے لیے نہیں بنی بس میرے اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچانا۔'' میڈم شیبا مسکراتے ہوئے کہا جو مجھے بہت پسند کرنے لگی تھی۔

''میڈم تم میرے لیے اتنا کچھ کر رہی ہو اور مجھے پسند کرتی ہو اور مجھے عزت دی ہے اس پر تمہارا بہت شکریہ۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا اور اب ایسی کوئی بات نہیں کی کہ مجھے تمہاری اور تمہاری تنظیم اور کام سے نفرت ہے۔گو کہ ہم دونوں نے گرم اوور کوٹ اور گرم شالیں اور مفلر لپیٹے ہوئے تھے لیکن پھر بھی سردی اتنی شدید تھی کہ ہمارے منہ سے باتیں کرتے ہوئے دھواں نکل

رہا تھا اور ہاتھ اکڑتے جا رہے تھے۔تم بے حد حسین ہونے کے ساتھ ایک بہادر اور انمول لڑکی ہو مجھے تم جیسی لڑکی کا ساتھ چاہیے۔میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میڈم تنظیم کے ساتھی کیا یہاں پہلے بھی آتے رہے ہیں۔''میں نے اس کی بات کا رخ پھیرتے ہوئے نئی بات پوچھی۔

''ہاں مہ جبیں ظاہری بات ہے ہم نے یہاں اپنے خفیہ ٹھکانے بنائے ہیں اور مقامی زیر زمیں دنیا کے غنڈوں کی مدد سے یہاں خفیہ ٹھکانے بنائے ہیں اور اس وقت میرے ساتھ چھ مرد ممبر تو میرے اپنے ہیں اور چھ ہٹے کٹے اور چھٹے بدمعاش یہاں کے مقامی غنڈے ہیں جو بہت تیز اوران کے لمبے ہاتھ ہیں جسے پیسوں سے خرید لیا گیا ہے۔میڈم شیبا نے فخر سے مسکراتے ہوئے کہا۔،،انگیٹھی میں کوئلے دہکنے لگے تھے جس میں ہم دونوں ہاتھ سیکنے لگے اور میں کافی تیار کرنے لگی کیونکہ مجھے اور میڈم شیبا کو اس خوفناک سردی میں کافی کی شدید طلب ہو رہی تھی۔اچانک میڈم اٹھی اور گرم چادر لے کر باہر جانے لگی۔

''میڈم کہاں جا رہی ہو۔میں نے حیرت سے پوچھا۔''

کچھ نہیں بس تنظیم کے ساتھیوں کو ہدایت دے دوں کہ وہ محتاط رہیں کیونکہ یہاں کا ذہین اور اپنے ملک کا وفادار کمشنر جیکوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ کبھی بھی یہاں پہنچ سکتا ہے اور وہ بہت خطرناک انسان ہے اس لیے ہمیں اس کی وجہ سے شہر چھوڑ کر یہاں برفانی پہاڑوں پر بسیرا کرنا پڑا ہے کیونکہ اسے ہم پر شک پڑ چکا ہے۔''میڈم شیبا نے کہا۔

''نہیں تم بیٹھو باہر بہت سردی ہے اور برف گر رہی ہے اور جسم کو چیرنے والی تیز ہوا ہے میں خود باہر جاتی ہوں اور تنظیم کے رکن کو اس بارے میں انفارم کرتی ہوں۔''میں نے اٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا تو میڈم شیبا نے غور سے مجھے دیکھا اور شش و پنج میں تھی کہ کیا فیصلہ کرے۔

''فکر نہ کرو میڈم میں یہاں برف زار سے اکیلے کہیں بھاگنے کی حماقت نہیں کر سکتی۔''میں نے کہا تو اس کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوگئی اور وہ یہ سمجھی کہ میں اب آہستہ آہستہ دل سے اس

تنظیم کی رکن بننے پر راضی ہوں۔

''مہ جبیں یقین کرو اگر تم تنظیم کی وفادار دل سے ہو گئی تو بہت عیش کرو گی اور دولت تمہارے قدموں پر ہو گی ویسے بھی اگر کسی وجہ سے میں مر گئی تو اپنی تنظیم کے اصول کے مطابق میں نے اپنے خاص ساتھیوں سے دستخط کروا دیے ہیں کہ تنظیم کی وفادار ہونے پر میرے مرنے کے بعد ان کی لیڈر نوجوان مادام یا مس مہ جبیں ہو گی۔'' میڈم شیبا نے مسکراتے ہوئے خوش دلی سے کہا۔

''ٹھیک ہے تم آرام کرو میں جا رہی ہوں کیونکہ دوسرے دہانے کا فاصلہ یہاں سے کچھ دور ہے اور باہر برف کے طوفان کی وجہ سے تمہیں مشکل ہو گی۔'' میں نے پھر بات کا رخ پھیرتے ہوئے کہا۔

''اچھا کافی پی لو پھر چلی جانا۔'' میڈم شیبا نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا اور چونکہ کافی بنانے کا ہمارے پاس سب سامان موجود تھا اس لیے کافی بنانے کے بعد اسے پیا تو میرے جسم میں جان آ گئی کیونکہ اس خوفناک سردی میں مجھے اس کی ضرورت تھی۔

''ٹھیک ہے میں ان کو احکام دینے جا رہی ہوں تم آرام کرو۔'' میں نے کافی پینے کے بعد اٹھتے ہوئے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ ویسے بھی اسے معلوم تھا کہ میں اکیلی ہو کر یہاں خوفناک سردی کے برف زار پہاڑوں سے کہیں نہیں جا سکتی۔

''مہ جبیں تمہیں ایک بات بتاؤں اسے اپنے ذہن میں بٹھا لو۔'' میڈم شیبا نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو میں حیرت سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی۔

''مہ جبیں تم راٹر سے بہت ہوشیار رہناں کیونکہ بے شک وہ میری تنظیم کا سب سے سینیئر ممبر اور رکن ہے لیکن وہ بہت ہی گھٹیا ترین اور بہت بے حد ظالم انسان ہے۔'' میڈم شیبا نے کہا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

''ٹھیک ہے میڈم تمہارا شکریہ میں اس سے محتاط رہوں گی۔'' میں نے کہا اور اٹھ کر اپنا اوور کوٹ پہنا اور ایک رائفل اور کلاشنکوف ساتھ لیا اور ایک تیز دھار چاقو بھی ساتھ لے لیا اور میڈم

شیبا نے کوئی اعتراض نہ کیا کیونکہ وہ خود جانتی تھی کہ یہاں برف زار پہاڑوں میں کہیں سے برفانی ریچھ اور بھیڑیے بھی اچانک نکل آتے ہیں۔ میں نے ہاتھوں میں گرم دستانے چڑھائے اور گرم شال اور گرم مفلر کو اپنے سر پر اچھی طرح لپیٹا اور صرف آنکھیں ہی میری اوپن تھی بقیہ چہرہ چھپ گیا تھا اور میں تیاری کے ساتھ پیرا میٹر کے مضبوط خیمے کی ڈوری کھول کر باہر نکل گئی اور پھر یہاں دہانے سے بھی باہر نکل گئی جہاں سے دیگر دہانے کچھ فاصلے پر تھے۔

''باہر واقعی بے حد شدید سردی تھی اور جسم کو چیرنے والی تیز ہوا چل رہی تھی اور برف بھی گر رہی تھی جس سے سردی میں بے پناہ اضافہ تھا۔ سہ پہر کا وقت گزرنے والا تھا اور شام ہونے والی تھی۔ میں محتاط ہو کر آگے بڑھنے لگی یہاں اچانک میرے سامنے ایک برفانی ریچھ نمودار ہوا اور مجھے دیکھ کر اس کے منہ سے غراہٹیں نکلنے لگیں لیکن کلاشنکوف کے وار سے میں نے فوراً ہی اس کا خاتمہ کر دیا۔ مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ میڈم شیبا نے میرے اور اپنے لیے ان سے ہٹ کر قدرے فاصلے پر اپنی اور میری رہائش کے لیے اپنا ٹھکانہ کیوں بنایا تھا اور پہلے بھی میں نے متعدد بار ایسا نوٹ کیا تھا جس کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی تھی کیونکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اپنی تنظیم کے کچھ ساتھیوں کے ساتھ ہی رہتی لیکن یہ الگ تھلگ یا پھر صرف میرے ساتھ ہی رہنے کو ترجیح دیتی تھی اور بھی اس نے اپنے ساتھیوں سے قدرے فاصلے پر اپنے اور میرے لیے دہانہ منتخب کیا تھا جو کہ میری سمجھ سے بالاتر تھا۔

''خیر میں یہ سوچتی ہوئی اور اب مزید احتیاط کے ساتھ آگے بڑھنے لگی کیونکہ ایک ریچھ سے مدبھیڑ ہو چکی تھی اور اگر میں اس قوی ہیکل کے شکنجے میں آ جاتی تو مشکل میں پڑ سکتی تھی کیونکہ ریچھ میں ایسی خاصیت پائی جاتی ہے کہ اگر نر ریچھ کے ہاتھ کوئی نوجوان اور حسین لڑکی آ جائے تو وہ اسے اٹھا کر لے جاتا ہے اور اسی طرح اگر کوئی نوجوان اور خوبرو مرد کسی مادہ ریچھ کو پسند آئے تو وہ اسے اٹھا کر لے جاتی ہے۔ مہ جبیں اپنی آپ بیتی مجھے سنا رہی تھی اور میں غور سے اس کی بات سن رہا تھا۔

''آخر ریچھ ایسا کس لیے کرتے ہیں۔''میں نے انجان بن کر شرارت سے پوچھا تو شرم سے اس کا حسین چہرہ سرخ ہو گیا۔

''آپ زیادہ انجان مت بنیں آپ خود شکاری ہیں اور سب کچھ جانتے ہیں۔''مہ جبیں نے میرے ہاتھ پر شرم سے اپنا ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو میں مسکرانے لگا۔ دراصل میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ ریچھ میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ نر ریچھ کو اگر کوئی نوجوان حسین لڑکی تنہائیوں میں نظر آتی ہے تو وہ اسے مارنے کے بجائے زندہ پکڑ کر اپنے بھٹ یا مسکن لے جاتا ہے اور عورت سے زبردستی دست درازی کرتا ہے اور اسی طرح قوی ہیکل ہونے کی بنا پر مادہ ریچھ بھی ایسا کرتی ہے اور تنہائی میں اگر کوئی نوجوان اور خوبرو مرد نظر آئے تو اسے اٹھا کر اپنے مسکن لے جاتی ہے اور اس سے زبردستی اپنے من کی پیاس پوری کرتی ہے۔

''اچھا خیر مہ جبیں پھر کیا ہوا۔''میں نے تجسس سے اس بار اس کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

''شہباز اب میں احتیاط سے آگے بڑھنے لگی ویسے مجھے ان برف زاروں میں دور سے بھیڑیوں کی بھی آوازیں سنائی دے رہی تھی اور آپ خود جانتے ہیں کہ بھیڑیے کتنے خونخوار اور انسانوں کے بدترین دشمن اور خطرناک درندہ ہوتا ہے اس لیے چاروں اطراف نظریں ڈالتی آگے بڑھی اور اس خفیہ دہانے پہنچ گئی جہاں میڈم شیبا کے چند ماتحت اور یہاں کے مقامی غنڈے تھے۔ مجھے دیکھ کر سب نے اپنے ہتھیار اٹھا لیے۔

''رک جاؤ، میں مہ جبیں ہوں۔''میں نے اپنے چہرے سے چادر اور مفلر ہٹاتے ہوئے اور لہجے کو کرخت بناتے ہوئے بہت سخت لہجے میں کہا۔

''یہاں میڈم شیبا کے ساتھیوں میں سومی، میکا زو دونوں لڑکیاں اور ان کے ساتھ برٹ، جو باٹا اور چیان بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے ساتھ یہاں کے مقامی چار غنڈے بھی بیٹھے ہوئے تھے اور سب انگیٹھی کے گرد بیٹھے ہوئے تھے اور ہاتھ سیک رہے تھے اور ساتھ کافی پیتے ہوئے اور ٹراؤٹ فش کا گوشت کھاتے ہوئے ہنسی مذاق اور گپوں میں مصروف تھے اور مجھے دیکھ کر سب

چونک گئے ۔میڈم شیبا کے پانچوں ماتحت مجھے دیکھ کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ادب سے مجھے سلام کیا۔

''میں نے دیکھا کہ یہاں کے مقامی غنڈوں نے مجھے دیکھا جن کی تعداد چار تھی اور ان کے خوفناک اور مکروہ چہروں پر پھٹکار برس رہی تھی یہ بہت گورے اور مقامی تھے اور مجھے دیکھنے کے بعد ان کے چہروں پر شیطانیت رقص کرنے لگی تھی لیکن بہرحال میڈم شیبا کے بندوں کی وجہ سے یہ بھی میرے احترام میں اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ہوس بھری نگاہوں سے مجھے دیکھنے لگے تھے۔

''بقیہ ساتھی فینا، راٹر، زوبا اور موگاچو کہاں ہیں۔'' میں نے بدستور کرخت لہجے میں پوچھا۔

''مس وہ چاروں اگلے سیکٹر میں ہمارے دو مقامی دوستوں کے ساتھ موجود ہیں۔'' جوباٹا نے ادب سے کہا۔

''ٹھیک ہے ہوشیار اور محتاط رہو یہاں کے ایک ہوشیار افسر کو ہماری خبر مل چکی ہے اور وہ یہاں ریڈ کر سکتا ہے۔'' میں نے اپنے رویے کو بدستور انتہائی کرخت بناتے ہوئے کہا تو میڈم شیبا کے تمام ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

''اب میں ایک دفعہ پھر اس طویل دہانے سے باہر نکلی اور پھر برف زار اور سرد ترین کھلی جگہ پر تھی اور آگے بڑھی جہاں کچھ فاصلے پر ایک اور دہانہ یا ان کا سیکٹر تھا اور سردی سے کانپتی ان کے ایک اور سیکٹر پہنچ ہی گئی جہاں مجھے دو مقامی غنڈوں کے ساتھ میڈم شیبا کے تین ماتحت فینا، زوبا اور موگاچو بیٹھے ہوئے تھے اور انگیٹھی جلائے یہ بھی ہاتھ سیک رہے تھے اور کافی سے شغل کر رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر میڈم شیبا کے تینوں ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے اور حیرت سے دیکھنے لگے اور ان کو اٹھتا دیکھ کر دونوں مقامی غنڈے بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور ان کے چہروں پر بھی میرے لیے صرف شیطانیت ہی رقص کر رہی تھی جسے میں نے واضح نوٹ تو کر لیا لیکن پرواہ نہ کی۔

''راٹر کہاں ہے۔'' میں نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

''معلوم نہیں مس وہ کچھ دیر ہوئے باہر گیا ہے ہمیں کچھ بتا کر نہیں گیا کیونکہ وہ اپنی مرضی کا

مالک ہے۔'' زوبا نے کہا۔

''اوکے اپنا خیال کرو اور یہ کیا سب آرام سے بیٹھے ہو یہاں مقامی پولیس والے ان برف زاروں میں آ چکے ہیں اور کسی بھی وقت یہاں ریڈ کر سکتے ہیں۔'' میں نے سخت لہجے میں کہا۔

''مس فکر نہ کریں ہم ہوشیار ہیں۔'' موگا چا نے کہا۔

''اوکے ہوشیار رہنا ہے کیونکہ یہ میڈم کا حکم ہے۔'' میں نے کہا تو انہوں نے سر ہلا دیا۔ ویسے اگر مجھے کنفرم معلوم ہوتا کہ کمشنر جیکوف اپنی ٹیم ممبران کے ساتھ یہاں کا رخ کر چکا ہے جو کہ آپ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ یہاں آپ کے ساتھ آیا ہے اور اس کا ٹارگٹ مجھے ان انسانی درندوں سے چھڑوانہ اور ان خطرناک لوگوں کا پکڑوانا یا خاتمہ کرنا اور یہاں سائبیریا سے اغوا کی گئی نوجوان بچیوں کو بازیاب کروانہ ہے تو میں ان کو ہوشیار ہونے کا نہ کہتی۔ اب میں اس دہانے سے بھی باہر نکلنے لگی۔

''مس مہ جبیں اب تو شام ہونے لگی ہے یہیں رات بسر کر لیں۔'' فینا نے کہا۔ فینا میں ایک شکاری ہوں اور شکاری اپنا دفاع کرنا جانتا ہے۔'' میں نے اس کی طرف دیکھ کر کہا تو اس نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ اب میں یہاں سے باہر نکلی اور میڈم شیبا والے دہانے کی طرف بڑھنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ مجھے راٹر کی آواز سنائی دی تو میں نے ٹھٹھک کر اسے دیکھا۔

''تم یہاں اتنی کڑاکے کی سردی میں کھلی جگہ باہر کیا کر رہے ہو۔'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''مس مہ جبیں مجھے آپ کو ایک خوشخبری سنانی ہے اور میں دل میں دعا کر رہا تھا کہ مجھے آپ اکیلی مل جائیں۔'' راٹر نے اپنے چہرے سے مفلر ہٹاتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر مکروہ سی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

''کیا مطلب تم مجھے کونسی خوشخبری سنانا چاہتے ہو۔'' میں نے حیرانگی سے پوچھا۔

''مس آپ آئیں میرے ساتھ یہاں ایک دہانہ ہے جہاں سردی کم ہے اور وہاں میں نے اپنا ٹھکانا بنا رکھا ہے اور اپنا خیمہ اور کھانے پینے کا سامان بھی رکھا ہوا ہے۔'' راٹر نے کہا۔

''لیکن کیوں تم ان سب سے الگ کیوں ہو اور یہ الگ رہنے کا کیا مطلب ہوا۔'' میں نے حیرت کی شدت سے پوچھا۔

''مس مجھے آپ کی بہادری اور سچائی پسند ہے اور میں خود یہاں سے اس تنظیم سے جان چھڑوانا چاہتا ہوں اور میں نے بڑی کوشش کے بعد میڈم شیبا کا وہ اہم فائل جس میں تنظیم کے لوگوں کے کوائف ہیں بڑی مشکل سے حاصل کر لیے ہیں اور وہ ڈائری بھی حاصل کر لی ہے جس میں میڈم کے دنیا کے دیگر ملکوں کے کارندوں کی رپوٹ اور ان کے نام اور ٹھکانے وغیرہ کی مکمل لسٹ ہے۔'' راٹر نے کہا تو میں حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

''مس آپ ایک شکاری اور اچھی فائیٹر ہیں مجھ پر اعتبار کریں میں آپ کو دونوں چیزیں وہ اہم فائل اور ڈائری دکھاتا ہوں اور زیادہ دیر مت کریں کیونکہ یہ جگہ ہماری اس طرح کی باتیں کرنے والی نہیں ہے ہماری باتیں سنی بھی جاسکتی ہیں۔'' راٹر نے تشویش سے کہا۔

''ٹھیک ہے چلو کہاں ہے تمہارا خفیہ ٹھکانا۔'' میں نے اعتماد سے کہا۔ کیونکہ مجھے اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ تھا کہ اگر تنہائی میں اس نے مجھ سے دست درازی کرنے کی کوشش کی تو میں اسے وہ سبق سکھاؤں گی کہ یاد کرے گا اس کے علاوہ مجھے یہ بھی تجسس تھا کہ کیا واقعی اس شیطان نے اتنی اہم فائلیں حاصل کر لیں تھیں۔

''چلیں میرے پیچھے چلی آئیں۔'' راٹر نے کہا۔ ہم دونوں برف زار پہاڑوں میں آگے بڑھنے لگے اور اب اندھیرا چھانے لگا تھا۔ کچھ دیر بعد ہم دونوں واقعی ایک چھپے ہوئے دہانے میں تھے اور غور کرنے سے اس معلوم ہوتا جو معلوم نہیں اس شیطان نے کیسے ڈھونڈ لیا تھا۔

''ویسے مجھے تم پر حیرت ہوتی ہے کہ تم میڈم شیبا کے اتنے اہم بندے ہو کر اس سے کیسے غداری کر سکتے ہو۔'' میں نے حیرت کے ساتھ کرخت لہجے میں بھی کہا۔

''مس آپ خود اس دلدل سے نکلناں چاہتی ہیں اور ایک دفعہ تنظیم کو خطرے میں بھی ڈال چکی ہیں لیکن یہ میڈم شیبا اور تنظم کے ممبران کی خوش نصیبی ہے کہ وہ افسر راشی اور دولت کا غلام

نکلا۔'' راٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو اب کیا چاہتے ہو۔''میں نے پوچھا۔

''مس وہ فائل اور ڈائری تو میں آپ کو دے دوں گا لیکن آپ کو میرے ساتھ اکٹھے فرار ہونا ہوگا کیونکہ آپ جیسی بہادر لڑکی کے ساتھ پر ہی میں تنظیم سے غداری کر کے یہاں سے فرار ہوسکتا ہوں۔'' راٹر نے اپنے چہرے پر معصومیت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے مجھے وہ فائل اور ڈائری دکھاؤ اس کا فیصلہ بعد میں ہوگا۔'' میں نے کہا۔ راٹر نے اس دہانے میں اپنا خیمہ اور یہاں واقعی کھانے پینے کا سامان بھی اکٹھا کر رکھا تھا اور کچھ اسلحہ بھی اس خیمے میں موجود تھا۔ اب راٹر اٹھا اور اپنے گرم بستر کے نیچے سے ایک فائل اور ایک ڈائری نکال لایا فائل کا کور سرخ رنگ کا تھا اور ڈائری کالے رنگ کی تھی اور دونوں چیزیں مسکراتے ہوئے اور ادب کے ساتھ میرے حوالے کر دیں۔ میں نے چونکتے ہوئے فائل کو کھولا تو واقعی اس فائل میں ایسے کاغذات تھے جس میں تنظیم کے سب ممبران کے کوائف ان کے سائن تنظیم سے وفاداری کا حوالہ تھا اور اس فائل میں میرے بھی دو کاغذ موجود تھے جس میں ایک میں تنظیم سے وفاداری کا حلف نامہ تھا اور دوسرے کاغذ میں میڈم شیبا نے یہ لکھا تھا کہ اگر میں مرجاتی ہوں تو میرے مرنے کے بعد ان کی مادام اور لیڈر مس مہ جبیں ہوگی اور تنظیم اس کے حکم پر کام کرے گا۔ مجھے شدید حیرت ہوئی کہ میڈم شیبا میری صلاحیتوں کی بنا کر مجھ پر اتنی زیادہ مہربان ہوجائے گی اور مجھ سے محبت کرنے لگے گی کہ مجھے اتنا بڑا عہدہ دے گی اور اس اہم کاغذ میں اس نے اپنے تمام ممبران کے حلف نامے اور سائن لے لیے تھے اس لیے تو تنظیم کا ہر ممبر میرا احترام کر رہا تھا۔

''حیرت ہے میں میڈم کے ساتھ ایک بار غداری بھی کر چکی ہوں پھر بھی میڈم نے مجھے یہ اعزاز بخشا ہے۔'' میں نے حیرت سے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

مس اس کی دو وجہ ہیں وہ میں آپ کو بتاتا ہوں پہلی بات یہ ہے کہ میڈم واقعی آپ سے بے حد متاثر ہوئی ہیں اور خود آپ کی آبرو کی حفاظت کر رہی ہیں کیونکہ ان کو آپ سے سچی محبت ہوگئی

ہے اور وہ اس کا اظہار تنظیم کے رکن سے کر چکی ہیں کہ میں شیرنی جیسی لڑکی مہ جبیں کو اپنی بیٹی سمجھتی ہوں۔ اس ایک وجہ آپ کی پاکدامنی اور اپنی آبرو کے لیے آپ واقعی کسی شیرنی کی طرح اپنے شکار کرنے والے کو چیر پھاڑنے کی صلاحیت رکھتی ہیں دوسرا آپ جیسی بے پناہ حسین اور بہادر شکاری اور سخت رویہ پن میڈم کو اچھا لگا ہے۔ حالانکہ ہونا یہ چاہیے تھا کہ جس طرح میکازو، فینا اور سومی تنظیم کی رکن بنی تھیں میڈم نے سختی سے ان کو عیش پرستی اور تنظیم کے مرد ممبران کا دل خوش ہونے کا حکم دیا تھا اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایسا کرنے پر مجبور ہوئیں پھر خود ہی عیش پرستی کی عادی بن گئیں لیکن آپ جیسی بے پناہ حسین اور بھرپور بدن کی جوان بظاہر دھان پان والی لڑکی نے میڈم کو کچھ ایسا متاثر کیا کہ وہ کرخت اور عیش کی دلدادہ میڈم خود آپ کی آبرو کی حفاظت کرتی ہیں۔'' راٹر نے مسکراتے ہوئے تفصیل سے کہا اور انگیٹھی میں پہلے سے ہی اس نے آگ جلائی ہوئی تھی اور یہ کافی بنانے لگا۔

''مادام آپ اس خوفناک سردی میں کافی پینا تو پسند کریں گی۔'' راٹر نے کہا۔

''ہاں ابھی کچھ دیر پہلے کافی پی تو ہے لیکن پھر بھی اتنی خوفناک سردی میں اس کی کمی دوبارہ محسوس ہو رہی ہے لیکن مجھے تمہاری سمجھ نہیں آ رہی کہ تم آخر تنظیم سے غداری کس لیے کر رہے ہو اور ضروری تو نہیں کہ ایک بار میں نے تنظیم سے غداری کرنے کی کوشش کی تھی اور اب دوبارہ ایسا کروں گی۔'' میں نے چونک کر اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

''مس میں نے خود آپ کو دعائیں کرتے اور کچھ کلمات پڑھتے جو آپ غالباً اپنے مذہب کے مطابق کچھ پڑھتی ہیں اکثر پڑھتے دیکھا ہے اور مجھے آپ کے چہرے پر ایک تقدس اور خود پر اعتماد نظر آیا ہے اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ میڈم شیبا کے مرنے کے بعد بھی آپ تنظیم کی لیڈر بننے کے بجائے اس پر لعنت بھیجناں پسند کریں گی کیونکہ اس تنظیم کا کام ہی اتنا گھناؤنا ہے۔ راٹر نے بدستور کافی تیار کرنے کا اہتمام کرتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا تو اس کے اعتماد پر میرے چہرے پر پہلی بار ان شیطانوں کے درمیان رہتے ہوئے مسکراہٹ رینگ گئی۔

''بہت خوب راٹر مجھے تمہارے تنظیم سے الگ ہونے اور اس گھناؤنے کام سے دور بھاگنے پر خوشی ہورہی ہے۔''میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''مادام اب تمہارا کیا ارادہ ہے۔''راٹر نے پوچھا۔میں نے تم سب کو کتنی بار کہا ہے کہ مجھے مادام نہیں صرف مس مہ جبیں کے نام سے پکاڑہ جائے ۔میں نے خشک لہجے میں کہا۔،،اوہ معزرت چاہتا ہوں مس مہ جبیں۔راٹر نے فوراً کہا۔

''راٹر اگر تم واقعی اس گھناؤنے کام سے دور ہونا چاہتے ہو اور مخلص ہو تو میں بھی تمہارا ساتھ ضرور دوں گی واقعی مجھے اس گھٹیا تنظیم کی لیڈر بننے کا کوئی شوق نہیں ہے۔''میں نے اس بار کرختگی کے بجائے نرم لہجے میں کہا اور فائل کا مطالعہ کرنے لگی اور چونک گئی کیونکہ اس فائل میں ایک اور کاغذ مجھے نظر آیا جس کے مطابق میڈم شیبا نے لکھا تھا کہ اس کے مرنے کے بعد تنظیم کا سب سے سینئیر ممبر راٹر ہی تنظیم کا سربراہ تھا۔

''واہ راٹر تم واقعی اچھا فیصلہ کیا ہے اور اگر میڈم شیبا مرجاتی ہے اور میرا پتہ بھی صاف ہو جاتا ہے تو تم آرام سے اس بڑی تنظیم کے لیڈر بن سکتے ہو لیکن پھر بھی تم نے اس تنظیم کو چھوڑنے کا فیصلہ کیا ہے۔''میں نے تحسین آمیز نگاہوں سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''مس یہ آپ جیسی پاکیزہ سوچ والی اور پختہ ارادے والی لڑکی کی وجہ سے ہوا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر آپ میرا ساتھ دیں تو میں اس گندی دلدل سے نکل سکتا ہوں۔''راٹر نے شفیق انداز میں مسکراتے ہوئے کہا اور مجھے اس شیطان سے محتاط ہونا چاہیے تھا کیونکہ مجھے میڈم شیبا بھی اس شیطان سے محتاط ہونے کا کہہ چکی تھی ۔میں نے اس فائل سے اپنے حوالے کے دونوں کاغذات نکال لیے اور اپنے پاس رکھ لیے اور راٹر والے کاغذات رہنے دیے اور فائل کو میں دیکھ چکی تھی اس میں سوائے میرے حوالے کے یہی دو کاغذوں کے اور کچھ نہیں تھا اس لیے فائل بند کردی اور اپنے دونوں کاغذ فوراً ہی دہکتی ہوئی انگیٹھی میں ڈال دیا اور کاغذ فوراً جل گئے جس پر راٹر جیسے شیطان نے کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا۔

''مس یہ کافی پئیں تا کہ شدید سردی میں اپنے جسم کو حرارت پہنچا سکیں۔'' راٹر نے فائل کو اٹھا کر ایک طرف رکھتے ہوئے کہا البتہ ڈائری میں نے اپنے کوٹ کی جیب میں رکھ لی اس پر بھی راٹر نے کچھ نہیں کہا تھا۔

''شکریہ راٹر مجھے تمہارے جذبے اور اس گھٹیا کام سے دور ہونے کے اظہار پر خوشی ہے۔ میں نے اس کے ہاتھ سے مگ لیتے ہوئے کہا اور کافی پینے لگی لیکن جس طرح فائل کو اٹھا کر اس نے ایک طرف کیا تھا میں قدرے چونک گئی۔ میں نے ابھی کافی کے دو گھونٹ پیئے تھے لیکن اب میں مگ سے ہونٹ لگا کر صرف کافی پینے کی اداکاری کرنے لگی اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی جیسے مجھے اس کے نیک جذبے پر خوشی ہو رہی ہے۔ راٹر بار بار میرے حسین چہرے پر دیکھنے لگا تھا اور اب اس کی آنکھوں میں مجھے قدرے حیرت اور مکمل طور پر شیطانیت نظر آ رہی تھی جس سے میں اور محتاط ہو گئی اور کافی کا مگ تو ایک طرف نہ رکھا بلکہ اسے پینے کی مزید اداکاری کرتی رہی۔

''راٹر مجھے یہ بتاؤ کہ یہ تمہاری میڈم تم سے الگ تھلگ کیوں رہتی ہے یعنی سوتی ہے۔'' میں نے اپنے وہی تجسس کی وجہ سے پوچھا۔

''مس مہ جبیں میڈم گو کہ ہماری لیڈر ہے لیکن وہ کرخت ہونے کے ساتھ بہت شکی اور وہمی بھی ہے اور اپنی تنظیم کے رکن سے بھی ڈرتی ہے کہ ان میں سے کوئی اس کا پتہ ہی نہ کاٹ دے لیکن آپ جیسی صاف گو اور شیرنی جیسی بہادر لڑکی پر وہ اعتبار کرتی ہے اور آپ کو بے حد پسند کرنے لگی ہے۔ دراصل سوائے آپ کو چھوڑ کر ہم سب ہی اس کی نظر میں گھٹیا اور شیطان پرست ہیں اور کسی بھی وقت اپنے مطلب کی خاطر اس کا خون بھی کر سکتے ہیں اس لیے وہ محتاط رہتی ہے۔'' راٹر نے کہا تو میں مجھے اس کی بات پر وزن نظر آیا اور میں نے سر ہلا دیا۔

اچانک میرا سر چکرانے لگا غالباً اس خبیث نے فائل کے مطالعے کے دوران مجھ سے نظر بچا کر میرے مگ میں کوئی نشہ آور چیز ملا دی تھی اور صرف دو گھونٹ پینے سے ہی اس کا اثر شروع ہو گیا تھا اور میرے ہاتھ سے مگ نیچے گرا۔ میں اپنے سر کو تیزی سے جھٹکنے لگی لیکن کچھ حد تک نشہ میرے

دماغ پر طاری ہو چکا تھا اور میں نیچے گری۔اسی دوران تیزی سے یہ شیطان اٹھا اور میرے دونوں ہاتھ پیچھے سے پکڑ کر رسی باندھ دیے جو اس نے اپنے بستر میں ہی گرم لحاف کے نیچے چھپا کر رکھی تھی۔اس سے پہلے کہ میں ہوشیار ہوتی اور چونکہ میرے سر میں شدید چکر تھا اور سنبھلنے سے پہلے ہی اس نے مجھے باندھ دیا تھا۔دراصل یہ خبیث اور شیطان یہ سمجھ رہا تھا کہ میں نے کافی کو بہت مقدار میں پی لیا ہے اور اس کے اثر سے کافی دیر تک نہ سنبھل سکوں گی اور یہ اپنی من مانی کر سکے گا۔میں نے اپنے سر کو ایک دفعہ پھر پوری قوت سے جھٹکا جس سے میرا سوتا ہوا دماغ جاگ گیا کیونکہ صرف دو گھونٹ پینے سے کچھ دیر کے لیے میرا دماغ سن تو ہوا تھا لیکن اب دوبارہ جاگ گیا تھا۔

''راٹر کتے انسان یہ تم نے کیا کر دیا کھولو میرے ہاتھ۔''میں نے غصے سے کہا۔

''بکواس بند کر لڑکی تم نے ایمزون کے جنگلوں میں میرے ساتھ اور تنظیم کے مستقبل کے لیڈر کے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا اور مجھ پر حملہ کیا تھا اور اب صبح کو تمہاری لاش ہی اس چھپے ہوئے دہانے میں پڑی ہوگی اور اب مجھے میڈم شیبا کا پتہ بھی صاف کرنا ہے جس نے تم جیسی غدار کو زندہ چھوڑ دیا اور مجھ جیسے سینئیر ممبر پر حملہ کرنے والی لڑکی کو معاف کر دیا تھا۔''راٹر نے شیطانی قہقے لگاتے ہوئے کہا۔

''اچھا تو تم نے یہ سب جال مجھے پھنسانے اور بدلہ لینے کے لیے کیا تھا لیکن یہ تم بھول رہے ہو کہ میڈم شیبا نے مجھے تمہارا اسیکنڈ باس بنایا ہوا ہے۔''میں نے کرخت لہجے میں کہا۔

''ہاں ایسا ہی ہے لیکن اب تم میرے لیے حقیر کینچوے سے بھی بدتر ہو اور کچھ نہیں کر سکتی تم زندہ بچو گی تو ہماری لیڈر کہلاؤ گی ویسے مجھے حیرت ہے کہ تم ابھی تک بے ہوش کیوں نہیں ہوئی۔''راٹر نے شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا اور مجھ سے پوچھا۔

''میں تم جیسے شیطان کو سمجھ گئی تھی اس لیے بس دو گھونٹ ہی لیے اور اب تم شرافت سے میری رسیوں کو کھولتے ہو یا مجھے کچھ کرنا پڑے گا۔''میں نے غصے سے کہا۔

''تم اب کچھ نہیں کر سکتی اور اب یہ شیرنی کی طرح دہانہ بند کرو اور میری منت کرو کیونکہ اب تم

میرے رحم وکرم پر ہو۔‘‘ راٹر نے شیطانی انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

’’میں ایک شکاری اور تم جیسے کتوں کے لیے واقعی ایک شیرنی ہوں اور تم جیسے خبیث کا شکار نہیں بن سکتی اور اب تیار ہو جاؤ۔‘‘ میں نے غصے سے کہا اور اس سے پہلے کہ راٹر اپنے شیطانی مقصد کے لیے اپنی دست درازی شروع کرتا میں نیچے لیٹے بیٹھے ہونے کے باوجود جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی تو راٹر چونک گیا۔ راٹر مجھے دھکا دینے کے لیے آگے بڑھا لیکن میں نے اچھل کر پوری قوت سے دونوں پاؤں ملا کر اس زور سے اس کے سینے پر وار کیا کہ اس کے منہ سے زور سے چیخ نکلی اور دھڑام سے خیمے سے ٹکرایا اور خیمے کی ڈوری ٹوٹ گئی اور یہ ڈکراتے ہوئے خیمے سے باہر جا گرا۔

’’کتی کی بچی میں تیرا خون پی جاؤں گا۔‘‘ راٹر چیختا ہوا اٹھا اور اپنی تکلیف کو برداشت کرتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

’’مجھے معلوم تھا کہ اس شیطان نے مجھے اپنے اعتماد میں لینے کے لیے میڈم شیبا کی اہم فائل اور ڈائری چرائی ہے تاکہ مجھے اپنے اعتماد میں لے کر بے ہوش کر کے اپنے شیطانی مقصد کو پورا کرنے کے بعد مجھے مار کر اپنی بے عزتی کا پورہ بدلہ لے سکے اور آج اسے اتفاق سے پورا موقع مل ہی گیا تھا حالانکہ یہاں آنے سے پہلے مجھے میڈم شیبا نے سمجھایا بھی تھا کہ اس خبیث پر کبھی اعتبار نہ کروں۔ میں جانتی تھی کہ میں بہت نازک موقعے پر کھڑی ہوں اور میری تھوری سی غفلت پر یہ شیطان مجھ پر حاوی ہو سکتا ہے اور گو کہ مجھے اپنی صلاحیتوں پر بھروسہ تو تھا لیکن ایک تو میرے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور یہ ہٹا کٹا مرد تھا اگر یہ خبیث ایک دفعہ بھی مجھے نیچے گرانے میں کامیاب ہو گیا تو پھر مجھ پر حاوی ہوتا چلا جائے گا اور میں بے بس ہوتی چلی جاؤں گی اور اس نے مجھے زندہ نہیں چھوڑنا۔

’’اس خبیث اور شیطان کو جس موقعے کی تلاش تھی اس نے مجھے میڈم شیبا کی فائل اور ڈائری دے کر اور تنظیم سے فرار کا جھوٹا جھانسہ دے کر مجھ سے فراڈ کیا تھا اپنے مقصد میں کافی حد تک کامیاب ہو گیا تھا اور اگر میں اس کافی کے چند اور گھونٹ پی لیتی تو تیز آور نشے کا زیادہ اثر میدے

میں جانے سے میرا دماغ تاریکیوں میں مکمل طور پر ڈوب سکتا تھا اور یہ تو اللہ کا مجھ پر کرم ہوا کہ میں پہلے سے ہی چونک گئی تھی اس لیے اب میں اسے سنبھلنے سے پہلے قابو کرنا چاہتی تھی۔

''اس لیے میں ایک دفعہ پھر ہوا میں اچھلی اور اتنی تیزی سے اور بھرپور انداز میں اس کے سر پر دونوں ٹانگوں کو جوڑ کر لات رسید کی جو اس کے سنبھلنے سے پہلے ہی اس کے سر پر ٹکر لگی اور یہ ایک دفعہ پھر ڈکراتے ہوئے دہانے کے پتھر سے زور سے ٹکرایا اور اس کے سر سے خون نکلنے لگا اور میں پیراٹروپنگ کے انداز میں الٹی قلابازی کھاتے ہوئے پیروں کے بل کھڑی ہوگئی۔راٹر کے منہ سے زوردار چیخ نکلی۔

''ناگن کی بچی تم نے مجھے راٹر کو دھوکا دیا اور کافی پینے کی اداکاری کرتی رہی۔'' راٹر نے چیختے ہوئے کہا اور اپنے سر کو پکڑ لیا کیونکہ سر پھٹنے سے خون بہنے لگا تھا۔اب راٹر تیزی سے دہانے سے باہر کی طرف بھاگا کیونکہ یہ سمجھ گیا تھا کہ مجھ جیسی شکاری اور ان جیسے گدھوں کے لیے خطرناک لڑکی ہاتھ بندھے ہونے کے باوجود پاؤں آزاد ہونے کی وجہ سے اس کے قابو نہیں آ ئے گی۔راٹر یہاں سے دفعہ ہو چکا تھا۔

اب میرے ہاتھ بندھے ہوئے تھے اور میں آزاد ہونا چاہتی تھی اور اس خبیث کو سبق سکھانا چاہتی تھی جو میری عزت سے کھیل کر مجھے مارنا بھی چاہتا تھا اور میڈم شیبا سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں تھی لیکن ہمدردی ضرور تھی اور میں اس کی موت کی خواں نہیں تھی لیکن مجھے سب سے پہلے خود کو آزاد کرانا تھا۔میں نے پاؤں کے ذریعے اس کے بستر پر گرم لحاف کو ایک طرف ہٹایا اور چادر کو ہٹایا تو میری آنکھیں چمک اٹھیں کیونکہ مجھے اس کے بستر میں چادر کے نیچے تیز دھار چاقو نظر آیا۔میں نیچے جھکی اور الٹا ہو کر بیٹھتے ہوئے اپنے بندھے ہاتھوں کے باوجود جھک کر چاقو اٹھا ہی لیا اور چاقو کا رخ اوپر کر کے مخصوص طریقے سے رسیوں کو کاٹنے لگی اور تیز دھار چاقو نے جلد ہی رسیوں کو کاٹ دیا۔میں نے محسوس کیا کہ دہانے کے باہر تیز ہوا اور برف کا طوفان شروع ہو چکا ہے۔

''لیکن یہاں اس دہانے میں رہنے کا تو میں تصور ہی نہیں کرسکتی تھی کیونکہ راٹر جیسا شیطان

اس دہانے کے اندر گھس کر اچانک فائر بھی جھونک سکتا تھا یا بم بھی پھینک سکتا تھا کیونکہ اس شیطان سے کوئی بعید نہیں تھا اور گو کہ میں نے اسے وقتی طور پر تو بے بس کر دیا تھا اور اس کے سر بھی پھٹ گیا تھا اور اتنی شدید سردی میں خون نکلنا ں خطرناک ہی تھا لیکن جو بھی تھا میرے لیے اچھا ہی تھا۔ میں نے فائل کو دیکھا اور اسے کھول کر سارے کاغذ اپنے گرم اوور کوٹ کی جیب میں ٹھونس دیے اور اپنے کاغذ تو میں ویسے ہی جلا چکی تھی۔ میں اب اٹھی اور دہانے سے باہر نکل آئی جہاں واقعی برف کا طوفان آیا ہوا تھا اور برف کے گولے اڑ کر میرے وجود کو لگ رہے تھے اور شدید ترین سردی ہو رہی تھی لیکن میں ہمت کر کے اور خود کو سنبھالتے ہوئے سنبھل کر آگے بڑھنے لگی اور دہانے سے اپنا کلاشنکوف اور رائفل اور تیز دھار چاقو لینا نہیں بھولی تھی۔

ویسے میں اس برف کے طوفان میں میڈم شیبا کا دہانہ یکسر بھول چکی تھی۔ میں تیز برف کے طوفان کے باوجود آگے بڑھتی جا رہی تھی کہ مجھے یہاں پہاڑ سے نیچے جاتا ہوا ایک راستہ نظر آیا تو میں تیزی سے نیچے اترنے لگی کیونکہ مجھے ایسا لگا کہ راٹر نیچے ہی کہیں گیا ہوا ہے اور مجھے اس شیطان پر بہت غصہ تھا۔ چونکہ میں یہاں کی مقامی تو نہیں تھی اس لیے ایک دفعہ برف میں گھسٹنے کے بعد نیچے گری لیکن کلاشنکوف کی نال کو برف میں گھسیر کر خود کو روک پائی۔

''شام تو مکمل طور پر ہو چکی تھی لیکن چاند کی روشنی میں برف چمک رہی تھی اور مجھے ماحول نظر آ رہا تھا۔ آگے بڑھتے ہوئے مجھے ایسا لگا جیسے کوئی ریچھ کسی مرد کو اٹھا کر اپنے کسی دہانے میں جا رہا ہے تو میں سمجھ گئی کہ ریچھ راٹر کو کسی دہانے میں اپنے بھٹ یا مسکن لے جا رہا ہے اور میں غور نہ کر سکی کہ ریچھ کسے لے جا رہا ہے اور یہ وہی مادہ ریچھ تھی جو آپ کو پہاڑ سے گرنے کے بعد نیچے پتوں میں گرنے اور زخمی ہونے کی وجہ سے آپ کو اٹھا کر اپنے بھٹ لے گئی تھی۔

''لیکن مجھے لگا تھا کہ راٹر جیسا عیار اور خطرناک انسان جلد ہی اس ریچھ کو مار کر نکل جائے گا۔ چونکہ مجھے اس خبیث پر شدید غصہ کہ اس نے مجھے بھی دھوکہ دیا ہے اور معلوم نہیں واپس اپنے ساتھیوں کے پاس جا کر میرے خلاف کیا زہر اگلے اور ہو سکتا ہے میڈم شیبا کو قتل کر دے میں اس

کا خاتمہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ یہ میرا اور میڈم شیبا کی زندگی کا پتہ کاٹ کر اپنا میدان صاف کرنا اور تنظیم کا باس بننا چاہتا تھا اور غصے کی شدت ہونے کی وجہ سے میں شیطان کو مارنے کے لیے اس مادہ ریچھ کا پیچھا کیا اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے یہ میں نے کیا کیونکہ میرے اسی فیصلے نے مجھے آپ سے ملایا ہے اور جیسے ہی مادہ ریچھ آپ کو لے کر دھانے میں گئی مجھے ایک اور نر ریچھ نظر آیا جو اچانک نمودار ہوا تھا لیکن میں ہوشیار تھی اور اس سے پہلے کہ یہ ریچھ مجھ پر حاوی ہوتا میں نے اسے مار گرایا اور اس کے تھوری دیر بعد مادہ ریچھ بھی باہر نکلی اور میری طرف بڑھی لیکن میں نے اسے بھی مار دیا اور ٹارچ اور کلاشنکوف کے سہارے اس دہانے میں گھستی چلی گئی۔

''پھر مجھے آپ نظر آئے جس کا مجھے ہرگز یقین نہیں تھا اور میں اللہ رب العزت کی عظیم اور پاک ذات کی بے حد شکر گزار ہوں کہ مجھے آپ کا ساتھ نصیب ہو گیا اور ہم اس ریچھ کے دہانے سے نکل کر یہاں اس دہانے اور بدقسمت اور اپنے شکار کا خود شکار ہونے والے شکاریوں کے خیمے پہنچے ہیں۔ یہ ہے میری آپ بیتی۔'' مہ جبیں نے طویل سانس لیتے ہوئے مجھ سے ایمزون سے بچھڑنے اور اب یہاں برف زاروں میں ملنے کے واقعات کو سنا دیا۔ میں غور سے مہ جبیں کی آپ بیتی سنتا رہا۔

''اچھا تو تم راٹر کی تلاش میں تھی جس نے تمہاری عزت سے کھیلنے کی کوشش کی تھی لیکن تم جیسی بہادر شیرنی کی وجہ سے اس بزدل گیدڑ کو بھاگناں پڑا اور میں میڈم شیبا کا بھی شکر گزار ہوں جو ایک مجرم تنظیم کی لیڈر ہونے کے باوجود تم پر مہربان رہی اور تمہیں اپنی منہ بولی بیٹی بنا لیا۔'' میں نے اس کی آپ بیتی سننے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی میڈیم شیبا کی میں بھی شکر گزار ہوں گو کہ اس نے مجھے اپنی تنظیم سے الگ نہیں کیا اور میں ان کی آلہ کار بننے پر مجبور تھی لیکن میری عزت اور عصمت ان کی وجہ سے بھی محفوظ رہی ہے کیونکہ یہ دنیا انسانی بھیڑیوں سے بھری پڑی ہے جو صرف معصوم لڑکیوں کو نوچناں اور بھنبھورنا جانتے ہیں اور اس گروہ میں تو ویسے ہی سب ہٹے کٹے بدمعاش تھے۔

''اگر میں تھوڑی کمزور پڑ جاتی تو اپنی عزت اور عصمت [redacted]ظ نہ کر سکتی لیکن میڈم شیبا کی مہربانیوں اور خود کامیاب شکاری اور اچھی فائیٹر ہونے کی وجہ سے [redacted]ظ رہی ہوں اور خاص کر اپنے والدین اور آنٹی انکل کی دعائیں اور آپ کی محنت اور دعاؤں کا اثر ہے کہ میں [redacted]ظ ہوں اور یہ اللہ پاک کا مجھ ناچیز پر بہت کرم بھی ہے اور شہباز مجھے آپ کے جانثار شکاری دوستوں اور نئے دوست کمشنر جیکوف اور اس کی بیوی سے مل کر بھی بہت خوشی ہوگی اور آپ کے شکاری دوستوں کی بیگمات سے مل کر بھی بہت خوشی ہوگی اور میں بھی آپ کو اپنی چاروں شکاری سہیلیوں اور ان کے خاوندوں سے ملواؤں گی کیونکہ مجھے یقین ہے کہ اللہ پاک کے کرم سے ہم اب مشکلات سے نکل جائیں گے اور اب ایک دوسرے سے ملنے کے بعد جدا نہیں ہونگے۔'' مہ جبیں نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا تو میں نے بھی مسکراتے ہوئے دل سے آمین کہا۔

''گو کہ ہم اس وقت ایک لحاظ سے خطرے میں ہیں کیونکہ راٹر اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا تو وہ تمہارے بارے میں غلط افواہ اور خود کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرے گا اور ویسے بھی میڈیم شیبا کی فائل اور اہم ڈائری تمہارے پاس ہے ہم ایک لحاظ سے خطرے میں ہی ہیں۔'' میں نے کہا۔

''ہاں دعا کریں آپ کے شکاری ساتھی اور خاص کر کمشنر جیکوف اور اس کے ساتھی ہمیں مل جائیں کیونکہ وہ مقامی ہیں اور سراغ رساں اور پولیس کے ہیں ان کی مدد سے اب ہم ان تمام مقامی غنڈوں اور اس خطرناک تنظیم کے ارکان کو پکڑوا دیں۔'' مہ جبیں نے کہا۔

''ویسے مہ جبیں مجھے تم پر فخر ہے اور واقعی تم حقیقت میں انسانی شیرنی ہو میں نے تم جیسی بہادر اپنے اعصاب پر قابو رکھنے والی لڑکی نہیں دیکھی کہ ہٹے کٹے غنڈوں اور خطرناک لوگوں کے بیچ میں رہتے ہوئے کسی شیرنی کی طرح ان پر حکومت کی اور وہ تم جیسی بے پناہ حسین اور بے حد پر کشش بدن والی لڑکی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنانے کے خیال کے باوجود تم سے خائف بھی رہے ہیں۔ مہ جبیں تم واقعی سپیشل ترین لڑکی ہو اور مہ جبیں بے شک میرے پانچوں شکاری دوستوں کی بیگمات بھی

کامیاب شکاری ہیں لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ تم جیسی کامیاب شکاری اور بے خوف پاکیزہ اور نڈر لڑکی میں نے نہیں دیکھی اور مہ جبیں یقین کرو خدا گواہ ہے کہ میں آج تک گناہ کے کیچڑ میں نہیں گھسا اور اسی لیے اللہ پاک نے مجھ پر یہ احسان کیا ہے کہ تم جیسی ہر لحاظ سے یکتا اور مثالی لڑکی مجھے دی ہے اور انشاللہ جب ہم دونوں شادی کے بعد ایک ہو جائیں گے تو تم میرے لیے اللہ پاک کی طرف سے ایک تحفہ اور انعام ہوگی اور مجھے تم پر ناز ہے۔'' میں نے بے اختیار جوش بھرے لہجے میں کہا تو مہ جبیں کے حسین چہرے پر شرمیلی مگر خوشیوں بھری مسکراہٹ رینگ گئی۔

''اور میری بھی خوش قسمتی ہوگی کہ مجھے آپ جیسا اچھا اور شیر بہادر اور پاکیزہ اور بلند کردار والا شریک سفر ملے گا۔'' مہ جبیں نے خوشی سے دلفریب انداز سے کہا۔

''اچھا مہ جبیں تمہیں ایک بات بتاؤں جب کمشنر جیکوف کی وجہ سے میں بال بال یقینی موت سے بچا تھا اس وقت تمہاری یاد اور تڑپ نے مجھے شاعر بنا دیا تھا کیونکہ میں نے چند رومانی قسم کے شعر بھی پڑھ رکھے ہیں اور تمہاری یاد میں شعر بھی کہے ہیں کیا تمہیں بھی شعر رومانی شعر شاعری سے کچھ دلچسپی ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں شہباز آپ شکاری ہیں میں بھی شکاری ہوں آپ کو شعر شاعری سے دلچسپی ہے تو مجھے بھی تھوڑی بہت ہے اور شاعری یاد بھی ہے۔'' مہ جبیں نے دلفریب انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''تو ٹھیک ہے ہو جائے شعر و شاعری جو صرف تمہارے لیے ہے تو عرض کیا ہے،

بھول سے اگر کوئی بھول ہوئی ہو تو بھول سمجھ کر بھول جانا، ارے بھولناں صرف بھول کو بھول کر بھی ہمیں نہ بھول جانا۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ آپ تو کمال کر دیا ہے جہاں تک بات بھولنے کی ہے میں بھول کر بھی اپنے محبوب اپنے محسن اپنے مسٹر شکاری کبھی نہیں بھول سکتی۔'' مہ جبیں نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''میری جان اب تمہاری باری ہے کچھ عرض کرو۔'' میں نے خوش دلی سے کہا۔

''شہباز جب میں آپ سے جدا ہوئی تھی اور اللہ سے آپنی سلامتی کے ساتھ آپ کی سلامتی کی

بھی دعائیں مانگا کرتی تھی اور وہاں میں نے بھی ایک شعر خود سے کہا تھا اور آپ کے پرکشش وخوبرو چہرے اور مردانہ وجاہت کو یاد کرتے ہوئے ایک شعر کہا تھا جو کچھ اس طرح ہے۔صرف ایک بار ہی سہی مجھے آپ کی نظر محبت عطا ہو جائے، میری زندگی میری چاہت اور وفا کی خوشبو آپ کے عشق میں میری جان بھی فنا ہو جائے۔'' مہ جبیں نے شرمیلے انداز میں اور محبت کے ساتھ یہ شعر سنایا۔

''ارے واہ مہ جبیں تم نے تو کمال کر دیا اور عشق اور چاہت کو اس شعر کے ذریعے یادگار بنا دیا ہے بہت خوب اور جہاں تک میری چاہت میں تم مجھ پر اپنی زندگی قربان کرنا چاہتی ہو مجھے تمہاری قربانی نہیں تمہاری زندگی عزیز ہے ورنہ تمہارے بغیر میں بھی کچھ نہیں ہوں۔'' میں نے بھرپور انداز میں کہا۔

''اچھا خیر اب آپ کی باری آپ کیا سنا رہے ہیں۔'' مہ جبیں نے اس بار خوشی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''سنو میری جان شعر کچھ اس طرح ہے۔سب نے کہا محبت ایک درد ہے، ہم نے کہا ہمیں یہ درد قبول ہے، سب نے کہا اس درد کے ساتھ جی نہیں پاؤ گے، ہم نے کہا اس درد کے ساتھ مرنا قبول ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ارے واہ آپ نے بھی چاہت اور پاکیزہ محبت کو یادگار بنا دیا ہے۔'' مہ جبیں نے دلفریب انداز میں کہا۔

''اچھا تو اب میری باری ہے سنیں شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔ممکن نہیں کہ وہ مجھے بھلا دے گا، وہ تو ہر پل ہر دم مجھے دعا دے گا، پیار دیا ہے اس کو اس قدر میں نے، کس طرح وہ کسی کو میری جگہ دے گا۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے کہا اپنا شعر مکمل کیا۔

''بہت خوب مہ جبیں واقعی تم نے جس طرح مجھ پر اعتماد کیا ہے اور مجھے اپنی چاہت دی ہے میں واقعی تمہاری جگہ کسی اور کو نہیں دے سکتا اور اس کا جواب میں اس شعر سے دوں گا اور شاعر نے

کیا خوب کہا ہے جسے میں اپنے لفظوں میں بیان کرروں کر رہا ہوں۔چمن چمن اداس ہے پھولوں میں رنگ وبونہیں،اس زندگی کا کیا مزہ جس زندگی میں مہ جبیں تونہیں۔''میں نے مسکراتے ہوئے شعرمکمل کیا۔

''ارے واہ آپ تو واقعی شاعرہیں یا پھرلگتا ہےہم دونوں کوایک دوسرے کی چاہت نے شاعر بنادیا ہے۔''مہ جبیں نے ہنستے ہوئے کہاتومیں بھی ہنس پڑا۔

''شہباز میں کوئی شاعرہ نہیں ہوں لیکن جب میں آپ سے ایمزون میں ملنے کے بعد جدا ہوئی تھی اور یہاں سائبریا پہنچی تھی تو میں نے آپ کے لیے ایک شعرخود سے کہا تھا صرف آپ کو یاد کرتے ہوئے اور وہ کچھ اس طرح ہے۔میں نے آپ کے نام سے محبت کی ہے،آپ کے احساس سے محبت کی ہے،آپ میرے پاس نہیں پھر بھی میں نے آپ کی یاد سے محبت کی ہے،کبھی آپ نے بھی مجھے یاد کیا ہوگا،میں نے ان لمحات سے محبت کی ہے۔''اس نے اپنا بھرپور زبردست شعرمکمل کیا۔

''میری مہ جبیں ایمزون کے جنگلوں میں تم سے ملنے اورتم جیسی پاکیزہ اورشرم وحیا والی بے پناہ خوبصورت اورخوبروشکاری حسینہ سے ملنے کے بعد میں نے صرف کبھی کبھارنہیں بلکہ میں نے تمہیں ہردم ہروقت یاد کیا تھا اورتم ہروقت میری آنکھوں کے سامنے ہی رہتی تھی اور میں اللہ رب العزت سے اپنی سلامتی کے ساتھ تمہاری عزت وعصمت وآبروکی سلامتی کی دعائیں مانگا کرتا تھا جوکہ میرے پاک اللہ کی عظیم ذات نے پوری کی ہیں۔''میں نے پرخلوص انداز میں کہا تو اس نے خوشی سے مجھے لفریب نگاہوں سے دیکھا اوراپنا خوشنما سر ہلا دیا۔

''اب دعا کریں میڈیم شیبا اوراس کے تمام ساتھی آپ کے نئے رشین اورمقامی دوست کمشنر جیکوف کے ہاتھوں گرفتار ہوجائیں اورآپ کے شکاری ساتھی بھی خیریت سے ہوں۔''مہ جبیں نے دعائیہ انداز میں کہا۔

''مہ جبیں ہم دونوں ہی تجربہ کارشکاری اورفائیٹربھی ہیں انشااللہ اب میں تمہیں اس خطرناک

گروہ کے چنگل میں نہیں پھنسنے دوں گا بلکہ تمہاری خاطر اپنی جان لڑا دوں گا۔‘‘ میں نے جذبات سے بھرپور لہجے میں کہا تو مہ جبیں نے بے اختیار میرے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

’’نہیں شہباز اللہ نہ کرے آپ میری خاطر اپنی جان گنوائیں مجھے آپ کی زندگی عزیز ہے ورنہ اب آپ کے بغیر میری زندگی کا کوئی فائدہ نہیں ہے آپ اپنی قربانی کی باتیں نہ کریں۔‘‘ مہ جبیں نے فوراً جذباتی لہجے میں کہا تو خوشی سے میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

’’انشااللہ ہم دونوں اللہ پاک کے کرم سے سلامت رہیں گے اور یہاں سے کامیاب واپس جائیں گے جہاں میں نے نواب صاحب اور بڑی نواب زادی صاحبہ یعنی اپنے ہونے والے ساس وسسر سے وعدہ کیا ہے اور آنٹی اور انکل سے عہد کیا ہے کہ ان کی خوبرو شکاری اور سیلانی بیٹی مہ جبیں کو سلامتی سے واپس لاؤں گا۔‘‘ میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو مہ جبیں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

’’ارے واہ نواب زادی مہ جبیں میرے دل کا شکار کرنے والی شکاری حسینہ کی حسین ہنسی نے میرے دل میں جلترنگ بجادیے ہیں۔‘‘ میں نے پھر محبت بھرے اور لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا تو مہ جبیں نے ایک دفعہ پھر شرم سے اپنی آنکھیں جھکا دیں مگر اس کے حسین چہرے پر دلفریب مسکراہٹ ضرور تھی۔

’’مہ جبیں میں نے اپنی شکاری زندگی میں بے شمار حسین ترین لڑکیاں دیکھی ہیں اور میں اپنی کوئی تعریف نہیں کر رہا لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر نوجوان اور حسین لڑکی نے مجھ پر فریختہ ہونے کی کوشش کی تھی لیکن میں خود ہی حسیناؤں کی محفل سے دور بھاگنے والا مرد تھا لیکن تمہارے ہوشربا حسن تمہاری شرافت وشرم وحیا تمہاری شیرنی کی طرح بہادری اور بے خوفی نے مجھے تمہارا دیوانہ بنا دیا ہے۔‘‘ میں نے پھر دلکش انداز مسکراتے ہوئے کہا۔

’’ہاں میرے مسٹر شکاری مجھے معلوم ہے اور ملکہ تامنی جیسی بے حد حسین نوجوان دوشیزہ کی محبت کو آپ نے ٹھکرا دیا اور اس سے آپ محبت نہیں کرتے تھے اس لیے اسے دھوکہ نہیں دیا اور مجھے دیکھنے کے بعد آپ اور میں خود بھی ایک دوسرے کے ہو کر رہ گئے تھے آپ واقعی بہت عظیم

انسان ہیں اور آپ کے ساتھ جنگل کی تنہایوں میں ایک ساتھ وقت گزارا ہے اور مجھ جیسی نوجوان اور حسین لڑکی کے ہوتے ہوئے میں نے آپ کی آنکھوں میں ایک دفعہ بھی میل یہ شیطانی ہوس نہیں دیکھی بلکہ ایک شرم دیکھی ہے اور آپ کی بلند کرداری پر میں مرمٹی ہوں۔'' مہ جبیں نے ایک دفعہ پھر اپنی آنکھیں اٹھا کر میری طرف شرمیلی اور محبت بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

''اچھا مہ جبیں یہ بتاؤ میں تو بقول تمہارے اپنی اعلیٰ کرداری کی وجہ سے پسند آیا ہوں کیا کسی اور مرد سے بھی تم متاثر ہوئی ہو جس کے اعلیٰ سوچ اور مضبوط کردار نے تمہیں متاثر کیا ہو۔'' میں نے اس سے نیا سوال کیا تو مہ جبیں نے حیرت سے مجھے دیکھا پھر کچھ سوچ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''ہاں شہباز ایک اور مرد بھی میں نے ایسا دیکھا ہے اور وہ ہے ملکہ تامنی کا ماموں زاد اور پھوپھی زاد ساڈار کیونکہ واقعی ساڈار بھی ایسا مرد تھا جو اگر چاہتا تو جب ہم دونوں ایمزون میں مشکل کا شکار تھے اور اگر وہ عیاش پرست اور کمینی فطرت کا ہوتا تو آپ کو مروا دیتا اور مجھے اپنے عیش کے لیے استعمال کرتا اور ملکہ تامنی سے شادی کرنا بھی اس کے لیے مسلہ نہیں تھا لیکن آفرین ہے ساڈار جیسے بلند کردار جیسے شخص پر کہ اس نے اپنی محبت کی قربانی یعنی تامنی کی خواہش کے پیش نظر یعنی وہ بے خود ہو کر آپ کی بھرپور مردانہ وجاہت کی وجہ سے آپ پر فریختہ ہو چکی تھی اور اپنے کزن اور جانثار سپہ سلار ا ساڈار کو چھور کر آپ سے پیار کر بیٹھی تھی۔

ملکہ تامنی واقعی پارسا لڑکی تھی اس لیے تو با قاعدہ آپ سے شادی کرنا چاہتی تھی اور اس طرح تامنی سے بے پناہ محبت کرنے کی وجہ سے ساڈار جیسا بلند کردار مرد اپنے ارمانوں کا خون کرنے پر تیار ہو گیا تھا کہ اس کی محبت بس تامنی کو ہر طریقے کی خوشی ملے اور ایک وحشی اور اجڈ قبیلے کا سپہ سلار ہونے کے باوجود اس کی آنکھوں میں شیطانی ہوس نہیں دیکھی لیکن جب میں ان کی قیدی بنی تو ساڈار کو اپنی محبت ملکہ تامنی کے پانے کی کچھ امید پیدا ہوئی۔ساڈار نے ہم دونوں کو ایک دوسرے سے ملوانے کے موقے پیدا کیے جس سے ہم دونوں کی محبت میں چنگاری پیدا ہوئی اور آپ ملکہ

تامنی سے بغاوت کر کے میری خاطر کنویں میں گرے تھے خیر بات سا ڈار کی ہو رہی تھی وہ واقعی عظیم انسان ہے اور میری دعا ہے کہ وہ اپنی ملکہ تامنی کے ساتھ ہمیشہ خوش رہے لیکن آپ بتائیں کہ کیا میرے علاوہ آپ بھی کسی لڑکی سے متاثر ہوئے ہیں۔'' مہ جبیں نے ٹھہرے ہوئے لہجے میں کہا اور مجھ سے پوچھا۔

''ہاں مہ جبیں میں تمہارے بعد اگر کسی اور حسین لڑکی سے متاثر ہوا ہوں تو وہ مادام جوزفین ہے گو کہ اس نے تمہیں مجھ سے جدا کرنے کا بھرپور پلان بنایا تھا اور واقعی مجھے ایسا لگا تھا کہ یہ سب اتفاق ہے اور اس میں مادام جوزفین کا قصور نہیں ہے لیکن محبت اور جنگ میں سب کچھ جائز ہونے کے مصداق وہ بے پناہ حسین امریکی لڑکی عیاش پرست ہونے کے باوجود اپنے وجود کو اپنی ہستی کو مٹاتے ہوئے مجھ پر مر مٹی تھی اور خود کو بالکل بدل کر رکھ دیا تھا۔ گو کہ مجھے اس سے کوئی پیار نہیں تھا لیکن تمہارے جانے کے بعد وہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ طاقت کے بل بوتے پر وہ مجھ سے زبردستی بھی اپنا پہلو گرم کر سکتی تھی کیونکہ وہ عیاش پرست اور خوبرو مردوں کی رسیا تھی اور میری مردانہ وجاہت نے اس کے ہوس کو ابھارا تھا لیکن وہ بے حد حسین ہونے اور سخت گیر مادام ہونے کے باوجود مجھ سے سچا پیار کرنے لگی تھی اور اپنی ذات کو مٹا کر رکھ دیا تھا اور گو کہ وہ مر چکی ہے ورنہ مجھے اس حسین امریکی لڑکی نے کافی متاثر کیا تھا۔ میں نے مادام جوزفین کو یاد کرتے ہوئے بے خیالی میں گہری سوچ میں ڈوبتے ہوئے مادام جوزفین کی بھرپور تعریف کرتے ہوئے کہا۔''

''بس بس میں جانتی ہوں وہ کتنی حسین تھی، چڑیل تھی وہ کمینی چڑیل جس نے میرے شہباز کو مجھ سے چھیننے کے لیے گہری چال چلی تھی اور کاش وہ زندہ ہوتی اور میرے سامنے آتی تو میں اس ڈائن کا منہ نوچ لیتی، ہنہ! بڑی آئی بے پناہ حسین امریکی لڑکی۔'' مہ جبیں نے میرے منہ سے مادام جوزفین کی اتنی تعریف سنتے ہوئے ناراض لہجے میں کہا اور ہنکارہ بھرتے ہوئے مجھے روٹھی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی تو مجھے اپنے دوست صالح کی بات یاد آ گئی تھی کہ اس نے ایک دفعہ کہا تھا کہ عورت ذات اپنے مرد کے لیے ہر قربانی دینے کو تیار ہوتی ہے لیکن اپنے چاہنے والے مرد

کی زندگی میں کسی اور عورت کا وجود برداشت نہیں کرسکتی اور صالح کی بات کو یاد کر کے میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور میں شرارت کے موڈ میں آ گیا۔

’’مہ جبیں بس کیا کروں محبت کی نہیں جاتی بلکہ بس ہو جاتی ہے اور مجھے بھی اس بے پناہ قاتل نظر حسین امریکی لڑکی سے محبت ہوگئی تھی اور محبت ہو جانا تو کسی کے اختیار میں نہیں ہے۔‘‘ میں نے شرارت سے مگر لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا تو مہ جبیں غور سے مجھے دیکھنے لگی پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی اور اس ذہین لڑکی نے میری شرارت کو سمجھ لیا تھا۔

’’ہاں آپ سچ کہتے ہیں محبت تو اندھی ہوتی ہے اور آپ بے خود ہو کر مادام جوزفین جیسی حسین ناگن کی محبت میں گرفتار ہو گئے تھے اب کیا، کیا جا سکتا ہے۔‘‘ مہ جبیں نے بھی شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی بات پر خود ہی ہنس پڑی تو میں بھی ہنسنے لگا۔

’’مہ جبیں میں کچھ حد تک مادام جوزفین سے متاثر ضرور ہوا تھا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ میرے دل میں تمہاری محبت ختم ہوگئی تھی اگر ایسا ہوتا تو میں یہاں تمہارے لیے سائبریا میں مشکل کا شکار ہونے نہ آتا۔ مہ جبیں، میری زندگی میری تو سانسیں تمہاری دھڑکنوں میں چلتی ہیں میں تمہارے بغیر ادھورا ہوں اور تمہارے لیے تڑپتا رہا ہوں اور تمہیں یاد کرتا رہا ہوں اب موت ہی مجھے تم سے جدا کر سکتی ہے تمہارا دلہا بننے اور تمہیں اپنی دلہن بنانے پر مجھے فخر ہوگا ناز ہوگا۔‘‘ میں نے جذباتی لہجے میں اس کے نرم و ملائم نازک حنائی ہاتھوں کو اپنے سخت اور مضبوط ہاتھوں میں لیتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا تو مہ جبیں کی حسین آنکھوں میں میری بات سن کر خوشی سے آنسو نکل آئے اور یہ مجھے شرماتے لجاتے لیکن محبت پاش نظروں سے دیکھنی لگی۔

’’ویسے اگر آپ مادام جوزفین کے بجائے ملکہ تامنی کی جتنی تعریف کرتے تو مجھے اتنا برا نہ لگتا۔‘‘ مہ جبیں نے کہا۔

’’وہ کیسے۔ میں نے حیران ہو کر پوچھا۔‘‘

’’پہلی بات تو یہ ہے کہ ملکہ تامنی واقعی پاکدامن تھی اور آپ سے باقاعدہ شادی کرنا چاہتی تھی

لیکن جب ہم دونوں آپس میں ملے تو ایک دوسرے کو دیکھنے کے بعد ایک دوسرے کے دل میں بس گئے اور جہاں تک ملکہ تامنی اور ساڈار کی بات ہے تو یہ ملکہ تامنی کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ جب ہم دونوں مگر مچھ والے کنویں اور بھٹ سے جھیل کے ذریے کامیابی سے باہر نکلے تھے مگر پھر ملکہ تامنی اور ساڈار کے قیدی بن گئے تھے۔ لیکن باوجود غصے کے ملکہ تامنی نے آپکو اور مجھے بھی جنگلوں سے نکلنے کا موقع دے دیا تھا اور بعد میں ساڈار کی مہربانیوں سے وہاں سے نکل گئے تھے اس کے برعکس اس منحوس مادام جوزفین نے مجھے میرے محبوب میرے شہباز میرے مسٹر شکاری سے مجھے چھیننے کی کوشش کی تھی اور مجھے ایمزون کے خطرناک اور تاریک جنگلوں میں اپنی طرف سے مرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا خیر اسے اپنے کیے کی سزا قدرت نے سزا دے دی لیکن اب جو سب سے اہم بات ہے وہ یہ کہ اب تو وہ وحشیوں کی حسین ترین ملکہ اپنے ساڈار کی امانت ہو چکی ہے اس لیے مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے۔'' مہ جبیں نے کہا اور آخری بات شوخی سے ہنستے ہوئے کہا تو میں بھی ہنس پڑا۔

''انشااللہ میری شکاری حسینہ میری مہ جبیں بھی اللہ پاک کے خاص کرم سے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے جلد ہی میری امانت بن جائے گی۔'' میں نے شوخی سے کہا تو اس کے چہرے پر شرم وحیا کی سرخیاں پھر دوڑ گئیں لیکن مہ جبیں نے سر جھکاتے ہوئے آمین کہا۔ مہ جبیں کا یہی شرمانا لجانا اور میری رومانی باتوں سے اس کے حسین چہرے پر شرم کی سرخیاں آنا یہ مجھے اچھا لگ رہا تھا۔

''شہباز میرے مسٹر شکاری یہ سب آپ کی پاکیزہ سوچ سچی لگن اور صاف نیت کا اثر ہے اس لیے تو اللہ رب العزت نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ہم دونوں پر کرم کیا ہے اور ہماری دعاؤں کو قبول کیا ہے اور جس طرح انکل کی دعائیں اور خاص کر آنٹی کا آپ کے سائبیریا کے سفر سے پہلے آپ پر درود پاک پڑھ پڑھ کر پھونکا اسی کا اثر ہے کہ ہم ایک دوسرے سے مل پائیں ہیں۔'' مہ جبیں نے دلکش انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''مہ جبیں میں نے ایمزون کے جنگلوں میں بھی اور اب بھی تمہیں مستقل سر پر سکارف اوڑھے دیکھ رہا ہوں کیا وجہ تم سکارف نہیں اتارتی ہوتی اپنے سر سے۔'' میں نے حیرت سے پوچھا۔

''شہباز میں سکارف اتارتی ہوتی ہوں لیکن میں نے سکارف اپنی شکاری دوستوں کے خاوندوں کے سامنے نہیں اتارے کیونکہ مجھے اچھا نہیں لگتا ہاں البتہ سونے یعنی آرام کے دوران خیموں میں صرف میری شکاری دوست ہوتی تھیں ان کے سامنے سکارف اتار دیتی تھی اور میڈم شیبا کے ساتھ سوتی تھی اور ہم دونوں ہی ہوتے تھے وہاں بھی سکارف اتار دیتی تھی اور شہباز خاص کر میری بہادری اور ہمت اور دوسروں کے سامنے سر ڈھانپنے کی وجہ سے میڈم شیبا مجھے پسند کرنے لگی تھی اور اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ایک خطرناک عورت کے دل میں بھی میری محبت پیدا کر دی تھی اور وہ سنگدل عورت میری عزت لٹانے کے بجائے خود میری عزت کی حفاظت کرتی تھی جو کہ صرف میرے اللہ پاک کا خاص کرم ہے کہ انسانی درندوں کے درمیان رہ کر بھی میری عزت وآبرم اب تک ط ہی رہی ہے۔'' مہ جبیں نے تفصیل سے کہا۔

''مہ جبیں یہ خیمہ نیم گرم ہے اور یہاں ہم نے آگ بھی جلائی ہوئی ہے جس سے یہاں کافی گرمائش ہے اس لیے بلا جھجک ہو کر اپنے سر سے سکارف اتار دو کیونکہ میں غیر نہیں مجھے اپنا ہی سمجھو۔'' میں نے شوخی سے مسکراتے ہوئے کہا۔

''منہ دھو کر رکھیں ابھی ہمارا نکاح نہیں ہوا اور آپ میرے خاوند نہیں بنے جو آپ کے سامنے سر ننگا کر کے بیٹھ جاؤں۔'' مہ جبیں نے بھی شوخی سے مسکرا کر کہا۔

''چلو کوئی بات نہیں انشاللہ ہماری جلد ہی شادی ہو جائے گی پھر میں اپنے ہاتھوں سے اپنی چاہت اپنی زندگی اپنی شریک حیات مہ جبیں کے سر سے سکارف اتاروں گا اور بلکہ سکارف کیا۔'' میں نے شرارت سے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی بات ادھوری چھوڑ دی۔

''بہت بدمعاش ہو گئے ہیں آپ۔'' مہ جبیں نے کہا اور میری شرارت بھری ادھوری بات سن

کر اس کے حسین چہرے پر شرم وحیا کی سرخیاں دور گئی اور مجھے حیرت سے اور شرم سے دیکھنے لگی تھی۔

''ہاں مہ جبیں میں بدمعاش تو ہو گیا ہوں لیکن خدا گواہ ہے کہ میری یہ بدمعاشیاں صرف میری کائنات تک محدود ہیں اور میری کائنات تو صرف میری غزالی آنکھوں والی میری شکاری حسینہ ہی ہے۔'' میں نے اس بار لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا تو مہ جبیں کے چہرے پر خوشی کے آثار نمودار ہو گئے۔

''تھوڑا صبر کریں انشا اللہ میں آپ کی دلہن بننے کے بعد آپ کی ہی امانت ہونگی اور آپ کی ہی خدمت کرنا میرا اشعار اور میرا فخر ہو گا۔'' مہ جبیں نے شرمیلے انداز میں لیکن محبت بھرے لہجے میں کہا۔

''اب صبح ہو چکی ہے اور ہم دونوں کو ایک دوسرے اپنے بارے میں ایک دوسرے سے بچھڑنے کے بعد سے اب تک کے واقعات بتا دیے ہیں جس سے کافی دیر ہوئی ہے اور شہباز مجھے بھی اور آپ کو بھی نیند تو آ رہی ہے لیکن ہمیں اب باہر نکلناں چاہیے اور کوشش کے ساتھ دعا کرنی چاہیے کہ ہمیں آپ کے شکاری دوست اور جیکوف اور اس کے ساتھی مل جائیں تا کہ ان کی مدد سے اس خطرناک گروہ اور غدار مقامی غنڈوں کو پکڑا جا سکے۔'' مہ جبیں نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا۔

اب ہم دونوں نے اپنے گرم مفلر اچھی طرح لپیٹے اور خیمے سے باہر نکل کر اسے ڈوری سے بند کر دیا اور جیسے ہی دہانے سے باہر نکلے ہمیں دو قوی ہیکل اور سرخ انگارہ آنکھوں والے قوی ہیکل بھیڑیے نظر آئے جو غراتے ہوے لپک کر ہماری طرف جمپ لگا چکے تھے۔ چونکہ ہم دونوں ہی شکاری تھے اور جانتے تھے کہ یہاں ایک لمحے کی غفلت سے ہی یہ خونخوار بھیریے ہماری گردنوں میں اپنے آڑی نما دانت گاڑ کر اسے ادھیڑ دیں گے اس لیے ہم دونوں ہی تیزی سے نیچے ہو گئے تھے اور اتنی برق رفتاری سے اپنا دفاع کیا تھا کہ پلک جھپکنے کی دیر ہونے پر بھی یہ بھیریے ہماری گردنوں میں اپنے دانت گاڑھ چکے ہوتے۔

دونوں برفانی بھیریے غراتے ہوئے اپنے ہی زور پر آگے برف سے اٹے پہاڑ پر گرے لیکن پھر غراتے ہوئے ہماری طرف لپکے لیکن اس وقت تک ہم دونوں ہی اب مکمل طور پر سنبھل چکے تھے جیسے ہی یہ بھیرے ہماری طرف لپکے میں نے رائفل کا دستہ اور مہ جبیں نے کلاشنکوف کی لوہے کی نال پوری قوئت سے ان پر وار کیا تو بھیریوں کے منہ سے درد بھری چیخیں نکلیں اور وہ ہمارے کاری وار سے ایک دفعہ پھر نیچے گرے لیکن زخمی ہونے کے بعد پھر غراتے ہوئے ہماری طرف جمپ لگاتے ہوئے لپکے۔

میں تیزی سے اچھلا اور پوری طاقت سے دونوں ٹانگیں اپنی طرف وار کرنے والے بھیریے پر بھرپور وار کیا اور بھیریا جو میری طرف لپک رہا تھا اور اچھل کر آ رہا تھا میرے اچھلنے اور دونوں ٹانگیں اسے لگیں تو لڑھکتا ہوا دور جا گرا اور میں الٹی قلابازی کھا کر پیروں کے بل نیچے آ گیا اور شائد مہ جبیں نے بھی یہی کچھ کیا تھا کیونکہ میں نے دیکھا کہ اس پر حملہ آور بھیڑیا بھی لڑھک کر گرا تھا اور مہ جبیں فضا میں اچھل کر اسے لات رسید کر کے اپنے یکتا فن کی وجہ سے گری نہیں بلکہ مخصوص انداز میں الٹی قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی تھی۔ ہم نے موقع دیکھ کر ان پر فائر کر دیے جس سے ہم پر حملہ آور ہونے سے پہلے دونوں بھیڑیے گولیوں سے مرتے چلے گئے اور فائر کی آواز برف زار پہاڑوں میں گونج اٹھی تھی۔

''اف اچانک ہی انہوں نے ہم پر حملہ کیا تھا اور اگر ہم ماہر اور اپنے اعصاب پر فوراً قابو پانے والے ہوشیار شکاری نہ ہوتے تو ہمای گردنیں اب تک ادھر چکی ہوتیں۔'' مہ جبیں نے کہا۔

''ان بھیڑیوں نے یا تو ہمارا کام خراب کر دیا ہے۔'' میں نے کہا۔

'' ہاں شہباز میں آپ کی بات سمجھ رہی ہوں ان دھماکوں کی آواز سے یا تو ہمارے دشمن چونک کر ہمارے سر پر پہنچ سکتے ہیں یا پھر ہمارے دوست بھی چونک کر ہماری طرف راغب ہو سکتے ہیں اور دعا کریں ہمارا سامنا دوستوں سے ہو جائے گو کہ آپ کا ساتھ ہونے پر میں خود کو ہر لحاظ سے محفوظ سمجھ رہی ہوں لیکن پھر بھی ہم ان غنڈوں اور خطرناک لوگوں کا سامنا ہونے پر ہم خطرے

میں پڑ سکتے ہیں۔‘‘ مہ جبیں جیسی ذہین لڑکی نے میری بات کو سمجھتے ہوئے کہا۔

’’ویسے ہم یہاں [illegible]ط نہیں ہیں کیونکہ یہ تو شکر کہ یہاں صرف دو ہی برفانی بھیڑیے تھے ورنہ بعض جگہ تو یہ کافی بڑے گروہ کی شکل میں رہتے ہیں اور مل کر شکار کرتے ہیں اور منٹوں میں اپنے شکار کی تکہ بوٹی کر دیتے ہیں۔‘‘ میں نے کہا۔

’’ہاں چلیں یہ جگہ سیف نہیں ہے۔‘‘ مہ جبیں نے قدرے تشویش سے کہا تو ہم دونوں آگے بڑھنے لگے اور میں دل میں اپنے شکاری دوستوں کی سلامتی اور جیکوف جیسے یہاں کے مقامی اور مخلص دوست سے سامنا ہو جانے کی دعا کر رہا تھا۔ اچانک ہم دونوں کو اس برف زار پہاڑوں میں فائرنگ کی تیز آواز سنائی دی تو ہم دونوں چونک گئے۔

’’ایسا لگ رہا تھا کہ کسی دو گروپوں کا آپس میں ٹکراؤ ہو چکا ہے۔ لگتا ہے میرے شکاری دوستوں یا جیکوف کے ساتھیوں کا ان بردہ فروش اور خطرناک تنظیم کے ممبران اور مقامی غنڈوں سے ہو چکا ہے۔‘‘ میں نے چونکتے ہوئے کہا۔

’’تو پھر جلدی چلیں ہو سکتا ہے آپ کے شکاری ساتھی خطرے میں ہوں اور اگر جیکوف کی پارٹی بھی ہے تو وہ بھی آپ کے دوست ہیں ہمیں ان کی مدد کرنی چاہیے۔‘‘ مہ جبیں نے کہا تو میں نے سر ہلا دیا اور ہم دونوں اب تیز چلنے لگا جہاں ہمارے اندازے کے مطابق فائرنگ کا سلسلہ ہو رہا تھا اور جیسے ہی ہم ایک موڑ گھومے فائرنگ کی آواز تیز ہو رہی تھی اور برف سے اٹے پہاڑ کے اوپر یہ سلسلہ جاری تھا۔

’’وہ دیکھیں شہباز اس برف زار پہاڑی میں اوپر جانے کا راستہ ہے جو درندو کے چلنے یا انسانو ں کے چلنے سے بنا ہوا ہے چلیں جلدی سے اوپر چڑھیں کیونکہ یہاں نیچے ہونے کی صورت میں ہم خطرے میں ہیں لیکن احتیاط کے ساتھ۔‘‘ مہ جبیں نے چونک کر تیز لہجے میں کہا۔ گو کہ اس وقت بھی سردی اپنے عروج پر تھی لیکن بہر حال رات کے مقابلے میں کافی کم تھی۔ ہم دونوں تیزی سے اوپر چڑھنے لگے اور بعض دفعہ برف میں پھسلتے بھی بچے تھے لیکن شکر کہ اوپر چڑھ گئے۔ اب میں نے

دیکھا کہ یہاں فائرنگ کا سلسلہ واقعی اپنے عروج پر تھا اور پہاڑ کے عقبی سمت میں فائرنگ ہو رہی تھی۔ہم دونوں احتیاط سے اور کافی حد تک جھک کر آگے بڑھے کیونکہ کھڑے ہونے کی صورت میں کہیں سے کوئی گولی آ کر ہمارا کام بھی تمام کر سکتی تھی۔

''عزیز احتیاط سے فائرنگ کرو کہیں کوئی گولی تمہیں نہ لگ جائے۔'' مجھے جیکب کی آواز سنائی دی تو میرا چہرہ خوشی سے پھول گیا۔

''مہ جبیں یہ میرے شکاری ساتھی ہیں۔'' میں نے خوش ہو کر کہا۔

''یار ہمارا اس خطرناک گروہ سے ٹکراؤ تو ہو چکا ہے کہیں وہ شہباز اور مہ جبیں کو نقصان نہ پہنچا دیں۔'' مجھے سمتھ کی فکر مند آواز سنائی دی۔

''ہاں یار مجھے بھی یقین ہے کہ ہمارا دوست شہباز زندہ ہوگا اور اس خطرناک گروہ کا قیدی بن چکا ہوگا۔'' اس بار مجھے رچرڈ کی آواز سنائی دی اور سب تیز لہجے میں بول رہے تھے کیونکہ فائرنگ کی گونج میں شور تھا اور سب اونچا بول رہے تھے۔

ا''للہ کرے ہمارا دوست اور اس کی محبت مہ جبیں زندہ ہو۔'' اس بار مجھے عزیز کی تیز آواز سنائی دی۔میرے سب دوست نیچے لیٹے ہوئے تھے اور اس وقت بہت نازک صورت حال میں تھے ۔میں اور مہ جبیں بھی تیزی سے نیچے برف پر ہی لیٹ گئے اور رینگنے کے انداز میں آگے بڑھنے لگے کیونکہ مخالف سمت سے فائرنگ سے برف ٹوٹ پھوٹ رہی تھی اور گولیاں برف کو پھاڑ کر پتھروں میں سوراخ کر رہی تھیں اور ایسی حالت میں کھڑا ہونا خطرناک تھے۔

''مجھے یہ تو معلوم نہیں تھا کہ یہ اچانک میرے شکاری دوستوں اور اس بردہ فروش خطرناک لوگوں میں فائرنگ کا سلسلہ کیسے شروع ہوا تھا لیکن مجھے ایسا لگا کہ مہ جبیں کے بتانے کے مطابق میڈم شیبا اور اس کے ساتھیوں کو معلوم ہو چکا تھا کہ جیکوف جیسے ملک کے وفادار کمشنر کو ان پر شک پڑ چکا ہے اور وہ ان کی سرکوبی کے لیے نکل کھڑا ہوا ہے اور یہ میرے ساتھیوں کو جیکوف اور اس کے ساتھی سمجھ رہے تھے۔اب مہ جبیں اور میں جیسے ہی نیچے لیٹے ہی تھوڑا اور آگے بڑھے تو مجھے اب

اپنے ساتھی برف میں نیچے لیٹے نظر آ گئے جو فائرنگ جو وقفے وقفے سے فائرنگ کر رہے تھے۔

''دوستو میں ٹھیک ہوں اور تمہاری ہونے والی بھابی میری مہ جبیں بھی میرے ساتھ ہے اس لیے ہماری فکر مت کرو۔'' میں نے اونچی آواز میں کہا تو میرے دوستوں نے چونک کر مجھے دیکھا گو کہ اس وقت میرا اور مہ جبیں کا منہ مفلر سے چھپا تھا اور ہمارے چہرے چھپے ہونے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہے تھے لیکن میری آواز سن کر میرے دوستوں میں ایک نئی زندگی دوڑ گئی۔

''یار شہباز گاڈ کا شکر ہے تم خیریت سے ہو یہ دو تین دن تم کہاں تھے۔'' مجھے جیکب کی تیز اور خوشی سے بھرپور آواز سنائی دی۔ میں نے کوئی جواب نہیں دیا کیونکہ باتوں میں ہم مار کھا سکتے تھے اور میں اور مہ جبیں لیٹے ہوئے تیزی سے اپنے ساتھیوں کے قریب ہو گئے۔ اچانک ہم پر فائرنگ کا سلسلہ کچھ اور تیز ہو گیا کیونکہ ہمارے دشمن ہم سے اونچائی میں تھے اور ہم شدید خطرے میں تھے یہ شکر تھا کہ برف سے اٹے کچھ بڑے پتھر یہاں تھے جن کے پیچھے ہم [illegible]ظ تھے ورنہ مارے جا چکے ہوتے۔

''یار شہباز شکر ہے تم اور ہماری ہونے والی بھابھی جو تمہیں اللہ کے کرم سے مل چکی ہیں دونوں خیریت سے ہو اور یہ کیسے ہوا اور مہ جبیں تمہیں کیسے ملیں یہ تو تم ہمیں بعد میں بتا دو گے لیکن اس وقت ہم بہت خطرناک صورت حال میں ہیں۔'' مجھے عزیز کی تیز اور خوشی کے ساتھ تشویش بھری آواز بھی سنائی دی۔ میں دل میں دعا کرنے لگا کہ اس نازک صورت حال میں جیکوف کی پارٹی یہاں پہنچ جائے ورنہ میں مہ جبیں کو حاصل کرنے اور اپنے ساتھیوں سے مل جانے کے باوجود شدید خطرے بلکہ موت کے منہ میں جا سکتا تھا۔

کیونکہ ہم سب شکاری تھے کوئی سراغ رساں نہیں تھے جو اس خطرناک لوگوں سے مقابلہ کر پاتے۔

''جیکوف اور اس کے ساتھی ہم سے نیچے ہیں جلدی سے ہینڈ گرینڈ سے ان کے گرد حائل بڑے پتھروں کو اڑا دو تا کہ ان کا خاتمہ کر سکیں۔'' مجھے ایک بھاری مردانہ تیز آواز سنائی دی۔

''شہباز یہ برٹ ہے اور وہ ہمیں مسٹر جیکوف کے ساتھی سمجھ رہے ہیں اور دعا کریں آپ کا رشین اور سائبرین دوست جیکوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں پہنچ جائے کیونکہ ہمارا ٹکراؤ جانور درندوں سے نہیں جو ہم ان کا مقابلہ کرسکیں بلکہ انسانی درندوں سے ہے جن کے نزدیک انسانی خون کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔'' مہ جبیں جو میرے قریب ہی تھی اس نے مجھے کہا۔

''اللہ تمہاری زبان مبارک کرے کیونکہ یہ بدبخت تو اب ہینڈ گرینڈ سے ہمارے گرد حائل بڑے پتھروں کو اڑانے کے چکروں میں ہیں۔'' میں نے فکرمندی سے کہا۔

''یار سب جلدی سے پتھروں سے دور ہو جاؤ یہ بدبخت تو پتھروں کو دھماکاوں سے اڑانہ چاہتے ہیں۔'' مجھے رچرڈ کی تیز اور پریشان کن آواز سنائی دی کیونکہ میرے سب دوستوں نے بھی اس سرد ترین جگہ میں اپنے چہروں کو گرم مفلر اور کپڑوں سے لپیٹا ہوا تھا۔

''لیکن یار ہم پیچھے ہٹنے پر بھی نہیں بچ سکتے کیونکہ ہم ان کی نظروں میں ہیں اور وہ فائرنگ کر کے ہمیں ہٹ کر سکتے ہیں۔'' مجھے صالح کی بھی گھبرائی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سوری دوستو ہم کوئی سراغ رساں نہیں ہیں لیکن میری وجہ سے آج تمہیں اس خطرناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑا ہے۔'' میں نے تیز لہجے میں کہا اور گو کہ ہم تاریک جنگلوں میں ایک دو بار گھٹیا قسم کے شکاریوں سے ایسی اسلحے کی لڑائی کی تھی لیکن وہ بھی ہماری طرح اس کام میں اناڑی تھے کیونکہ ہم سب جانوروں اور درندوں کے شکاری ضرور تھے لیکن ہمارے دشمن انسانوں کے بیوپار اور بردہ فروش اور منجھے ہوئے خطرناک لوگ تھے اور یہاں جیکوف جیسے مجھے ہوئے سیکرٹ ایجنٹ اور اس کے ساتھیوں کے مدد کی ہمیں اشد ضرورت تھی اور میں دل میں اللہ سے اپنی مہ جبیں کی اور اپنے ساتھیوں کی سلامتی کی دعائیں مانگنے لگا۔

اس سے پہلے کہ میرے دوستوں میں کوئی مجھ سے کچھ کہتا اچانک مجھے تیز چیخوں کی تیز آواز سنائی دی اور ایسا لگا جیسا کوئی تیسرا گروپ یہاں ان خطرناک لوگوں کے پیچھے سے نمودار ہوا ہے اور ان پر فائرنگ شروع کردی ہے۔

''دوستو فکر نہ کرو میرا مقامی دوست کمشنر جیکوف اپنے ساتھیوں کے ساتھ غالباً ہماری مدد کو پہنچ چکا ہے۔''میں نے اس بار خوش ہوتے ہوئے کہا۔

''شہباز اللہ پاک نے ہماری دعا سن لی ہے اور آپ درست کہہ رہے ہیں میرے خیال میں مسٹر جیکوف کا یا اس کا دوسرا گروپ یہاں پہنچ چکا ہے۔''مہ جبیں نے بھی خوش ہوتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔ اب فائرنگ کا سلسلہ تو جاری تھا لیکن ہماری طرف فائرنگ کا سلسلہ رک چکا تھا اور اس کا رخ کسی اور طرف ہو چکا تھا۔ دس منٹ تک فائرنگ ہوتی رہی اور ہم سب پتھروں کی آڑ میں رہے اور خاموش ہی رہے اور اس دوران ہماری طرف ایک بھی فائر نہیں ہوا تھا لیکن بہت زور کی فائرنگ کا سلسلہ جاری رہا تھا۔ اس شور میں مجھے وقفے وقفے سے دردناک چیخیں اور شور کی آوازیں سنائی دیتی رہی پھر خیر تقریباً دس منٹ بعد خاموشی چھا گئی تھی۔ لیکن میں اور میرے ساتھی خاموشی سے نیچے لیٹے رہے ہی رہے کیونکہ یہ خطرناک لوگوں کی سازش بھی ہو سکتی تھی اور کھڑا ہونے کی صورت میں گولی ہیں چاٹ سکتی تھی۔ ایک دفعہ پھر مجھے وقفے وقفے سے فائرنگ کی آواز سنائی دی۔

''ہالٹ! سب کھڑے ہو جاؤ تم ہمارے نشانے پر ہو مجھے ایک تیز آواز سنائی دی تو میرا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا کیونکہ یہ کمشنر جیکوف کے اسسٹنٹ میخوف کی آواز تھی اور اس نے انگلش میں کہا تھا۔

''مسٹر میخوف میں شہباز ہوں اور یہ میرے سب شکاری ساتھی ہیں اور مہ جبیں بھی میرے ساتھ ہے جس کے لیے میں نے آپ کے ملک کا سفر کیا ہے۔''میں نے جلدی سے کہا کیونکہ یہ نا ہو کہ ہمیں مجرم سمجھ کر بے دریغ فائر ہی نہ جھونک دے۔

اوہ شکر ہے گاڈ کا باس آپ کے لیے بہت فکر مند ہیں اٹھیں آپ اور آپ کے ساتھی اب خطرے سے باہر ہیں۔ میخوف نے اس بار نرم اور باادب لہجے میں کہا اور اس کے لہجے میں خوشی اور جوش تھا جیسے یہ سب ہمارے بارے میں پریشان ہوں۔

''اٹھو ساتھیو اب ہم دوستوں کے درمیان ہیں۔'' میں نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا تو میرے دوست بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور سوائے مہ جبیں کے سب نے اپنے چہرے پر سے مفلر ہٹا دیے تھے۔

میرے شکاری ساتھیوں نے مجھے دیکھا اور بے اختیار میرے گلے لگ گئے اور حیرت سے بھی مجھے دیکھنے لگے کہ یہ میں یہاں کن دوستوں کو لے آیا ہوں جو ہماری مدد کو آئے تھے ورنہ ہم واقعی اس بار بہت سخت خطرے میں پھنس چکے تھے۔ اب میں نے مختصراً اپنے دوستوں کو کمشنر جیکوف اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتایا کہ ان سے جدا ہونے کے بعد کس طرح بھیانک موت سے دوچار ہونے والا تھا کہ جیکوف جیسے اچھے دوست کی مدد سے مشکل سے نکل گیا تھا اور اس کی مدد سے یہاں دوبارہ برف زاروں میں آیا ہوں۔

میخوف نے بھی خوش دلی سے میرے دوستوں کو ہاتھ ملایا اور اس وقت اس کے ساتھ دو افراد تھے۔

''تمہارا تیسرا ساتھی کہاں ہے۔'' میں نے حیرت سے میخوف سے پوچھا۔

''مسٹر شہباز وہ لڑائی میں زخمی ہوا ہے لیکن زندہ او[illegible]ط ہے اور ہمارا ایک ساتھی جو باس اور آپ کے ساتھ تھا وہ بھی زخمی ہوا ہے۔'' میخوف نے کہا۔

''میرا دوست جیکوف کہاں ہے۔ میں نے پوچھا۔

''باس خیریت سے ہیں اور اسی دہانے میں ہیں جہاں مقامی غنڈے اور نوجوان حسین لڑکیوں کو اغوا کرنے والا گروہ تھا اور افسوس کہ ساتھ کہ چار لڑکیوں کو مار دیا گیا ہے لیکن بقی[illegible]ط ہیں اور باس اسی جگہ ہیں۔'' میخوف نے کہا۔

''میڈم شیبا اور اس کے ساتھیوں کا کیا ہوا۔'' اس بار مہ جبیں نے پوچھا اور بدستور ابھی تک اپنے چہرے کو چھپایا ہوا تھا۔

''او تو آپ مس مہ جبیں ہیں جن کی وجہ سے مسٹر شہباز بے قرار ہو کر پتھروں سے سر ٹکراتے

پتھر رہے تھے۔'' میخوف نے مسکراتے ہوئے کہا تو میرے ساتھی ہنس پڑے۔

''آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔'' مہ جبیں نے پھر پوچھا۔

''مس۔ میڈم شیبا زندہ پکڑی گئی ہے البتہ چودہ افراد جن میں تین جوان لڑکیاں اور بقیہ گیارہ مرد تھے وہ مردہ پائے گئے ہیں۔'' میخوف نے کہا تو میں سمجھ گیا کہ مہ جبیں نے جن مقامی غنڈوں اور تنظیم کے لوگوں کا ذکر کیا تھا وہ سب مارے گئے ہیں اور شاید راٹرا ابھی تک زندہ ہو کیونکہ مہ جبیں کے مطابق چھ مقامی غنڈے اور نو افراد میڈم شیبا کے تنظیم کے رکن تھے۔

''چلیں آگے بڑھیں باس آپ کے لیے بہت پریشان تھے آپ لوگوں کو دیکھ کر باس کو سکون نصیب ہوگا اور شکر ہے آپ سب [illegible]ط ہیں ورنہ باس نے میری بینڈ بجا دینی تھی۔'' میخوف نے مسکراتے ہوئے کہا تو ایک دفعہ پھر ہم سب ہنسنے لگے۔

''مسٹر میخوف آپ مجھے زندہ دل انسان لگتے ہیں آپ سے مل کر خوشی ہوئی ہے اور مجھے شہباز آپ اور آپ کے باس مسٹر جیکوف کے بارے میں بتا چکے ہیں اور جس طرح آپ نے شہباز اور ان کے ساتھیوں کی مدد کی ہے اس پر میں آپ اور آپ کے باس کی مشکور ہوں۔'' مہ جبیں نے خوش دلی سے کہا تو میخوف کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ میرے ساتھیوں نے بھی مسکراتے ہوئے مہ جبیں کی طرف دیکھا لیکن میرے دوستوں میں سے کسی نے بھی اسے اپنے چہرے سے مفلر ہٹانے کو نہیں کہا تھا شاید ان کو ابھی یہ بات کہنا اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن مجھے معلوم تھا کہ میرے سب دوست مہ جبیں کو دیکھنے کے لیے بہت تجسس میں تھے جس کی خاطر انہوں نے مجھے لڑکیوں کی محفل سے دور بھاگنے والے شخص کو مہ جبیں کی چاہت میں جذباتی اور دیوانہ ہوتے دیکھا تھا۔ اب ہم سب آگے بڑھنے لگے اور کچھ دیر بعد میخوف ہمیں ایک دہانے میں لے آیا اور دہانے کے اردگرد مجھے ہر طرف انسانی لاشیں نظر آئیں جو غالباً بردہ فروش گروپ کے ممبران اور مقامی غنڈے بھی شامل تھے۔ مجھے جیکوف نظر آیا۔

''شکر ہے شہباز تم خیریت سے ہو میں تمہارے لیے بہت فکر مند تھا۔'' جیکوف نے خوش

ہوتے ہوئے بے اختیار مجھے گلے لگاتے ہوئے جوش بھرے لہجے میں کہا۔

اچانک میری نظر ایک گورے رنگ کی مغربی ادھیڑ عمر عورت نظر آئی جس کے چہرے پر مایوسی تھی اور مجھے حیرت سے دیکھ رہی تھی اور گو کہ مہ جبیں کا چہرہ ابھی تک چھپا ہوا تھا لیکن یہ مہ جبیں کو پہچان چکی تھی اور یہ غالباً میڈم شیبا ہی تھی۔

''مہ جبیں کیا تم اس مرد کے لیے اتنی بے تاب تھی اور تڑپتی رہتی تھی۔'' اس ادھیر عمر عورت نے مجھے غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور جیسے مجھے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں پسندیدگی کے آثار ہوں۔

''ہاں میڈم یہی میرے شہباز ہیں اور مجھے تمہارے کام سے نفرت تھی جس کے بارے میں تم جانتی تھی لیکن مجھے تم سے ہمدردی بھی ہے کیونکہ تمہاری وجہ سے میں انسانی درندوں کے درمیان رہتے ہوئے بھی [illegible]ط تھی لیکن تم کیسے یقین سے کہہ سکتی ہو کہ یہی میرے شہباز ہیں۔'' مہ جبیں نے میڈم شیبا کی طرف دیکھ کر کہا اور اس سے پوچھا۔

''پہلی بات تو یہ ہے کہ تم خود ایک شیرنی ہو جو ہوس پرست درندوں کے درمیان رہ کر بھی بہادری سے اپنا دفاع کرتی رہی ہو اور مجھے یقین تھا کہ تم جیسی پاکیزہ بے پناہ حسین اور بہادر لڑکی کسی عام سے مرد سے پیار نہیں کرسکتی اور یہ نوجوان مجھے مشرقی اور تمہارے ملک کا ہی باشندہ لگ رہا ہے اور اس کی مردانہ وجاہت واقعی کمال کی ہے اور تم مجھے اپنی محبت شہباز کی بہادری اور پاکیزگی کے بارے میں بتا چکی ہوں اس لیے میں نے پہچان لیا ہے کہ یہی تمہارا شہباز ہے جو واقعی تم سے سچا پیار کرتا ہے جسے تمہارے بارے میں معلوم ہوگیا ہے کہ تم کس ملک میں ہو اور یہ دیوانہ وار تمہارے لیے یہاں چلا آیا ہے۔'' میڈم شیبا نے پھیکے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں میڈم شیبا تم نے درست پہچانا اور ایمزون کے جنگلوں میں ملکہ تامنی جیسی بے حد حسین نوجوان ملکہ کو چھوڑ کر خود کو مشکل میں ڈال کر میری مدد کی تھی اور اب میرا شہباز پھر میری خاطر یہاں آیا ہے۔'' مہ جبیں نے پرجوش لہجے میں کہا تو میرے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

''مہ جبیں بلاشبہ تمہاری اور تمہارے شہباز کی جوڑی تو سورج اور چاند کی جوڑی ہے کیونکہ

قدرت نے تمہیں اتنا زیادہ حسین بنایا ہے کہ بس بندہ دیکھتا ہی رہ جاتا ہے اور جہاں تک تمہارے اس شہباز کا تعلق ہے تو واقعی تمہارا اس کے لیے دیوانہ پن ہونا درست تھا کیونکہ قدرت نے اسے اتنا خوبرو اور پرکشش بنایا ہے کہ ہر لڑکی اس کے لیے بے خود دیوانی ہو سکتی ہے۔'' میڈم شیبا نے کہا۔

''میڈم شیبا مجھے میری مہ جبیں تمہارے بارے میں سب کچھ بتا چکی ہے اور تم ایک خطرناک گروہ کی لیڈر ہونے کے باوجود میری مہ جبیں کی عصمت و آبرو کی حفاظت کرتی رہی ہو اس پر میں تمہارا بہت بہت شکر گزار ہوں۔'' میں نے اس بار میڈم شیبا کی طرف دیکھ کر کہا۔

''مسٹر شہباز مجھے بھی تمہاری مہ جبیں سے پیار ہو گیا تھا اور میں نے اسے اپنی منہ بولی بیٹی بنا لیا تھا کیونکہ قدرت نے اسے بہت سی خوبیوں سے نوازا ہے یہ نا صرف بے حد حسین بلکہ بہت ذہین پاکیزہ و بلند کردار کی اور بلاشبہ شیرنی کی طرح بہادر ہے تمہاری محبت مہ جبیں۔'' میڈم شیبا نے کہا۔

''میڈم راٹر بدبخت کہاں ہے جسے تم نے مجھے اس شیطان سے محتاط ہونے کا کہا تھا۔'' اس بار مہ جبیں نے پوچھا۔

''اس نے مجھے رات کو مارنے کی کوشش کی تھی اور مجھے تمہارے بارے میں بتا دیا تھا کہ اس نے تمہیں کس طرح دھوکہ دیا تھا اور میرے اہم کاغذ بھی چوری کر لیے تھے تا کہ تمہارا اعتماد خرید سکے اور پھر تمہاری عزت سے کھیل کر تمہارا خاتمہ کر سکے اور پھر میرا خاتمہ کر سکے لیکن تم جیسی بہادر شیرنی سے ٹکرانا اس بدبخت کی غلطی تھی۔ وہ تمہارے ہاتھوں اپنی درگت بنوانے کے بعد وہ میرے دہانے میں آیا تھا اور مجھے سب کچھ بتا کر مجھے مارنے کی کوشش کی تھی لیکن میں خود مارشل آرٹ کی ماہر ہوں میں نے اس غدار کو خود ہی ٹھکانے لگا دیا ہے اور مار دیا ہے لیکن افسوس کہ اس کمشنر کی وجہ سے میری تنظیم کا خاتمہ ہو گیا ہے۔'' میڈم شیبا نے کہا تو میں نے سکھ کا سانس لیا کہ راٹر بھی جہنم واصل ہو گیا۔

''میڈم شیبا غلط کاموں کا انجام بھیانک ہی ہوتا ہے اور مجھے تمہارے زندہ بچ جانے کی خوشی تو ہے لیکن تم نے یہاں اس ملک میں نوجوان لڑکیوں کی بردہ فروشی کا گھناؤنا کام شروع کیا ہوا تھا وہ مجھے ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا لیکن تم نے مجھے بھی اپنا یرغمال بنا رکھا تھا لیکن غلط کاریوں کی وجہ سے آج اپنے انجام کو پہنچی ہو۔'' مہ جبیں نے میڈم شیبا سے کہا تو میڈم شیبا نے اس بار خاموشی اختیار کر لی۔

''میخوف میڈم شیبا کو حراست میں لے لو اور مزید فورس اور گاڑیوں کو منگواؤ تاکہ تمام لڑکیوں کو شہر پہنچانے کا انتظام ہو سکے اور لاشوں کو ٹھکانے لگاؤ اور ان کے تمام سامان اور اسلحے کو قبضے میں کر لو میں اپنے دوست شہباز اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ روانہ ہوتا ہوں۔''جیکوف نے کہا تو میخوف نے اور اس کے ساتھیوں نے ادب سے سر ہلا دیے اور میڈم شیبا کو لے کر یہاں سے نکل گئے تاکہ جیکوف کے حکم پر دیگر انتظام بھی کر سکیں۔

''مہ جبیں یہ میرے سائبرین دوست جیکوف ہیں جن کا میں تمہیں ذکر کر چکا ہوں اور یہ میرے شکاری دوستوں میں تو شامل نہیں ہیں اور پرانے دوست بھی نہیں ہیں لیکن ان کی مدد سے ہی اس خطرناک گروہ کا خاتمہ ہوا ہے اور اب یہ بھی میرے بہترین دوستوں میں شامل ہیں اور ان کو ان کی بیوی مارٹینا کو ہی تم غالباً کچھ دن پہلے گولڈن ہوٹل دیکھ چکی ہو اور میں ان کا بے حد مشکور ہوں کہ ان کی وجہ سے ہم مشکل سے نکلے ہیں۔ اب ان پانچوں سے ملو یہ میرے گہرے اور خاص پانچوں شکاری دوست ہیں جن کا میں تمہیں ایمزون کے جنگلوں میں ذکر کر چکا ہوں اور اگر بہتر سمجھو تو اپنے چہرے سے کپڑا ہٹا دو کیونکہ یہ سب میرے خاص دوست ہیں۔'' میں نے مہ جبیں کی طرف دیکھ کر کہا۔

''کیا ہماری ہونے والی شکاری بھابی پردہ کرتی ہیں۔'' عزیز نے حیرت سے پوچھا۔

''ارے نہیں بس تم جیسے بدمعاشوں سے جھجک رہی ہے۔ میں نے ہنستے ہوئے کہا تو میرے ساتھی بھی ہنسنے لگے۔ مہ جبیں نے اپنے چہرے سے مفلر ہٹا دیا جیسے میری ہی بات اور گویا میرے

ہی حکم کی منتظر تھی البتہ سکارف اس نے بدستور پہنا ہی ہوا تھا۔ میرے دوست غور سے مہ جبیں کو دیکھنے لگے اور اس کے ملکوتی اور بے پناہ حسن کو دیکھ کر مبہوت رہ گئے۔

''واہ میں تو اب تک یہی سوچتا رہا کہ ہمارے خوبرو دوست ایسے ہی ایک لڑکی کے لیے دیوانہ ہو رہا ہے لیکن میرا خیال غلط تھا اور شہباز کا بے اختیار دیوانہ ہو جانا ہی چاہیے تھا اور یہ تو بلا شبہ شمس وقمر کی جوڑی ہے۔'' صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں یار واقعی ہماری ہونے والی بھابی صاحبہ تو واقعی ہمارے دوست شہباز کے لیے ہی بنی ہیں اور مجھے خوشی ہے کہ ہم نے اس مہم میں مس مہ جبیں اپنی ہونے والی بھابی کے لیے یہاں کا سفر کیا ہے۔'' رچرڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یارو میں سوچتا تھا کہ ہمارا پیارا دوست شہباز تو آفتاب ہے کیا اس کی بیوی اور ہماری ہونے والی بھابی مہتاب ہونگی یا نہیں لیکن یہ تو واقعی چندے مہتاب ہیں اور مجھے خوشی اور فخر ہے کہ میں بھی اپنے دوست کی چاہت اور اپنی ہونے والی بھابی مس مہ جبیں کے لیے یہاں کا سفر کیا ہے۔'' عزیز نے بھی مسکراتے ہوئے کہا تو مہ جبیں کے چہرے پر شرمیلی سے مسکراہٹ رینگ گئی۔

''یار شہباز تم ہندوستانی ہو اور تم کہتے ہو کہ ہم برطانوی تمہارے ملک سے کوہ نور کا ہیرا لے کر اپنے ملک آئے تھے لیکن تمہارے پاس تو اب بھی کوہ نور کا ہیرا موجود ہے۔'' سمتھ نے بھی مسکرا تے ہوئے مہ جبیں کی تعریف کی تو مہ جبیں کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

''بس اب گاڈ سے دلی دعا ہے کہ میرے دوست شہباز کو مہ جبیں جیسی دلہن مل جائے کیونکہ ہمار ے دوست کے لیے ان سے بڑھ کر کوئی اور لڑکی مجھے نظر نہیں آئی اور مجھے اب خوشی ہو رہی ہے کہ واقعی شہباز کا مس مہ جبیں کے لیے دیوانہ وار ہونا اور یہاں برف زار میں سفر کرنے کا فیصلہ اچھا تھا۔'' جیکب نے بھی خوشی سے کہا۔

''آپ نے مسٹر جیکوف جیسے اچھے دوست کا تو مجھے تعارف کروا دیا ہے اور میں ان کی بے حد مشکور ہوں کہ ان کی وجہ سے ہم مشکل سے نکلے ہیں لیکن شہباز میں آپ کے ان پانچوں شکاری

دوستوں کی بھی بہت ممنون ہوں جنھوں نے آپ کی خاطر میرے لیے یہاں کا سفر کیا ہے اور تکالیف اٹھائی ہیں اور آپ مجھے اپنے شکاری دوستوں کے نام تو بتا چکے ہیں لیکن اب تعارف بھی کرادیں۔'' مہ جبیں نے مسکراتے ہوئے جیکوف اور پھر میرے دوستوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''مس مہ جبیں بس ہم نے دلی طور پر آپ کو اپنی بھابی مان لیا ہے کیونکہ انشاللہ جلد ہی آپ ہمارے دوست کی بیوی بن جائیں گی۔'' عزیز نے خوش دلی سے مسکراتے ہوئے کہا تو مہ جبیں کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔

''تو بھابی میرا نام سمتھ ہے اور میرا تعلق برطانیہ سے ہے اور میری بیوی کا نام ماریا ہے جو میری طرح شکاری ہے اور اسے آپ سے ملنے کا بہت تجسس ہے۔'' میرے بولنے سے پہلے ہی عزیز کی بات سن کر سمتھ نے خود اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اور بھابی جی میرا نام صالح ہے اور میرا تعلق مصر سے ہے اور میری شکاری بیوی جو آپ سے مل کر خوش ہر گی اس کا نام شائستہ ہے۔'' صالح نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

''اور میرا نام جیکب ہے اور میرا تعلق برازیل سے ہے اور میری بیوی جو میری طرح شکاری ہے اس کا نام روزی ہے اور آپ برازیل کے ایمزون کا سفر کر چکی ہیں جہاں آپ کی ملاقات میرے پیارے دوست شہباز سے ہوئی تھی۔'' اس بار جیکب نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

''اور بھابی میرا نام عزیز ہے اور میری بیوی بھی میری طرح شکاری ہے اور اس کا نام لیلیٰ ہے اور ہمارا تعلق شام سے ہے۔'' عزیز نے کہا۔

''اور بھابی میرا نام رچرڈ ہے اور میرا اور میری شکاری بیوی مارتھا کا تعلق ساؤتھ افریقہ سے ہے جس طرح آپ کے ملک میں سندر بن جیسے خطرناک گھنے جنگلات کا کچھ حصہ لگتا ہے اسی طرح ہمارے ملک کے جنگلات بھی دنیا بھر میں مشہور ہیں اور آپ وہاں شکار کے لیے لازمی آچکی

ہونگی۔'' رچرڈ نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کروایا۔

''اچھا ہماری ہونے والی بھابی کیا آپ ہمیں اپنے دوستوں کے بارے میں بتانا پسند کریں گی کیونکہ بقول شہباز کے ہم نے سن رکھا ہے کہ آپ کی بھی چار شکاری دوست لڑکیاں ہیں جو اب شادی شدہ ہیں اور ان کا مختلف ملکوں سے تعلق ہے۔'' جیکب نے خوش دلی سے پوچھا۔

''جی جیکب بھائی آپ نے درست سنا ہے ایسا ہی ہے۔'' اور مہ جبیں ان کو اپنی چاروں خاص شکاری دوستوں کے بارے میں بتانے لگی جو مجھے بتا چکی تھی۔ ویسے میرے پانچوں دوست ہندوستانی تو جانتے تھے لیکن چونکہ جیکوف اردو زبان نہیں جانتا تھا اس لیے میرے سب دوست انگلش میں ہی باتیں کر رہے تھے تاکہ اسے بھی سمجھ آ جائے۔

''مس مہ جبیں ہم نے اس خطرناک گروہ کا خاتمہ تو کر دیا ہے لیکن اس انسانوں کے بیوپاری اور خطرناک گروہ یعنی میڈم شیبا کے اور بھی کارندے دیگر ملک میں پائے جاتے ہیں اور مجھے اس کے بارے میں جان کاری مل جاتی تو اچھا تھا کیونکہ یہ خطرناک گروہ پھر سے فعال ہو سکتا ہے۔'' اس بار جیکوف نے ہونٹ بھینچے تشویش سے کہا۔

''جیکوف بھائی میرے پاس ایسی ڈائری ہے جس میں میڈم شیبا کے دیگر ممالک کے کارندوں کے کوائف موجود ہیں اور یہ مجھے کیسے ملے یہ میں شہباز کو بتا چکی ہوں آپ کو راستے میں یہ خود بتا دیں گے۔'' مہ جبیں نے اپنی کوٹ کی جیب سے ڈائری اور میڈم شیبا کے ساتھ یہاں کام کرنے والے مجرموں جو اب سب مر چکے تھے ان کے کاغذات بھی نکال کر دے دیئے تو جیکوف نے تحسین آمیز نگاہوں سے مہ جبیں کو دیکھا اور مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے لے لیے۔ ہم نے واپسی کا سفر شروع کیا میں نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی اور میرے ساتھ والی سیٹ پر مہ جبیں بیٹھی اور جیکوف اور سمتھ پچھلی سیٹوں پر بیٹھے۔ جیکب، صالح، رچرڈ اور عزیز پچھلی گاڑی میں بیٹھے تھے جسے جیکب ڈرائیو کر رہا تھا اور ہماری گاڑی سے پیچھے تھے اور شدید سردی کی وجہ سے دونوں گاڑیوں میں پاور فل ہیٹر چل رہے تھے۔ جیکوف راستے میں میری رہنمائی بھی کر رہا تھا۔

''یہاں سمتھ نے مجھے بتایا کہ اس کے اچانک غائب ہونے کے بعد اور برفانی پہاڑ سے گرنے کے بعد ہم سب بہت پریشان ہو گئے تھے لیکن ہم نے واپسی کا کوئی ارادہ نہیں کیا کیونکہ ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ شاید تم برفانی طوفان میں راستہ بھٹک گئے ہو اور اسی خطرناک گروہ کے قیدی بن چکے ہو جہاں مس مہ جبیں بھی قید ہیں۔ خیر ہم بقیہ دن اسی برف زار پہاڑوں میں تمہیں تلاش کرتے رہے اور آج کچھ دیر پہلے ہم اس برفانی درے سے گزر رہے تھے کہ میڈم شیبا کے ساتھیوں نے ہمیں مسٹر جیکوف اور ان کے ساتھی سمجھ کر فائرنگ شروع کر دی تھی جس کی وجہ سے ہم مشکل کا شکار ہو گئے تھے اور اسی دوران تم اور ہماری ہونے والی مہ جبیں بھابی بھی ہمارے قریب آ گئے جس سے ہمیں سکون تو ملا لیکن ہم سب خطرے میں تھے۔ یہاں مسٹر جیکوف اور ان کے ساتھیوں کا شکریہ جن کی وجہ سے ہم سب مشکل سے نکلے ہیں۔'' سمتھ نے اپنے بارے میں بتاتے ہوئے کہا۔

''اور شہباز تمہارے اچانک چلے جانے سے مجھے بھی بہت پریشانی ہوئی تھی اور میں نے ٹرانسمیٹر کے ذریعے اپنے اسسٹنٹ کو تمہاری گمشدگی کے بارے میں آگاہ کر دیا تھا اور ہم مل کر ساری رات ان برف زاروں میں تمہیں تلاش کرتے رہے اور صبح کو ہمیں ایک جگہ دھماکوں اور گولیوں کی آوازیں سنائی دیں تو ہم سب نے فوراً وہاں ریڈ کیا جہاں خطرناک گروہ آپ سب پر حملہ آور تھا اور ہم نے ان کے سر پر پہنچ کر ان سے مقابلہ کیا اور ہمارے دو ساتھی زخمی تو ہوئے لیکن میرے تجربہ کار ساتھیوں نے میڈم شیبا کے تمام خطرناک ساتھیوں کو مار دیا تھا۔ میڈم شیبا ہمیں ایک دہانے میں چھپی ہوئی نظر آئی تو اسے بھی گرفتار کر لیا گیا اور یہاں مزید دھانو میں میرے ساتھیوں نے ریڈ کیا اور ہم نے اپنے ملک اپنے علاقے سائبریا سے اغوا کی گئی نوجوان لڑکیوں کو چھڑوا لیا ہے۔'' جیکوف نے بتاتے ہوئے کہا تو اب میں ان کو اپنے اور مہ جبیں کے بارے میں مختصر بتانے لگا۔ اس طرح ہم شہر پہنچ گئے اور جیکوف ہم سب کو اپنے گھر لے گیا جہاں اس کی بیوی مارٹینا موجود تھی اور اس خوش اخلاق حسین رشین لڑکی نے خوش اخلاقی سے ہم سب کا خیر مقدم کیا اور

میرے پانچوں دوستوں سے ہاتھ ملایا البتہ مہ جبیں کے گلے لگ کر اسے خوشی سے ملی۔

''مہ جبیں تم واقعی بہت حسین اور اب تو تم ہماری ہونے والی بھابی ہو کیونکہ شہباز بھائی مجھے اور میرے خاوند جیکوف کو بتا چکے ہیں کہ تمہارے ملک میں بھائی اور بھابی کسے کہتے ہیں۔'' مارٹینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہاں مارٹینا اور جیکوف نے ہمارے لیے کھانے کا انتظا کیا اور اس کے بعد چونکہ سب ساری رات جاگنے کی وجہ سے تھکے ہوئے تھے اس لیے اپنے ہوٹل چلے گئے اور مہ جبیں کے لیے علیحدہ کمرہ لیا کیونکہ ابھی ہمارا نکاح نہیں ہوا تھا جو میرے کمرے میں سوتی۔

''میں نے یہاں اپنے اور مہ جبیں کے گھر والوں کو فون کر کے اپنی اور مہ جبیں کے مل جانے اور خیریت کے بارے میں بتا دیا تھا جس پر دونوں گھرانوں میں سکون اور خوشیاں لوٹ آئی تھیں اور مہ جبیں نے بھی اپنے گھر والوں سے بات کی کیونکہ سب میری اور مہ جبیں کی وجہ سے سخت پریشان تھے۔ سائبریا سے میرے پانچوں دوستوں نے بھی اپنے گھر والوں اور اپنی بیگمات کو اپنی اور ہماری خیرت کے بارے میں اور نئے دوستوں جیکوف اور مارٹینا کے بارے میں بتا دیا تھا جسے سن کر سب نے خوشی کا اظہار کیا تھا اور میری پانچوں بھابیوں یعنی شکاری دوستوں کی بیگمات نے مہ جبیں سے فون پر تفصیلی گفتگو کی تھی اور بہت خوشی کا اظہار کیا تھا اور ہم دونوں کی سلامتی کی دعا کی۔

''مہ جبیں نے بھی اپنی چاروں شکاری سہیلیوں کو فون کیا تھا جو مہ جبیں کے لیے بہت پریشان تھی اور شرمندہ تھیں کہ اسے مشکل میں چھوڑ کر ایمزون کے جنگلوں سے نکلنے پر مجبور ہوئے تھے۔ ہم ایک دن اور سائبیریا میں رہے اور پھر واپسی کا سفر اختیار کیا اور جیکوف اور اس کی بیوی نے پرتپاک طریقے سے ہمیں رخصت کیا۔ میرے پانچوں دوستوں نے سائبریا سے اپنے اپنے ملکوں کی راہ لی تھی کیونکہ اب تو مجھے میری منزل میری مہ جبیں مل چکی تھی۔

''واپسی کے سفر دوران جہاز میں مہ جبیں اور میں ایک ساتھ بیٹھے تھے اور ہمارے دل میں خوشیوں کی امنگیں تھیں کیونکہ صرف میں اور مہ جبیں ایک دوسرے کی پسند نہیں تھے بلکہ ہم دونوں

کے والدین کی خود یہی خواہش تھی کہ ہم دونوں ہمیشہ کے لیے ایک ہو جائیں۔ جہاز کے سفر میں ہم دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے ایک دوسرے سے خوش گپوں میں مصروف رہے جب ہم اپنے ملک پہنچے تو ہم دونوں کے والدین کو اس کی خبر تھی اور ہم دونوں کے ماں باپ بہن بھائی اور دیگر عزیز واقارب بھی ائیر پورٹ پر ہمارے استقبال کے لیے موجود تھے اور میں نے اپنے والدین کو اور مہ جبیں نے اپنے والدین کو سائبریا میں ہی خوشخبری سنا دی تھی کہ مہ جبیں ہر لحاظ سے [illegible]ط ہے جس پر سب نے سکون لیا تھا۔

''جب سے میں اپنی مہ جبیں کے لیے سائبریا کا سفر کیا تھا میرے اور مہ جبیں دونوں کے گھر میں روزانہ درود پاک کی محفل ہوتی تھی اور ہم دونوں کی سلامتی کی دعائیں ہوتی رہی تھیں اور ہماری خیریت کی اطلاع پر اللہ پاک کا بے حد شکر ادا کیا تھا اور کافی صدقہ خیرات غریبوں میں تقسیم کیا تھا۔ جب ہم دونوں ائیر پورٹ سے باہر نکلے تو میری والدہ نے مجھے گلے لگالیا اور مہ جبیں کو بھی گلے لگایا تھا اور میرے والد نے مجھے گلے لگانے کے بعد مہ جبیں کا ماتھا چوما اور مہ جبیں کے والد اور والدہ نے اپنی بیٹی کو گلے لگایا اور مجھے بھی دونوں نے گلے لگایا اور میرے بہن بھائیوں اور مہ جبیں کے بہن بھائیوں اور عزیز اقارب بھی ہمیں خوش دلی سے ملے۔

میرے دونوں بڑے بھائی اور دونوں بڑی بہنیں اور مہ جبیں کے بھی دونوں بڑے بھائی اور دونوں بڑی بہنیں ہمیں مل کر بہت خوش ہوئے۔ یہاں ہم دونوں کے والدین نے دارالحکومت دلی جیسے بڑے اور مہنگے شہر کے سب سے قیمتی ہوٹل کو بک کرایا تھا جہاں ایک دن سٹے کیا اور دونوں خاندان ایک دوسرے سے ملے اور اسی دن ہی ہم دونوں کی شادی کی تاریخ رکھ دی اور تین ہفتوں بعد ہماری شادی کی تاریخ رکھ دی گئی۔

ویسے تو برصغیر پاک و ہند میں پاکستان کے شہر لاہور کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی سرزمین میں حضرت علی حجویری المعروف داتا گنج بخشؒ جیسے ولی کامل اور بہت بہت عظیم صوفی بزرگ مدفن ہیں اسی طرح ہندوستان کے شہر اجمیر کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس کی سرزمین میں خواجہ غریب نوازؒ

جیسے اعلیٰ پائے کے صوفی اور ولی کامل آسودہ خاک ہیں اور پاکستان کے قدیم ترین شہر ملتان کو تو صوفیوں کا شہر اور اولیائے مدینہ کہا جاتا ہے اور ملتان میں حضرت بہادین ذکریاؒ جیسے اعلیٰ پائے کے ولی کامل آسودہ خاک ہیں اسی طرح ہندوستان کے دارالحکومت دلی شہر میں بھی بے شمار ولی کامل مدفن ہیں اسی لیے تو دلی شہر اولیائے مکہ کہا جاتا ہے۔

''ہم سب دلی شہر کے روشن چراغ اور سلسلہ چشتیہ کے بانی حضرت معین الدین چشتی المعروف خواجہ غریب نوازؒ کے خلیفہ اول حضرت قطب الدین بختیار کاقی کا آستانہ مبارک میں گئے اور ان کا مزار اقدس دلی شہر کی رونق میں اضافہ کرتا ہے اور وہاں جا کر ہم سب نے قرآنی آیات پڑھیں اور درود پاک کا ورد کر کے صاحب مزار کے لیے دعا کی اور پھر ان عظیم بزرگ کے وسیلے سے اللہ پاک سے خصوصی دعا کی اور خاص کر سرورِ کونین ،حسن کائنات ،سید المرسلین نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص وسیلے سے دعا کی۔

''پھر مہ جبیں اپنے والدین بہن بھائیوں اور دیگر عزیز اقارب کے ساتھ اپنی ریاست میں اور میں اپنے والدین بہن بھائیوں اور عزیز و اقارب کے ساتھ اپنے شہر حیدر آباد دکن روانہ ہوا ہو گیا۔ چونکہ ہم دونوں کا گھرانہ بے حد امیر ہونے کے باوجود مذہبی گھرانہ تھا اس لیے اب شادی سے پہلے تک ہماری ملاقات اور فون تک بات چیت پر بھی پابندی لگا دی گئی تھی۔ ہاں البتہ یہ مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ دو دن بعد مہ جبیں کی چاروں شکاری سہلیاں اور ان کے خاوند اپنے اپنے ملکوں سے یہاں کا رخ کیا تھا اور مہ جبیں سے ملے تھے اور بے حد خوشی کا اظہار کیا تھا اور پھر مہ جبیں سے ملنے اور اس کی تمام آپ بیتی سننے کے بعد ان کو مجھ سے ملنے کا بہت تجسس ہوا لیکن چونکہ ہم دونوں کے گھر والوں نے شادی سے پہلے تک ہم دونوں کے ملنے کی پابندی لگائی ہوئی تھی اس لیے مہ جبیں کے بغیر ہی اس کی چاروں سہلیاں اور ان کے خاوند جو سب ہی میرے مہ جبیں اور ہمارے دوستوں کی طرح سب ہی شکاری تھی مجھ سے پرتپاک طریقے سے ملے۔

''مجھے دیکھ کر سب نے میری مردانہ وجاہت اور پروقار شخصیت کی بہت تعریف کی کہ واقعی

میری اور مہ جبیں کی جوڑی تو سورج اور چاند کی جوڑی ہے۔ مہ جبیں کے چاروں شکاری دوستوں میں پاکستانی اور ملتان کے رہنے والے فاطمہ بتول اور محمد علی تھے جو بہت اچھی طرح مجھے ملے اور جولیانا اور اس کا خاوند جیکب امریکی تھے اور کرسٹی اور رابرٹ جرمن تھے اور مارگریٹ اور مائکل آسٹریلیا کے باشندے تھے سب ہی بہت اچھے شکاری اور ملنسار تھے اور مجھے بھی ان سے مل کر خوشی ہوئی۔

''مجھ سے ملنے کے بعد پھر سب ہی اپنے ملک روانہ ہو گئے۔ بس کیا بتاؤں شادی سے پہلے کے یہ تین ہفتے میرے لیے کتنے مشکل کے تھے اور چونکہ نکاح و شادی سے پہلے تک ہماری فون پر گفتگو پر بھی پابندی تھی اس لیے میرے دن رات بہت مشکل سے کٹ رہے تھے جسے میرے والدین اور بہن بھائیوں نے بھی محسوس کر لیا تھا اور میری بے چینی کو دیکھ کر محظوظ ہوتے تھے اور مسکراتے رہتے تھے۔

''مجھے یقین تھا کہ دوسری طرف مہ جبیں کا بھی یہی حال ہوگا اور شادی کے بعد مجھے مہ جبیں نے بتایا تھا کہ واقعی مجھ سے ملنے اور بات چیت کرنے کے لیے وہ بھی ترستی اور تڑپتی رہی تھی اور یہ تین ہفتے بھی تین ماہ کے برابر ہو گئے تھے۔ خیر ہماری شادی کے دن بھی قریب آ گئے اور شادی سے تین دن پہلے میرے پانچوں شکاری دوست اپنی بیگمات کے ساتھ اور روس کے یخ بستہ علاقے سائبیریا سے جیکوف بھی اپنی بیوی مارٹینا کے ساتھ یہاں آ گیا تھا۔

''مہ جبیں کی چاروں شکاری سہلیاں بھی اپنے خاوندوں کے ہمراہ سب یہاں پہنچ گئے تھے اور میں نے اپنے شکاری دوستوں اور جیکوف مارٹینا کو مہ جبیں کے شکاری دوستوں سے تعارف کروایا تو سب گھل مل گئے اور ایک دوسرے کے دوست بن گئے۔ ہماری مہندی کے دن میرے اور مہ جبیں کے سب دوستوں نے اپنی اپنی جوڑی کے ساتھ اپنے ملک کا روایتی رقص پیش کیا اور خوب گہما گہمی اور ہنسی خوشی رہی۔ اور خدا خدا کر کے اگلے دن ہماری شادی کا دن آ ہی گیا۔ شادی کے دن ہم دونوں کا نکاح ہوا جس میں بے شمار گواہ موجود تھے اور نکاح خواں صاحب نے مجھ سے

اور پھر مہ جبیں سے ہماری خواہش پوچھی تو ہم دونوں نے دل کی گہرائیوں سے ہاں کہا تو اس کے بعد نکاح خواں صاحب نے ہمارا نکاح پڑھایا اور اس کے بعد دعا کی گئی تو یوں مہ جبیں میری شیرنی جیسی بہادر لڑکی، غزالی اور جھیل جیسی آنکھوں والی اور میرے دل کا شکار کرنے والی میری شکاری حسینہ سنت کے مطابق میری بیوی میری شریک حیات بن گئی۔

''جب مجھے اور مہ جبیں کو ایک ساتھ بٹھایا گیا میرے تمام چھ خاص دوستوں جی ہاں جیکوف بھی میرے خاص دوستوں میں شامل تھا ان سب کی بیگمات اور میری بھابیاں لیلیٰ بھابھی، روزی بھابی، ماریا بھابی، شائستہ بھابی، مارتھا بھابی اور مارٹینا بھابی اور مہ جبیں کی چاروں سہلیوں نے بڑی نفاست سے مہ جبیں کو دلہن بنایا تھا اور میری مہ جبیں میری دلہن بن کر اتنی حسین ہوگئی تھی کہ سب اسے دیکھ کر مبہوت ہو گئے تھے اور مہ جبیں کی سہلیوں کے خاوندوں اور میرے دوستوں نے مجھے بھی خوب سنوارا تھا اور میں دلہا بن کر بہت پروقار لگ رہا تھا اور سب کی نظریں ہم دونوں پر تھیں۔

''اسی دوران مہ جبیں اور میرے دوستوں میں چہ منگویا ہونے لگیں اور سب حیران ہو گئے تھے اور میں اور مہ جبیں بھی یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گئے کہ ایمزون کے بہت دور تاریک جنگلوں کی ملکہ تامنی اور اس کا سپہ سلار ساڈار ہماری شادی میں آئے ہوئے تھے اور میرے کہنے پر دونوں کو قریب آنے دیا گیا چونکہ میں ساڈار کو اپنے شہر اور دیگر اپنا ایڈریس دے کر آیا تھا اس لیے ساڈار ملکہ تامنی کے ساتھ یہاں عین موقے پر پہنچ گیا تھا۔ سوائے جیکوف اور مارٹینا کے میں اور مہ جبیں اور ہم دونوں کے دوست حیرت سے ان دونوں کو یوں اچانک دیکھ کر واقعی بے حد حیران ہو گئے تھے۔

''سوری شہباز اور مہ جبیں میری وجہ سے آپ دونوں کو ایمزون کے جنگلوں میں تکلیف اٹھانی پڑی اور شہباز جیسے زندہ دل اور صاف گو شکاری پر آفرین ہے مہ جبیں تمہاری خاطر اس نے خود کو خطرے میں لیا تھا لیکن یہ میرے لیے بہت اچھا ہوا کیونکہ میرا ساڈار میری زندگی ہے بس مہ جبیں

تمہارے شہباز کی کشش ہی ایسی ہے کہ کوئی بھی لڑکی چاہے وہ جتنی امیر جتنی طاقت والی جتنی مغرور جتنی حسین تر ہو وہ شہباز کو دیکھنے کے بعد بے خود اس کی چاہت میں ڈوبتی چلی جاتی ہے اور یہی کچھ میرے ساتھ ہوا تھا۔ میں اپنے ساڈار کو چاہنے کے باوجود بے خود ہو گئی تھی اور شہباز سے شادی کرنا چاہتی تھی لیکن شہباز نے اچھا کیا کیونکہ میں اپنے ساڈار کے ساتھ غلط کر رہی تھی اور مہ جبیں شہباز میرا نہیں بلکہ ہر لحاظ سے تمہارا ہے کیونکہ تم دونوں کے خیالات مذہب ایک جیسے ہیں اور تم خود بھی اتنی زیادہ حسین ہو کہ کوئی بھی مضبوط کردار کا پارسا مرد بھی تم جیسی حد سے زیادہ حسین تر لڑکی کو دیکھ کر بے اختیار تمہارا دیوانہ ہو سکتا ہے۔'' ملکہ تامنی نے مسکراتے ہوئے مہ جبیں سے معذرت کرتے ہوئے کہا۔

''ملکہ کیا آپ کی ساڈار سے شادی ہو چکی ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''ہاں دوست ہماری شادی ہو چکی ہے اور بس میرا دل کیا کہ تم سے ملنے آؤ اور میں نے تم سے اور مس مہ جبیں سے وعدہ کیا تھا کہ میری تامنی کچھ دیر کے لیے جذباتی ضرور ہوئی ہے اور تمہیں کچھ تکلیف اٹھانا پڑی ہیں لیکن میری تامنی دل کی بری نہیں ہے اور یہ تو اچھا ہوا کہ جب میں اپنی بیوی تامنی کو تم دونوں سے ملوانے آیا ہوں تمہاری شادی کا دن ہے اور آپ دونوں شکاریوں کے سب دوست یہاں اکٹھے ہیں۔ ہم دونوں آپ سب سے بھی معذرت چاہتے ہیں ہماری وجہ سے آپ سب کو تکلیف اٹھانا پڑی تھی لیکن شہباز میں اور تامنی آپ سے دل سے دوستی کرنے آئے ہیں اور معذرت بھی کرنے آئے ہیں۔'' اس بار ساڈار نے معزرت کرتے ہوئے کہا۔

''ساڈار تم اور ملکہ تامنی جیسے عظیم اور اچھے انسان ہم نے بہت کم دیکھے ہیں اور مجھے اور میری بیوی مہ جبیں کو تم جیسے دوستوں کی دوستی پر فخر ہے۔'' میں نے مسکراتے ہوئے کہا تو مہ جبیں نے بھی مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔ چونکہ ہم دونوں دلہا اور دلہن کے لباس میں تھے اس لیے میری بات سن کر ساڈار اور ملکہ تامنی آگے بڑھے اور ساڈار مجھ سے بغلگیر ہو گیا اور ملکہ تامنی مہ جبیں کے گلے لگ گئی اور ان کے چہرے پر اب مسکراہٹ تھی۔

''مسٹر شہباز اور مس مہ جبیں اب میں آپ دونوں کے لیے ملکہ نہیں بس آپ کی دوست تامنی ہوں۔'' ملکہ تامنی نے کہا اور اس کے حسین چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ سب مہمان و عزیز واقارت حیرت سے ہمارے نئے دوستوں کو دیکھنے لگے تھے۔ پھر ملکہ تامنی اور ساڈار میرے اور مہ جبیں کے دوستوں سے بھی ملے اور ان سے پھر معذرت کی تو سب نے خوشی سے ان کو اپنا دوست بنالیا اور پھر مجھے اور میری بیوی مہ جبیں کو ایک جگہ پھر بٹھا دیا گیا۔ اب مجھ سے اور مہ جبیں سے اجازت لے کر ساڈار اور ملکہ تامنی نے مل کر قدیم جنگلی رقص ایسے خوبصورت انداز میں پیش کیا کہ سب مہمان عش عش کر اٹھے اور ان دونوں کے فن کو خوب سراہا۔

''اس طرح ہماری شادی بھی خیریت سے ہوگئی اور ہم دونوں کے ملن کی خوشیوں بھری رات بھی آ گئی اور میں اپنی مہ جبیں کو اپنی دلہن بنا کر ہمیشہ کے لیے اپنے گھر لے آیا اور اگلے دن ولیمے پر بھی میرے اور مہ جبیں کے دوستوں نے ہم سے خوب ہنسی مذاق کیا اور ہر دوست نے ہمیں بہت اچھے تحفے دیے اور دعائیں دے کر اپنے ملک چلے گئے۔

''سائبریا سے میرے اور مہ جبیں کے آنے کے بعد میرے بہن بھائی میرے ساتھ رہے کیونکہ میری مہ جبیں کے ساتھ شادی کو بس تین ہفتے بچے تھے اور شادی کے دو دنوں بعد میر بہنیں بھی اپنے گھروں کو چلی گئیں اور میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ میرے دونوں بھائی بھی اپنی اپنی شادی کے بعد میرے والدین کے ساتھ نہیں بلکہ اپنی اپنی بیگمات کے ساتھ اور جگہ شفٹ ہو گئے تھے لیکن میں نے شادی کے بعد اپنے والدین کو نہیں چھوڑا تھا۔

''یقین کریں شادی کے بعد مہ جبیں نے میری اتنی خدمت کی اور اتنا خیال کیا کہ میں دل کی گہرائیوں سے اللہ پاک کی عظیم ذات کا شکرادا کرنے لگا کہ اس رحیم و کریم ذات نے مجھے مہ جبیں جیسی نہ صرف بے پناہ حسین بلکہ پاکیزہ اور نیک سیرت اور خوش اخلاق اور سخی دل اور میرے والدین کا بہت خیال اور احترام کرنے والی بیوی دی۔ کافی سارے ملازمیں ہونے کے باوجود ومہ جبیں میرے کھانے پینے اور کپڑوں کا خود خیال کرتی تھی۔ میرے والد صاحب اور خاص کر

والدہ صاحبہ بہت خوش تھے کہ ان کی پسند بہت اچھی بہو ثابت ہوئی۔

''دوستو اب اس بات کو دس سال گزر چکے ہیں اور اللہ پاک نے ہمیں پانچ بچوں سے نوازا ہے اور ہمارے تین بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ مہ جبیں اور میں ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے اور ایک دوسرے سے گہری محبت کرتے ہیں۔ ایک تیز یا مزاحیہ کہاوت ہے کہ بچے اپنے اچھے لگتے ہیں اور بیویاں پرایوں کی اچھی لگتی ہیں لیکن میرا خیال اس کے برعکس ہے۔

میرا تو ایک لمحہ اپنی بیوی کے بغیر کاٹنے کو گزرتا ہے اور میری مہ جبیں جو میری طرح خود مجھ سے ٹوٹ کر محبت کرتی ہے خالص مشرقی عورت کی طرح بس میری اور میرے والدین کی خدمت اور بچوں کے خیال کو ہی اپنا شعار اپنا فخر اور اپنا نصب العین سمجھتی ہے اور میری بیوی خیر سے پانچ وقت کی نمازی ہے اور مجھے بھی اس نے پنجگانہ نماز پڑھنے کا عادی بنا دیا ہے جو کہ میری خوش نصیبی ہے۔

''ہماری مثالی محبت کو دیکھ کر لوگ ہماری مثالیں دیتے ہیں۔ میرے ساتوں دوست جی ہاں پانچوں شکاری دوست اور تاریک جنگلوں کے مہذب وحشی ساڈار اور ملکہ تامنی بھی ہمارے گہرے دوست بن چکے ہیں اور رشین جوڑی جیکوف اور مارٹینا بھی ہمارے گہرے دوستوں میں شامل ہیں اور مہ جبیں کی چاروں شکاری سہیلیاں اور ان کے خاوند بھی ہمارے گہرے دوستوں میں شامل ہیں

۔

اس طرح میرے اور میری مہ جبیں کے دس ملکوں میں گیارہ دوست پائے جاتے ہیں بلکہ گیارہ ملک کیونکہ ساڈار اور ملکہ تامنی کا فرانس سے بھی گہرا تعلق ہے۔ قدرت نے ہمارے تمام دوستوں کو بھی بچوں سے نوازا ہے اور ہم ایک دوسرے سے فون پر گپ شپ تو کرتے ہیں لیکن ہر چھ ماہ بعد سب ہی ایک ساتھ کسی ایک کے ملک اکٹھے ہوتے ہیں۔ دراصل ساڈار اور ملکہ تامنی اب بھی برازیل کے دور دراز تاریک جنگلوں میں اپنے قبیلے رہتے ہیں لیکن ان کے چند خاص بندے برازیل کے شہر میں ہیں جن کے ذریعے ان دونوں کو پیغامات پہنچا دیے جاتے ہیں اور وہ ہمارے کہنے پر اسی ملک پہنچ جاتے ہیں جہاں پارٹی منعقد ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ جب ساڈار اور تامنی کی پارٹی کی باری آتی ہے تو ہم سب فرانس میں جمع ہوتے ہیں کیونکہ ان دونوں کا خاندان فرانس میں ہے اور انہوں نے اپنا شاندار گھر بھی فرانس کے معروف شہر پیرس میں خریدا ہوا ہے جہاں ان کی پارٹی کی باری کے دوران ہم سب دوست شامل ہوتے ہیں اور سب مل کر پرانی یادو کو یاد کرتے ہیں اور خوب گپ شپ کرتے ہیں۔

ہم دونوں میاں بیوی جس محفل اور پارٹی میں جاتے ہیں لوگ ہمیں دیکھ کر سورج اور چاند کی جوڑی کی مثال دیتے ہیں کیونکہ ان دس سالوں میں میری مردانہ وجاہت اور میری مہ جبیں کے بے پناہ حسن میں کوئی فرق نہیں آیا۔۔ہم سب دوست اب بھی اپنے اپنے بچوں سمیت سیر و سیاحت کے لیے جاتے رہتے ہیں لیکن خطرناک جنگلوں میں اب نہیں جاتے۔

بس سیاحت اور سیر ہی کرتے ہیں کیونکہ شادی ہونے اور خاص کر بچوں کی پیدائش کے بعدہ بندہ اپنے بچوں کی وجہ سے مہتاط ہو جاتا ہے ورنہ کنوارے پن کے دور میں تو ہر کام کر گزرنے کا جزبہ ہوتا ہے۔اب میں اور میری شریک حیات مہ جبیں آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔آپ کی دعاؤں کے طلبگار مہ جبیں عرف شکاری حسینہ اور شہباز عرف مسٹر شکاری۔

-------(ختم شد)-------